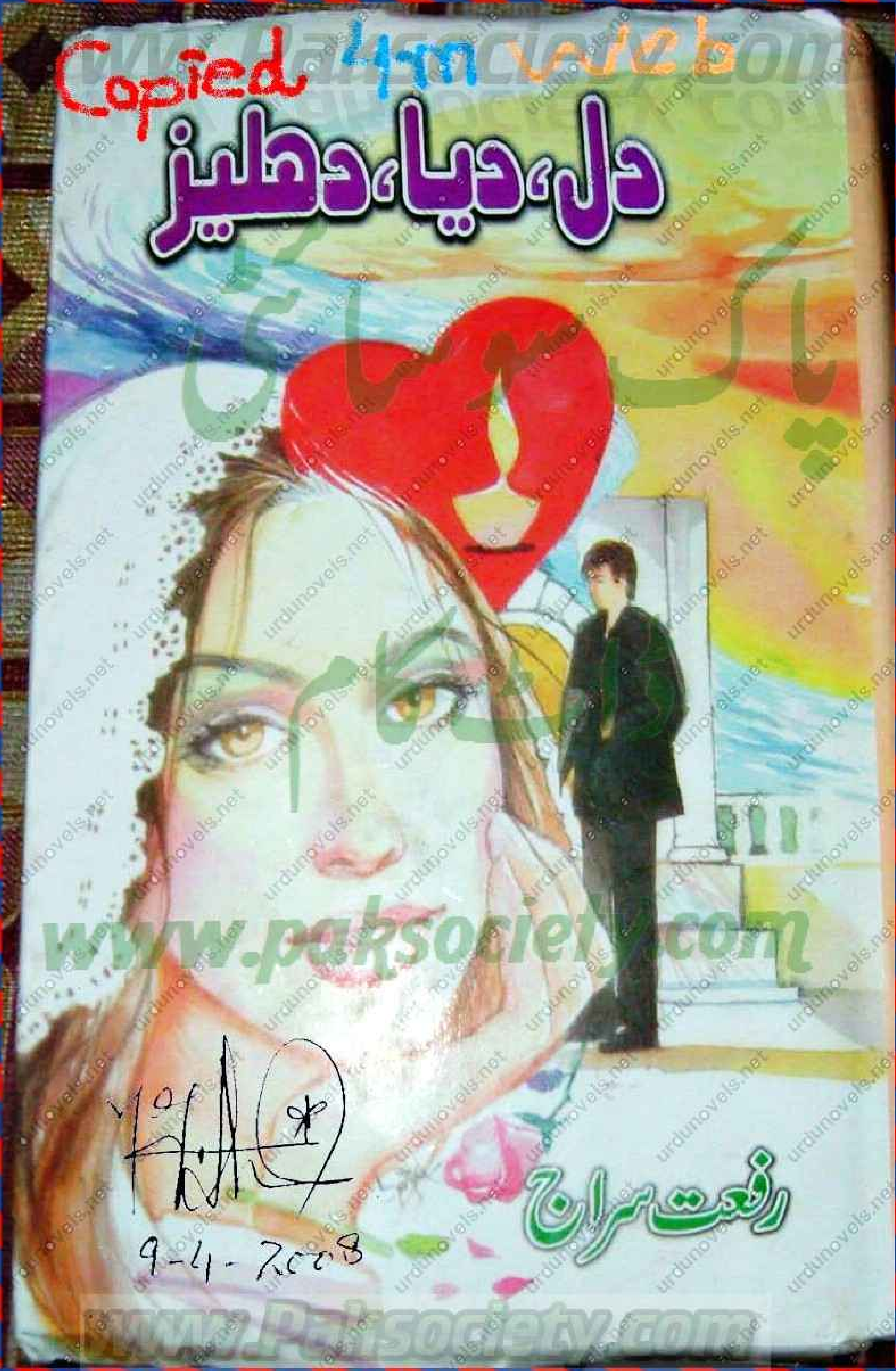

دل، دیا، دہلیز
رفعت سراج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اس دنیا میں ہر متحرک انسانی وجود ایک کہانی ہے۔

دل دیا دہلیز کو ایک آئیڈیل "لو اسٹوری" کا سرٹیفکیٹ (قارئین کی طرف سے) عطا ہوا۔ 48 ماہ تک یہ ناول قسط وار شائع ہوا۔

اس دوران مجھ سے اس کے نام کے معنی و مقصد دریافت کیا جاتا رہا......

جہاں دل ہے وہاں انتظار کی کیفیت سے گزرنا اس کی قسمت ہے...... دل کھلنے کا انتظار دہلیز پر ساکت ٹھہری رہتی ہے...... کسی کے قدموں کی آہٹ پر کان لگے رہتے ہیں دہلیز پر جلتا ہوا دیا اس بات کا غماز ہے کہ اندر کوئی جاگ رہا ہے۔ اندھیری دہلیز سے تو یہ خدشہ ہے آنے والا یہ سمجھ کر واپس نہ پلٹ جائے کہ انتظار کرنے والے سو چکے ہیں۔

محبت کو اندیشے دھڑکے بہت رہتے ہیں...... ہر آن کوئی تسلی کی تھپکی چاہیے ہوتی ہے جلتا ہوا دیا...... اندیشوں میں سہارا ہے...... کہیں دور سے آنے والے کیلئے خوش امیدی کی کرن ہے...... اس کی روشنی میں وصال کی آس ہے۔

یہ دل کی کہانی ہے۔ دل والوں کی کہانی ہے۔ پھول کھلنے کی کہانی ہے۔ آگ لگنے کی کہانی ہے وہ آگ جو دل میں سلگتی رہے تو محبت کہلائے۔

بھڑک اٹھے تو سب کچھ بھسم کر ڈالے۔ اس آگ کا نام ہے حسد انتقام

یہ وہ جذباتی کیفیات ہیں جو دل سے انسان کو زنجیر کرتی آ رہی ہیں۔۔۔۔۔
انسانوں کے سوز اور روتے جاتی ہیں۔۔۔ جن سے واقعات جنم لیتے ہیں جن کو مرتب کر دیں
تو کہانی کہلائے بے ترتیب رہنے دیں تو صرف مسائل کا انبار ہوں۔
میں نے دل کی کہانی لکھی ہے۔۔۔۔۔
دل والوں نے بڑے پیار سے پڑھی ہے اور انشاءاللہ پڑھتے رہیں گے۔۔۔۔۔

جنریشن خواہ کوئی ہو۔
دل تو سب کا ہے
سب کے پاس ہے
اس خوف سے کہ
آنے والا اندھیرا دیکھ کر
پلٹ نہ جائے۔۔۔۔۔
بے وفائی کے اندیشوں کے
گھنے جنگل میں بھٹک جائے
دل کی دہلیز پہ
اک دیا جلا رکھا ہے

آپ کی

افشاں کوثر

[illegible]

وے بول سانول وے بول سانول
نہ رولیں ساہنوں، نہ رولیں ساہنوں
اکھیاں کٹھیاں وے وچ نہ تو رولیں ساہنوں
ڈکھاں دے رولی وچ، ساں [illegible] ساں [illegible]
تیرا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

"سوہنی آپا! آپ کو بابا صاحب بلا رہے ہیں"۔ نتاشا اس کے کان میں بولی تھی۔
اصول کی کتاب یکدم بند ہو گئی۔ اور اس کی سانس بھی۔
"کہاں لائبریری میں ہیں؟" وہ کہہ کر روبوٹ کی طرح چل پڑی۔
[illegible]
[illegible]
وہ یکدم [illegible]
[illegible]
"آ جاؤ۔" بابا صاحب کی [illegible]
بابا صاحب نے کتاب [illegible]
[illegible]
[illegible] بابا صاحب کی [illegible]

''مم...... میں...... بجا رہی تھی بابا صاحب''۔

''کیوں؟''۔

''ظفری بھائی کی شادی جو ہے'' اس نے بمشکل تھوک نگلا۔

''اور یہ شادی کس کے ساتھ ہو رہی ہے؟'' لہجہ ہنوز پتھریلا تھا۔

روشی نے حیران نظروں سے انہیں دیکھا۔

''جھومر کے ساتھ بابا صاحب''۔ اس کے لہجے میں الجھن تھی۔

''جھومر کون ہے؟'' وہ برہمی سے پوچھ رہے تھے۔

اللہ۔ (معاملہ کیا ہے آخر؟) اب خوف کی جگہ پریشانی نے لے لی۔

''کاکا جان کے شوفر عنایت علی کی بیٹی ہے بابا صاحب''۔ اس نے اس بار قدرے سنبھل کر جواب دیا۔

''بے وقوف لڑکی۔ یہ بات جو چند افراد کے علاوہ کسی کو پتا نہیں۔ تم ڈھول پیٹ کر گویا اعلان کی صورت بتا رہی ہو''۔ وہ گرجے۔

روشی کی تو ٹانگیں کانپنے لگیں۔

''بابا صاحب! باہر کی تو کوئی بھی لڑکی نہیں ہے۔ ہماری تینوں چاروں تو کرانیاں ہیں اور میں۔ زری آپا' مونا باجی' گلو آپا' حنا' ثانیہ' لالی' روبی' مریم' شنو آپا' بیہ' سونی۔ کوئی بھی تو نہیں گا رہا تھا۔ تو''۔

''اس لئے کہ وہ تمہاری طرح بے وقوف اور کم عقل نہیں ہیں۔ اور تمہارا اس قدر حرج ہو رہا تھا کہ خادماؤں کو لیکر بیٹھ گئیں''۔

ان کی پر جلال آواز پر روشی کی رہی سہی طاقت بھی جواب دے گئی۔

''جو وقت کالج میں اور تصویریں بنانے میں گزارتی ہو' گنواتی ہو۔ کسی سمجھدار لڑکی کے ساتھ گھر میں مصروف رہا کرو۔ شاید تھوڑی بہت عقل آجائے''۔

بڑی زبردست لتاڑ تھی۔ اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ مگر بابا صاحب کو چہرے دیکھنے کی نہ عادت تھی نہ فرصت۔

''جاؤ۔ اور آئندہ دھیان رکھنا۔ جو کچھ آج ہوا اس پر غور کرنا۔ غور و فکر کرنے سے بھی عقل میں اضافہ ہوتا ہے''۔

کس قدر کاٹ تھی اس جملے میں

اتنی سخت سست پر اس کا دل چاہ رہا تھا پھوٹ پھوٹ کر روئے۔

وہ نیم تاریک راہداری میں نکل آئی۔ کس جوش و ولولے سے وہ گا رہی تھی۔ کیا بے چارے ظفری بھائی انسان نہیں؟ کیا ان کا دل نہیں؟ کتنے پتھر ہیں بابا صاحب۔ میں نے تو کلو کو بھیجا ہوا تھا کہ وہ ظفری بھائی کو بلا لائے۔ وہ کتنا خوش ہوں گے۔ ہائے۔ کاش بچپن میں انہیں خرکار اٹھا کر لے جاتے۔ کم از کم ان کی شادی پر سارے بیگار کیمپ میں شادی والی رونق تو ہوتی۔

روشی نے اپنی سمجھ عقل کے مطابق تمنا کی۔

''ادھر اندھیرے میں کہاں جا رہی ہیں؟'' وہ کیونکہ سوچوں میں غلطاں تھی۔ ایک آواز پر جیسے چونک پڑی۔

''جہنم میں بھی جا رہی ہوں تو۔ تم سے مطلب؟'' وہ بھوکی شیرنی کی طرح غرائی۔

''میں تو پوچھ رہا تھا۔'' وہ خفیف سا ہو کر گویا ہوا تھا۔

''کس قدر شوق ہے تمہیں پوچھنے کا۔ کسی روز تمہیں پوچھ لیا نا تو پتہ لگ جائے گا''۔ وہ عمل کرتی جیسے اس پر کچھ روزی۔

''ارے ہم تو عاجز ہیں بالکل آپ کے نوکر جیسے۔ دبے دبائے سے۔ کیوں خواہ مخواہ اپنی انرجی ضائع کرتی ہیں'' وہ عجیب سی تلخی سے ہنسا اور آگے موڑ پر گم ہو گیا۔

''اونہو۔ ہر بات دل پر لے لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ حضرت جانتے ہیں سارے گھر میں سب سے زیادہ نرم گوشہ رکھتی ہوں ان کیلئے''۔

''اب بھی ان کی قسمت ایسی ہے تو میرا کیا قصور ہے اس میں''۔ اب وہ نئے سرے سے کڑھ رہی تھی۔

''اے۔ شی!'' مونا نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور سب کو کھڑکی کی سمت آنے کا اشارہ بھی ساتھ ہی کیا۔

وہ سب گرتی پڑتی کھڑکی کی سمت بڑھی تھیں سوائے روشی کے۔ وہ اسی طرح بیڈ پر سر جھکائے پاؤں کے ناخنوں پر سے کیوٹکس کھرچ رہی تھی۔

''اے روشی آؤ ناں''۔ گلو آپا نے جیسے اس کے ٹس سے مس بیٹھے رہنے پر تعجب کا اظہار بھی کیا تھا۔

روشی اسی طرح بہری گونگی بنی بیٹھی رہی۔

گلو آپا نے جیسے بیزار کن انداز میں شانے جھٹک دیئے تھے اور دوسری لڑکیوں کی سمت بڑھ گئی تھیں۔

''دوپہر سے تو ڈھول پھاڑے جا رہے تھے اور اب حرکت بھی دشوار ہے''۔ وہ بڑبڑائی تھیں۔

''یہ ظفری بھائی کو گاڑی میں کون بٹھا رہا ہے؟'' سونی کی آواز کمرے میں ابھری۔

''چھوٹے چچا ہیں''۔ مونا نے جواب دیا تھا۔

''بابا صاحب نظر نہیں آ رہے؟'' بیہ نے ذرا دور تک تاک جھانک کی۔

''ان کی پجیرو دیر ہوئی۔ روانہ ہو چکی''۔ مریم نے اطلاع بہم پہنچائی۔

''وہ ساتھ کیوں نہیں گئے؟'' بیہ نے حیرت سے پوچھا۔

''آئیں گے تو پوچھ لینا''۔ زری آپی نے جیسے ڈانٹا تھا۔

''لو بابا۔ ان سے کون پوچھ سکتا ہے''۔ بیہ نے کانوں کو ہاتھوں سے چھوا۔

"کیا سوچ رہا ہے عاقب؟"

"نہیں۔"

"تو پھر پھولوں کے بارے میں سوچ رہے ہوں گے؟" اس نے کہا۔

"صرف ایک ہی تھا" وہ زور سے گویا ہوا۔

"اس کی بھی کیا ضرورت تھی۔ اس سے زیادہ وہ پھول تو لوگ قبر پر ڈال دیتے ہیں۔" وہ بڑی آزردگی سے گویا ہوئی۔

"ساتھ لے گئے ہوں گے... ارے یہ تو ایک چالاکی بھری چیز" [illegible] اور اس نے کمرے میں سکوت طاری کر دیا۔

"کون کون گیا ہے؟" بابا جان نے خاموشی توڑی۔

"بابا صاحب ہیں۔ بڑے ماموں، عظیم چچا، بہادر ماموں، کبیر ماموں، عمار چچا، [illegible] بھی گئے ہیں۔"

"اور میاں صاحب۔ عظیم نے بھی [illegible] ان [illegible] منصور، منہاج، مظاہر، [illegible]۔"

"کیوں کیوں نہیں گئے کب گئے ہیں؟" عظیم نے [illegible] درمیان میں ٹوک دیا۔

"سب نہیں گئے۔ [illegible] بابا اور [illegible] نہیں گئے۔ بڑی امی کے علاوہ کوئی خاتون نہیں گئیں۔ اب مجھے اجازت؟" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہم اجازت دیں گے تو جاؤ گے۔ کیوں؟" عظیم نے خاص [illegible] انداز سے اس کی سمت دیکھا۔

[illegible] خاموش بیٹھی روشی نے باری باری کی طرف بڑی [illegible] نظروں سے دیکھا تھا۔

ایک لحظے کی لہر [illegible] ابھری تھی اور [illegible] معدوم ہو گئی تھی۔

"جانے ہاری بھائی۔ [illegible]" [illegible] اس کی جان چھڑائی۔

"بیچارہ ہے۔ اس بہانے [illegible] آرام [illegible] ہو گا۔" [illegible]

"ارے نہیں، نہیں، بس جاؤ تم" [illegible] اس پر ترس کھایا۔

"ٹھیک ہے" وہ [illegible] مسکراہٹ [illegible] کر چلا گیا۔

"[illegible] نہیں ہو گیا؟" عظیم نے [illegible] کی سمت دیکھا۔

"کیوں تم تو [illegible] ہو۔ وہ کیا کر سکتا ہے [illegible]" [illegible] آپا نے عظیم کو جیسے اس کے بے رحم رویے کی جانب توجہ دلائی تھی۔

"اور [illegible] لڑکی [illegible] اپنے [illegible] ہے۔ [illegible] ہوں۔ [illegible] پا کر خود بھی بستر میں غائب ہو گئی ہو گی۔" وہ اپنے مخصوص انداز میں مسکرائیں۔

[illegible] کے بعد [illegible] [illegible] ہوا تھا وہ بھی [illegible] چلی گئی۔

"[illegible]"

وہ اسی طرح [illegible] میں تھا۔

"[illegible]"

"[illegible]"

اس کی آواز [illegible] گئی۔

"[illegible]"

روئی۔

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

اور [illegible] کی [illegible]

"اور [illegible]"

"[illegible]"

[illegible] میں [illegible] کر دی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ [illegible] ہاسٹل کے [illegible] آ کر بیٹھے گیا تھا۔

[illegible]

ایک سوال [illegible] اب [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"اچھا بات کریں، مجھے بھی [illegible]" اس نے [illegible] دوسری طرف پھیر لیا۔

"تم ابھی بچے ہو [illegible]" حبیب احمد نے نعمان احمد کو [illegible]

[illegible] سے مخاطب کیا۔

[illegible]

[illegible] یہاں آ جاتی ہوں۔"

[illegible]

[illegible] جنگل میں رہتے ہیں۔"

[illegible]

ماہین [illegible] کر بیٹھ گئی۔

نعمان کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ماہی، بیٹا ادھر آؤ میرے قریب۔" حبیب احمد نے اسے محبت سے اپنے پاس بلایا۔

[illegible] آہستگی سے [illegible] کے قریب چلی آئی۔

"[illegible] بیٹا تمہاری [illegible] کا سسرال دو حصوں میں [illegible] ہے۔"

"دو حصوں میں؟" ماہین نے حیرت سے حبیب احمد کے [illegible] دیکھا۔

"ہاں۔ تمہاری [illegible] کے دادا سردار بہاول علی خان کو انگریز سرکار نے جنگ عظیم اول میں شاندار کارکردگی پیش کرنے پر جاگیریں عطا کی تھیں۔ [illegible] انگریز سرکار نے بہاول علی خان اور ان کے بیٹے [illegible] کے نام [illegible] عطا کرنے کا اعلان کیا تھا۔ [illegible]

ایک چھوٹی سی جاگیر تمہاری [illegible] علی خان [illegible] ہیں۔ [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"آپ بھی [illegible] ہیں۔ آپ کیوں نہیں جاتے؟"

"میں بھی [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"جی۔"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"کیوں؟"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"آپ کہیں نہیں جا رہے؟"

[illegible]

"کتنا اچھا ہے۔"

[illegible]

وہ بے آواز کمرے میں داخل ہوئی تھی

[illegible]

[illegible]

"[illegible] ڈر ہے [illegible] سے [illegible] بچے ہیں مجھے
کو کھو جانے کا خوف تھا۔"

اس نے بات کے اختتام پر گہری سانس لی۔

"وہ اور تو تم بھی تو دادی امی کے علاوہ یہاں آئی ہیں؟ آپ نے نہیں دیکھیں؟"

روشی کسی خیال سے چونک کر پوچھنے لگی۔

"نہیں میرے سوا یہاں دادی امی کے علاوہ اور کوئی نہیں آیا۔" معصوم نے کہا۔

(حالانکہ میرے علم میں ہے [illegible] بچی اور دادی [illegible] باقاعدگی سے یہاں آتی ہیں)

"روشی مجھے یہاں بہت ڈر لگتا ہے۔ [illegible] کوئی نظر آتا ہے [illegible] آوازیں [illegible] لگتی ہیں"

"کیسی آوازیں؟"

"کیا وہ تو نہیں [illegible] لگتا ہے کوئی [illegible]"

روشی کے دل پر ایک دھچکا سا لگا۔

(روشی [illegible] اور کون [illegible] ہے؟" "آپ کو یقین ہے؟" اس نے [illegible] پوچھا۔

"آپ کا گھر ہے آپ کو نہیں پتا؟" [illegible] اسی طرح۔

"یہ گھر نہیں ہے بھائی اور صاحب کی ملکیت ہے۔"

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" عقب سے [illegible] دادی امی کی رعب دار آواز سنائی دی۔

ایک لمحے کو تو روشی [illegible] پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے خوف [illegible]

وہ تو دادی سامنے کھڑی تھیں ان کی آنکھیں [illegible]

ساتھ ہی حیرانی بھی عیاں تھی۔

"تم یہاں کس طرح آئیں؟ [illegible] آپ کو۔ یہاں [illegible]
[illegible] تمہیں احساس نہیں [illegible] یہاں میرے [illegible] آ گئی [illegible] تم کیوں
[illegible] آواز [illegible] گی۔

"یہاں [illegible] ہوتی ہے [illegible] یہاں سے [illegible] جاؤ یہاں
سے" [illegible] تھی۔

روشی تو وہاں سے [illegible] بھاگ کھڑی ہوئی۔

"اف میرے خدا۔" اس نے [illegible] کمرے میں [illegible] گہرا سانس کھینچا۔

"[illegible]" [illegible] قریب سے [illegible] کی آواز آئی

"[illegible]"

"[illegible]
ہے [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" [illegible]
[illegible] پیچھے [illegible]

آج ہم نے بھی ہجر سے مل کر
[illegible]

"[illegible]" [illegible] آواز [illegible]

"بھائی [illegible] کتنا اچھا ہے [illegible]" [illegible]

"اور کیا حال ہیں [illegible]" [illegible] پوچھا۔

[illegible]
[illegible]

"[illegible]" [illegible]

"[illegible]"

وہ [illegible]

"[illegible]"
[illegible]

اول خان نے کسی اصول کی مانند عارف کے قدم کی تقلید کی۔ [illegible] کے جھونکے ہوا سے جا رہے تھے۔ اسے عارف کے رویے پر سخت حیرانی ہوئی۔

"وہ دور ہو گئے تھے۔ [illegible] روپے اوپر ہے۔۔۔ فرق؟"

"مہربانی تمہاری۔۔۔" وہ اتنی آسانی سے کام ہو جانے پر کچھ حیران ہو گیا۔

"سچ تو یہ ہے کہ [illegible] آسانی ہے [illegible] لیکن ان زمینوں کا اکیلا وارث میں پھر کون ہو گا۔"

"اچھا" اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ "اب میں جاؤں؟"

"بھائی ابھی تو ذرا رک کر، اسے میری ماں میرے جیسے کو بھی رو چکی ہو گی۔"

اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بے نیازی سے ماں کا دکھ بیان کیا۔

"ماں کو کیسے رلا سکتے ہو عارف بھائی!" وہ اسے تھام کر باہر کی سمت بڑھا۔

"یہ ماں بھی عجیب ہوتی ہے، جب تو روتی ہے اور جب بھی روتی ہے۔" وہ مسکرایا۔

"جو مرحمت اس نے تمہیں [illegible] گئی ہیں؟"

وہ اس کی ماں کا دکھ محسوس کر کے اداس ہو گیا۔

"اس محرمت [illegible] نے جانے ہم نے کتنی زندگیوں کو گھلا دیا ہے۔ پھول کی طرح میرے یار اسد کو ساتھ سمیت لوٹا ہے" ہا ہا۔۔۔ اس کی ہنسی میں درد تھا۔

اس نے عارف کی سمت دیکھا، اس کی آنکھوں کے دونوں گوشوں سے آنسوؤں کی چمک ظاہر تھی۔

"روشی" وہ لاؤنج کی طرف جا رہی تھی کہ بڑی امی کی آواز آئی۔ وہ وہیں رک گئی۔

"جی بڑی امی" اس نے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا۔

"میرے کمرے میں آؤ" وہ اپنے [illegible] کی سمت بڑھ گئیں۔

وہ دل ہی دل میں اللہ کو یاد کرتی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

وہ ایک دروازے پر جا کر ٹھہر گئیں اور مڑ کر دیکھا کہ وہ ان کے پیچھے آ رہی ہے یا نہیں اور دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گئیں اور ان کے پیچھے روشی بھی چند لمحوں کے توقف کے بعد کمرے میں داخل ہو گئی۔

بڑی امی ایک طرف پڑی کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"بیٹھو" انہوں نے قریب پڑی دوسری کرسی کی سمت اشارہ کیا۔ وہ بے چون و چرا کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تم پچھلے حصے کی طرف کیا کرنے گئی تھیں؟" ان کے لہجے میں درشتی تھی۔

"ایسے ہی" اس نے [illegible] سے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ حیرت سے پوچھ بیٹھی۔

"تمہاری بھابھی کے پاس گئی تھی" اس نے [illegible] اس کی سمت دیکھا۔

"تمہیں [illegible] گھر کے [illegible] تمہاری [illegible]"

"یہاں تم اس طرح کیوں [illegible] تکلیف ہے تمہیں؟" ان کے لہجے میں [illegible]

"کوئی تکلیف نہیں [illegible] میں تو [illegible]"

"کوئی تکلیف نہیں ہے [illegible] کیوں نہیں آتی؟" انہوں نے [illegible]

"مجھے آ گئی تھی" اس نے بڑی جرات سے کہہ دیا۔

"ضرور [illegible] کوئی ضرورت نہیں تمہاری [illegible] تو اچھا نہیں ہو گا۔"

"بڑی امی اظہر بھائی کی بھابھی سے شادی ہوئی ہے اب وہ [illegible] گھرانے میں شامل ہے" اس نے [illegible] کہہ دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے ہمیں یہ بات معلوم نہیں [illegible] ان کے [illegible]"

"وہ [illegible]" وہ سوالیہ انداز میں ان کی سمت دیکھنے لگی۔

"ہم تمہیں [illegible] دیں گے [illegible]" آپ تم جاؤ [illegible]

[illegible] تمہارے لیے کچھ نہ کر سکوں گی۔" وہ [illegible] کہنے لگیں۔

اس نے [illegible] لیا اور اٹھ کر باہر آ گئی۔

"اس کا مطلب ہے [illegible] بڑی امی [illegible] صاحب سے [illegible] گی۔"

وہ اب [illegible] لاؤنج کی طرف بڑھی۔ [illegible]

[illegible] سے آ رہے تھے۔

☆—☆—☆—☆

وہ [illegible] دوسری جانب سے بڑی گاڑی سے ہی لڑکی اتری

تھی... [illegible] مگر باپ کی سمت دیکھ کر وہیں رک گئی۔

[illegible] کی سمت آئی۔ ان کے [illegible] تاثرات قدرے بدل گئے۔

"آؤ بیٹا... وہاں کیوں کھڑی ہو؟" انھوں نے اسے مخاطب کیا۔

"ماہین... یہ روشانے ہے۔"

"اور... یہ آپ کی خالہ جان ہیں۔" انھوں نے [illegible] انداز میں تعارف کروایا۔

"اوہ... تو..." اسے حیرت کا [illegible]

[illegible] زندگی میں [illegible] خواب بھی [illegible] اس نے غور سے ماہین کی شکل دیکھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسکراہٹ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"بارش!" اس نے بے ساختہ پکارا۔

"جی۔ ارشاد!" وہ واپس پلٹی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" وہ بہت عاجزی سے بولی تھی۔

"تمہیں پتا ہے، پہلے اپنی مرضی سے جانا اور اب آپ کو بھی حکم ہے" وہ مسکرایا۔

"اللہ... یہ تم احمق کیوں ہو رہے ہو" وہ اسے مسکراتے ہوئے دیکھ کر کھلکھلائی۔

"مدعا یہ ہے وقت اور [illegible] کوئی بات [illegible]" وہ [illegible] آگے بڑھ گیا۔

اسے کمرے سے [illegible] دیکھا [illegible] یاور علی خان کو بابا صاحب کے کمرے سے باہر آتے

دیکھا۔ "خالہ جانی کو کیوں [illegible] بابا صاحب نے" اسے خفا سا [illegible]۔

"تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو؟" یاور علی اس کے قریب آ کر پوچھنے لگے۔

"جی میں خالہ جانی کا انتظار کر رہی ہوں۔"

"اب تم ان سے صبح ملو گی" انہوں نے [illegible] آواز میں [illegible] تھا۔

"کیوں؟"

"یہ تمہارے پاس بہت سے [illegible] کہاں سے آ گئے؟"

"میں ان سے ابھی کیوں نہیں مل سکتی؟"

"ابھی وہ کھانا کھائیں گی بابا صاحب اور خالہ کے ساتھ۔"

"تو میں بھی وہیں جا کر بیٹھ جاؤں گی؟" اس نے ضد کی۔

"نہیں [illegible] تم جاؤ اپنے کمرے میں" وہ [illegible] سے بولے۔

"[illegible] ہوں گے۔"

"بابا صاحب کا حکم نہیں ہے" انہوں نے قدرے نرمی سے سمجھایا۔

"[illegible] اپنی اس کے پاس چلی جاؤں [illegible] مجھ سے محبت نہیں کرتے" اس کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے۔

یاور علی خان کے دل کو کچھ ہوا، مگر وہ خود پر قابو پا کر اس سمت بڑھ گئے جہاں جواد کی موجودگی کا امکان تھا۔

وہ کافی دیر سے [illegible] انتظار کر رہی تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس نے اپنے ہاتھ سے [illegible] کا کام [illegible] اور کون [illegible]

[illegible]

"بھائی [illegible] گھر [illegible]"

[illegible]

"کیا [illegible]" اس نے [illegible]۔

[illegible]

[illegible]

"تم [illegible] بھائی۔"

"نہیں [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"بھائی صاحب [illegible]"

[illegible]

وہ چپ رہا [illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ گنگنانے لگا۔

[illegible]

"بابا صاحب، بی بی جی۔"

"[illegible] اس کی [illegible] میں آ گئی۔ [illegible] کمرے میں گھوم گیا۔ [illegible] سواری [illegible]
بھی مگر بابا صاحب نے سوچ ہی لیا تھا۔ [illegible] ایک [illegible] سے ایک صوفے کے [illegible]
ہوا وہ اس طرح بیٹھے تھے گویا [illegible] کھانے کے دوران [illegible] باتیں [illegible] کی تھیں۔ [illegible]
احوال دریافت کیا تھا۔

"اچھا!" وہ کچھ سوچتے ہوئے وارڈ روب کی سمت گئی۔ "بابا صاحب سے [illegible] روشی اور [illegible]
نہیں۔ میں ان سے باتیں کر کے چلی جاؤں گی۔"

[illegible] خاموشی سے باہر نکل گئی۔ اس نے [illegible] سوٹ نکالا۔ [illegible] بھی [illegible] ہوئی تھی [illegible]
کے کئی استری شدہ سوٹ وارڈ روب میں الگ رکھے ہوئے تھے۔ رات اس نے [illegible] سوٹ کیس سے نکال کر [illegible]
اپنے تھے۔

یہ سوٹ جدید فیشن کا تھا۔ جس پر سرخ [illegible] سے کڑھائی کی گئی تھی۔
اس نے غسل کر کے بال سکھانے کا تردد نہیں کیا۔ ویسے ہی [illegible] کھلے چھوڑ دیے [illegible] کسی قسم کے میک اپ کا اہتمام
کیا۔

جدید فیشن کے [illegible] دیتے ہوئے اس نے [illegible] دوپٹہ [illegible] ڈال لیا [illegible]
[illegible] سے [illegible] آ گئی۔

وہ اس کے پیچھے پیچھے بابا صاحب کی خواب گاہ میں داخل ہوئی۔
بھاری بھرکم صوفے پر سامنے ہی بابا صاحب بیٹھے تھے۔ ان کے سامنے [illegible] میز اور [illegible]
جانب صوفے کے [illegible] یاور علی خان تازہ اخبار لیے بیٹھے تھے۔ [illegible] رہ گیا۔
اخبار ایک سمت [illegible] یاور علی خان اسے [illegible] نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اس نے مارے گھبراہٹ
کے [illegible] آگے [illegible] اور [illegible] سلام کیا۔
[illegible] اس کی [illegible] کا آئینہ [illegible]
وہ میز کے قریب پڑی ایک خوبصورت کرسی پر بیٹھ گئی۔
"روشی اور [illegible] نہیں آئے؟" اس نے بڑی ہمت کر کے بابا صاحب اور یاور علی خان کو باری باری دیکھا۔
یاور علی خان نے اخبار [illegible] انہیں اس کی آواز [illegible]
"روشی کالج گئی ہوئی ہے اور [illegible] کام [illegible] پر گیا ہے۔"
بابا صاحب نے جواب دیتے ہوئے ساتھ ہی [illegible] کا اشارہ کیا [illegible] کی طرح شروع
ہو گیا۔

"آپ بھی [illegible]" اس نے [illegible] بابا صاحب [illegible] گئی۔
[illegible] ایک [illegible] گا۔"
وہ [illegible] سمت [illegible] تھے۔
"اور [illegible] بھی [illegible] اور رات کو کھانا؟ [illegible]
تھے۔"

"آپ کے [illegible] کی سمت [illegible] ہوئی۔
"ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم [illegible] ہمیں احساس ہے کہ [illegible] آج [illegible]
لیکن [illegible] یہاں کے [illegible] کے لیے [illegible] تھا۔
[illegible] سے وہ ان کے بارے میں کوئی اندازہ [illegible] رہی تھی۔
"بابا جی! مجھے صرف ایک [illegible]"
"یہ [illegible] کر رہی تھی؟" بابا صاحب نے یاور علی خان سے دریافت کیا۔
"جی!" انہوں نے [illegible] ایک [illegible] آپ کی سمت [illegible] دیکھا۔
"مہمان کا انتظار نہیں کیا؟" انہوں نے حیرت سے یاور علی خان کی سمت دیکھا۔
"[illegible] اس نے [illegible] نہیں [illegible]" انہوں نے
وضاحت کی۔

"یہ [illegible] مہمان ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ تمہاری مہمان ہیں۔" [illegible] یاور علی خان کے [illegible]
رہی۔

"حالانکہ آپ کو [illegible] ضرورت [illegible] خصوصیت سے آپ کی مہمان ہوں۔"
اس نے [illegible] یاور علی خان کی طرف دیکھا۔ [illegible]
کے حوالے کی [illegible] سے [illegible] وہ [illegible] تھے۔ [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہاتھ میں تھی۔ انہوں نے [illegible] اپنی [illegible] کوشش نہیں کی تھی۔
[illegible] کوشش میں [illegible] نہیں۔ اس نے [illegible]
[illegible]

"آپ نے بلایا تھا بابا صاحب؟" [illegible] داخل ہوا۔
[illegible] یاور علی خان کی [illegible] میں [illegible] ایک دم [illegible]
آ گئی۔ اس نے [illegible] دیکھا۔
"[illegible]"

"وعلیکم السلام، آؤ عالم صاحب۔ تمہارا ہی انتظار ہو رہا ہے۔"

[illegible]

یاور علی خان نے بھی سلام کی۔

[illegible]

"یہ ہماری بھتیجی ہے اور اس گھر کی سب سے بڑی بہو ہیں۔ یہاں سب بچے انہیں بڑی امی کہتے ہیں۔"

"عالم صاحب [illegible]" بابا صاحب نے تعارف مکمل کیا۔

[illegible]

تمہاری [illegible]

"سو تو آرام سے کرو۔"

"جی [illegible]"

"ناشتہ کرو، ٹھیک ہے۔ [illegible]"

"جی، بس کر لیا ہے۔"

"بی بی، آپ چائے میں دودھ کم لیتی ہیں؟" [illegible]

"اوہ" [illegible]

"شکریہ [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"ٹھیک ہے۔ حضرت کو آپ چھوڑ کر یہاں سے آگے [illegible] کیا خیال ہے؟"

(مگر بیچ یہاں آئی ہے تو اس نے [illegible] بابا صاحب کی شکل دیکھی تھی)

"جیسے آپ صاحب کہیں"۔ انھوں نے آپ سے اتفاق کرنے میں ذرا دیر لگائی تھی۔

"الف خدا، وہ تو یہاں آگئی ہے۔ [illegible] بابا [illegible] کے ساتھ ایک [illegible] اس کی بھولی بھی، اس سے حرم میں ملنے کی۔ گھر کے [illegible] ان کے ساتھ تمہارا دو دن [illegible] بھی ہاں۔"

اس نے جھری سے اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر [illegible]

"روشی کو بھی ساتھ لے لیں گے۔ گھر میں بالکل اکیلی ہوں گی"۔ اس نے تجویز پیش کی۔

"مگر وہ تو کالج [illegible]" [illegible] دوسری شکل دیکھی۔

"ایک دو دن کی چھٹی سے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔ یاور علی خان جیسے اس کی سوچ پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے [illegible] کس [illegible] میں اضافہ کیا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ مگر بچی کا خیال رکھنا"۔ بابا صاحب کے لہجے میں غیر معمولی پن [illegible] عالم نے محسوس کیا۔

"تو کیا روشی، لڑکیوں کے ساتھ کراچی نہیں جا رہی؟" عالم آپ نے یاور علی خان سے پوچھا۔

(کراچی ——— !!!)

کراچی والے یہاں آئے ہیں۔ یہاں والے کراچی جا رہے ہیں۔ [illegible] کی تربیت لینے آئی ہوں؟)

"آپ گھر والوں سے نہیں ملوائیں گے آپ؟" وہ یاور علی خان کی سمت متوجہ ہوئی۔ اس کے چہرے پر پھیلی الجھن پوچھ رہی تھی۔

"اچھا تم لوگ باتیں کرو۔ مجھے ضروری کام سے شہر جانا ہے۔ رات کھانے پر انشاء اللہ ملاقات ہوگی"۔ یاور علی خان اپنی چھڑی اٹھا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اگر اس علاقے کی سیر کرنا چاہو تو [illegible]"

(انھیں سیر کی پڑی ہوئی ہے۔ اس گھر کے [illegible] لوگوں کو [illegible] کر سوچ رہی تھی۔)

بابا صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ یاور علی خان، ہاری اور عالم آپ بھی اٹھ کھڑی ہوئیں تو وہ بھی [illegible] اٹھ کھڑی ہوگئی۔ بابا صاحب [illegible] متوجہ تھی۔

یاور علی خان اور ہاری [illegible] عالم آپ [illegible] کے پیچھے ہی چل پڑی تھیں۔

"دیکھو [illegible] جیسے تمہارا اپنا گھر ہے"۔ وہ [illegible] شفقت سے مسکرائیں۔

"ظاہر ہے یہاں رہ کر [illegible]" [illegible] LIKE MOTHER [illegible]

[illegible]

"[illegible] ہوئی ہاری؟" یاور علی خان نے [illegible]

"[illegible]" [illegible] کی طرف [illegible] دیکھا۔

"[illegible] ہوگی"۔ وہ [illegible]

"آپ کو [illegible]"

"اف اف!" وہ [illegible] گفتگو [illegible]

"کیا بات ہے؟" اس نے ان کی گفتگو [illegible]

یاور علی خان کے لبوں پر پہلی مرتبہ [illegible] مسکراہٹ [illegible] کھل کر [illegible] پڑا تھا۔

وہ [illegible] ہاری [illegible] کو دیکھے گی۔

"[illegible] ہاری [illegible] اطلاع [illegible]"

"آپ [illegible] ہیں"۔ اس نے ہاری [illegible] سوال کیا تھا۔

"آپ گھر [illegible] میں"۔ اس کے چہرے پر [illegible] چھا گئی۔

(تو میں گھر والوں [illegible] اس گھر کا سارا [illegible])

"گھر کے [illegible] لوگ کہاں ہیں؟" اس نے [illegible] کو پوچھا۔

"سب [illegible] آپ فکر کیوں کرتی ہیں"۔ انھوں نے [illegible] دیکھا تھا۔

[illegible] ادھر ادھر [illegible] ان سے پوشیدہ [illegible] تھا۔

"[illegible]" [illegible] ہاری کی سمت متوجہ ہوئی۔

"[illegible]"

"تم آپ کو کیا کہیں؟"

"مجھے ہاری کہتے ہیں۔ [illegible] یاور علی خان کہتے ہیں [illegible]" اس نے [illegible] یاور علی خان کی سمت [illegible] تھی۔

"یہاں بھی [illegible] ہوں گے [illegible] روشی کی [illegible] وقت [illegible] جائے گا۔"

"کیا [illegible] ہوں؟" وہ یاور علی خان سے [illegible] رہی تھی۔

"بابا صاحب کا کمرہ ہے جس میں وہ رہتے ہیں۔"

"سب گزارا ہو جاتا ہے، مگر میں اس کے بغیر ہر گز تصور نہیں کر سکتی۔"

روشی اچھے خاصے سلیقے سے ہاتھ بنا کر اس کی صورت دیکھنے لگی۔

"آپ تو قابل ذکر نہیں وہ۔" روشی نے ہنس کے جواب دیا۔

"اسے نہیں... وہ اس طرح ہے... لاڈلی بھی بہت ہے۔"

"یہ تیرے والی جلاوی گھوڑے سے معاملہ ہے۔" اس نے بے ساختہ کہا۔

"کتنا ہے بابا صاحب کو خاص ملازم ہے، کیوں؟"

"وہ ملازم تو نہیں ہے۔" روشی نے کہا۔

"کون ہے؟"

"نہیں۔"

"پھر کیا ہے؟" ماہین کا تجسس عروج پر تھا۔

"پتا نہیں... بس اچھا خاصا حق ہے۔ آپ ہاتھ لینے جا رہی ہیں؟" اس نے موضوع بدل دیا۔

"ہاں۔"

"پھر چائے پئیں گی؟"

"نہیں... ذرا آرام کروں گی۔ یہاں کسی کو اعتراض تو نہیں ہو گا بے وقت آرام کرنے پر؟"

"کیوں؟ آپ مہمان ہیں۔ ہمیں آپ کے سو کا خیال رکھنا چاہیے۔"

"آپ کے سوٹ کا پرنٹ بہت پیارا ہے۔ کراچی سے لیا ہے؟" اس نے پھر ہواری بولی۔

"نہیں... یہ کنزا نے ہی دیا تھا لاسٹ ایئر۔ تمہیں اچھا لگا؟ تم بھی لو۔ ویسے میں تمہارے لیے کئی سوٹ لے کر آئی ہوں۔ اللہ کرے تمہیں پسند آ جائیں۔"

اسے لگیں بیٹھ آپ پہننے، کوئی چیز اچھی لگے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا... وہ جھینپ گئی تھی۔

"زیادہ سوٹ نہیں پسند آئے کی بات۔ میری خالہ نے بہت محبت سے خریدے ہوں گے۔"

"ہو گا نہیں۔" ماہین کو اس بے ساختہ پیار آ گیا۔ روشی کے کہنے پر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اچھا آپ آرام کیجیے، تھوڑی دیر بعد ملیں گے۔" وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آ گئی اور وہاں سے کچن کی طرف گئی۔

"ماما جی... ہماری خالہ کیلئے آج کون سی خاص ڈش بنا رہی ہیں؟" اس نے وہ ملازم حضرات کے ساتھ ماما جی کی آمد محسوس کر کے سوال کیا تھا۔

"آپ یہاں کیسے بی بی؟ چائے پئیں گی؟" ماما جی نے مسکرا کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"نہیں چائے تو نہیں خالہ کے ساتھ پیوں گی... آج تمہیں بی بی... کا مزہ نہیں آتا تو سوچا یہاں سے ہی کچھ کر لیں۔"

"ماما جی آپ کا ماضی ہے جو ابھی گزر رہا ہے..." ہماری...

"میں کو مطلب ہے کہ ماما جی نے کہا کہ اس کی بات نہیں... ابھی آ جاتی ہوں۔" وہ پلٹ کر بیٹھ گئی۔

وہ ماما جی کو دیکھنے لگی... جس طرح وہ آتی ہیں... میں اس طرح اس کی طرف دیکھتی رہی...

"ابھی بھی ابھی تو لالا اپنا بولیں..." ماما جی کا لہجہ بہت نرم تھا۔

"اسے الله... بی بی نے بہت محبت سے یہ کہا..." ماما جی کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"ماما جی... ایک بات پوچھوں؟... وہ آپ کے ساتھ... وہ کون ہے..." اس کے لہجے میں جو سوال تھا...

"تم آپ انہیں نہیں جانتیں؟" ماما جی نے پوچھا۔

"نہیں... میں کبھی یہاں آئی ہی نہیں... اصل میں وہیں کی ہوں۔"

"بھی بیچارہ، خاص دوست کا بیٹا ہے..." ہماری بی بی نے اس کی طرف... آنکھوں سے... وہ اس کی آنکھوں... سب کچھ...

اس نے کن آنکھوں سے روشی کی طرف دیکھ کر... ماما جی... چاروں طرف...

میں پانی بھر آیا تھا۔ ماما جی کی بات سے... ایک... وہ اسے...

"ماما کو کوئی گوشت کا اچھا سا سالن بنا دو۔"

"کیسے بھی تھوڑا... ہو گا۔"

"وہ بھی... کھانا کھانے پہلے ہی آ جائیں گے... آپ ویسے ماہین بی بی... خود ہی پوچھ لیجیے..." وہ...

"وہ نہیں کھائیں گی... تم اپنا اخلاق... اچھا..." وہ...

بولی۔

ہماری اس کے انداز پر تھوڑی دیر... پھر بیٹھ گئی۔

"نہیں... ہماری بات... مگر میری سمجھ میں اس قدر... تمہیں لگانے کی کیا ضرورت ہے؟" اس کے انداز میں لگی تھی۔

"یہ نہیں کیا کیا... اس قدر... سے سو... وہ بولی۔"

"بہت اچھا کر کہا... جو... وہ ہو گئی۔" ہماری کے لب مسکراتے ہوئے ہنس رہے تھے۔

"پھر کیا ضرورت ہے... تم... نہیں ہو... تمہارا... کھانا..." اس نے...

بول سکتا۔

"پھر تو... نہیں..." اس کا... اس کی آنکھوں میں... تھی اور...

"اور سنو... وہ..."

"جی بیگم۔"

"ماما جی آپ کا... کر آرام کر... ہے... نہیں کر رہی..."

"جی بیگم... پھر تو آپ کے... سے... اس نے... کی... کھانے کے... اس کے سامنے... رکھ دی تھی۔"

[illegible]

دیکھو تو دل کہ جاں سے اٹھتا ہے

یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے

وہ جھنجلایا۔

[illegible]

[illegible]

تھے اور آج خود پر فخر کر رہے ہیں۔ بہت فرق محسوس کریں گے

"وہ بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں" یاور علی خان نے تحمل سے بات کی تھی۔

"مگر وہ کتابوں اور لیکچرز سے سیکھتے ہیں۔ یہاں [illegible] ایک ایک حرف پر [illegible]

[illegible]

[illegible] یاور علی خان کی پیشانی کی [illegible] گہری ہو گئیں۔ "میں ایسا محسوس کروں گا اگر آپ وضاحت کریں" انہوں نے [illegible] اس کی سمت دیکھا۔

"بڑی سادہ سی بات کہی تھی میں نے۔ یہاں اس ماحول میں ذاتی شعور اور [illegible]

"یہاں ان کے حق میں اچھا ہے کیونکہ ابھی ان کا ذاتی شعور [illegible]" اس نے سکون سے [illegible]

"کیا اس کی کوئی مخصوص عمر [illegible]" اس نے برجستہ سوال کیا۔

"نہیں۔ مگر والدین اپنی اولاد کے تمام ادوار سے [illegible] وہ محسوس کرتے ہیں۔"

"مگر والدین" وہ [illegible] سے مسکرائی۔

"ٹھیک ہے۔ مگر میں تو ہوں یہاں" [illegible]

"ہاں تو بچے کی زندگی میں بڑی اہم ہوتی ہے۔ [illegible]

[illegible] یہ بڑا اہم سوال تھا۔

[illegible]

[illegible]

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ ہنس دیا۔

"تم اپنے پلانٹ پر [illegible]" اس نے اسی انداز میں کہا تھا۔

"آپ بس [illegible] لیتے ہیں" اس نے گلاس [illegible] کی طرف بڑھایا۔

"میں [illegible] بھی نہیں ہوئی" وہ پھر سے ہنس دی۔

[illegible] شروع کر دیے۔

"کہاں کہاں کی سیر کی آپ نے؟"

"کل بابا کے ساتھ گئی تھی۔ آج بھی جانے کا پروگرام ہے، تم چلو گے؟"

"سوری آج کچہری جانا بہت ضروری ہے بابا صاحب [illegible]"

"ماشاء اللہ اتنے سارے لوگ موجود ہیں کوئی اور چلا جائے گا کچہری" اس نے سر اٹھا کر [illegible]

[illegible] گئی تھی۔

"بابا صاحب کے کام ہیں جو آپ [illegible] مکمل کرنے ہوتے ہیں" اس نے [illegible] جواب دیا۔

"یہ بہت [illegible] بابا صاحب کے" مہمان نے مطلع کیا۔

"وہ تو میں دیکھ رہی ہوں [illegible] وقت کا [illegible] نہیں ہے" اس نے [illegible]

کے بچوں پر [illegible]

"[illegible] تھی ان کے احاطے میں تو [illegible] نظر ہی نہیں آ سکتے [illegible] اس [illegible]

غصہ بھی آیا تھا۔

اس کی فطری [illegible] ہو گیا۔

"آپ [illegible]" [illegible] اللہ کا [illegible] ہے۔ سب کی نظروں میں [illegible] ہے؟ آپ [illegible]

ہم [illegible] سے ملنے کا پروگرام [illegible] ہے [illegible]

"یہ سارے کام [illegible]"

تھی۔

[illegible]

کیوں نہیں [illegible]

"[illegible] اس کی سمت [illegible] نظروں سے دیکھا۔

"تمہاری [illegible]" اس نے [illegible]

"[illegible]"

[illegible] ماں [illegible] ہو۔

"یہ [illegible] آپ [illegible] کے پروگرام میں [illegible] شامل ہوں۔"

"جی [illegible]" [illegible] بولی۔

"[illegible] ضرور [illegible]"

"آپ [illegible] بابا صاحب کے ساتھ [illegible]"

[illegible] جواب دوں گی۔

"[illegible] آ رہے ہیں۔"

"ہاں [illegible] ساتھ ہو گی۔"

"[illegible] کوئی [illegible] بابا صاحب کے ساتھ [illegible]"

صاحب کا کوئی کام ہی کر دیتے ہیں۔

"[illegible] بابا صاحب کے [illegible]"

[illegible] کر لیا تھا۔

[illegible]

[illegible] ہوں۔"

وہ باہر نکل گئی۔

"[illegible]" [illegible] ہال میں داخل ہوئے۔

"آپ کو [illegible]"

[illegible] تھا۔

"[illegible]"

گئے۔

"[illegible]"

[illegible]

اس وقت [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

سمجھ سے باہر ہیں بھی ایک دل ہے [illegible]

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" وہ مجھ ولی سے دیکھنے لگی۔

"یہی کہ میں بھی ایک انسان ہوں۔ باتوں کے زخم مجھے بھی اسی طرح لگتے ہیں جیسے دوسرے انسانوں کو مگر آپ کو کیا پروا کیوں ہو؟" اس نے اپنا لہجہ بہت آہستہ کر لیا تھا۔

"مجھے اب دنیا کے کسی انسان پر بھروسہ نہیں۔ میں لوگوں کی ذات سے خوفزدہ ہوں" وہ پھر بولی۔

"آپ اپنی سوچ پہ قائم ہیں جو چاہے سوچ لیں" اس نے بے دلی سے کہا اور بولا۔

"تم بہت اچھی ہو [illegible] تم بہت سارے تکلیف دہ انکشافات سے گزری ہو [illegible] مسائل نہیں سمجھ سکتے" اس نے [illegible] سے آنکھیں پونچھ ڈالیں۔

"انسان کو غلطی بھی ہو سکتی ہے" ہاری نے ایک [illegible] نگاہ اس پر ڈالی۔

"ہو سکتا ہے [illegible] خون کے آنسو میری آنکھوں سے [illegible]
[illegible]
[illegible]" وہ [illegible] سے بولی۔

ہاری نے [illegible] سے دیکھا۔

"ہاری!"

"جی؟"

"[illegible] گھروں سے بھاگ جاتی ہیں [illegible] میری [illegible]
[illegible]"

"[illegible]" وہ [illegible] ہو گیا۔

"[illegible]"

وہ [illegible] تھی۔

"[illegible]
[illegible]
[illegible]"

اس دنیا میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گی۔"

"[illegible]" اس نے [illegible]

"مجھے [illegible]"

"[illegible]"

"ہاری [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"آپ کیا چاہتی ہیں؟" وہ [illegible]

"ہاری [illegible]" وہ [illegible]

ہاری نے [illegible]

"مجھے [illegible]" وہ [illegible]

"کیا مطلب؟" [illegible]

"[illegible]"

ہاری نے [illegible]

"[illegible]
[illegible]"

"[illegible]" [illegible]

"کیوں؟"

"[illegible]" وہ [illegible]

ہاری [illegible]

"آپ [illegible]
[illegible]"

"ہادی! ہم تو بچپن سے ہی [illegible] میں پلے بڑھے ہیں۔ تمہیں [illegible] پسند کرتی ہوں گی؟"

ہادی نے [illegible] اشارہ [illegible]

"ہاں! اصل میں ابھی میں کوئی [illegible] نہیں۔" وہ مسکرایا۔

"کیوں؟"

"پسند کوئی نہیں۔"

"تم کیسی لگتے ہو؟" اس نے اچٹتی نظر اس پر ڈالی۔

"میں کہ شادی تو میں اپنی پسند سے کروں گا۔"

"تم کس کو پسند کرتے ہو؟" اس نے [illegible] کیا ہوا۔

"ابھی کوئی [illegible] پسند آ جائے۔"

"تمہارے خیال میں تمہاری دلہن کیسی ہونی چاہیے؟"

"ساڑھے پانچ فٹ قد ہونا چاہیے اور سوا پانچ فٹ لمبے بال، چہرہ ایسا ہو جسے دیکھ کر دل [illegible]۔"

"سوا پانچ فٹ لمبے بال!" روشی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے کٹے ہوئے بالوں کو [illegible]

چھوا (جو کمر سے اوپر ہی تھی۔)

"پھر تو تمہاری شادی کبھی نہیں ہوگی۔ اتنے لمبے بال تو شاید ہی کسی [illegible] کے ہوں۔" اس نے مایوسی سے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں، ہے ایک لڑکی۔" اس نے [illegible] تسلی دی۔

"کہاں؟"

"زمین پر۔"

"ظاہر ہے آسمان پر تو ہونے سے رہی۔"

نہ جانے کیوں اس کا موڈ آف ہو گیا۔

"موڈ کیا ہے؟" وہ [illegible] پوچھ رہی تھی۔

"خاک کیا ہے [illegible]" وہ شرارت سے مسکرا رہا تھا۔

روشی چپ ہو گئی تھی۔

"کالج آنے والا ہے۔"

"تم چلے جانا [illegible] میں [illegible] رہوں گی۔" وہ [illegible] رہی تھی۔

"کہاں جا رہی ہو گی؟" وہ حیران ہوا۔

"جب [illegible] کہاں؟" وہ [illegible]

"[illegible] کام [illegible]؟"

"سوچو [illegible]" [illegible]

"مجھے [illegible] آج [illegible]"

"[illegible]" اس نے [illegible] کہا۔

"ہاں [illegible]" اس نے [illegible]

روشی [illegible]

ہادی نے [illegible]

"کیا سوچ رہی ہو؟" [illegible]

[illegible]

"سوچ رہی ہوں [illegible]"

[illegible]

"ہادی!"

"جی!"

"وہاں حویلی میں [illegible] تمہیں [illegible] کیسا لگتا ہے؟"

"بہت اچھا لگتا ہے [illegible] سب [illegible] محبت کرتے ہیں۔"

اس نے [illegible]

"کالج آ گیا ہے" [illegible]

"آپ چلی جائیں [illegible]" [illegible]

"مگر [illegible]"

"تم چلی جاؤ [illegible]"

"میرے پاس [illegible]"

"میرے پاس [illegible]"

[illegible]

روشی [illegible]

ہادی [illegible] مسکراہٹ [illegible]

"روشی بیگم! آج کالج [illegible]"

[illegible]

آپ کے [illegible]

"[illegible] یہاں کیا کر رہی ہے؟" آواز میں [illegible] تھی۔

[illegible]

"آپ بھی اس کے [illegible]" [illegible]

"اس کی [illegible]"

عورت نے آگے بڑھ کر آنے والے کے پاؤں تھام لیے "آپ کی [illegible]"

[illegible]

"[illegible]" نوارد کے لہجے میں [illegible]

"سرسوتی [illegible]"

"ہاں۔ سرسوتی اگر [illegible] کوٹھڑی میں [illegible]"

"عورت کھڑی ہو گئی۔ [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"اب کیا ہے؟" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہادی۔"

"جی۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک میں ہوں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"جی؟"

[illegible]

[illegible]

"بڑی اچھی لگ رہی ہیں؟" آپ نے چونک کر نہیں کیا تھا" اس نے کہا [illegible]

"مجھے بھوک نہیں ہے" اس نے رکھائی سے جواب دیا۔

"جی" ہادی نے [illegible] اس کی سمت دیکھا۔

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" وہ فکرمندی سے اس کی سمت دیکھ رہا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں الحمدللہ" اس کے انداز دو ٹوک تھے۔

"کیا ---؟" وہ کچھ کہتے کہتے [illegible] خاموش ہو گئی۔

"کچھ بھی نہیں کیا" وہ بے زاری سے گویا ہوئی۔

ہادی نے سوچتی ہوئی نظروں سے اس کو دیکھا۔

اس کے اردگرد بے شمار [illegible] کی گزرگاہیں تھیں۔ جن سے وہ روز گزر رہا تھا۔ [illegible] کی معمولی سی تبدیلی اس کی حساس طبع پر الہام کی طرح اتر رہی تھی۔

اس نے باہر کی سمت کھلنے والی کھڑکی کی طرف دیکھا۔ جو [illegible] کھلی تھی۔ پردہ گرا ہوا تھا۔ اس کے باوجود باہر کے منظر واضح تھا۔

"کل میں نے مرسوتی کو [illegible] دھونے کیلئے دیا تھا۔ معلوم نہیں کہاں رکھ گئی۔ [illegible] اب میرے پاس تھا" ماہین کے لہجے میں قدرے سکون تھا۔

ہادی کے ہاتھ پشت پر بندھے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے دریچے کی سمت آیا، پردے پیچھے سرکایا اور دریچے کے دونوں پٹ کھول دیئے۔

"صبح کے وقت اسے کھول لیا کریں تازہ ہوا آتی ہے" اس نے پلٹ کر ماہین کو دیکھا۔

"کس بات کیلئے کیا علم ہے؟" وہ طنز سے مسکرائی۔

"یہ آپ کا [illegible] گھر ہے جیسے چاہے تصرف کریں" وہ بھی مسکرایا۔

"تو پھر آپ کھانا نہیں کھا رہیں؟"

"نہیں مجھے بالکل بھوک نہیں" اس نے مختصر جواب دیا۔

"تھوڑا سا کھا لیں۔ شام کو [illegible] ساتھ لے [illegible] جانا ہوں گی۔"

"[illegible] ہماری [illegible] آئے تو اسے میرے پاس بھیج دیجئے۔"

"آپ [illegible] خود بات کر لیجئے۔"

"[illegible] کو بھیج [illegible] کہاں سے شروع ہو گیا [illegible] طرف سے انہیں یہ پیغام پہنچا [illegible] میں [illegible] حسرت [illegible] مرسوتی کو [illegible] اس نے [illegible] کو جھکا دیا۔

[illegible] رنگ [illegible] معلوم نہیں [illegible] بات [illegible]

"[illegible] ہو گیا تھا۔ [illegible] سادگی سے اس نے [illegible] دی تھی۔

"[illegible] ضرورت نہیں ہو گی" اس نے کہا [illegible]

"اچھا؟" [illegible] خوش ہوں گی" [illegible]

ہادی چپ رہا۔

ماہین نے اس کی چپ کو [illegible] محسوس کیا۔

"مرسوتی"۔

"[illegible] معلوم [illegible] کہاں رکھا ہے" ہادی نے [illegible] ماہین کی بات اس نے [illegible] دی تھی۔

"مجھے اس سے ایک [illegible] کرنی ہے" اس نے [illegible]

ہادی جاتے جاتے رک گیا [illegible] ماہین کے چہرے پر [illegible] ایک [illegible] بھی پیدا ہو گئی تھی۔

"ماہین بی بی اب سب [illegible] پریشان [illegible] مجھے [illegible] اس کے [illegible] گئی تھی۔

ماہین نے [illegible] اس کا چہرہ دیکھا۔

"[illegible] آپ [illegible] کا احساس ہے [illegible] ماہین کے لہجے میں [illegible] تھی۔

ہادی نے ایک [illegible] نظر [illegible] مسکرایا۔

"[illegible] مجھے [illegible] کی اجازت نہیں" اس نے [illegible]

[illegible] دروازہ کھولا۔

"[illegible] سامنے سے آواز دی۔

وہ [illegible] اس کی آواز [illegible] کرنے لگا۔

"[illegible]"

"آپ کی طرح مجھے بھی [illegible] سوال کے جواب کی تلاش ہے" وہ [illegible]

[illegible] اس کے [illegible] میں [illegible] کی حالت [illegible]

[illegible]

اس کی آواز بھی کپکپا رہی تھی اور ہاتھ بھی۔

[illegible]

"سوچ رہی ہوں" [illegible]

"جی سوہا بی بی" [illegible]

"کون ۔۔۔ ہادی؟"

"جی میں ہوں۔"

"بابا صاحب سو رہے ہیں؟" اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

[illegible]

"جی ۔۔۔" [illegible]

[illegible]

"کیا کہا ہے انہوں نے؟" [illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہادی بولا" [illegible]

[illegible]

"اور کچھ نہیں بتایا انہوں نے"

[illegible]

"جی بہتر"

[illegible]

[illegible]

فلائٹ میں ابھی دیر تھی، وہ لاؤنج میں ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔

[illegible]

گوہر کے بچے کا وجود بھی [illegible]

[illegible]

"اور بھی کچھ کہا تھا اس نے؟" بابا صاحب نے پوچھا۔

"جی نہیں۔"

"دوبارہ فون نہیں آیا؟"

"جی نہیں۔"

"تم نے اطلاع دی؟"

"جی۔"

"کون ملا تھا فون پر؟"

[illegible]

"کچھ کہا نہیں اس نے؟"

"جی نہیں۔"

"تم نے بھی کچھ نہیں پوچھا؟"

"وہ بہت رو رہی تھی۔"

[illegible]

"وہ ہسپتال میں ہیں [illegible] بی بی کے پاس۔"

[illegible]

"وہ بھی۔"

[illegible]

[illegible]

"بابا خاموش رہے۔"

[illegible]

زری نے ڈاکٹر کو روک کر اس اہتمام سے پوچھا تھا کہ گویا اس طرح کی بات وہ تھیں اور یہ چند ڈاکٹر نے انھی باتوں کا جواب [illegible]
اس کی آنکھوں میں جو فکر اور الجھن تھی وہ سوچ تو آئے دیکھ کر بھی وہاں تک پہنچ چکی تھی۔

اب کھو اور روشی کی طرف لگی لگا کر دیکھ رہی تھیں اور ادھر زری سوچ کی طرف۔

رات کے پونے گیارہ بج چکے تھے۔ بابا صاحب بس پہنچنے ہی والے تھے۔

ایک تو ناگہانی اس پر مستزاد بابا صاحب کی آمد... گھر کے ماحول میں ایک عجیب فکر شروع ہو چکی تھی۔

"ہائے روشی! کیا ہو گیا تیرا؟" انھوں نے ترحم بھری نظروں سے روشی کو دیکھا اور اس سے پہلے روشی کی طرف دیکھا۔ "یا اللہ! میری لال روشی کی جان بچ جائے... افسوس جان بچ کر بھی یہ بچی کیسی ہو رہی [illegible]" ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہ گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھ گئیں۔ اب تک بہت ضبط سے کام لیا تھا مگر اب دل پر اختیار نہ رہا تھا۔ بار بار بھی روشی تھام رہی تھیں کہ آس پاس بیٹھے پھرتے لوگوں کو شبہ بھی نہ ہو کہ... وہ رو رہی ہیں۔ ناک بہتی تو رومال سے پونچھ لیتیں۔ بس ان کی دو گھنٹے [illegible] تھیں پھر گھٹنوں میں دے لیتی تھیں۔

پندرہ منٹ گزر گئے... تب زری نے [illegible] روشی کو ہوش آ گیا ہے مگر ابھی ہوش نہیں ہے، ابھی انجکشن دے دیا ہے دوا پلوا کر گھر لے جاؤ۔"

"اختر تو بابا صاحب کو لینے ایئر پورٹ گیا ہوا ہے... وہ آ جائے تب ہی لے جا سکتے ہیں۔" وہ زری سے مخاطب ہو کر جواب بھی دے رہی تھیں اور ناک بھی پونچھ رہی تھیں۔

"زری ہوگو...؟" زری کا کچھ حلق سے رہ گیا۔ اس نے چونک کر شیشے کے پار دیکھا تو روشی [illegible] حالت میں تھی۔

"بس ایسے ہی... [illegible] اگر اسے کچھ ہو گیا تو میرا دل پھٹ جائے گا۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

"اللہ نہ کرے۔" زری نے سر اپنے سینے پر لگا لیا۔

"اس نے کیوں کیا یہ سب؟ کس شے کی کمی ہے اس کے پاس۔ بابا صاحب تک اس کی کوتاہیوں سے ختم ہی کر جائے گا۔" وہ اس طرح رو رہی تھیں جیسے ضبط کے حصار ٹوٹ گئے ہوں۔

زری جو کہ گھر کے حوصلے سے توبہت پکڑے ہوئے تھی تو وہ بھی آنسو بہانے لگی۔

بابا صاحب اور اختر سے چار قدم پیچھے ہی چل رہا تھا۔ بہت سارے وہم اس کی جان کو لگے تھے... قدم کیا تھا [illegible] دیکھا تو جیسے اس کا چہرہ [illegible] ہو گیا۔

اس حویلی میں دو چیزوں بیٹیاں ہیں... مگر!

[illegible]

چاہتوں کی ہی شدت۔

"[illegible]"

"روشی بے حد [illegible] تھی اور اس کی [illegible]۔"

"[illegible] اپنی جگہ کھڑی کر گیا تھا۔"

"بی بی جان تشریف لے آئے ہیں، اختر کے ساتھ [illegible]"

[illegible]

[illegible] "السلام علیکم" [illegible]

"وعلیکم السلام! ڈاکٹر کہاں ہے؟ بات کرنا..." بابا صاحب [illegible]

[illegible] اپنی وضع میں واپس آ گئے۔

"جی اچھا! زری ڈاکٹر کو بلا لاؤ گی۔"

"کوئی ایسی بات جو تمہارے علم میں ہو جس کی وجہ سے یہ سب ہوا؟" وہ [illegible] کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"نہیں میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں [illegible]" [illegible]

"ہوں" بابا صاحب نے گہری سوچ کو ایک لفظ کا ہی جامہ پہنایا۔

"مگر بی بی [illegible] ایسی کوئی خاص بات نہیں کہ انسان زندگی [illegible] ضرور" ان کی پیشانی کی لکیریں گہری ہو گئیں۔

"بابا صاحب! ڈاکٹر اپنے کمرے میں ہیں۔ آپ وہیں آ جائیے آرام سے بات ہو جائے گی وہاں۔" زری نے ان کو الجھی گہری سوچ کی دلدل سے باہر نکالا۔

"[illegible]" [illegible] روشی کے کمرے سے باہر نکلتا ہے... اب میں ان لوگوں سے دفتر میں ملوں گا۔" [illegible] علی خان [illegible] کے احساس سے ایک دم مطمئن ہو گئے۔

[illegible] انھوں نے آکسیجن ماسک کی مرہون منت روشی پر بھی ڈالی تھی۔

"[illegible]" وہ زری سے مخاطب ہوئے۔

"جی بابا صاحب!" [illegible]

"[illegible] کیا ان لوگوں کے سامنے [illegible] کر کے رکھیں گے۔"

"[illegible]" علی خان کی صورت دیکھے گئیں۔

اس وقت [illegible]

ہادی کے اوسان بحال ہو چکے تھے۔ اصل صورتحال تک پہنچنے تک اب اس کی رسائی تھی۔ وہ [illegible]

کر ان کی جانب بڑھا تاکہ بات کر کے [illegible] دیکھے۔

"خان"۔ اس نے انہیں پشت کی طرف سے پکارا۔

"خان!! الحمدللہ وہ چہرے سے ظاہر ہے بہتر ہو گی۔ اب رات [illegible] اس نے تھوڑی دیر [illegible] زری کی

کیسی ہے۔ ابھی وہ زری ہو گی خان۔ پھر صورتحال کنٹرول میں ہو گی [illegible]"۔

اس کو سب بابا صاحب کا رد عمل [illegible] اس نے کر حیرت انگیز بات تھی۔۔۔ کہ بابا صاحب اس

کی ہر بات کو سنتے تھے اور باقاعدہ خوش ہوتے تھے۔ [illegible] اس کی دھیمی آواز اور [illegible] الفاظ جیسے ہی ان کے کانوں میں

اترے۔ ان کے چہرے پر موجود تناؤ کی کیفیت معدوم ہونے لگی۔

"تم بھی چلو ہمارے ساتھ تم ہی بات کرو گے ان "اللہ والوں" سے۔ ہم کلام نہیں کر سکتے [illegible]

خوش گپیاں کرتے ہیں"۔ وہ چھڑی پر دونوں ہاتھ ٹکائے ہوئے۔

"جی"۔ ہادی [illegible] کے اس پار جانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔ ایک دم چونک کر ان کے پیچھے ہو لیا۔ [illegible]

ٹھہرنے کا اشارہ کیا۔

"شکر ہے ہادی ساتھ آیا ہے"۔

"ہا معقولیت کی حد تک ہم اس کے عادی ہو چکے ہیں۔ ایسا لگا جیسے [illegible]

[illegible] کے ماحول میں لے [illegible] مسکراہٹ [illegible] ساتھ

ہوتے ہیں۔

دونوں سر جھکائے بیٹھی تھیں۔ بابا صاحب اور ہادی کو دوبارہ اس طرف آتے آتے آدھا گھنٹہ لگ گیا تھا۔

"زری بی بی! آپ لوگ جائیں ہم یہاں ہیں"۔ ہادی ان سے مخاطب تھا۔

"ہم ٹھیک ہیں تم تھک گئے ہو آرام کرو"۔ گھو وہاں سے کسی طرح [illegible] تھیں۔

"ہادی ٹھیک کہہ رہا ہے تم لوگ گھر چلو اب کوئی بات نہیں"۔ بابا صاحب اپنے مخصوص [illegible] مخاطب

ہوئے۔

دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی شکل دیکھی۔

"میں سونا کو لے کر آتی ہوں"۔ زری [illegible] انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سونا کہاں ہے؟" بابا صاحب جو گم سم کیفیت میں روشی کی سمت متوجہ تھے ایک دم چونک پڑے۔

"وہ ادھر اندر ہی ہے بے ہوش ہو گئی تھی"۔ زری جلدی سے بولی۔

"کیوں بے ہوش ہو گئی تھی طبیعت تو ٹھیک ہے اس کی؟" وہ پریشان سے نظر آئے۔

"وہ وہ بہت [illegible] روشی کی وجہ سے"۔ گھو نے [illegible] بتایا۔

"ٹھیک ہے انہوں نے [illegible]"

"ٹھیک ہے آپ لوگ [illegible]

[illegible] کو مخاطب کیا۔

"جی بابا؟"

"ہاں اچھا ہم [illegible]

گھو زری کی طرف دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہادی [illegible]"۔ وہ [illegible] ہوئی تھیں۔

"پلیز۔۔۔!" ہادی نے [illegible] بابا صاحب کے پیچھے چل

پڑا۔

"ہادی!" وہ جاتے جاتے ٹھہر گئیں۔

"جی!"

"فون کر کے صورتحال بتاتے رہنا۔ ہمیں [illegible] ہوگی۔"

"ضرور۔۔۔ آپ اطمینان رکھیں"۔ وہ اس جگہ [illegible] جہاں اب تک گھو کھڑی ہوئی تھی۔

"بی بی! کھانا کھا لیں۔ [illegible] تھوڑا [illegible] کھا لیں"۔ [illegible] کھڑی تھی۔

بہت [illegible] انداز میں کہہ رہی تھی۔

"پہلے روشی کی [illegible] بتاؤ؟" [illegible] وہ جیسے [illegible] تھی۔

"وہ [illegible] رات [illegible]"۔ [illegible] حیرانی بھی [illegible] تھی۔

"کیا۔۔۔؟" [illegible]

[illegible] سے چکر [illegible] کھانے لگا۔

"رات۔۔۔ تمہارا مطلب ہے کل رات؟" [illegible]

"جی بی بی! کل رات"۔ [illegible] پریشان نظر آنے لگی تھی۔

"کیا بابا صاحب ساتھ [illegible]؟" اس نے [illegible]

"سارے لوگ [illegible] کے ساتھ گئی ہیں وہ"۔ [illegible]

"سب گئی ہیں۔ [illegible]

"اچھا [illegible] ہادی کو بلاؤ" [illegible]

"وہ جی۔۔۔ خان [illegible] نہیں ہیں"۔ [illegible]

"تو کہاں ہیں ____؟" وہ نا سمجھی سے ماما کو دیکھنے لگی۔

"جی مجھے پتا نہیں۔ وہ تو سے خان بھی تو نہیں ہیں جہاں بڑے خان ہوتے ہیں وہ خان (ادا) بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔"

ماما چپ چاپ سوالات سے پریشان نظر آ رہی تھی۔

"چھوٹے خان کہاں گئے ہوتے ہیں؟" اس سوال کے جواب میں ہی ساری کہانی کا تانا بانا چھپا ہوا تھا۔

"جی مجھے پتا نہیں بیگم ملازموں کو ایسی باتیں پتا نہیں ہوتیں۔" ماما نے اس کے مزید سوالات کے سلسلے کو روکنا چاہا۔

"پھر کیسی باتیں پتا ہوتی ہیں؟" اس نے وقت دیکھ کر پاس رکھی کتاب اٹھا لی۔

"ملازم کو تو بس صرف اپنے کام سے مطلب ہوتا ہے۔ ہمیں ضرورت بھی کیا ہے پوچھ گچھ کرنے کی؟ آقا کے کاموں سے ہمیں کیا مطلب بی بی۔" وہ اس کو فلسفے میں الجھا کر پریشان ہی ہو گی۔

"اچھا تم جاؤ۔" اسے مزید وہ کتاب پڑھ رہی تھی۔

"آپ آ رہی ہیں کھانا کھانے میں بڑی بیگم کو کیا جواب دوں؟"

"آ رہی ہوں میں۔" اس نے جیسے کوئی تہیہ کر لیا تھا۔

ماما کے جاتے ہی اس نے خود پر نظر ڈالی۔ رات سے اتنا موڈ خراب تھا کہ اس نے خود پر توجہ ہی نہیں دی تھی۔ اب خاور بے کی کوٹ سے محل میں ہوا تھا۔

اس نے فیروزی شلوار کرتا اور سیاہ دوپٹے کا انتخاب کیا۔ فیروزی کپڑوں پر سیاہ کشیدہ کاری اور گلے پر تھوڑی کشیدہ کاری نے لباس کو بہت خوبصورت اور جاندار بنا دیا تھا۔ جیولری تو وہ بھی نکھار خاص موقع پر ہی پہنا کرتی تھی۔ والدہ کے تحفے جو آویزے ہمیشہ اس کے کانوں میں رہتے تھے۔ ہونٹوں پر پنک لپ اسٹک کا ٹچ دیا اور دوپٹا شانوں پر پھیلا کر چپ چاپ کمرے سے باہر آ گئی۔

ذہن میں ادھیڑ بن جاری تھا مگر چہرہ پرسکون تھا۔ وہ ڈائننگ ہال تک پہنچنے والے پیچ میں داخل ہی ہوئی تھی کہ سامنے سے یاور علی خان آتے ہوئے دکھائی دیے۔

وہ ٹھٹک کر رک گئی۔ "اسلام علیکم۔" اس کا انداز غیر شعوری طور پر محتاط ہو گیا۔

"وعلیکم السلام۔ ٹھیک ہیں آپ؟"

"میں کھانا کھانے ہی آئی ہوں، سوت جائے گا؟" اس نے ان کا سوال نظر انداز کر کے اپنی بات کی۔ اور آگے بڑھ گئی۔

یاور علی خان اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگے جہاں تک کہ اس کا سیاہ لہراتا ہوا آنچل موڑ پر غائب ہو گیا۔ تب وہ بھی چونک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

آج کھانے پر وہ بالکل بھی نہیں تھی جو بڑی بی بی کی موجودگی میں نظر آتی تھی۔

جہاں سے وہ ایک تک بیٹھی تھی کچھ دیر تو وہ بھی ان کی طرف دیکھتی رہیں۔ عالم جاب ... سے ...

ان کو مجھے پتا نہیں تھا کہ یہ ... جس طرح تو اس سے ... پہلی تھیں ان کی ... کھانا ...

میں قرار گوشت سے پکا ہوا ... کی چیزیں بھی ... ہوئی تھیں ... کے ...

روز ہی محسوس ہوئی۔

"اسلام علیکم۔" اس نے حاضرین کو سلام کیا۔ عالم جاب نے بڑے ہی ... سے ... جواب دیا۔

"وعلیکم السلام۔" وہ ان کے پیچ میں ... کے مطابق ... گئی۔

"طبیعت کیسی ہے اب؟" آج تم نے ... کچھ ... کر کے ... میں ... گی۔"

"جی۔ بہتر ہوتے ہیں۔" اس نے ... ہی ... ہے۔

"جی ٹھیک ہوں اب۔" اس نے ... سے ... کی ... طرف ... رہی تھیں۔

"بس تھوڑی سی تھکن ہی ہوں۔" اس نے ... سے ... کی ... سامنے ... کھا لیا۔

مگر اسے محسوس کیا کہ دونوں خواتین کے علاوہ اس کی بات پر کوئی دھیان نہیں دے رہا تھا۔ سب سے پہلے تو اس نے ... بڑی عالم جاب کو ایک ... محسوس کیا تھا۔

"یہ کمرہ محل ... کو بہت ... کرتا ہے۔ ... سے ... میں ... ہے۔ وہ رات ... کھانا ... گئے ہیں ... کچھ کھانا ... گئے ہیں۔" ... تم کچھ ... لگے ... ہیں ... آتے ہی ... کر کے ... کے ساتھ ... کرنے میں ... اس کی ... کمرے میں ... کر ... ہیں ... سے ... آ رہی ہیں۔" انہوں نے اس کی سمت دیکھ کر ... محسوس کیا۔

ماہین نے جلدی سے ... کرا کر ... اپنی ... آگے کر دی ...

"آج بھی سرسوتی نظر نہیں آ رہی۔" ماہین نے ... عالم جاب کو ... ہوئے پوچھا۔ جانے وہ کس کی تلاش میں تھی۔

"کھانا صبح سے ہی ... ہے۔" سائرہ مرادی نے ... اس کے سامنے ... کے انداز میں کہا۔

"ہمیں ... ہوا ہے کپڑوں کا ... کیلئے ... کر اپنی ... ہو ... پہلے ہی ... گئی ہے ... گیا دیکھیے۔"

سرسوتی کا ذکر کرتے ہی جیسے انہیں اپنی پریشانیاں ... سرے سے یاد آ گئیں۔

ماہین کے طرف کان سائرہ مرادی کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ آنکھیں ... عالم جاب کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اس نے نوٹ کیا کہ عالم جاب نے سرسوتی کی غیر موجودگی پر کوئی تبصرہ کیا اور نہ ہی اس سے متعلق کوئی ... وہ اسی طرح کھانا کھانے میں مصروف رہیں۔ جیسے پہلے تھیں۔ حالانکہ گھر کی منتظم کی حیثیت سے سرسوتی کی غیر موجودگی کی وجہ انہیں معلوم ہونا چاہیے تھی۔ اس نے صاف محسوس کیا کہ وہ سرسوتی کے ذکر کو ... ہیں ... ہیں ... طرح ...

جانے وہ اسی طرح مطمئن تھیں۔ جیسے یہ کوئی عام بات تھی۔

"آنے کو تو بہت سے لوگ آتے ہیں اور کیسے لوگ ہیں غائب ہو جاتی ہے بغیر بتائے نوکری نہیں ہوتی [illegible]
نے"۔ جہاں آرا بیگم سے بھی بھاوج کی بات کی۔

عالم شاہ تو جیسے گم صم کھڑے تھے۔

"آپ ذاتی طور پر انہیں جانتی ہیں؟" ماہین نے عالم شاہ کو بغور دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں ـــ ہاں ـــ ذاتی طور پر جانتی ہوں۔ آئے گی تو ملواؤں گی۔" انہوں نے رکھائی سے انداز میں جواب دیا۔ جیسے [illegible]
ان سے ملنے کیلئے ان کی سب سے اہم کوئی بات کرنی چاہتی ہے۔

اور ماہین اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی تھی۔ اس نے واضح طور پر محسوس کر لیا تھا کہ عالم شاہ اس گھر کے ایک ایک راز
سے نہ صرف باخبر ہیں بلکہ حصہ دار ہیں۔

"اس کی ماں بہت محنتی عورت تھی۔ اس گھر کی خدمت کرتے کرتے مر گئی۔ [illegible]
ہیں۔ ماہین تو اس کے بغیر نہیں جاتی تھی۔ ایک تو ماشاء اللہ اس کے بال اتنے لمبے اور گھنے تھے کہ اس سے سنبھلتے
نہیں تھے۔ سروتی کی ماں کی ڈیوٹی تھی اس کے سر کی مالش کرنا [illegible]
گزارہ ہی نہیں ہوتا۔

اس کو مالش کی ایسی عادت ہو گئی تھی جیسے کوئی نشے کا عادی ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ [illegible]
[illegible]
"[illegible]
[illegible]"۔

[illegible] سروتی سے اس کی ماں کا [illegible] سروتی [illegible]
[illegible]

"[illegible]
[illegible]

"ہاں [illegible] ایک سے محبت پاتے ہیں۔ [illegible]
گزارتے ہیں۔ [illegible]" عالم شاہ نے [illegible]
گفتگو میں باقاعدہ حصہ لیا۔

ماہین [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
"[illegible]

عالم شاہ مسکرائی ہوئی [illegible] گزر رہی تھیں۔

"[illegible]" اس کی آواز [illegible] کے [illegible]
آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔

ماہین کی تو ساری جاسوسی دھری کی دھری رہ گئی۔ [illegible]
صورتحال [illegible] گئی تھی۔

"[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ماہین کا [illegible]

عالم شاہ [illegible]
تھا۔

[illegible]
[illegible]
سے [illegible] تھی۔

[illegible]
[illegible]

"[illegible]" عالم شاہ نے [illegible]

"[illegible]" وہ [illegible] سے [illegible] مسکرائی تھی۔

"کیا [illegible]؟"

[illegible]
[illegible]
تھی۔

"[illegible]"

"نہیں مجھے تو کسی قسم کی اطلاع نہیں۔" وہ ابھی انکاری تھی اور الجھی بھی۔

"ہاں شاید تم سو چکی ہوگی۔"

"مگر پروگرام تو ان کا پہلے سے ہوگا۔ گھر میں سب ہی کو اس کی اطلاع ہوگی۔" یہ بات [illegible]

[illegible]

"کراچی گئی ہیں بہت پہلے سے پروگرام تھا۔" عالم جاب نے گویا اطلاع دی۔

"کراچی [illegible]

[illegible] انہیں عالم جاب کی صورت دیکھنے لگیں [illegible]

"نہیں ان پہلے سے [illegible] تمہارے آنے سے پہلے ہی۔ میرے خیال میں [illegible]

[illegible]

عالم جاب نے [illegible]

[illegible]

"تم خیال نہ کرو [illegible] کراچی میں [illegible] صاحب کے بہت قریبی دوست کے پوتے اور پوتی کی شادی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] علی خان [illegible]

[illegible]

کر لی گئی۔

[illegible]

"آپ [illegible] انکار کر دیا؟" [illegible]

[illegible]

"ہاں تو؟" [illegible]

"آپ [illegible] انکار کر رہے ہیں؟" [illegible]

"آپ کو [illegible] انکار کرنا چاہیے تھا۔" [illegible]

[illegible]

"کیوں؟" [illegible]

[illegible]

[illegible]

سے منگوا رہا تھا۔

"علم آپ کے وہ مہمان کیا رشتہ ہے؟" وہ الگ سی ہو گئی۔ وہ ڈائننگ روم میں ساتھی نرس کے ساتھ اس [illegible] باقاعدہ تیار ہو کر کے آ رہی تھی۔ [illegible] چوہدری کا اقرار بھی کیا تھا۔ [illegible] سے بیٹھے [illegible] کھیل میں داخل کر رہا ہے۔

جو شخص اس لڑکی پر [illegible] اس سے بچنے کے امکانات کم ہوں۔ وہ عام حالات میں اس پر [illegible] اس سے زیادہ محبت ہو جاتی ہے۔ وہ اس سے محبت نہیں عشق کرتا ہے۔ اور ہر حالت میں اسے خود دیکھنا چاہتا ہے۔

"[illegible]" اس نے نرس کو جواب دیا۔ جو کچھ سوچ رہی تھی۔ "کیا اس حفاظت کے [illegible] اجازت مل جائے گی اس کمرے میں آرام کرنے کی۔ میرا خیال ہے ابھی میں فی الوقت تو وہاں نہیں رک سکتی۔"

"جی۔ جی۔ ایسا ہو تو سکتا مگر مجبوری ہے۔ آپ کی آنکھوں سے اس طرح بیٹھے ہیں۔ آپ ایک دو گھنٹے وہاں آرام کر سکتے ہیں" نرس نے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔

[illegible] تو بہت حفاظت محسوس ہونے لگی۔ اسے جاتے ہوئے مسلسل [illegible] تھے۔ وہ [illegible] اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک نظر پھر علیم بے ہوش [illegible] پر ڈالی اور اس طرف مڑ گیا۔ جس طرف نرس نے اشارہ کیا تھا۔

ڈھونڈتی پھرتی ہے وحشت، جانے کہاں ہیں ہمیں
زندگی ہم سے بچھڑ کر خود بھی پچھتائی بہت

آج عارف صاف ستھرے کپڑے پہنے [illegible] بڑے اہتمام سے کش لگا رہا تھا۔ [illegible] سوچ رہا تھا۔

"کتنے بجے کا ٹائم تھا لال خان نے؟" اس نے عارف کو مخاطب کیا۔

"آ جائیں گے۔ [illegible]"

"بھائی! ابھی بھی وقت نہیں [illegible]۔ آج لال خان خود [illegible] آسان رہے گا"۔

"[illegible] لال خان کے سامنے [illegible] بے عزتی ہو گی یہ سوچا تم نے؟" اس نے چونک کر [illegible] نظروں سے دیکھا۔

"[illegible] تم فکر نہ کرو۔ میں جو کر رہا ہوں کرنے دو۔ وہ [illegible] شاید لال خان ہی ہے" اس کی نظر [illegible] گیٹ میں داخل ہوتے لال خان پر پڑی۔

[illegible] لال خان [illegible]

"وعلیکم السلام" [illegible]

[illegible]

جب میں احتیاط سے [illegible]

"اور کیا حال ہے؟" عارف نے [illegible] لال خان سے [illegible]

جانے بیٹھے کے آنکھوں میں دل دھڑکتا ہے
انتظار کے لمحے عجب ہوتے ہیں

"[illegible]" لال خان کو بہت ساری شرم [illegible]

"ارے آج تو [illegible]" عارف نے [illegible] کے کان میں سرگوشی کی۔ [illegible]

[illegible] وہ مسکرایا [illegible] کش لگایا۔

"[illegible] انتظام کیا ہے؟" عارف نے [illegible]

"[illegible]" وہ غلام [illegible] کرنے کی غرض سے [illegible]

"کیوں نہیں [illegible] لال خان ہے [illegible] چلو بھائی!" وہ غلام محمد کی طرف بڑھا۔

[illegible]

[illegible]

سے مسکرا رہا تھا۔

"پھر آپ کے درمیان کیا رشتہ ہے؟" وہ گم سی ہو گئی۔ وہ ڈیلیوری روم میں ساتھی نرسز کے ساتھ اس [illegible] ہاتھ تھام کر [illegible] میں [illegible] بھی اس کے ساتھ [illegible] ہوا [illegible] اور اس کی [illegible] سے بیٹھے [illegible] کر رہا ہے۔

جو شخص اس لڑکی پر [illegible] جس سے بچنے کے امکانات کم ہوں۔ وہ عام حالات میں اس پر [illegible] اس سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ وہ اس سے محبت نہیں عشق کرتا ہے۔ اور ہر حالت میں اسے خوش دیکھنا چاہتا ہے۔

"رضیہ (زرینہ) ابھی [illegible]" اس نے نرس کو جواب دیا۔ جو کچھ سوچ رہی تھی۔ "کیا اس وضاحت کے بعد [illegible] اجازت مل جائے گی اس کمرے میں آرام کرنے کی۔ میرا خیال ہے ابھی میں فی الوقت تو وہاں کر سکتی ہوں۔"

"جی، جی، یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ آپ کی آنکھوں سے اس طرح [illegible] ہیں۔ آپ ایک دو گھنٹے وہاں آرام کر سکتے ہیں" نرس نے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے کہہ دی تھی۔

[illegible] دور سے آزاد ہوا تو بہت نقاہت محسوس ہونے لگی۔ اسے جاتے دیکھتے ہوئے مسلسل [illegible] تھے۔ وہ جا چکی تھی [illegible] کھڑا ہوا۔

ایک نظر پھر بیگم بے ہوش [illegible] پر ڈالی اور اس طرف مڑ گیا جس طرف نرس نے اشارہ کیا تھا۔

ڈھونڈتی پھرتی ہے دشت ، بیاباں میں ہمیں
زندگی ہم سے بچھڑ کر تو بھی پچھتائی بہت

آج عارف صاف ستھرے کپڑے پہنے [illegible] بڑے اہتمام سے [illegible] ہاتھ [illegible] سوچ رہا تھا۔

"کتنے بجے تک آئے گا لال خان؟" اس نے عارف کو مخاطب کیا۔

"آ جاتا ہو گا۔ گھر والی کو [illegible] کر رہا ہو گا۔"

"بھائی! ابھی بھی وقت [illegible] آج لال خان [illegible] ہے [illegible] پھر اس [illegible] آسمان [illegible] گا۔"

"سوچو تو لال خان کے سامنے [illegible] میں [illegible] بے عزتی ہو گی یہ سوچا تم نے؟" اس نے چونک کر غلام محمد کی شکل دیکھی۔

"[illegible] تم فکر کرو [illegible] وہ دیکھو شاید لال خان ہی [illegible]" اس کی نظر گیٹ میں داخل ہوتے لال خان پر پڑی۔

[illegible] کچھ نہ بولی [illegible] جس کو [illegible] اس کو [illegible]

[illegible] لال خان کی [illegible] ہو [illegible]

[illegible] لال خان نے [illegible]

"وعلیکم السلام" لال خان [illegible]

[illegible] اس کی جانب [illegible]

[illegible] کے ہاتھ [illegible]

جیب میں [illegible] سے کہتے۔

"کیا حال ہے؟" عارف نے [illegible] لال خان سے پوچھا [illegible]

جانے بیٹے کے آنگن میں دل دھڑکتا ہے
انتظار کے لمحے عجب ہوتے ہیں

"[illegible]" لال خان [illegible] شرم [illegible]

"ارے [illegible]" عارف [illegible] کانوں میں [illegible]

[illegible] وہ مسکرا [illegible] کہا۔

[illegible] عارف نے [illegible]

[illegible] وہ غلام محمد [illegible]

"[illegible] لال خان ہے [illegible] چلو بھائی!" وہ غلام محمد کی طرف [illegible]

[illegible]

[illegible] آ گئے [illegible] لال خان اور عارف [illegible] غلام محمد [illegible]

[illegible] ہو گئی۔ [illegible] میں [illegible]

[illegible] جب انسان کی [illegible] ہوتے ہیں [illegible]

[illegible] عورت [illegible] لال خان [illegible]

[illegible] غلام محمد [illegible]

[illegible] عورت [illegible]

[illegible] کے ساتھ اس کے [illegible]

[illegible]

وہ جانے کتنی دیر ان ہی سوچوں میں [illegible] کہ کمرے کے باہر سے آواز آئی۔

"بابو کے لئے چائے لے جاؤ۔"

لال خان ایک دم [illegible]

"کیا سوچ رہے تھے؟" لال خان نے [illegible]

"کچھ نہیں [illegible] حساب کتاب یاد آ گئے تھے۔"

"کیسے حساب کتاب"۔ لال خان نے تعجب سے اسے دیکھا۔ [illegible]

تھے۔

"تمہیں نہیں پتا [illegible]"

آئی جاتی وہ راہ پر غالب
کوئی دن اور بھی جیے ہوتے

[illegible]

[illegible]

کر دیا ضعف نے عاجز غالب
ننگ پیری ہے جوانی میری

[illegible]

[illegible]

[illegible] بازو پکڑ کر [illegible] طرف کر کے بولی۔

[illegible] "[illegible]" [illegible]

[illegible]

[illegible] آنسوؤں [illegible]

"[illegible]" [illegible]

ان سے بھی ہو جائے گی "[illegible]" [illegible] اس قسم کے [illegible]

[illegible] "[illegible]" [illegible]

"خان [illegible] فون آیا ہے [illegible] آپ [illegible] ہسپتال [illegible] جلدی [illegible]

سے گھر پہنچا دی تھی۔

وہ [illegible] جہاں [illegible]

"میں چلوں یار؟"

"آپ [illegible] پوچھ لیا آپ نے بابا صاحب سے؟"

"ان سے تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ اس نے فون اٹینڈ کیا تھا۔"

"آپ کی طرف سے [illegible] ٹھیک ہیں اب" اس نے تسلی دی۔

"پھر تمہیں کیوں بلایا ہے؟" وہ [illegible] اس کے بلائے جانے پر فکرمند تھی۔

"یہ تو [illegible] کی کارروائی ہے [illegible] جہاں وہ ہوتے ہیں وہاں میں ہوتا ہوں" وہ مسکرایا۔

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible] بابا صاحب کے [illegible] تم [illegible]

[illegible]

"[illegible]" [illegible]

"[illegible]"

"تم [illegible]

[illegible]

"[illegible]" اس نے [illegible] کی طرف بڑھ گیا۔ [illegible]

طرح کھڑی تھی۔

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

☆......☆......☆......☆......☆

"Get out with in moment"

اس نے جل کر ہادی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔

"تمہیں کی اولاد یہاں ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] ہادی وہاں بیٹھ گیا۔

"تم سے عمر میں [illegible] پیار کیا کرو۔"

[illegible]

"تم کہاں سے آئے کراچی؟" وہ پوچھ رہی تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہونہہ! تمہاری غلطی اور تمہاری [illegible]"

[illegible]

[illegible]

اس نے سگریٹ ایک ہاتھ میں تھام کر [illegible]

"تم اسے خود کیوں نہیں [illegible]"

[illegible]

"تمہیں شرم نہیں آتی" [illegible]

[illegible]

"ہونہہ! تمہارے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"آپ کیسے ہیں؟" [illegible]

[illegible]

"اور نہیں آپ دل برا نہ کیجئے۔ آپ کی [illegible]"

[illegible]

"میں یہ نہیں [illegible]"

[illegible]

"چلو! [illegible]"

[illegible]

ہادی نے [illegible]

"کیا ہم بھی [illegible]"

"شاید [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"اوہ! [illegible]"

[illegible]

جھوٹوں کی طلب اور بے سامانی سے بے خبر

وہ اس قدر بے گماں سے کچھ بھول جاتی ہے

[illegible]

[illegible]

جنت عادت ہو سکتی ہے۔

مگر عشق سراسر مجبوری ہے۔

[illegible] بھاری ہوتی ہے

انسانوں کا [illegible] اور عام بھی [illegible] ہوتا ہے [illegible]

لیکن"

ایک شخص اگر [illegible] سیارے کی طرح آشکار ہوتی ہے۔

[illegible] کو ایک نیا جہاں دریافت ہوتا ہے۔

انسان ایک جنت میں [illegible] جہاں میں پہنچتا ہے۔

اس جہاں کی تجدید ہے۔

جہاں کے [illegible]

جہاں کے تمام [illegible]

مگر مختلف ہوتے ہیں۔

اس جہاں میں ہم آہنگ ہونے کیلئے یہاں کا [illegible] لباس پہننا ہوتا ہے۔

جس کے [illegible] میں سرمستی ہو۔

بے خبری ہو۔

حسن کے [illegible] طلب کی آنچ آتی ہو۔

اس جہاں میں [illegible] علم بھی الگ ہوتے ہیں۔

طلب [illegible] ہو۔

[illegible] ہیں۔

نہ [illegible] داری۔

نہ خوشی نہ غم۔

[illegible]

کوئی شے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔

اس ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے۔

[illegible]

حسن کی [illegible] ہو جاتی ہے۔

اس لمحے [illegible]

[illegible] جاتا ہے۔

[illegible] کے ساتھ۔

[illegible] کے ساتھ۔

[illegible]

[illegible]

عشق کیا ہے۔۔۔؟

"آداب غلامی کی تحصیل"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] چلا جاتا ہے۔

عشق کیا ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

عشق کیا ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عشق کیا ہے؟

اس ایک نظر کا اثر

وہ نظر [illegible]

یہی نظر جس میں [illegible] کے سامان چھپے ہوتے ہیں۔

مکمل کر کائنات ہی جاتی ہے۔

اور ساری زندگی گویا اس کائنات میں [illegible] ہو جاتی ہے۔

ہر آن ہر لمحے۔

اس نظر کی [illegible] محسوس ہوتی رہتی ہے۔

دل نظر کی گردش [illegible] ہوتی ہے۔

مگر ۔۔۔!

جہاں [illegible] کائنات ہوتی ہے۔

[illegible]

[illegible]

Get out with [illegible]

[illegible]

تر دونوں کے درمیان خوشگوار ماحول تھا۔

[illegible]

(5)

[illegible]

(تیشہ)

[illegible]

[illegible]

"کوال خان بھلا پانی سے ڈرتے ہیں" .... بہت خیال رکھنا ہوگا۔ اچھا اب ہم چلیں گے۔"

"اب دیکھیں کہ بھائی کے آنے کے بعد تم ہمیں کس طرح دستیاب ہوتی ہو [illegible] ہمیں بھی تمہارے [illegible]

انتظار"۔

پھر اک لمحے بدل جاتی ہے عشق کا موسم آتے ہی

راتیں پاگل کر دیتی ہیں دن دیوانے ہو جاتے ہیں

"اچھا بھئی۔ شب بخیر خدا حافظ"۔ وہ اٹھی اب ان کا انتظار تھی۔

لبا [illegible] ... وہ ابھی چھوٹی سی کالی رات سے شاید ابھی کچھ سال تھی۔ سارے رنگ شاید کسی گہری [illegible] سے [illegible]

کی [illegible] چاول۔

نہ جانے کس کا پیچھا... اس نے چونک کر آنکھیں بند کر لیں۔

اس کے جاتے ہی جانے کس کے بیٹھے پر کروٹ خالی کر دیا گیا تھا۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور [illegible]

نظر دوڑانے لگی۔

بہت شاندار اور [illegible] تھا اس نے تو کبھی اسے حقیقت میں دیکھنے کا خواب بھی [illegible] کی [illegible] لیمپ اور [illegible]

کرتے گلدانوں سے آراستہ۔ کمرہ کسی شہزادی کی خواب گاہ سے [illegible] ... اس کے [illegible]

اور گلدانوں سے [illegible] تازہ پھولوں کی خوشبو [illegible] سے ہم آہنگ ہو کر ایک عجیب سا تاثر پیدا کر

رہی تھی۔

"معاف کیجئے" اس طرح چونک پڑی سامنے [illegible] پر لال خان کی [illegible] تصویر رکھی تھی۔

سفید شلوار قمیض اور واسکٹ پہنے وہ [illegible] سے [illegible] وہ کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔ اس کا دل پیچھے کی طرف

میں [illegible]۔

وہ پلک جھپکنا بھول گئی تھی۔

جو دل کو زندگی کی ایک [illegible] سے [illegible] جو [illegible] ایک بار کو ہو رہی ہے۔

جس لڑکی کو دل کھلی رات ہی کرو [illegible] اس کے [illegible] میں کبھی ابھی رات کے خواب نہیں آتے۔ اس کا دل کیا

مرجھا جاتے ہیں کہ کبھی بیٹھے کے سارے خوش [illegible] پھر بھی جاتے ہیں ... وہ آن کی آن میں گلشن سے جنگل میں آن کھڑی ہوتی ہے۔

اور وہ رکے کو اور [illegible] ہو گئی ہے۔ کس پر چلے ہو ... [illegible] تو اسے پاؤں سے نیچے کو لگاتے ہوتے ہیں۔

آدھے [illegible] کی [illegible] سے اور [illegible] کو اس کے [illegible] گم ہو گئے۔

اس نے [illegible] تو ... پھر [illegible] بہت دیر تک [illegible] کر اپنی [illegible]

لال خان نے [illegible] اس سے [illegible] تھے۔

[illegible] اس کی [illegible] میں پہلے کو سے [illegible] تھے۔

"پانی" [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] اس نے پانی [illegible] جو [illegible]

[illegible] نے [illegible] اس نے [illegible] کر کے اس [illegible] لگا۔

[illegible] آپ [illegible] ہو [illegible] کر [illegible] لال خان [illegible]

وہ ایک سانس میں پی جانی تھی۔ [illegible]

ابھی پانی پیتے ہوئے [illegible] لال خان کے [illegible] میں [illegible]

[illegible] میں [illegible] ہو۔

لال خان [illegible] کیا [illegible] گیا۔

"لال ہو تم اس گھر کی [illegible] سے ہم [illegible] بھائی ہیں [illegible]

کیسی ہو تم [illegible] ہیں [illegible] تم [illegible]

[illegible] پیچھے [illegible] تھا۔

"[illegible]" اس نے [illegible] اٹھا کر لال خان کی سمت دیکھا۔

[illegible] ہیں اب [illegible] میں آ گئے۔ [illegible] ایک سوالی کی طرح [illegible] آنکھوں سے

[illegible] کروں گی۔

[illegible] اس [illegible] تو خوشی کے [illegible] ایک [illegible]

"آج [illegible] سوال [illegible]" لال خان [illegible] تھا۔

[illegible] آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"[illegible] اس نے اس کا [illegible] کر [illegible]

[illegible] نے [illegible] کر [illegible] چلا گیا۔ [illegible] واپس آ گیا۔ [illegible]

[illegible] اس نے [illegible] قسمت [illegible] اس نے [illegible]

[illegible] قسمت [illegible] کرتے [illegible] گی۔"

[illegible] اس [illegible] قرب کے [illegible] تھی۔

"[illegible] تمہارے ہیں [illegible]" لال خان [illegible]

اور [illegible] کی طرف [illegible] جاو۔

"وہ ایک [illegible] میں [illegible] قرب کے [illegible]

[illegible] گی۔ [illegible]

اس [illegible] اس [illegible] عشق [illegible] کہ وہ اس [illegible] آئے گا۔

[illegible] اس [illegible] کی آواز میں عشق [illegible]

''ہاں۔۔۔'' دلال خان کا لہجہ قطعیت سے ساختہ تھا۔

''بہت تم تو [illegible] بہت آسان ہو جاتا ہے سب سارا الجھن دور ہو جائے گی۔''

بالوں اس کے الجھا دیے [illegible] پھر آنے لگے۔

''لیکن وہ پوچھ رہی تھی [illegible]''

''تو پھر ساری عمر افسوس [illegible] تھی تو۔'' دلال خان کلائی سے گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

پاگل [illegible] ایک تو محبت ساتھ ہے [illegible] شیشے [illegible] ''دلال خان'' [illegible] آنکھوں میں پھر سے [illegible] کر دی تھی۔

''آج تو کچن سے خوشبوؤں کا طوفان امڈ رہا ہے۔ کیا ہو رہا ہے [illegible] کا جشن منایا جا رہا ہے؟'' اس نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے گہرا سانس لے کر ایک کباب اٹھا کر چکھتے ہوئے کہا۔

''[illegible] آ رہے ہیں آج شام چھ بجے۔'' [illegible] نے اطلاع بہم پہنچائی۔

''ہاں ہیں [illegible] اچھا [illegible] کے سب [illegible] مشغلوں میں [illegible] رہی ہے؟'' وہ دوسرے [illegible] کر کباب کھا رہی تھی۔

''سب ختم ہو جائیں گے [illegible] فرصت میں [illegible] پہنچا دو۔'' روشنی [illegible] تھی۔

''ابھی رکھ رہی ہوں۔ تھوڑے سے باقی رہ گئے ہیں۔'' وہ کڑھائی میں کباب الٹ پلٹ کر رہی تھی۔

''تو؟''

''جی بی بی؟''

''یہ سب کیوں آ رہے ہیں؟''

''مجھے کیا پتا بی بی [illegible] ان کا گھر ہے جب چاہیں آ سکتے ہیں۔''

''تو گویا [illegible] کی دعوت ہو رہی ہے۔''

''دعوت تو دوسروں کی ہے آپ کو [illegible] دن پہلے آئے تھے [illegible] سامنا ہے۔ جب آپ ہسپتال سے آئی تھیں [illegible]'' (اس کا اشارہ [illegible] کی طرف تھا)

روشنی کا ہاتھ [illegible] کی طرف جاتے جاتے رک گیا ''علیم الدین؟''

''جی نام مجھے [illegible] ہے۔''

''[illegible] سالوں سے شہر میں ہیں [illegible] تو میں بھی چھوٹی سی ہوں گی۔''

''ابھی تو [illegible]'' ''کیوں آ رہے ہیں؟'' [illegible]

نے ہاتھ [illegible] سے پونچھے اور [illegible] باہر آ گئی۔

[illegible] ہاتھ میں آئینہ [illegible] بالوں میں [illegible] لگے تھے۔ [illegible]

[illegible] تھی۔

[illegible] سے [illegible] کرنے [illegible] رہی تھی۔

[illegible] ہوئی تھی۔

''[illegible]'' [illegible] پوچھ رہی تھی۔

[illegible] کلائی [illegible] ہوئی [illegible] پوچھنے کے لیے

[illegible] لگے۔

[illegible] اس شرٹ پر پالش [illegible] کرتے ہوئے [illegible] ہوئے گی؟''

[illegible] کر کے گئی تھی؟''

[illegible] کے پاس پہنچی۔

[illegible] سے [illegible] کی سب رنگ۔

''[illegible] ہے۔''

[illegible] ہوئے۔

''[illegible] ہے وقت [illegible]'' [illegible] پالش کے [illegible] شرٹ نے [illegible] پریشان میں تھی۔

[illegible] کر رہی تھی۔

''[illegible] اس کی شرٹ سے [illegible] بیٹھی ہوئی تھی۔

[illegible] بات [illegible] کرتی ہیں۔

''ہائے [illegible] خراب ہے [illegible] بالوں کی [illegible] گئیں۔'' [illegible] داخل ہوئی۔ اس کی [illegible] شروع ہو کر رہیں۔

''[illegible] ہے؟'' [illegible] کر گئی۔ [illegible] ایک [illegible] تھی

''[illegible] ہے [illegible] کے اندر۔''

''[illegible] آپ کیوں آئے ہیں؟'' [illegible] آ گئی تھیں۔

[illegible] گئی۔

[illegible] میں سے [illegible] آج [illegible] تھیں۔

''[illegible] جاتا ہے؟'' [illegible] کر پوچھنے لگی۔ [illegible] کرتے ہیں [illegible]

[illegible] گئی۔

[illegible] ہو رہی تھی۔'' [illegible] کیا جواب

[illegible] دیا گیا۔''

[illegible]

"[illegible] آپ کون ہے" [illegible]

باور علی خان فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔

[illegible]

"آپ کے بھائی نعمان احمد سے بات کر لیجئے۔"

[illegible]

[illegible] سلام کیا تھا۔

اور ادھر سے سلام کا جواب دیتے [illegible]

[illegible]

اب اس کی پریشانی بڑھی تھی [illegible]

"آپ فکر نہ کریں اپنا سامان پیک کریں [illegible]"

انہیں معلوم ہو چکا تھا۔

[illegible]

"وہ کون؟" [illegible]

"آپ کے پاپا [illegible]"

[illegible]

ان کے انداز میں [illegible]

[illegible]

پھول کھلتے ہیں [illegible]

[illegible]

"وہی [illegible] کیا ہے؟"

[illegible]

"بس واقعی بہت پیارا گیت ہے [illegible]"

[illegible]

رونے لگی۔

"کیا تمہیں یقین ہو رہا ہے کہ ہم تمہارے متعلق غلط فیصلہ کریں گے یا تمہیں تکلیف دینا چاہیں گے؟"

"مگر یہ مطلب ہرگز نہیں ہے پاپا۔"

"تمہارا یہ مطلب نہیں تو پھر شک کرنے کا مقصد؟" وہ اداس ہو گئے تھے۔

"پاپا! آپ کو شاید پتا نہیں کہ بابا صاحب نے اچانک اور اتنی جلدی یہ فیصلہ کیوں کیا ہے۔ اس تمام [illegible] کے پیچھے کون سا اہم واقعہ چھپا ہوا ہے۔" وہ رو رہی تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میرا ایمان محبت ہے محبت کی قسم

ساری دنیا تیرے قدموں پہ نچھاور کر دوں
چاند تاروں سے بھری جاں تیرا دامن بھر دوں

تیرے خوابوں ... [illegible]
میرا ایمان محبت ہے محبت کی قسم

وہ جہاں ایک جہنم ہے جہاں تو نہ ملے
[illegible]

زندگی زہر بھرا جام ہے اب تیرے بغیر
[illegible]

میرا ایمان محبت ہے محبت کی قسم

[illegible]

شب کی خاموشی میں ... [illegible]
میرا ایمان محبت ہے محبت کی قسم

[illegible]

[illegible]

"Don.t be complexed"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"جی" باری نے چونک کر ان کی شکل دیکھی۔

"ہوں ـــ ہم چاہتے تھے کہ ان کی شادی گھر کے ہی کسی فرد سے کریں۔ [illegible]

[illegible]

"پھر کہاں؟" باری کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"کسی غریب خاندان کے ساتھ [illegible]

[illegible]

"جی ـــ؟" باری کو ایک اور دھچکا لگا۔

[illegible]

"جی۔" باری کی پیشانی پر موتی چمکنے لگے۔

"بہت اچھا۔" اس نے بابا صاحب کو کچھ باور کرانے کی کوشش کی۔

[illegible]

باری کی سمجھ میں نہ آیا [illegible]

کراچی جانے والی پرواز پی کے 302 روانگی کیلئے تیار ہے۔ [illegible]

"آئیے بابا صاحب" اس نے بابا صاحب کا ہاتھ تھام لیا۔

[illegible]

☆ — ☆ — ☆ — ☆ — ☆

[illegible]

ایک پھول سے فلک [illegible] جالی دار [illegible] گھنٹیاں بجنے لگیں۔

فیروزی سلک کے پاجامے اور دوپٹے اور [illegible] جالی کے کرتے میں ایک شوخ [illegible] ان کی آنکھوں میں [illegible]

[illegible]

جیسے خوشبوؤں کی [illegible] نسیم

"[illegible]"

"آپ بتائیے کیسے لگ رہی ہیں؟"

"اور آپ کا رشتہ ایسا ہے کہ اس طرح کی 'دلہن' [illegible]" [illegible]

بچھاتے ہوئے بیٹھ گئی۔

وہ اس کی بات پر خاموش رہے۔

"وہ بھی کہاں ہے؟" [illegible]

"جس سوال کا جواب آپ کو معلوم ہے [illegible]" [illegible]

"آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ مجھے اس سوال کا جواب معلوم ہے؟" [illegible]

"آپ گھر کی خواتین سے ملی ہوں گی [illegible]"

[illegible]

"تو آپ جانتے ہیں [illegible]"

[illegible]

[illegible]

یار! ابھی یہ ساری خصوصیات ظاہر کر دو گے۔ ابھی عقل شریف میں بھی آ جاتی ہے۔"

اور یا ہو ——— وہ ان دونوں کے درمیان تھی تب ——— [illegible]

کبھی بھی عارف سے نہیں کر سکتی تھی۔ البتہ اس کے [illegible] انداز سے عارف خاصا [illegible]

تھا۔

انہیں حبیب احمد کی کوٹھی تلاش کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی۔ [illegible]

کی طویل قطار کسی غیر معمولی واقعے کی مظہر تھی۔ وہ گیٹ میں داخل ہوئے تو آس پاس کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو انہیں پہچانتا

ہو اور اپنی آمد کی اطلاع انہوں نے [illegible]

غیر معمولی ہے۔

ٹیکسی سے اترنے کے فوراً بعد ان کی نظر گیٹ پر [illegible] پڑی تھی۔ انہوں نے [illegible]

تھا۔

"نعمان صاحب [illegible]"

"وہ پشت پر ہاتھ باندھ کر ٹہلنے لگے۔ روشی ابھی ٹیکسی میں بیٹھی ہوئی تھی۔ [illegible]

کھڑے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد [illegible] چوکیدار کے ساتھ باہر آیا۔

"السلام علیکم! آپ گھر میں [illegible]"

وہ بے اختیار یاور علی خاں کے گلے لگ گئے [illegible] یاور علی خاں نے بھی جواباً نعمان احمد کی پشت تھپتھپائی [illegible]

[illegible] نعمان ان سے [illegible] ٹیکسی سے اترتی ہوئی روشی کی سمت متوجہ ہوا۔

"السلام علیکم ماموں!" وہ [illegible] آواز میں کہہ رہی تھی۔

"روشانے!" نعمان احمد نے یاور علی خاں کی سمت [illegible]

سوچ سے الگ [illegible] کے انداز میں [illegible]

"آپ کے بھائی صاحب [illegible]"

وہ ان دونوں کو لے کر اس کمرے کی طرف بڑھا [illegible]

ہوئی تھیں۔ آنے اور جانے والے دونوں ہی کسی قسم کی [illegible]

گئے تھے۔

"پلیز! آپ لوگ [illegible] بیٹھئے۔" [illegible]

"کون ہیں [illegible]"

[illegible] نعمان احمد [illegible]

"آپ [illegible]"

[illegible]

"نعمان [illegible] یاور علی خاں [illegible]"

[illegible]

"آپ آئے ہیں [illegible] آپ کی [illegible]"

[illegible]

یاور علی خاں [illegible]

[illegible]

نعمان احمد ڈاکٹر اور یاور علی خاں [illegible]

"آپ کے بھائی صاحب [illegible] نعمان احمد نے یاور علی خاں کو [illegible]"

سے نکالا۔

وہ دل گرفتہ سے ہو گئے۔

ماہین رو رہی تھی۔ [illegible] تکلیف ہوئی تھی مگر [illegible] نے جب چپ کرا دیا تو [illegible]

کو اس نہیں مل رہا تھا اور وہ شانے کو [illegible] میں [illegible] سکون دیکھ رہیں۔

نعمان نے دوا ست صاف کی اور انہیں لے کر اس [illegible] کی طرف بڑھا [illegible]

نعمان احمد بہت صبر و استقلال کا مظاہرہ [illegible] علی خان [illegible]

پشت پر ہاتھ [illegible] اس کے ساتھ قدم اٹھا رہے تھے [illegible]

سرخی گہری اور [illegible] آج کے [illegible] میں اس سرخی پر کون [illegible] آنکھیں [illegible]

سہ پہر کے سائے ڈھلنے لگے تھے مگر حویلی پر ابھی سکوت طاری تھا۔

جا ایک سیاہ جیپ [illegible] حویلی کے پورٹیکو میں جا کر رکی۔

[illegible] جیپ کے پیچھے [illegible] دروازہ [illegible] کھول دیا تھا۔ [illegible] میں ملبوس ایک پر شکوہ سا مرد جیپ سے اترا تھا۔

"میں مردانے میں ہوں۔ بابا صاحب کو اطلاع دے دو۔" یہ کہہ کر [illegible] مردانے کی طرف چلا گیا۔

"السلام علیکم کاکا جان!" سامنے سے جواد آ رہا تھا۔

جواد نے قدرے چونک کر [illegible] "وعلیکم السلام!"

"بابا جان تو اپنے کمرے میں ہیں۔" جواد نے انہیں اطمینان دلایا۔

"میں ان سے مل لوں گا۔" [illegible] سے جواب دیا۔

"جلدی میں ہیں؟" جواد نے قدرے [illegible] لہجے میں دریافت کیا۔

"ہاں!" سپاٹ انداز میں جواب دیا۔

"اور سب کیسے ہیں؟" جواد نے [illegible] کے انداز میں سوال کیا۔

"ٹھیک [illegible] نہیں ہے میرے پاس۔" [illegible] آگے بڑھ [illegible]

چل دیا۔

اسے حیرت کا [illegible] بابا صاحب [illegible] اس طرف [illegible] ہو گا۔

"تیمور احمد ہے؟" انہوں نے [illegible] دریافت کیا۔

"جی [illegible]" اس نے جواب دیا۔ [illegible] علی خان آگے بڑھ گئے۔

تیمور علی خان نے ہال کا دروازہ [illegible] چہرے پر [illegible]

[illegible] انہوں نے جیب سے [illegible] علی خان [illegible]

[illegible]

"بہت گہری سوچ میں ہو؟" [illegible] تیمور علی خان [illegible]

[illegible]

"السلام علیکم!" انہوں نے [illegible] سلام کیا۔

"وعلیکم السلام [illegible]" علی خان ان کے قریب ہی بیٹھ گئے۔

"کیا ضروری ہے کہ سارے گھر میں [illegible]" تیمور علی خان کے انداز میں [illegible]

"مگر اس میں قباحت کیا ہے؟" [illegible] علی خان کے انداز میں [illegible]

"[illegible] کا احساس [illegible]" تیمور علی خان نے خاصی [illegible] سے جواب دیا۔

"آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے؟" انہوں نے [illegible] سوال کیا۔

[illegible] ملازم [illegible] داخل ہوا۔

"جی خان!" [illegible] ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"سرسوتی [illegible]"

ملازم باہر چلا گیا۔ [illegible]

[illegible] سرسوتی [illegible]

"السلام علیکم خان!" [illegible]

"وعلیکم السلام!" تیمور علی خان کے چہرے پر الجھن کی [illegible]

"سرسوتی [illegible]"

تیمور [illegible]

"یہ تمہارے خان اس وقت مجبور ہیں [illegible]" زاور علی خان کی [illegible]
تھا۔
"کیا کہے گی؟ اور کیوں؟ اور اب یہ بھی [illegible]" تیمور علی خان نے [illegible]
دی۔
"آپ کیوں خاموش ہو؟ جس طرح تمہاری [illegible]
خان کو دکھاؤ۔" زاور علی خان [illegible]
"اس کی یہ چال۔ اس نے آپ سے گستاخی کی ہے بابا صاحب؟" تیمور [illegible]
قریب جا کھڑے ہوئے۔ ان کے لہجے میں [illegible] تھا۔
جھومر نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا۔
"تو کیا یہ سوال ہے آپ کی؟" وہ حقارت سے پوچھ رہے تھے۔
"وہ میرا باپ نہیں ہے خان!" جھومر نے قطعی انداز میں [illegible]
"اگر وہ میرا باپ ہوتا تو مجھے [illegible]"
"تم جیسے لوگوں کو عزت راس نہیں آتی شاید۔ کیا تکلیف ہے تمہیں؟" تیمور علی خان [illegible]
سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔
"تو کیا ہے مجھے یہاں [illegible]" وہ [illegible] انداز میں کہہ رہی تھی۔
"کیوں [illegible] تمہارے پاس؟" وہ [illegible]
"آپ نے میرے ساتھ [illegible] کیوں کیا تھا؟" وہ [illegible] رہی تھی۔
"تمہیں حویلی میں عزت [illegible]"
"مگر میں حویلی کی عورتوں میں تو شامل نہیں ہوں۔ کیا فرق ہے مجھ میں اور [illegible]
میں بھی [illegible] ہیں بس۔"
"کیا پاگل ہو تم؟" تیمور علی خان کے چہرے سے [illegible]
"مجھے آزاد کر دیں۔ [illegible]"
"تم ظفری کے نکاح میں ہو۔ ہم یا بابا صاحب تمہیں آزاد نہیں کر سکتے۔ [illegible] صرف ظفری کو ہے۔"
وہ [illegible]
"خان۔ اگر میں [illegible] اور ظفری کے ساتھ [illegible] تو پاگل ہو جاؤں گی۔ آپ مجھے [illegible]" وہ [illegible]
دونوں ہاتھوں میں [illegible]
"تم ظفری کا دل [illegible]" وہ [illegible]

"[illegible]"
"آپ [illegible]"
جھومر [illegible]
[illegible]
"ہم تمہیں [illegible]"
جھومر [illegible]
"مجھے [illegible]"
"تمہیں [illegible]"
تمہاری زبان [illegible]
تیمور علی خان [illegible]
"اوہ [illegible]"
"میں آپ کے ساتھ [illegible]"
تیمور علی خان [illegible]
"بابا صاحب [illegible]"
"مگر ظفری [illegible]"
"آپ فکر نہ کریں [illegible]"
جھومر [illegible]
"فکر [illegible]"
"مگر [illegible]"
"ہم [illegible]"
"آپ دیکھئے [illegible]"

[illegible]

"خدا حافظ بابا صاحب!"

[illegible]

عصر اور مغرب کے درمیان طیب احمد کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ گھر سے زیادہ تر مہمان رخصت ہو چکے تھے۔ خاصا سناٹا تھا۔ چند خواتین ڈرائنگ روم میں چاندنی پر بیٹھی تھیں۔

اگر بتی اور کافور کی مہک ماحول میں وحشت سی پیدا کر رہی تھی۔

[illegible]

ماہین خالی خالی آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگی۔

[illegible] اس کی آواز ابھر آئی۔

[illegible]

[illegible]

"آپ چلیں اپنے آپ کو سنبھالیں۔ [illegible]

[illegible]

سگریٹ نکال کر سلگالی۔

[illegible]

پہلے اس کا اعتراف وہ یقین کر چکی تھی۔

[illegible]

اس شخص کے [illegible] جب ان کی خواب گاہ میں آ گئی تھی۔

[illegible]

[illegible]

ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔

[illegible]

یاور علی خان نے [illegible]

[illegible]

وہ بہت خوبصورت تھے۔ بکھری ہوئی لٹوں کی وجہ سے پیشانی [illegible] ہو رہی تھی۔

یہ بات طے ہے جب کسی کو نظر لگ جائے تو خواہ کسی بھی طرح [illegible]

[illegible] کے سہارے سے [illegible] بھی نہیں تھی۔ کہ وہ بار بار نظروں کی زد میں تھی۔ [illegible]

تھی۔ (کہاں ہو گی یہ روشی؟)

”آپ بھی بیٹھیں ناں۔“ پاپا عمران کی نظروں سے بچنے کو [illegible]

”سوری پاپا! میں [illegible] ہو گئی۔“ وہ اصل میں [illegible] تھی [illegible]

وہ جب ان کی نظروں میں [illegible] ہے۔ بہر حال میں [illegible]

روشی عجیب سا محسوس کر رہی تھی۔ وہ بار بار اندر [illegible] ہو رہی تھی۔ اور سائرہ بیگم پریشان [illegible]

”آپ نے ابھی تک کچھ کھایا کیوں نہیں۔ بہت کمزور ہو گئی ہو۔“ [illegible]

”میں نے کھا لیا ہے۔ دل نہیں چاہ رہا، پلیز روشی۔“ وہ بے بسی سے بولی۔

”اچھا نہیں ہے کیا؟“ وہ ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگی۔

”ایسا نہیں۔ بہت مزے کا ہے۔ بس کسی بھی چیز کو دل نہیں چاہ رہا۔“ اس نے [illegible] انداز میں وضاحت کی۔

”پاپا آپ کچھ نہیں کھا رہے۔ شاید آپ کی بات ان تک [illegible] ابھی تک۔“

”نہیں دل چاہ رہا تو زبردستی نہیں کرو۔ بعد میں پی لیں گی۔“ شاید یہ روشی کی فطرت میں نہیں تھا۔

”شاہین خالہ اور [illegible] آئے ہیں؟“ روشی کو ایک اہم بات کا احساس ہوا۔

”سیٹ نہیں ملی۔ فون آیا تھا ان کا۔ جیجی آپی کے ہاں تو بیٹا ہوا ہے۔ دس دن کا ہے۔“

”آپ کو یاد ہیں پاپا وہ لوگ؟“ روشی نے باپ کی طرف توجہ کی۔

وہ بہت خاموشی سے ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہے تھے۔

”[illegible] بھی ملنے والے ہوتے ہیں۔“ ناہین نے کہا۔

”اچھا آپ کتنی بار ملے ہیں ان سے؟“ وہ شوق انداز میں پوچھنے لگی۔

”کئی بار۔“ انہوں نے مختصر جواب دیا۔

”وہ لوگ حویلی آئی تھیں؟“

”[illegible] مرتبہ شاید۔“ وہ روشی کے سوالوں سے [illegible] رہے تھے۔

”وہ بھی شروع شروع میں۔“ ناہین نے بھی [illegible]

”شروع شروع؟“ روشی کے پلے نہیں پڑا۔

”ابھی [illegible] کی شادی کے شروع میں۔“ ناہین بھی [illegible] ماحول سے باہر آ گئی تھی۔

[illegible]

”پاپا ہی آپی۔“ ناہین کے جواب دیا۔

[illegible]

”پاپا کی شادی اسی گھر میں ہوئی تھی۔“ [illegible]

”نہیں۔ اس وقت پاپا سرکاری ملازم تھے۔ [illegible]

[illegible]

سامنے آ جاتی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

ناہین خاموشی سے [illegible] ”پاپا [illegible] کہاں ہیں؟“

[illegible]

”[illegible]“ ناہین نے پلٹ کر [illegible]

[illegible]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"اوہ گاڈ میں ابھی آئی۔" وہ ڈاکٹر لقمان کے بیڈروم میں چلی آئی۔

"بیٹی!"

"بھئی آپ ابھی اور یہاں ... بیٹھی رہیں گی؟" وہ دوسری طرف ...

"ہادی احمد ... کر تمہاری ... لوں گی۔" وہ ... ہوئے کہہ رہی تھی۔

تھا کہ انہوں نے تسلی آمیز سی کرتے ہوئے [illegible]

"کافی ہے اور اتنا تو تمہیں کہنا ہی تھا۔ وہ تو ظلم ہے۔" [illegible]

آنچل سے ماہین کے آنسو پونچھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

وہ خاموش رہی۔

"آپ نے خالہ ہم کو بچے سمجھتے ہیں۔ مگر آپ اب [illegible] آپ انکار کرتے ہیں۔ [illegible]"

نے ماہین کو شانوں سے پکڑ کر اٹھایا۔

وہ سسکیاں بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"گڈ نائٹ پیارا۔" لڑکی نے ماہین کو ساتھ لے کر چلتے چلتے مڑ کر کہا۔

یاور علی خان نے لڑکیوں کی سمت دیکھا [illegible]

سر ہلاتے اور باہر سڑک کا منظر دیکھنے لگے۔ جہاں اکا دکا گاڑیاں گزر رہی تھیں۔ ان کی سرخ آنکھوں میں گہری سوچ [illegible] بہت واضح تھا۔

عمارت پر گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

حتیٰ کہ اندر کسی موم بتی کی لو بھی ٹمٹماتی دکھائی نہ دے رہی تھی۔ مگر کتوں کے بھونکنے کی آوازیں [illegible] کسی وقفے کا انسان تقریباً ناممکن ہی دکھائی دے رہا تھا۔ [illegible] جیپ پھاٹک پر رک گئی [illegible]

ایک منٹ کے اندر پھاٹک کھل گیا تھا۔ کھولنے والے کے ہاتھ میں طاقتور ٹارچ چمک رہی تھی۔ جیپ تیزی سے اندر داخل ہو گئی تھی۔ اور پھاٹک کھولنے والا جیپ کے پیچھے سرپٹ دوڑا تھا۔ [illegible] تھا۔

"اس لڑکی کو بھی اتارو۔" تیمور [illegible] گونجی۔

"یہاں تو بہت اندھیرا ہے خان!" تیمور کی آواز میں واضح لرزش تھی۔

"مگر تمہارے دماغ کے اندھیرے سے [illegible]"

"[illegible] ٹارچ ادھر دو۔ [illegible] آگے بڑھو۔" تیمور علی خان نے ٹارچ کی روشنی سے رہنمائی کی۔

تیمور بھی ساتھ ہی چل پڑا۔

"تم ابھی ٹھہرو [illegible] انتظار کرو۔" تیمور علی خان نے [illegible]

"یہ ہال کمرا ہے تیمور [illegible] کے ساتھ [illegible] جو راہداری ہے اس کے آگے [illegible] مڑ گئی ہے۔ اسی ہال [illegible]

عمارت میں [illegible]

[illegible]

"آپ اس طرح نہیں جا سکتے [illegible]"

[illegible]

گی۔ خوف و دہشت سے تو پہلے ہی آنسو بھی خشک ہو چکے تھے۔

اس نے دروازے میں لگی کی ہول میں [illegible] اور [illegible] پر رکھا اور چابی ورست کی۔ پہلے دروازے پر [illegible]
بڑی احتیاط سے دروازہ کھولا۔

"السلام علیکم!" اس سے پیشتر کہ وہ سلام کرتی سلام اس تک آ پہنچا تھا۔
وہ اسے مسکراہٹ کے ساتھ [illegible] جواب دے رہی تھی۔
"وہ ہمارے یار [illegible] کہاں خالی خالی سی لگ رہی ہیں آج؟"
"وہ ضروری کام سے صبح سویرے ہی چلے گئے تھے۔ کہہ رہے تھے واپسی سے پہلے [illegible] پہنچیں گے۔" بالو نے
کھانے پر رکھتے ہوئے اپنا چادر سے چہرہ پونچھا۔
"اچھا اگر آج تو شام بھی بڑی مشکل سے ہوگی۔" اس نے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔ ایک دم چپ [illegible] بالو نے
پلٹ کر اس کی سمت دیکھا۔ "بہت محبت ہے آپ کو اپنے دوست سے؟"
اس نے [illegible] شروع کیا۔

خدا کے سامنے کس منہ سے جائیں گے خدا جانے
محبت کا کوئی دعویٰ نہیں ہے جن کے دامن میں

وہی ہوا جس کا بالو کو خطرہ تھا۔ یعنی شعر آ گیا تھا۔
"اچھے اکھانا کھا لیجیے۔" اس نے ٹرے میں ساتھ لائی ہوئی چیزیں رکھیں اور اس کے قریب آ کھڑی ہوئی۔ ساتھ ہی
شکر کرنے لگی کہ [illegible] کھانا کھانے میں مصروف رہے گا۔ وہ شعروں سے تو بچی رہے گی۔
وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور ٹرے پر نظریں دوڑانے لگا۔ "میرے میٹھے کی مرغوب کوتو جان کی امان دے دی عارف اچھا؟
گیا ہوں میں اس چکن سے۔" اس نے معصوم بچوں کی طرح منہ بنایا تھا۔
"یہ آپ کے لیے بہت اچھی چیز ہے عارف بھائی۔ آپ کے دوست نے کہی مرغی کھلا رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ
ڈاکٹر نے کہا ہے، آپ کو زیادہ سے زیادہ گوشت استعمال کرنا چاہیے۔ آپ کو خون کی بھی بہت کمی ہے۔" "بالو۔۔۔"
بہت کمی ہوگئی ہے۔" بالو نے شعر کے الفاظ اس کی نظر دہرائے۔
عارف ہاتھ دھو کے پاس ہاتھ روک چادر سے منہ پونچھا اور اسے مسکرا دیا۔
"ان شاء اللہ میری صحت بالکل ٹھیک آپ آدھی ڈاکٹر تو بن ہی جائیں گی۔" وہ ہنس کر کہہ رہا تھا۔
بالو اس کی مسکراہٹ سے ایک دم مطمئن ہوگئی۔ اور اس کے ہاتھ دھو جانے کے بعد اس کے پیچھے اور وہ مڑ گیا۔
اور خود اس کی پشت سے لگ کر اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی۔
چند لمحوں بعد وہ باہر آ گیا۔

"بڑھا ہے بھائی، کمرے میں؟" وہ [illegible] سے نکل کر ہاتھ پونچھ رہا تھا۔
وہ بالو نے [illegible] اس کی جیب سے [illegible] [illegible] کی طرف آ گیا۔ ہاتھ سے پونچھ کر
وہ کمرے کی طرف [illegible] ہوئے [illegible] آ کر گئے اور اس نے [illegible] ان سے کہہ رہا تھا
پلٹے تھے۔ اس نے دروازہ [illegible] سے بیٹھے [illegible] کھلے ہوئے بیل کو دیکھنے لگی۔ جس میں عارف کی [illegible] تصویر
سی رہی تھی۔ وہ [illegible] [illegible] کو اس کے [illegible] کا چہرہ [illegible] تصویر [illegible]
جانے کیوں دل اٹک سا گیا۔
جانا ہے اک طرف سے [illegible]
مجھے میری تصویر [illegible]
وہ بیٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ بالو نے چونک کر سر اٹھایا۔ پھر [illegible] اس کے سامنے [illegible]
رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔
"شام تو آپ کے لیے کیا بھجواؤں؟" اس نے خاموشی سے [illegible] سوال کیا۔
"مونگ کی کھچڑی دال اور سلاد بس۔"
"آپ نہیں کھاتی ہیں گی بھائی؟ [illegible] [illegible] ہے۔ تب یہ بھی [illegible] کریں۔" وہ [illegible]
کسی گہری سوچ میں اتر گیا۔ چند لمحوں بعد [illegible] کر [illegible] سا لہجہ اور دھیرے سے گنگنایا۔

خود غرض لوگوں نے جو حالت بنا دی ہے سلیم
کون کہتا ہے کہ یہ تصویر اس بستی کی ہے

بالو کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ وہ [illegible] ہاتھ مسلتی رہی۔
"آپ کا خان بھیجا [illegible] لگ رہی ہے۔ مجھے امید ہے وہ آپ کو بہت خوش رکھتا ہوگا۔" عارف نے [illegible]
بدلنے موضوع بدلا۔
وہ مسکرا کر خاموش رہی۔
"آپ بہت [illegible] تھا کہ مجھے یقین تھا کہ آپ اس کی زندگی ان [illegible] ہے۔ بہت ہی قسمت والی ہے۔ میرا یار بہت ہی [illegible]
بھلا ہاتھا کرے گا۔"
بالو نے چونک کر عارف کی شکل دیکھی۔ تو پھر وہ کیوں [illegible] کے لڑنے میں لوٹ [illegible]
ایک طوفان برپا ہو گیا۔ اس کا دل چاہا اس کا گریبان پکڑ لے۔ پوچھے کہ [illegible] کے [illegible]
وہ بڑی [illegible] ہوئے دیوار پر لٹکے ہوئے چارٹ کو گھورنے لگی۔ اسے آنکھ عارف سے [illegible] محسوس ہونے
لگی۔
"شاید آپ کو زیادہ بات کرنے کی عادت نہیں۔" عارف اس دوران موضوع میں سے [illegible] سے متعلق

"ابھی وقت کا تعین نہیں ہے۔" انھوں نے [illegible] اس کی جانب دیکھا۔

"سوچ کر بتائیے گا، اور یاد رکھیے" وہ [illegible] طرف آئی۔

"آپ جلدی نہ کریں [illegible]" انھوں نے [illegible]

ماہین نے گہری سانس لے کر [illegible]

"حالانکہ [illegible] کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہوتی۔" اس نے لطیف سا طنز کیا۔

یاور علی خاں بے ساختہ مسکرا دیے۔

"مجھے خوشی ہے [illegible] آپ اپنے [illegible]

بڑی پُر اسرار [illegible] معلومات رکھتی ہیں۔"

"جی، اب تو یہاں [illegible] حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ آپ جانتے ہیں [illegible]

بارے میں کیا خیالات رکھتے ہیں؟" وہ [illegible] اعتماد سے کہہ رہی تھی۔

"مگر اس سے [illegible] فرق نہیں پڑتا [illegible]

بحث نہیں کرتے۔" انھوں نے فوراً بحث سمیٹی۔

"جی؟" اس نے چونک کر یاور علی خاں کی سمت دیکھا۔ وہ ابھی ان کا انداز سمجھ نہیں پائی تھی۔

سفید [illegible] کے شلوار سوٹ میں سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے یاور علی خاں اسے [illegible] محسوس ہوئے۔

"معاف کیجیے گا، آپ کی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔" وہ [illegible] اس لیے وضاحت کرنے لگی۔

یاور علی خاں نے سگریٹ کی راکھ ایش ٹرے میں جھاڑی اور [illegible]

"بات [illegible] اصل بات [illegible] ایک بات کا کریڈٹ [illegible] آپ کو [illegible]

[illegible] آپ [illegible] کامیاب ہوئی ہیں [illegible]

آپ کے [illegible] میں [illegible] کیا ہے۔"

"شکریہ [illegible]" اس نے [illegible]

یاور علی خاں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ [illegible]

[illegible]

ماہین نے [illegible]

"اچھا، میں چلتی ہوں [illegible]" وہ [illegible] کھڑی ہونے لگی۔

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible] آپ [illegible]"

[illegible]

"[illegible]" ماہین [illegible]

[illegible]

"[illegible]" وہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طرح مجبوری میں تو دار بھی حلال ہو جاتا ہے۔ [illegible]

نہیں۔

باہر دو تھیلوں میں کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ آپ استعمال کر سکتی ہیں۔ [illegible]

[illegible]

شاید اس طرح آپ زندہ رہ جائیں۔ [illegible]

بچانے کی کوشش کیوں کی؟ [illegible] میں نے اس سے زیادہ بد صورت چہرہ آج تک نہیں دیکھا۔"

[illegible]

اس وقت تو [illegible]

اس نے [illegible]

میں اتار لیا۔

عجیب سا ذائقہ تھا۔ نمکین سا پانی۔ مگر اسے یوں لگا جیسے جنتی مشروب ہو۔

پانی حلق میں پہنچتے ہی جیسے کسی برقی قوت نے اندر اپنا کام شروع کر دیا۔ [illegible]

سانس لیتی رہی۔ [illegible]

پھر آہستہ سے اٹھی [illegible] باہر آ گئی۔ [illegible]

دونوں سرے پوری طرح روشنی سے [illegible] تھے۔

اس نے کچھ دیر سوچا پھر [illegible] کی سمت کا راستہ اختیار کیا۔

باہر آ کر سب سے پہلے اس کی نظر [illegible]

[illegible]

نہ جانے ایک دم کیا ہوا۔ [illegible]

گئی۔

کافی دیر سسکیاں لیتی رہی۔ [illegible] شروع کر دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قدموں میں خاصی تیزی آ گئی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گئی۔

[illegible]

[illegible]

ہوکر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

[illegible]

وہ خود ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور چاروں طرف دیکھنے لگی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا [illegible]

[illegible]

ماسی ایک موٹی سی کتاب چہرے کے سامنے کیے بیٹھا ہوا تھا۔

"[illegible] بہت دیر سے [illegible]"

"[illegible]"

"وہ تو کوئی بھی ہے تمہیں بھی پریشان کر سکتا ہے۔" وہ ہنس کر بولی۔

"[illegible]"

وہ جواب کا انتظار کیے بغیر پمپ کی طرف آ گئی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"لوگ کراچی سے جا رہے ہیں۔ بیٹا بھی کہتے ہیں۔"

"ابھی اس وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔" [illegible]

تھی۔

[illegible]

"کوئی ابھی چیز ہے کھانے کی۔ [illegible] بہت بھوک لگ رہی ہے۔ [illegible]"

"[illegible]"

اور ان کی سمت اشارہ کیا۔

"مگر تم پہلے کھانا [illegible]"

[illegible]

☆—☆—☆—☆—☆—☆

"[illegible] آئے؟" اس کی [illegible] ہی [illegible]۔

"پانچ بجے آئے تھے۔" خانساماں نے جواب دیا۔

"انہوں نے ہمارے بارے میں پوچھا ہو گا، پھر تم نے کیا جواب دیا؟" روشی بہت پریشان ہو گئی۔

"[illegible] کام [illegible]۔" خانساماں نے ادب سے جواب دیا۔

روشی نے سکون کا سانس لیا۔ "اچھا!"

"[illegible] کو کیسے پتا چلا کہ ہم کراچی [illegible]؟" وہ سوچ کر [illegible] سے پریشان ہو گئی۔

"ہمارے جانے کے بعد [illegible] کا فون آیا تھا کیا؟" اس نے [illegible] سوال کیا۔

"[illegible]؟" خانساماں سوالیہ انداز میں اس کی شکل دیکھنے لگا۔

"[illegible]۔۔۔ [illegible] کو نہیں جانتے۔ [illegible]" وہ جھلا گئی۔

"جی" خانساماں [illegible] پریشان [illegible] ہلا دیا۔

"[illegible] بابا صاحب کو [illegible] کمرے میں ہوں۔"

وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جی۔۔۔ [illegible]" کام کے سلسلے میں [illegible] گیا۔

[illegible]

"جی [illegible]" [illegible] آواز [illegible]۔

[illegible]

[illegible] بابا صاحب آئے ہوئے ہیں [illegible] کراچی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہاتھ [illegible] کرنے [illegible] اشارہ [illegible]

"[illegible] پریشان ہونے کی ضرورت نہیں [illegible]" [illegible]

[illegible]

"[illegible] صاحب۔۔۔"

"[illegible] پریشانی کی بات نہیں۔ [illegible] مسائل حل کرنے [illegible] پریشان [illegible]" انہوں نے [illegible] سمجھایا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جنگل اس کو احساس تک لایا۔ کار کا پہیہ [illegible] اور وہ محسوس کرنے سے احتیاط سے [illegible]

گیا۔ جھومر سے اس انداز میں سیٹ پر بیٹھ گئی۔ [illegible]

ہاری ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا تو جھومر کی سسکاریاں گاڑی کے اندر کے ماحول کو [illegible]

نے چابی گھما کر کار [illegible]

”شاید مجھے تم تک پہنچنے میں [illegible]“

”تو پھر جلدی جلدی [illegible] معافی مانگ لیں [illegible]“ جھومر کراہ کر بولی۔

[illegible]

”تم جانور [illegible]“ اس نے [illegible] لہجے میں جواب دیا۔

”[illegible] میں انسانیت ہو ہی کیسے سکتی ہے۔“ جھومر نے کراہتے ہوئے [illegible]

ہاری نے ہونٹ بھینچ کر [illegible] گاڑی باہر آئی تو خود ہی گاڑی سے نکل آیا۔ [illegible]

[illegible]

”ہاری!“ جھومر نے سسکاری بھری۔

”جی۔“

”ایک بات کہوں؟“ وہ بہت اذیت میں بول رہی تھی۔

”بہتر ہے کہ تم چپ رہو اور خاموش رہو۔ [illegible] ابھی خون زیادہ بہہ رہا ہے۔“ اس نے [illegible] سے جواب دیا۔

جھومر شاید بات کی گہرائی سمجھ گئی تھی۔ ایک دم چپ ہو گئی۔

گاڑی نہایت ویران اور اندھیرے راستوں سے گزر رہی تھی۔

کھانا کھا کر وہ سو گئی تھی۔ [illegible]

ملازم نے [illegible]

آج دیر ہو گئی۔ [illegible]

وہ جلدی جلدی [illegible]

میں بھی زیادہ دیر نہیں لگاؤں گی۔

البتہ [illegible]

ادھر بجلی چلی گئی تھی۔ سارے گھر کی لائٹس آن تھیں۔ [illegible]

[illegible]

بیشتر ان کے گھر والے شہر سے باہر رہتے تھے۔

اس نے ماحول [illegible]

[illegible] آواز آئی۔ [illegible]

یاور علی خان [illegible]

[illegible]

”بیٹے! اچھا سو گئی۔“

”چاچی نہیں چلو۔“ وہ شرمندہ سی ہو گئی۔

”میں آپ سے پوچھنے آئی ہوں کہ میں بابا صاحب کو سلام کرنے جا رہی ہوں۔ [illegible]“

یاور علی خان [illegible] مسکرا رہے۔

”[illegible]“

[illegible]

”آپ چلی جائیں بیٹے۔“ روشی جاتے جاتے رک گئی۔

”جی۔“

”[illegible]“

”[illegible]“

”ٹھیک ہے چچا!“ اس کے [illegible]

وہ [illegible] بابا صاحب کے کمرے کی طرف آئی اور دروازے پر دستک دی۔

”آجاؤ۔“ بابا صاحب کی بارعب آواز ابھری۔

وہ اندر آ گئی اور [illegible] دروازہ بند کر دیا۔

”السلام علیکم بابا صاحب!“ اس نے [illegible]

”وعلیکم السلام [illegible]“

[illegible] وہ مسکرا رہے تھے۔

روشی [illegible]

”میں بھی آپ کو یاد کر رہی تھی۔“ [illegible]

”آرام سے [illegible] پاس بیٹھو۔“ انھوں نے [illegible] اشارہ کیا۔

[illegible]

"...صاحب" [illegible]

"[illegible] بات نہیں ہے۔"

"[illegible] لی گی۔"

[illegible] اس نے [illegible] پوچھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]" اس نے [illegible]

[illegible]

"آپ [illegible] کیوں نہیں ہوتی [illegible]" اس نے [illegible] سوال کیا۔

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]" اس نے [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]" اس نے [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]" اس نے [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]" اس نے [illegible]

[illegible]

"[illegible] کی ہے۔"

[illegible]

"ایک [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"آپ [illegible] کے لیے آئے ہیں [illegible]"

[illegible]

"کوئی بات نہیں [illegible]"

[illegible]

"[illegible]" اس نے [illegible]

"ہاں [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" اس نے [illegible] پوچھا۔

"[illegible]"

"[illegible]" اس نے [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]" اس نے [illegible]

"[illegible]"

"اچھا [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"وہ بھی گزر جائیں گے۔" وہ اور علی خان نہ جانے کیوں مسکرا رہے تھے۔

دلاول علی خان [illegible] کے انداز میں باہر نکل گئے۔

رومی نے چھڑی اٹھا کر بابا صاحب کو تھمائی۔

"شاید یہ کوئی خاندانی پریشانی [illegible]" اس نے [illegible] سے کہا۔

"وہ کیوں؟" دلاول علی خان [illegible] اس کی طرف پلٹے تھے۔

"وہ یوں کہ جب بھی خاندان کی بات ہوتی ہے وہ بات کو اور طرف موڑ دیتے ہیں۔"

اس نے [illegible] سے جواب دیا جیسے اپنے انداز [illegible]

"اچھا مگر ہمیں اندازہ ہے کہ ایسا نہیں ہے۔" وہ [illegible]

وہ ان کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ اور بڑی گہری سوچ میں تھی۔

گزریں گے [illegible] حیات سے لیکن

[illegible]

عارف، دلاول خان کے گھر واپس آ چکا تھا۔ [illegible]

"آج دیر لگا دی آپ نے۔ جلدی کریں [illegible]"

[illegible]

"[illegible]" لال خان نے [illegible]

"[illegible]"

"ہاں۔ ہاں۔ [illegible]"

[illegible] سے جواب دیا۔

"[illegible]"

لال خان [illegible]

"[illegible]" لال خان [illegible]

"[illegible]"

وہاں دل میں کہیں سے [illegible]

[illegible]

"وہ [illegible]" ہلکی سے سانس لی۔

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"تمہاری [illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"تم کیوں پریشان ہو گئے لال خان۔ [illegible]"

[illegible]

ہم سے کہتے ہیں [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

کے بعد تمہیں اپنی پڑھائی سے بھی فرصت ہو گی۔" لال خان نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر

"تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں..."

بالو نے پرفیکشن لال کر باہر نکل گئی۔

عارف کے شانے پر تھپکی دے کر لال خان بھی اس کے پیچھے پیچھے نکل گیا۔

بالو نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور بیٹھ کر دروازہ بند کر لیا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کا موڈ خراب ہے۔

لال خان نے گاڑی باہر نکالی پھر گاڑی سے اتر کر گیٹ بند کیا۔

"آج کل تمہارا موڈ بہت خراب رہتا ہے۔" لال خان نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے پوچھا۔

بالو نے منہ کھڑکی کی طرف پھیر لیا اور خاموش رہی۔

"خوشی میں حصہ تو سب ہی لیتے ہیں۔ دوست کو دکھ میں اس طرح نہیں چھوڑا جاتا۔"

"ایک احسان تو ان کا میری جان پر بھی ہے۔ بھاری احسان۔" بالو کے لہجے میں الم... تھا۔

"وہ کیا؟" لال خان ڈرائیو کر رہا تھا۔

جیسے بالو کا موڈ خراب ہے۔

"آپ سے میری شادی کرا دی ہے۔ یہ احسان تو میں کبھی اتار نہیں پاؤں گی۔" اس کا لہجہ...

گاڑی کی اندرونی لائٹ آف تھی اور سڑک بھی تاریک۔ لال خان کی حیرت اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

"ہا ہا ہا ہا۔" اس نے اپنے مخصوص انداز میں قہقہہ لگایا۔

"ارے جان لال خان پر احسان اس نے تم پر نہیں ہم پر کیا ہے۔ ... سے آج تک ہم خدمت اور ... کرتے ہیں۔ ... اتنا غصہ بھی ہوتی ہے۔" لال خان کی آواز سے ... ہو گئی۔

بالو کے حلق میں آنسوؤں کے گولے اٹکنے لگے۔ اس نے ...

"آپ کو پتا ہے کہ سب لال ... محسوس ہوتا ہے؟" اس کی آواز ... تھی۔

"... ہر طرف پھول کھلتے ہیں۔ زندگی ... لگتی ہے۔"

... لال خان اپنی ... کرتی ... موت ... ہو گئی۔

دل چاہتا ہے بالو بھی لال خان ... پھیلا ... تھا۔

لال خان کے ... رہی تھی۔

"ہاں، اب تو ہم موت ... کی باتیں کرتے ہیں۔ ... اللہ کرے ... کی ..."

لال خان اپنی جہالت کی وجہ سے ... ہو گئی۔

بالو بھی خاموش رہی۔

"آج تمہاری سہیلیوں میں سب سے پہلے ... تمہاری شادی ... ہوئی ... جب ... تمہاری شادی ہو جائے گی تو ..."

اپنا گھر ... لے لوں گا ...

"اپ کے گھر کی ... ہے ..."

"خوش ... باتیں آپ کا ..." اس نے ...

"اگر تمہارا ... تو ..."

"تمہیں ... کوئی حساب نہیں ..."

"میں نے وہ عورتیں بھی دیکھی ہیں ... برداشت کرتی ہیں ... کام کرتی ہیں۔"

... کام کرتی ہیں۔

... کے پاس گئی ...

"اور اگر ... تم ... بیٹے ... کی ... کروں گی۔"

مادہ پرست انسان کے پیار کے پیچھے اصل مادی ہی ہوتے ہیں۔ دلاور خان خوش ہو کر [illegible]
اپنی آنکھ تو کانا شروع کر دیا تھا۔ دلاور خان [illegible] اس کی چھوری کی طرف [illegible] جا رہا تھا۔

وہ بدستور خاموش تھی۔

"کیا بات ہے ابھی تک ناراض ہو۔ دیکھو اب اگر نہیں مانو گی تو مجھے بڑا دکھ ہوگا۔ سمجھ رہی ہو ناں؟"

اس نے قائل [illegible] پوچھا گیا۔

ماہ لو اپنی جگہ پر دل کر رہ گئی۔

"آپ جلدی مت آئیے گا۔ [illegible] آپ اس کے دوست کی خاطر [illegible] پیار سے پہلے [illegible] اگر کسی نے [illegible] تو میں خان کے ہاں منگوا کر آپ کو کھلاؤں گی۔ فارغ کر دوں گی جلدی۔"

"ہائے صدقے جاؤں صاحب۔ بڑی اچھی قسمت والی ہے [illegible]"

لالہ خان اسے معصوم اور [illegible] قسم کے التفات پر بڑا خوش ہو گیا۔ ماہ لو جیسے اپنی اداکاری [illegible] کر رہی تھی۔

وہ [illegible] سادھ کر باہر دیکھنے لگی تھی۔

پیچھے سے کمرے میں جھومر کے کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"جب بہار [illegible] نہیں تو پھر [illegible] کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ [illegible] کی حویلی کی [illegible] ہے۔"

وہ سب [illegible] تھی آپ کے لیے یہ سوال [illegible] ہے۔ [illegible] میں شامل ہو گی ہیں آپ [illegible] ضرورت تھی
باہر کی طرف آنے کی۔" کون سے پھول کھلے ہوئے تھے [illegible] جنہیں دیکھ کر طبیعت کھل رہی تھی۔ [illegible]
اسی لیے جب [illegible] اندر ہوتا ہوں تو باہر کے پھول [illegible] رہتا ہوں۔ یہ سوچ کر کہ آپ کھلے ہوئے [illegible] دیکھ کر [illegible] قدم [illegible]
نہیں کریں گی۔ مگر وہ چپ ہی رہا۔"

ہاری کو اس کی اور سرخی سے بے حد نفرت ہو رہی تھی۔

"تم نے جان بوجھ کر کھولے تھے [illegible]" جھومر کراہی۔

"ظاہر ہے۔ اس طرح کے کام [illegible] ہوتے ہیں۔" وہ بولا۔

"جب تمہیں حویلی میں چلتے پھرتے دیکھتی تھی تو مجھے محسوس ہوتا تھا کہ تم اور سب سے مختلف ہو۔ جیسے ایک انسان [illegible]
تمہاری عقل سے آگے لگتا تھا۔ میں سوچتی تھی۔"

آپ کو چھپے چھپے [illegible] پہنچنے کو دل رہا تھا۔ اس لیے تعلقات کی قدر نہیں ہوئی۔" اس نے بڑی [illegible] سے
ملامت کیا۔

"ایسا لگ رہا ہے جیسے ہاری نہیں بلکہ [illegible] کوئی خان بول رہا ہے۔" اس بار جھومر کی آواز [illegible] تھی۔ ہاری خاموش

[illegible] کی طرف [illegible] کسی کی طرف [illegible]
"مجھے [illegible] اس پر [illegible]
[illegible]
"[illegible] پسند [illegible]"
[illegible]
جھومر [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]

اسے [illegible] کیا تھا۔

"[illegible]" وہ [illegible] تھی۔
"[illegible]"
"آپ سے [illegible] ہوں [illegible]"
[illegible]

اس نے [illegible] تھی۔

"آج [illegible]"
[illegible]
[illegible]

جھومر [illegible] آواز آئی۔

وہ [illegible]

"[illegible]" جھومر [illegible] تھی۔

"[illegible]"

اس نے [illegible] جواب دیا۔

"[illegible]" جھومر نے [illegible] ہوئے کہا۔

"آپ [illegible]" ہاری نے [illegible]

"[illegible]" جھومر نے [illegible]

ہاری [illegible] خاموش رہا۔

کمرے میں [illegible] طاری ہو گیا۔ [illegible]

اور [illegible] کر گئی۔

"[illegible]" ہاری [illegible] کہا۔

جھومر خاموش رہی۔

بارش چند لمحوں میں ہی واپس آ گئی اور [illegible] سیٹ سنبھال لی۔ گاڑی چل پڑی۔ وہ [illegible]

ہوا۔ اچانک گاڑی رک گئی۔

بارش اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر نکلا پھر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔

"آ جائیے۔" وہ دروازہ تھام کر کھڑا ہو گیا۔

جھومر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"بارش۔ میری ٹانگ اکڑ رہی ہے۔ مجھے سہارا دو۔" جھومر نے کرب سے نچلا ہونٹ دبا لیا۔ بارش نے ہاتھ بڑھایا۔

جھومر اس کا بازو تھام کر باہر آ گئی اور کھڑی ہو کر اس کے بازو سے چپک گئی۔ وہ اسے سہارا دے کر [illegible] برائے خواتین والے حصے میں داخل ہو گیا۔ عورتوں اور بچوں کی طویل قطار سامنے تھی۔ اس نے ایک بنچ پر اسے بٹھا دیا۔

"میں ابھی ڈاکٹر سے بات کر کے آتا ہوں۔" وہ فوراً ہی اندر کی طرف بڑھا۔

"آپ کیا یہاں عورتوں میں بے دھڑک چلے آئے یہاں پردے والی عورتیں بھی ہوتی ہیں۔" ایک [illegible] نے اسے مخاطب کیا۔

"مجھ سے چلا نہیں جا رہا تھا۔" جھومر نے وضاحت کے بجائے [illegible] پر اکتفا کیا۔

"تو پھر وہ آپ کو مردوں کی طرف لے جاتے۔" بوڑھیا ترش ہو کر بولی۔ شاید جھومر کے قیمتی سوٹ اور زیورات کا اثر تھا کہ بوڑھیا غصے کے باوجود آپ جناب سے بات کر رہی تھی۔ جھومر سے بیٹھ کر رہنا محال تھا۔ اس نے آنکھیں موند کر دیوار سے ٹیک لگا لی۔ تکلیف کی شدت کی وجہ سے اس نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا رکھا تھا۔

"جھومر کون ہیں؟" اچانک ایک طرف سے [illegible] نمودار ہوا۔

جھومر نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ بمشکل اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جی۔ میں ہوں۔"

"آئیے۔ آپ ساتھ والے پورشن میں آ جائیے۔ ڈاکٹر صاحب وہیں آپ کو دیکھیں گے۔" اس نے ایک [illegible] دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

جھومر بمشکل چلتی ہوئی دروازے کی سمت بڑھی۔ تمام عورتیں کھا جانے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگیں۔

"تو تو سب سے آخر میں آئی اور سب سے پہلے چل دی۔"

"پیسے کا کھیل ہے۔ جو پیسہ لگاتا ہے وہی سب سے آگے ہوتا ہے۔"

"ہم [illegible] صبح سے بیٹھے ہیں۔"

"ارے [illegible] اس کو یہاں شکل ہی سے [illegible] لگ رہا تھا۔"

"غریب کی تو ہر جگہ ہی خواری ہے۔"

"[illegible] بڑی لمبی گاڑی میں [illegible] آئی ہے۔" ایک [illegible]

[illegible] ہو گئے تھے۔" [illegible]

[illegible]

[illegible] کرنے لگی۔

جھومر نے [illegible] پورشن میں داخل ہوتے ہوئے [illegible] بیٹھے ہوئے تھے۔

[illegible] ڈاکٹر نے ایک طرف اشارہ کیا۔

"[illegible] بیٹھ جائیے۔"

[illegible] کی طرف [illegible]

"[illegible]" بارش نے [illegible]

"آپ [illegible]" ڈاکٹر جھومر کے قریب چلا آیا۔ [illegible]

"[illegible]" بارش نے [illegible] جواب دیا۔

"[illegible] آپ کے ساتھ [illegible]" ڈاکٹر نے [illegible] کی سمت دیکھا۔

"[illegible] گھر سے باہر [illegible] آپ کی بیگم [illegible]"

"کہاں [illegible]" ڈاکٹر نے [illegible]

[illegible] نظروں سے جھومر کی سمت دیکھا۔

[illegible] ڈاکٹر نے [illegible] کر رکھا تھا۔

"[illegible] میری۔" [illegible]

"[illegible] سوری۔" ڈاکٹر نے [illegible] کہا۔

"[illegible]" ڈاکٹر [illegible] کی طرف [illegible] تھا۔

جھومر نے پیٹ پر ہاتھ [illegible] بارش [illegible] کر باہر نکل گیا۔

"[illegible]" [illegible]

مجھے [illegible] ہے۔"

وہ ایک طرف بیٹھ کر سوچ [illegible]

[illegible] واپس آ گئی [illegible] جھومر [illegible]

"[illegible]" وہ [illegible] کہنے لگا۔

ایک دم [illegible] احساس [illegible] اس کے دل پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ پھر گھر میں نہیں گئی۔

جس کے بیاہ [illegible] خراب ہو گئی تو شور کر دیتی۔

"قاری اشرف [illegible] بہت تنگ کر رہا ہے [illegible] صاحب سے [illegible]"

آہ..."

اور ایک بار اس کی کسی فضول حرکت پر جب [illegible] سے کہا تھا۔

"پھر گستاخی [illegible] چلے جاتے ہیں۔"

تو اس نے تعجب سے کہا "پھر باقی دنوں کا کیا کرتے [illegible]"

[illegible]

چالیس [illegible]

[illegible] سنایا تھا کہ

"ایک روز کلاس میں جس نے بچوں کو مضمون لکھنے کو دیا جس کا عنوان تھا "غریب آدمی" ایک بچے نے مضمون کچھ اس طرح سے لکھا۔

"ایک آدمی بہت غریب تھا۔ اس کا نوکر بھی غریب تھا۔ اس کا ڈرائیور بھی غریب تھا۔ اس کا مالی بھی غریب تھا اور اس کے بچوں کی گورنس بھی بہت ہی غریب تھی۔"

اس لطیفے پر قہقہوں کا طوفان اٹھا تھا۔ بے چاری بیوہ تو سہی ہی گئی تھی۔

اس بچے سے کم بے خبر نہیں حویلی کی لڑکیاں۔

تو کیا وہ [illegible] سی لڑکی اس کی ذات کی [illegible] میں اتر چکی ہے۔ یہ تو نہیں ہونا چاہیے۔

[illegible] اس نے [illegible] کے بارے میں سوچا۔

شاید [illegible]

"آپ یہیں کام کرتے ہیں؟" [illegible]

وہ چونک پڑا۔

"جی نہیں" اس نے بہت آہستہ آواز میں جواب دیا۔

[illegible]

[illegible] ہوا تھا۔

"[illegible]"

کی سعادت حاصل کر چکا۔

[illegible] جواب دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے پاس آیا۔

[illegible]

"[illegible]" ڈاکٹر نے جواب دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس نے [illegible] کیا۔

دوسری طرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہم کہاں سے بات کر رہے ہیں؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ساری عبادت پر کوری خاموشی کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔

وہ بابا صاحب کے [illegible] ہوئے انداز پر سوچ سوچ کر شل ہو چکی تھی۔ آنے والے کل کو سوچ کر [illegible] اس کی نیند اڑا دی تھی۔

کہاں تو [illegible] کہاں یہ کہ بابا صاحب کو سب پتہ ہے۔ [illegible]

کر کھڑکی میں آ کھڑی ہوئی۔ کیا مجھے چچا کے لاڈلے بے بس کر رہے ہیں۔ کیا بابا کی محبت کی مجھے کوئی [illegible]

پڑے گی۔

[illegible] زبان کے [illegible]

کے بیڈروم کے دروازے [illegible] روشن ہیں۔

چچا بھی جاگ رہے ہیں ابھی تک —— وہ کچھ سوچ کر کھڑکی سے ہٹ گئی۔

اس نے بیڈ سے دوپٹہ اٹھایا۔ پاؤں میں چپل ڈالی اور بہت آہستگی سے دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔

سیاسی صورت حال کی وجہ سے بہت کشیدہ ہو رہی تھی۔ اس لیے آج کل حفاظت پر پورا دھیان تھا۔

باہر گیٹ کی طرف سے کسی جیپ کے رکنے کی آواز کے ساتھ سپاہیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ جس کی وجہ سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے رات [illegible] نہیں ہوئی۔ جبکہ حقیقت یہ تھی کہ رات کا ایک بج چکا تھا۔ وہ [illegible] قدم [illegible] چلتی ہوئی بیڈروم تک آئی اور دستک دی۔

”کون؟“ داور علی خان کی [illegible] آواز آئی۔

”میں ہوں پاپا [illegible]“

دوسری طرف مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ [illegible] دروازے کے [illegible] کھڑے ہو رہے تھے۔

☆—☆—☆—☆—☆—☆

چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔

سامنے داور علی خان سیاہ [illegible] گاؤن میں ملبوس [illegible] حیرت سے [illegible] رہے تھے۔ ان کی آنکھوں کی سرخی بہت گہری اور [illegible] روشنی کی [illegible] ایک [illegible] ہو رہی تھی۔ [illegible] کے آپ کا [illegible] غیر معمولی احساسات کی کہانی سنا رہا تھا۔

”آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں پاپا؟ آپ کے بیڈروم کی لائٹ [illegible] آپ جاگ رہے ہیں [illegible]

[illegible] آپ [illegible]“

داور علی خان ایک طرف ہٹ گئے۔ [illegible] کا اشارہ کیا۔

وہ اندر آ گئی۔ انہوں نے [illegible] دروازہ [illegible] بیڈ کی طرف بڑھ گئے۔

”تم کیوں جاگ رہی ہو ابھی تک؟“ وہ [illegible] ہو گئے۔

”[illegible] نیند نہیں آئی۔“ وہ ان کے قریب [illegible]

”کیا [illegible] ہے؟“ وہ [illegible] دیکھنے لگے۔

وہ [illegible] رہی۔

ساری محبت پر گہری خاموشی کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔

وہ بابا صاحب کے بکھرے ہوئے انداز پر سوچ سوچ کر شل ہو چلی تھی۔ [illegible]

[illegible] رہی تھی۔

کہاں تھیں آپ ابھی [illegible] تھے۔ کہاں [illegible] بابا صاحب کو سب [illegible] ۔ وہ [illegible]

کر کھڑکی میں آ کھڑی ہوئی۔ کیا مجھے [illegible] بے بس کر رہا ہے تھا۔ کیا بابا کی محبت کی مجھے [illegible]

پڑے گی۔

محل [illegible] دربان کے [illegible] جا چکے ہیں۔ [illegible]

کے بیڈ روم کے [illegible] روشن ہیں۔

پاپا بھی جاگ رہے ہیں ابھی تک۔۔۔۔ وہ کچھ سوچ کر کھڑکی سے ہٹ گئی۔

اس نے بیڈ سے دوپٹہ اٹھایا۔ پاؤں میں چپل ڈالی اور بہت آہستگی سے دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔

سیاسی صورت حال کی وجہ سے بہت کشیدہ ہو رہی تھی۔ اس لیے آج کل حفاظت پر بہت [illegible] تھا۔

باہر گیٹ کی طرف سے کسی جیپ کے [illegible] کی آواز کے ساتھ سپاہیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ جس کی وجہ سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے رات [illegible] نہیں ہوئی۔ جبکہ حقیقت یہ تھی کہ رات کا ایک بج [illegible] تھے قدم [illegible] ہوئی بیڈ روم تک آئی اور دستک دی۔

"کون؟" بادل علی خان کی [illegible] آواز آئی۔

"میں ہوں پاپا۔ زوشانے۔"

دوسری طرف مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ [illegible]

☆—☆—☆—☆—☆—☆

چند لمحے بعد دروازہ کھل گیا۔

سامنے بادل علی خان [illegible] حیرت سے [illegible] رہے تھے۔ ان کی آنکھوں کی سرخی بہت گہری [illegible]

[illegible]

کے [illegible] غیر [illegible] احساسات کی کہانی سنا رہا تھا۔

"آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں پاپا؟ آپ کے بیڈ روم کی [illegible]

[illegible] آپ [illegible] ہیں۔"

بادل علی خان ایک طرف ہٹ گئے۔ [illegible]

[illegible] انہوں نے [illegible] دروازہ [illegible] کی طرف بڑھ گئے۔

"تم [illegible] ابھی تک؟" وہ [illegible] لگے۔

"[illegible] نیند نہیں آئی۔" وہ ان کے قریب [illegible]

"کیا [illegible] ہے؟" وہ چونک کر اس کا چہرہ دیکھنے لگے۔

[illegible]

"یہ تمہاری [illegible] تمہارے ہنسنے کھیلنے کے دن ہیں۔ تمہیں پریشان نہیں ہونا چاہیے۔" [illegible]

انہوں نے پھر سوال کیا۔

"مجھے ڈر لگتا ہے آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے۔" وہ [illegible]

یاور علی خان نے صرف ایک لمحے کو نظر اٹھا کر اس کی صورت دیکھی۔ وہ ان ہی کی طرف [illegible]

جواب دیکھنے [illegible] لیں۔

یاور علی خان نے سگریٹ کیس سے سگریٹ نکال کر [illegible] تین گہرے گہرے کش لیے۔

"روشی! تمہارا باپ ہوں، تمہاری ذات سے تعلق رکھنے والا ہر معاملہ [illegible] اگر خدا نے مجھے [illegible]

تو تمام شکر ہے کہ [illegible] احساس بھی دیا ہے۔ تم [illegible]

والدین کو کم نہیں کر سکتے۔

تم آرام سے سو سکتی ہو روشی! ان کا [illegible] معاملات بہت آگے چلے گئے ہیں۔ ان کی [illegible]

اختیار کر رہے ہیں۔ تم [illegible] تمہاری [illegible]

انہوں نے سامنے [illegible] "مر رہا ہے" [illegible]

روشی حیران پریشان ان کی صورت دیکھتی رہ گئی۔

"میں کچھ نہیں پاپا!" اس [illegible] نکل گیا۔

"تمہارا مسئلہ حل ہو جائے [illegible] اب تم جا کر سو جاؤ، شاباش!" ان کا انداز پہلے کی طرح [illegible] اور اجنبی سا ہو گیا۔

وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ یاور علی خان کی سرخ آنکھوں میں [illegible] الجھ گئی تھی۔

"پاپا!"

"تو کس بات [illegible] تم [illegible] سکتی ہو۔" ان کا انداز [illegible] سخت تھا۔

روشی کا دل دھک سے [illegible] اس کی آنکھوں سے [illegible] آنسو [illegible] "مجھے [illegible] آپ [illegible]

[illegible] پابند نہیں ہیں۔" ان کی آواز [illegible] شامل ہو گئی۔

یاور علی خان نے [illegible] آنسو [illegible] اس کے رخساروں پر پھسل رہے تھے۔

"روشنی! [illegible] مجھے پریشان نہیں کرو [illegible] تمہارا باپ پہلے ہی بہت [illegible]

[illegible]" ان کی آواز میں نہ جانے کیسی [illegible] آ گئی تھی۔

انہوں نے سامنے [illegible] شروع کر دی تھی۔

روشی کے آنسو [illegible] آگ [illegible] تھی [illegible]

اس [illegible] رہ گئی۔

[illegible]

"ہم [illegible]"

"آپ [illegible] آئی ایم سوری پاپا! [illegible]

[illegible]

[illegible]

روشی [illegible] پلٹ گئی۔

[illegible] کے [illegible] میں [illegible] آ گئی۔

[illegible]

[illegible]

"میں [illegible] آپ [illegible]" اس نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"آپ [illegible] جا رہے ہیں؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گیا۔

اس گروہ [illegible] سے بچنے کو کھانا [illegible] اسی خیال سے [illegible] کمرے میں آیا تھا۔ جہاں کھانے پینے کی چیزیں رکھی
ہوئی تھیں۔

چند سنیکس اور پانی کی بوتل [illegible] لے کر وہ [illegible] ابھی اس کے پاس آ گئی تھی۔

"امید ہے کچھ کھا لیجیے، پھر وہ [illegible] آئے گی۔"

اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیزیں تخت پر رکھ دیں اور ابھی کے ارادے سے قدم آگے بڑھائے۔

"ہاری ۔۔۔۔"

"جی ۔۔۔۔"

"بہت ناراض ہو؟"

ہاری کو جیسے کرنٹ لگا۔ وہ مڑ کر بھوری کی شکل دیکھنے لگا۔

"معاف کر دو مجھے۔ میں نے شاید تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے [illegible] ہاری۔"

"کس بات کی معافی مانگ رہی ہیں آپ؟" وہ [illegible] بھی کہہ سکا۔

"دراصل ہاری امیری جگہ کوئی اور بھی لڑکی ہوتی تو [illegible] کیونکہ تم عورت نہیں ہو اس لیے [illegible]
[illegible] سے معافی مانگ چکی ہوں۔"

"کیا اندازہ لگانے میں غلطی نہ کریں ابھی تو جانے کتنے دن مجھے اور آپ کو گزارنا ہے۔"

"کاش [illegible] کے ساتھ [illegible] ٹھٹھری کے [illegible] مجھے [illegible]" [illegible]
بھر آئی۔

"[illegible] بھائی خاموش ہو جائیں، یہ دعا کا میری کل طاقت سے زیادہ ہے۔ میں اسے اس وقت [illegible]
[illegible] آپ کے ہوش [illegible] نہیں ہیں، لیکن اگر آپ نے آئندہ اس طرح کے الفاظ [illegible]
وہ رک گیا۔ اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے [illegible] چمک رہے تھے [illegible]
بھی کھول رہا تھا، کبھی بند کر رہا تھا۔ بھوری اس کی اضطراری کیفیت کو ظاہر کرنے والا عمل تھا۔

"بھائی امیری بات غور سے سنیے، یہ سوچ کر بالکل یقین کے ساتھ سوچ کر کہیں کہ کوئی [illegible] آپ کے [illegible]
انسانوں میں سے میں آپ کا واحد خیر خواہ ہوں۔" وہ بولتے بولتے رک گیا۔

"کیسے خیر خواہ، میں تمہارے سامنے [illegible] اور تم میرے خیر خواہ ہوتے تو [illegible]
[illegible] کا موقع فراہم کرتے۔" بھوری ایک دم اس پر برس پڑی۔

"میں [illegible] آپ [illegible] کے ایک [illegible] آپ سے [illegible]
[illegible] ہم وہاں [illegible] کی کوشش کی۔

[illegible] ہے۔ میں [illegible] سے [illegible]
[illegible] ہے۔ جس [illegible]

[illegible] بھوری نے [illegible] بھوری [illegible]
[illegible] ہوں [illegible]

[illegible] تمہارے [illegible]
[illegible]

بھوری کے [illegible] کیوں وہ [illegible]

"اس [illegible] ہے۔" وہ [illegible] چپ ہو گئی۔

ہاری اسی طرح [illegible] بھوری کی طرف [illegible]
[illegible] کر رہا تھا۔

حسین عورت کے ساتھ [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] ہے۔

آپ [illegible] بہت حسین ہیں [illegible] آپ کی ذات [illegible]
[illegible] آپ [illegible]

[illegible] بہت [illegible] کہا [illegible] بھوری کے [illegible]
[illegible] کنٹرول تھا۔

بھوری نے [illegible] آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا۔

[illegible] اس کے [illegible] نیچے [illegible]
[illegible] بھوری کو سہارا [illegible] کی کلائی سے [illegible] خون [illegible]
[illegible] گزر رہی تھی۔

"[illegible] حویلی میں [illegible] کوئی [illegible] رشتہ نہیں ہے۔ [illegible] اور مجھے
[illegible] ہے مجھے۔" وہ [illegible]

"[illegible] ہاری [illegible] گھر میں۔" وہ [illegible]

"آپ [illegible] کھائی ہے [illegible] اور [illegible] کے
[illegible] جائے گی۔"

[illegible] کے [illegible] اس کی سمت [illegible] کی طرف بڑھ جائے۔

"آہستہ آہستہ بھی جلدی کیا ہے؟"

وہ [illegible] سہارا دے کر [illegible] تک لایا اور تخت پر بٹھا دیا۔

تھوڑے ہی وقفے بعد وہ اس کا پلنگ پر [illegible] ہوا تھا۔

"بابا جی۔۔۔"

"جی۔۔۔"

"بہت [illegible] ہو گی مجھے تھوڑا سا پانی لا دو۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور [illegible] بعد پانی لے آیا۔

تھوڑا سا گلاس میں پانی بچ گیا۔

"معلوم نہیں آج پیاس کیوں لگ رہی ہے۔ کیا [illegible] ابھی [illegible] ہے۔" اس نے گلاس واپس کرتے ہوئے کمزور لہجے میں کہا اور پھر تخت پر [illegible] گئی۔

وہ گلاس رکھ کر آیا اور آہستگی سے پلنگ پر دراز ہو گیا۔

نیا چاند طلوع ہونے میں ابھی دو تین روز باقی تھے۔ راتیں اندھیری تھیں۔ مگر [illegible] آسمان پر ستاروں [illegible] چراغ روشن تھے۔

[illegible]

دلاور علی خاں اپنی [illegible] کی چہل قدمی میں مصروف تھے [illegible] پر یاور علی خاں ان [illegible] پر بیٹھے [illegible] کے مطالعے میں مصروف نظر آ رہے تھے۔

روحی بہت تیز رفتاری میں آئی تھی اور سیدھی بابا صاحب کے پاس پہنچ گئی تھی۔

"السلام علیکم بابا صاحب!"

"وعلیکم السلام۔۔۔ جیتی رہو [illegible] تمہاری یہ عادت بہت اچھی لگی ہے کہ تم سویرے سویرے اٹھتی ہو۔" وہ بشاشت سے مسکرائے۔

"آپ [illegible] روانہ ہوں گے؟" اس نے [illegible] سنجیدگی کے ساتھ سوال کیا۔

"وہ [illegible] کسی کام سے گیا ہے وہ آ جائے تو ہم روانہ ہوتے ہیں۔ خیریت؟ کوئی پیغام ہے بچوں کے لیے؟" انھوں نے چہل قدمی موقوف کر دی اور [illegible] بیٹھ گئے۔

[illegible] آپ نے آہستہ سے کہا۔

یاور علی خاں نے [illegible]

[illegible]

"[illegible] اجازت ہے؟" بابا صاحب بہت خوش دکھائی دے رہے تھے۔

[illegible]

"بابا [illegible] وہ ایک [illegible] بابا صاحب [illegible]" [illegible]

[illegible]

"[illegible] بابا صاحب [illegible]"

[illegible]

[illegible]

کر لے۔

داور علی خاں خاموش ہو رہے۔

"بیٹھیں داور صاحب" زرقا [illegible] لئے واپس آ گئی تھی۔

"تمہاری طبیعت کیسی؟" وہ پوچھنے لگے۔

"داور بھیا [illegible] آپ آئیے۔ [illegible]

ہے۔" وہ اٹھ کر [illegible] کی طرف بڑھ گئی۔

"مریم کب آ رہی ہے" داور علی خاں چلتے چلتے رک کر پوچھنے لگے۔

"ویک اینڈ پر ہی آ سکتی ہوں۔ ابھی تو [illegible] جانے کا مرحلہ سامنے ہے۔ خیر [illegible]"

گزر ہے۔

وہ [illegible] کے سر پر ہاتھ پھیرتے [illegible] بیٹھ گئی تھی۔ [illegible]

خارج کر کے [illegible] آنکھوں کی [illegible] بڑھ گئی تھی۔

"آپ اتنے کمزور تو نہیں ہیں کہ آپ [illegible] صحت یاب ہو [illegible]

[illegible]

جائے [illegible] اٹھ بیٹھئے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"ایک تو سب سے پہلے آپ [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

اس نے آنکھیں بند کر کے بالوں میں [illegible] میں غالب کو یاد کیا۔

"لال خان دیکھو، ہم پہروں نہیں [illegible] اب الگ الگ سے گزار کر کے دکھاؤ ابھی نہیں، کیسے پڑے ہو؟" اس کی آنکھیں بند تھیں۔

"میں تمہیں اس طرح خود کشی کرتے نہیں دیکھ سکتا۔ اب تم اس کے گھر چلے جاؤ، تمہیں اس کی [illegible] میں مشکل تو ہوتی ہی ہے۔ مگر آہستہ آہستہ سنبھل جاؤ گے۔" لال خان نے بڑی محبت سے اس کا ہاتھ دبایا۔

"تو پھر کس کے لیے کھلا دسترخوان، ہوں؟" عارف نے دوبارہ سے [illegible] کر کے اٹھا کے جانے لگے۔

"ہوں۔ ہوں۔ یار تمہاری بھابی آہستہ آہستہ کھل رہی ہے۔ وہ اتنی اچھی اور پیاری ہے۔ ہوں۔ ہاں۔" لال خان کا چہرہ کی قابلیت پر خوب روشن ہوا جا رہا تھا۔

کوئی خاص چیز بنانے کی ضرورت نہیں بھابی۔ جو گھر میں پکے گا کھا لیں گے۔ آپ پھر سے معاملے میں اول اول نہ ہوا کریں۔ یہ تو ہمیں کرنا ہے۔"

عارف نے بے حد سنجیدگی سے کہا تھا۔ اس طرح کی سنجیدگی اس نے پہلی بار دیکھی تھی اس میں۔ مگر اس کی گفتگو میں بھی بھی ہنسی، کبھی اسود اور کبھی خوش سی ہوتی تھی۔ وہ جھٹک کر باہر نکل گئی۔

"رات بڑے سے بھیجے انہوں پایا تھا میں تمہارے لیے۔ تمہاری بھابی نے کہا ہوں، وہ جوس [illegible] کرنے کے لیے کچھ حساب میں چھپا ہوں۔" وہ اٹھ کر اوا۔

"یار، کیوں بھابی کو تنگ کرتے ہو؟ ان کے پاس پہلے ہی کم کام ہوتا ہے۔" اس نے پھر لال خان کو ٹوکا۔

"وہ اس گھر میں بہت خوش ہے۔ تمہیں سے گھر بھرا پڑا ہے۔ اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہے۔ اس میں تمہارا ہے۔ مجھے بتاؤ کر کم پھر سے بولا تھا۔ اور ہم یار کی قدر کو پکا جانتے ہیں۔ مت بولا کرو میرے معاملوں میں۔"

لال خان نے جھٹک کر اس کا کندھا دے دیا۔ "اچھا، خدا حافظ۔ اپنی بھابی کو تنگ مت کرو۔" وہ دروازے کی چوکھٹ لیتا ہوا باہر نکل گیا۔ عارف نے پھر آنکھیں موند لیں۔

نہ زمین کے لیے ہے نہ آسمان کے لیے

تیرا وجود ہے صرف داستان کے لیے

وہ پیچ گئی ہوا ایک ایک گیت گنگنانے لگا۔ اس نے یہ گیت نہ جانے کتنی بار گنگنایا تھا۔ ہارٹی کو بھی اور بے سوز ہو رہی تھی۔

ہاتھ جوس کا گلاس پکڑے ہوئے چند لمحے اسی طرح کھڑی رہ گئی۔

"ہاتھ میں پکڑاؤں یا رکھ کر چلی جاؤں؟" اس نے کمرے کے اندر اس سے پوچھا۔ عارف نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

"رکھ دیں، شکریہ۔ یہ ساری خدمت مجھے پر قرض ہیں۔ زندگی رہی تو آپ کو یہ بھی نہیں کروں گا۔"

[illegible] لہجے میں بھی شاید ہی کسی نے سنا تھا۔ ایک دم چپ ہو گئی۔

"آپ سادہ دل ہیں [illegible] اس بارے میں اچھا ہی سب جانتی ہیں اور سکتے۔ کس قدر گہرائی سے بھی ہیں آپ؟" وہ رک کر بولی تھی۔

"ہو سکتا ہے میں نے آپ کو؟" عارف کی آنکھیں حیرت کا منظر بن گئیں۔

"پیا بھی حسن بھی ہے۔ دیوانگی بھی ہے دونوں میں اتر گئی ہے۔" اس کا گلا رندھ گیا۔ وہ باہر نکل گئی تھی۔

عارف مشکل سا دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔

اس کا اس دن کی طرح اپنے پن تھا، کوئی خاص نہیں آ رہا تھا۔ وہ سوچ کر خوش ہو گئی تھی۔ کسی نے اس کا آخری جملہ بڑی طرح روک دیا۔ پا تو اس نے گہری سانس لی جیسے کہ سے نکل گئی۔

عارف کا دل پھر سے اٹھ گیا۔

کیوں گرش ایام سے گھبرا جائے دل

انسان ہوں، پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

وہ آہستہ آہستہ جوس پینے لگا۔ مگر اس کی آنکھیں ساری تھیں کہ وہ دور کی طرف دیکھ رہا ہے۔

صبح کی نماز کا احساس بہت کم تھا۔ اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔ وہ وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ ابھی خاصی دھوپ نکل چکی تھی۔ اس نے رسٹ واچ پر نظر ڈالی اور پلنگ سے اتر آیا۔ آتے ہی اس نے اپنے نہانے کا سامان اکٹھا کر لیا تھا۔ اپنا کمرہ دیکھ کر کی طرف چلا۔ جہاں اس کو وہ سارا سامان اور پانی اکٹھا ہو گیا تھا۔ باتھ روم میں آئینے کو کرشمہ جانے لگے۔ اس کو خیال آیا کہ جہر علی خان شاید چلا گیا ہو گا۔ اس لیے اس کی جانب جانے سے احساس کو بند کرنے کو چلا گیا۔ ہوئے اس کی صبح کا پروگرام سے شروع ہوتی تھی۔

کیا کی چائے تو کی روز سے جمہور ساز رہی تھی۔ کچن میں جا کر وہ کچن میں آنکھیں ملتے ہوئے چائے تیار کرنے پر بیٹھ جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ آج سب جا چکے تھے۔ اب بھی تو نگ رہے تھے۔ اس نے اپنی طلب کو بھلا دیا تھا۔ گرم سے بھاگ جاتے ہوئے اس نے آئینے میں پیچھے کی طرف دیکھا۔ جمہور ساز سوئی تھی۔

اسے بہانے کچھ خیال آیا کہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔

قریب آ کر اس کی کلائی تھام کر نبض محسوس کی۔ کیونکہ وہ کروٹ سے لیٹی ہوئی تھی۔ اس لیے اس کے سانس لینے کا انداز نہیں ہو رہا تھا۔ وہ گرنے والے کو بھلی پار رکھی اس کی آنکھ کھلی تو وہ پیچھے کی ایک دم پیچھے لیٹی ہوئی اور اس کے ہاتھ پہ حالات بھائی کے سانس لیے ہوئی کل رات محسوس ہوا۔

وہ ہم پر تکیہ تھے۔ اور خون بھی کوئی اثر تھا۔ اس لیے اسے خاصی تشویش تھی۔ اس لیے بیل بجانے سے جمہور نے آنکھیں کھول

تھی۔

"مگر ہمیں پھر کل جانا ہے ہم تم [illegible]" [illegible] سے اس نے [illegible] ایک
اداسی سے سر جھکایا۔

"وہ کیا؟" [illegible] تصور میں۔

"شہر کے پانی میں کوئی خاص [illegible] اثر ہے [illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible]
ہوتے ہوئے آنے کا [illegible] کر لیتی۔"

وہ سب [illegible] کھل رہی تھی [illegible] پیچھے سے آگے بڑھ گئی۔

"بابا صاحب [illegible] آئی ہو؟" زری نے استفسار کیا۔

"ظاہر ہے۔" وہ مسکرائی "آپ لوگوں کو ہم بہت یاد آ رہے تھے۔ اس لیے ہم جلدی آ گئے۔"

"ہاں [illegible] تم بہت یاد آ رہی تھیں۔ مگر [illegible] کر رہی تھی کہ میرے کھانوں میں کوئی [illegible]
[illegible] ہو رہی ہے۔" زری ہنس رہی تھی۔

"باقی سب لوگ کہاں ہیں؟" روشی نے پوچھا۔

"اپنے اپنے ٹھکانوں پر۔"

"[illegible] ابھی تک [illegible] کر گئی تھیں۔ [illegible] ان سے [illegible]
[illegible] کر رہی تھیں۔

روشی نے ایک [illegible] نگاہ ان پر ڈالی۔

"میں ابھی آتی ہوں بڑی امی کو سلام کر کے۔" [illegible] اس نے دائیں طرف [illegible]

"ٹھیک ہے [illegible] جلدی آ جانا۔" مریم نے [illegible]

"ہاں۔ ہاں آ رہی ہوں۔" وہ جب گھر میں داخل ہوئی تو [illegible]
اکیلی ہو رہی تھی۔

"کیوں کیا ہے [illegible]؟"

اور پھر ابھی تک [illegible] کیوں نہیں [illegible]
جاتا ہے [illegible] مشین کیسی ہے۔

[illegible] ایک مستقل [illegible] کم ہے۔" [illegible]
سوچ رہی تھی۔

[illegible]

[illegible] تھی۔

ایک [illegible] طرف خاموشی طاری ہو گئی۔

[illegible]

[illegible] سب [illegible] آگے بڑھ گئیں۔

[illegible]

[illegible] پر آ گئی ہوں گی۔ [illegible]

"[illegible]" [illegible] شرمندگی سے کہا۔

[illegible]

[illegible] ان کی شامت آئی۔

[illegible]

وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر رہ گئیں۔

[illegible] کر کے [illegible] گی۔

"[illegible] کی بیٹی کی [illegible] تھی۔ [illegible]"

[illegible] شادی کے [illegible]

[illegible] شروع کر دیے۔

"[illegible] روشی کی شادی میں؟" [illegible] شروع کر دیں۔"

"[illegible]" انہوں نے [illegible]
[illegible]

"ہم [illegible] جائیں گے [illegible] سلام [illegible]
[illegible] کریں گے۔" [illegible] کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے [illegible]"

[illegible] نے کہا۔

"ماشاء اللہ [illegible] اللہ خوشیاں مبارک کرے۔ [illegible]
[illegible] بیٹھیں گے۔"

[illegible] کر رہی تھیں [illegible] مصروف [illegible]
[illegible] شروع ہو گئیں۔

"[illegible]"

اس کا ہر کونہ ہی نکال دیا۔ ہم نے تو کبھی خاص اہتمام کی ضرورت ہے۔ اپنی مرضی سے [illegible]
پہناوا بھی اسی کی پسند ہونا چاہیے۔" انہوں نے [illegible] جلدی جلدی [illegible] اس کے سامنے ڈال دیا۔

"ماشاءاللہ!" بڑی امی کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ عشق نے ذرا سی دیر [illegible]۔

لڑکیوں کی ہنسی بھی ہوئی۔

روشی اور عشق بیٹھی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

"ان سب کپڑوں پر بھاری کام ہے۔ شادی کے شروع دنوں میں تو اسی طرح کے کپڑے [illegible] استعمال ہوتے ہیں۔ تمہاری ساس [illegible] سے تمہیں لے جا رہی ہیں۔ [illegible] لگتا ہے وہ تمہیں سال بھر الجھن [illegible] گی۔ ایک [illegible] بچے ہیں ان کا۔ کیا ارمان ہوں گے ان کے دل میں؟"

بڑی امی نے ایک آنچل کو تہہ کر کے [illegible] سوٹ اس کے سامنے ڈالا۔

"مجھے اور تمہاری چچی کو تو یہ سوٹ بہت ہی پسند آیا۔ کام بھاری ہے مگر اس میں [illegible]"

"[illegible] جان ہی سنوا لیں [illegible] آپ پر بھی بہت اچھا لگے گا۔" روشی نے [illegible] دیا۔

وہ سب [illegible] کر چلی گئیں۔

بڑی امی نے کپڑے الٹ پلٹ کرنے کا کام [illegible] کر کے [illegible] الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"عشق کبھی کی [illegible] رہی ہیں کیا۔ یہ تمہاری شادی کی تیاری [illegible]"

پھر اپنے کام میں لگ گئیں۔

"یہ کوٹے کے کام [illegible] سوٹ دیکھو۔ [illegible] کام [illegible] کپڑا ہے۔ [illegible]
[illegible] تمہاری ساس [illegible]"

"بڑی امی! انہیں [illegible] رکھوا دیں۔" [illegible] نے نظروں ہی نظروں میں اسے [illegible]۔

"رکھوا دیں گے [illegible] اب ایسی بھی آفت نہیں آ رہی۔"

"[illegible] تو شاید تمہاری ماں نے بھی لیا ہے تمہارے لیے۔" انہوں نے ایک سوٹ [illegible] اٹھا کر [illegible]
استفسار کیا۔

"نہیں۔ بڑی ممانی اس کا [illegible] ہے۔" [illegible] نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں لگے گا [illegible]؟" روشی نے [illegible] انداز میں دریافت کیا۔

"[illegible] کپڑے دیکھ کر بھی تمہاری [illegible] نہیں آئی؟" [illegible] حیران تھی۔

"[illegible] کب سے کھا رہے [illegible] دھیان نہیں آ رہا [illegible]" بڑی امی [illegible]
"[illegible] کو نے کھڑے [illegible] ہوئی ہے؟" [illegible] اس نے ذرا [illegible] کر دیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] کوئی [illegible]

"نہیں [illegible]"

[illegible] سامنے ڈالا۔

"تمہیں [illegible]" [illegible]

[illegible]

"اچھا ہے [illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"کیا [illegible]؟"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

مریم نے اس کے ہاتھوں کی طرف [illegible]

"[illegible] آپ [illegible] آئی ہیں؟" وہ ابھی تک [illegible] بہت [illegible] کر رہی تھی۔

وہ سب حیران پریشان سی ہو کر اس کی [illegible] دیکھنے لگیں۔

"ٹھیک ہی تو ہے۔ اسے [illegible] کر سکتے [illegible] ہے وہ اس کے پاس [illegible]

[illegible] آسان [illegible] ہوتا۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] کوشش کرے گی۔

رات [illegible] کے قریب [illegible] حویلی پہنچا تھا۔ سب ہی لوگ اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ [illegible]

[illegible]

اور اب کچن کی طرف [illegible]

[illegible]

"[illegible] کھانا [illegible] کے پاس [illegible]

کھانا [illegible]؟"

[illegible] حویلی [illegible]

"خاتون [illegible]" وہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

"السلام علیکم" [illegible]

[illegible]

"وعلیکم السلام" [illegible]

[illegible]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"[illegible]؟" وہ [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

ہانی نے اپنی چال میں تیزی پیدا کی اور اس سے پہلے کچن میں داخل ہو گئی۔

ہانی کھانے کے لیے [illegible] کی منتظر تھی۔ [illegible] داخل ہوتے [illegible] حیران ہوئی۔

"[illegible]"

[illegible]

"کام تو ہم سب کر چکے ہیں۔ اب تو بس اس [illegible] کا انتظار ہے"

عمر بھر [illegible] کی امید

نا امیدی اس کی دیکھا چاہیے

وہ پھر سے ہنس دیا۔

"اور ہاں بھائی۔ ایک سوال کا جواب آپ پر ادھار چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] جواب نکل جائے گا۔

بلال نے چونک کر اس کی صورت دیکھی۔ "کیسا جواب؟" اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

[illegible]

[illegible]

"نہیں... بس ۔۔۔ روشی کی سانس کو ... بہت سلام کہنا۔" [illegible]

"ٹھیک ہے۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "اور کوئی حکم؟"

"نہیں، اور کچھ نہیں۔ بس کچھ اور نہیں۔"

"ذرا سی بھی لینے کی کوشش کرنا۔" وہ کس طرح میں الجھی ہوئی ہے ... [illegible]

کی تیاری کیلئے وقت کا تعین کر رہا تھا۔ مگر روشی کو ابھی بچھڑنے کی کوشش تھی۔

"میں ہر وقت ... کر سکتا ہوں ... صرف اجازت درکار ہے۔" وہ روشی کے پاس سے گزرتے ہوئے [illegible]

حد میں بولا۔

روشی بھی اپنی ہتھیلیاں مسلتی رہی۔

پیچھے ہی عالم جناب باہر جانے کو اٹھیں۔ روشی بھی ان کے پیچھے چل پڑی۔

"روشی تم کہاں جا رہی ہو؟" زری نے ٹوکا۔

"آ رہی ہوں ابھی۔" وہ تیزی سے عالم جناب کے پیچھے نکل گئی۔

بی بی اپنے کمرے کی طرف اور وہ واپس جانے والے ... کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ہاری تو اپنے گلے میں لٹکے ہوئے ... کپڑے لایا تھا۔ [illegible]

تھی۔

"میں تم سے ... آئی ہوں ہاری۔ بس ایک بات کرنا چاہتی ہوں تم سے۔"

"مگر مجھے آپ سے کوئی بات کرنے ... معافی چاہتا ہوں۔ یوں بھی مجھے ... جلدی ہے۔"

"اس طرح کیوں بات کر رہے ہو؟" اس نے ... کہا۔

ہاری اپنے کپڑے لے کر باتھ روم کی طرف بڑھا۔ "مجھے افسوس ہے روشی بی بی میں واقعی جلدی میں ہوں۔" وہ [illegible]

[illegible]

گی۔

جانے کتنا وقت گزر گیا۔ شاید ... شاید ...

وہ ... باتھ روم سے باہر آیا تھا ... [illegible]

تھی۔

اور اسے ... کر کے اپنے ... [illegible]

سامان رکھنے لگا۔

[illegible]

"ہاں اچھا۔"

"کیا؟"

"تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"میں ہر وقت بھی ایسا کر سکتا ہوں۔ ابھی تو میں ..." [illegible]

[illegible]

"کس بات کی شرم؟"

"تم نے مجھے ..." [illegible]

"کیا تمہیں کچھ ہوا؟" اس نے انجان بن کر ...

"میں تو کبھی اپنے آپ سے بھی ..." [illegible]

ہو گیا۔

(... [illegible] ...)

"..." وہ ... [illegible]

اس نے ذرا [illegible] پانی پر [illegible] کمرہ دیکھا۔ ابھی [illegible] ہوئی تھی کہ [illegible]

کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ مگر کچھ نظر نہ آیا۔

وہ فوراً [illegible] اٹھ کر [illegible] پر جھکی۔ [illegible] واضح طور پر اس کے چہرے کے [illegible]

بلایا۔۔۔ پھر ایک بار [illegible] کی چیخ بلند ہوئی۔ وہ [illegible] اور ان کی طرف دیکھنے لگی جہاں سے آواز آ رہی تھی

لیکن مگر کچھ نظر نہ آیا۔

حیران پریشان سی کھڑی رہ گئی۔ [illegible] کے سبب [illegible] دوسری مرتبہ تھا۔

وہ گھوم کر دیوار پر نظریں جما کر کھڑی ہو گئی۔ خوف سے بری حالت ہو رہی تھی۔ مگر آج وہ کسی قیمت پر بھاگنا نہیں چاہتی تھی

اس نے چاہا کہ [illegible] کو آواز دے مگر ایک دم رک گئی۔ اسے دیوار پر ایک [illegible] چیز محسوس ہو رہی تھی۔ وہ [illegible]

گھورنے لگی۔

اور اگلے ہی لمحے اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ دیوار کے اس سرے سے دوسرے سرے تک [illegible]

رہا تھا۔ اس کی جان میں جان آ گئی۔۔۔

اس نے نیچے سے ایک پتھر اٹھا کر ایک بندر کی طرف پھینکا۔ سارے کے سارے دیوار پر [illegible]

میں کود گئے۔ ایک عجیب سی آفت مچ گئی۔

ایک بندر نے پلنگ سے گلاس اٹھایا اور جھومر کی طرف پھینکنے کی دھمکی دینے لگا۔

تانبے کا بھاری گلاس تھا۔ جھومر ڈر کر پیچھے ہٹ گئی۔

دو تین بندر اس کے آگے پیچھے ناچنے لگے۔ وہ شی شی کرتی رہ گئی۔

[illegible] کسی کے قدموں کا احساس ہوا۔ وہ یوں اچھل پڑی [illegible] ۔۔۔ اور حیرت بھری آواز [illegible]

نکل گئی۔

"آپ۔۔۔ ہادی۔۔۔ [illegible]"

"لاحول ولا قوۃ۔ [illegible] آپ کے پاس؟" ہادی نے [illegible]

"مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں خواب دیکھ رہی ہوں۔" [illegible]

"آپ اندر چلیں۔ میں انہیں بھگا کر ابھی آتا ہوں۔"

جھومر سنتے ہی اندر دوڑ گئی۔

ہادی نے [illegible] جیب سے [illegible] ایک ہوائی فائر [illegible]

بندروں میں کھلبلی مچ گئی۔ [illegible] ادھر ادھر [illegible] اس نے [illegible] اور ہادی

کی سمت [illegible]

[illegible] کی طرف دوڑ گئی۔

جھومر [illegible]

[illegible]

[illegible] وقت پر پہنچ گئی۔

ہادی بولا [illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]" وہ [illegible]

پلٹ گیا۔

"کہاں؟" جھومر نے چونک کر اس کی شکل دیکھی۔

"آپ [illegible] کہاں؟"

"[illegible]"

"[illegible]" اس نے جواب دیا۔

"[illegible]" وہ [illegible] بولی۔

"ہادی [illegible]"

"[illegible]" وہ [illegible] کی طرف [illegible]

"[illegible]" وہ [illegible]

"[illegible]" وہ [illegible]

"[illegible]" اس کی آواز [illegible]

"اچھا چلیں [illegible]" ہادی کے انداز میں [illegible] تھی۔

جھومر نے چونک کر اس کی شکل دیکھی۔

"کہاں لے کر جا رہے ہیں؟"

"جہاں سے آئی تھیں" ہادی نے [illegible]

"ہادی مجھے اس طرح [illegible]

[illegible]"

"مجھے [illegible]

[illegible]"

"[illegible]" جھومر [illegible]

[illegible]

"چلو اور سیدھے دریا بستی چلو۔ سرائے میں حاضری لگانے کی ضرورت نہیں اور تم مجھے دھوکے سے سرائے لے جانے کی غلطی بھی نہ کرنا۔ کہیں میرے ہاتھوں تیمور علی خان اپنے انجام کو نہ پہنچ جائیں"۔ اس کی نگاہ میں بھی آنچ تھی...... اور لہجے میں بھی۔

"اچھا چلیے چادر اوڑھیے زیادہ ملکہ جذبات بننے کی ضرورت نہیں"۔ وہ سرد انداز میں کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

جھومر پاؤں لٹکائے کچھ دیر سوچتی رہی پھر ایک فیصلہ کن انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی۔

چادر اوڑھ کر باہر آئی' گل باز بیگ اٹھائے باہر کی طرف جا رہا تھا' وہ اس کے پیچھے چل پڑی۔ باری بند جیپ میں ڈرائیونگ سیٹ پر اپنی طرف کا دروازہ کھولے اندر سے باہر آنے والے راستے کی طرف تک رہا تھا' گل باز اور جھومر کو آگے پیچھے آتے دیکھ کر اس نے سکون کا سانس بھرا۔

"اس قدر وحشت ہوتی ہے اندر کہ مجھے جیپ میں بیٹھ کر انتظار کرنا زیادہ پسند ہے' بہ نسبت اندر بیٹھنے کے اور ایک آپ ہیں' جانے کیا لڈو پیڑے مل رہے ہیں اس حویلی میں"۔

اس نے جھومر کے بیٹھتے ہی انجن اسٹارٹ کر دیا اور بیک ویو مرر میں دیکھنے لگا کہ گل باز ایک طرف ہٹ گیا یا نہیں۔

"تم باری ہو اور میں جھومر ہوں۔ تمہیں کسی ظفری کے پلے نہیں باندھا گیا۔ تمہارا دل محفوظ ہے' اسے کسی نے مسلا نہیں' تمہاری روح آزاد ہے' یہ کسی درندے کو پیش نہیں کی گئی' لہٰذا تمہیں مجھ سے مقابلہ کرنے کی زحمت کی ضرورت نہیں"۔

جھومر نے تڑخ کر اسے جواب دیا تھا۔

ایک لمحے کو تو باری بھی لاجواب سا ہو کر چکرا کر رہ گیا تھا۔

"چل رہی ہوں میں اس جہنم میں' کر لیا ہے میں نے تمہاری پسند کا فیصلہ۔ اب دیکھنا ذرا"۔

جھومر نے سر سے کلپ کھسوٹ' بال ہاتھ سے سمیٹے اور دوبارہ کلپ میں قید کر دیے اور سر پہ چادر جما کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

"یہ میری پسند بیچ میں کہاں سے ٹپک پڑی۔ مجھ سے جو کہا جاتا ہے' میں وہ کرنے کا پابند ہوں"۔

گاڑی باہر آتے ہی اس نے بہت تیزی سے چلائی تھی' جیسے جھنجھلا رہا ہو۔

"غلامی کی زنجیریں توڑنا بھی انسان کا حق ہے' پیدائشی حق"۔ جھومر نے تلخی سے کہا۔

"پیسے جمع کر رہا ہوں"۔ باری کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔

جھومر نے حیرت سے اس کی شکل دیکھی' بڑا عجیب سا جواب تھا۔

"پیسے......؟"

"کس لیے؟"

"غلام پابند ہے کہ اپنے آقا کو منہ مانگی رقم دے اور آزاد ہو جائے"۔ اس کے لہجے میں بلا کی تپش تھی۔

"کیا دام لگا رہے ہیں تمہارے؟" جھومر کے لہجے میں زہر گھلا ہوا تھا۔

"ان کی تو پوری جاگیر تمہارے سر سے وار کر صدقہ کر دی جائے تو بھی کم ہے"۔ وہ غصے کے انداز میں بولی۔

"ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں مجھ میں"۔ اسے یک دم غصہ آ گیا۔

"تمہیں کیا پتہ؟" وہ بہت سکون سے کہہ رہی تھی۔

"مجھے اپنی حدود کا پتا ہے' میں عملی اور حقیقت پسند آدمی ہوں۔ اپنے بعض جذبوں کے سامنے بے بس سہی مگر جذبوں اتنی حد تک کمزور نہیں۔ وہ کون سے مقامات ہیں' جہاں میرا ارادہ مکمل ہوتا ہے' مجھے اچھی طرح شعور ہے"۔

باری کا چہرہ جذبات کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"تم میں بھی جذبات ہیں؟" جھومر کے ہونٹوں پر استہزائیہ مسکراہٹ پھیلنے لگی۔

"کیا مجھے بتاؤ گے وہ کون سے جذبات ہیں؟"

"وہ تو شاید میں اپنے آپ کو بھی بتانا پسند نہ کروں"۔ باری نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر بڑے ضبط سے جواب دیا۔

"ایک بات کہوں' آپ مائنڈ تو نہیں کریں گی؟" اس نے طویل راستے کے بعد پہلا موڑ کاٹا۔

"ہوں' کہو! تمہیں میرے برا ماننے کی فکر میں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں"۔ جھومر نے بے دلی سے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ پیچھے جا کر آرام سے لیٹ جائیے۔ ہو سکتا ہے' ٹھنڈے ماحول میں آپ کی نیند پوری ہو جائے اور آپ کا ذہن پرسکون ہو جائے۔ کیونکہ سرائے جا کر گاڑی بدلنا ہے۔ یہ جیپ کاکا جان کی ذاتی اور پسندیدہ سواری ہے۔ ان کی "لینڈ کروزر" کے بعد جو آج کل بابا صاحب کے استعمال میں ہے"۔ اس نے رسانیت سے کہا۔

"تم مجھے وہاں نہ لے کر جاؤ تو بہتر ہے۔ پھر میرے منہ سے کچھ نہ کچھ نکل جائے گا"۔

جھومر کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"مگر مجھے گاڑی لازمی بدلنا ہے۔ شاید وہ بھی آپ سے ملنا اور بات کرنا پسند نہ کریں' آپ گیٹ سے باہر کھڑی ہو جائیے گا۔ میں پانچ منٹ میں دوسری گاڑی لے کر باہر آ جاؤں گا' اب آپ پیچھے جا کر آرام کیجیے"۔

"دل نہیں چاہ رہا میرا آرام کرنے کو' تم چلاؤ گاڑی' میں تم سے کوئی بات فی الحال نہیں کر رہی"۔

باری نے ہونٹ بھینچ کر رفتار قدرے بڑھا دی۔

سب لڑکیاں اندر ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔ اس کا موڈ نہیں بن رہا تھا۔

وہ بیزار کن انداز میں دوپٹا سنبھالتی ہوئی باہر آ گئی اور بیرونی برآمدے کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

پورے دنوں کا چاند تھا۔ وہ ہاتھوں میں چہرہ تھام کر چاند کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگی۔

کھوکھر گیٹ بند کر کے اس کے پاس سے گزرا' قدرے حیرت سے اسے دیکھا پھر آگے بڑھنے لگا۔

"نہیں... جن لوگوں کے ہونے اور نہ ہونے سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو ان سے [illegible]

سمجھتی ہیں۔" اس نے [illegible] سمجھانے کی کوشش کی۔

"خیر... ماہ نور ان کو بھی [illegible] لگی ہیں۔ ان کی صحت کیسی ہے؟"

وہ کہاں [illegible] آئے [illegible]۔

"مرضی ہے آپ کی۔ میری طرف سے اجازت ہے۔" وہ مسکرا کر [illegible]

"شکریہ۔" وہ پاؤں پٹخ کر اس سے پہلے [illegible] ہال کمرے میں چلی آئی۔ [illegible]

"تم کہاں چلی گئی تھیں؟" [illegible] اس پر سرسری نظر ڈال کر دوبارہ اسکرین پر نظریں جما دیں۔

"جہنم میں۔" وہ دھم سے اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"ہاں... لگ بھی رہی ہو... سرخ سرخ سی تو ہو رہی ہو۔" روپی نے شرارت سے دیکھا۔

"شٹ اپ... حویلی کے عذاب اگر وہاں آ پہنچے ہیں۔" [illegible] پر [illegible] چپت لگی تھی۔

روشی نے ان کے [illegible] کو بڑی ناگواری سے دیکھا۔ اس پر مستزاد ان کا جملہ۔

"عصمہ آپا! آپ مجھے عذاب سے [illegible]۔"

اس نے خاصی بدتمیزی سے کہا۔ اس وقت وہ اس ماحول میں موجود کب تھی۔ اس کے کانوں میں تو [illegible] انگاروں کی طرح [illegible] محسوس ہو رہے تھے۔

"گڑیا آپا! یہ ظفری بھائی ہاسٹل سے کب واپس آئیں گے؟" اس نے [illegible] کیا۔

"خیریت؟" گڑیا نے [illegible] سے اسے گھورا۔

"ہاں خیریت ہی ہے۔ یونہی پوچھ رہی تھی۔" اس نے بظاہر [illegible] سے کہا۔

"وہ ہاسٹل میں ٹھیک نہیں ہوں گے۔ ان کا علاج گھر میں ہی ہے۔" وہ [illegible] بولی۔

"یعنی؟" گڑیا [illegible] نہیں سمجھیں۔

"یعنی پکڑ کر [illegible] وہ گھر میں [illegible]۔ انہیں [illegible] پڑنے لگے [illegible]" اس نے [illegible]

"وہ کہاں چلی گئی تھیں؟" گڑیا [illegible] کر بیٹھ گئیں۔ ٹی وی سے ان کی توجہ مکمل طور پر ہٹ چکی تھی۔

"پتا مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں گئی تھیں۔ مگر بہرحال یہ مجھے پتا ہے کہ وہ کہیں گئی ہوئی تھیں اور اب واپس آ گئی ہیں [illegible]

ہادی کے ساتھ۔" اس نے [illegible] انداز میں جواب دیا۔

"ہادی کے ساتھ؟" کئی آوازیں ایک ساتھ [illegible]

"کیا کہہ رہی ہو؟" گڑیا [illegible] پوچھ رہی تھیں۔

[illegible]

"انہیں کیا تم لوگوں سے [illegible] ہادی کے ساتھ تھیں۔" [illegible]

"وہ ہم کو [illegible] تھیں۔" [illegible]

[illegible]

اس نے آہستگی سے دروازہ بجایا۔

"یس! آ جائیے۔" [illegible] اجازت ملی۔

وہ دروازہ کھول کر [illegible] اندر آ گئی۔

"السلام علیکم [illegible]"

"السلام [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"اب بتایئے۔ آپ کا کیا پروگرام ہے؟" وہ بیٹھ گئے۔

"کیسا پروگرام؟" اس نے حیرت سے ان کی سمت دیکھا اور چائے کا کپ ان کی طرف بڑھا دیا۔

"جی... آپ کا پروگرام... ہمارے ساتھ چلنے کا۔" انہوں نے اطمینان سے کہا۔

"آپ کے ساتھ؟" وہ مزید حیران ہوئی۔

"کیا نعمان سے آپ کی اس موضوع پر کوئی بات نہیں ہوئی؟" اس بار حیران ہونے کی باری ان کی تھی۔

"نہیں تو۔" [illegible]

"چلیں خیر، پھر ہم ابھی اس موضوع کو نعمان کے سامنے ہی بات کریں گے۔ [illegible] آپ کی پلاننگ کیا ہے؟" انہوں نے [illegible]

"ابھی تو کچھ نہیں۔ ایگزام میں تو خاصا ٹائم ہے۔ بس [illegible] اسٹڈی ہو رہی ہے۔" وہ اب [illegible] رہی تھی۔

"پھر... اس کے بعد؟" وہ مسلسل سوال کر رہے تھے۔

"کچھ نہیں... کچھ سوچا نہیں۔"

"تو پھر سوچنا شروع کر دیں۔ شاید نعمان آپ کی شادی کی فکر میں ہیں۔" [illegible]

"نعمان بھائی تو بس..." وہ خاصی جھینپ گئی۔

"انہوں نے مجھ سے بھی کہا ہے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"تم... شدید احساس کمتری کا شکار ہو... تم اس حویلی کے ملازم نہیں ہو [illegible] کر رہی تھیں۔ تمہیں تو [illegible] کا اظہار کرنا چاہیے تھا۔" وہ [illegible] انداز میں [illegible]

"میں لوگوں سے [illegible] نقصان [illegible] میں ان میں کوئی رول ادا کرنا نہیں چاہتا۔"

اس نے اپنے مخصوص پرسکون انداز میں جواب دیا۔

"مگر تم پہلے تو [illegible] تھا" [illegible] اپنی جگہ کھڑی ہوئی تھی۔

"ہاں... میں [illegible]" اس نے [illegible] دیا۔

"تو [illegible] اس قسم کی باتیں اچھی نہیں کرتے۔" روشی [illegible]

ہوئی تھی۔

"میں جا رہا ہوں" [illegible] ہوا۔

"کب؟" روشی نے الجھ کر پوچھا۔

ہاری خاموش رہا۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔ اس سے پہلے بھی وہ یہ حرکت کر چکی ہیں [illegible]؟" اس نے [illegible] کی۔

"آپ [illegible] اس قصے کو [illegible] جانے سے کیا فائدہ؟" وہ [illegible] سے کہہ اٹھا۔

"مگر مجھے بہت غصہ ہے۔ میں ایک بار ان کی [illegible] کروں گی [illegible]" وہ [illegible] رہی

تھی۔

"مرضی ہے آپ کی۔" وہ کتاب پر نظریں دوڑانے لگا۔

"اچھا ایک بات اور بتاؤ۔" وہ ذرا پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔

"جی پوچھیں۔ یہ پوچھنے میں کیا ہے؟" اس نے کتاب سے سر اٹھائے بغیر کہا۔

"تمہارا [illegible] حویلی کی کسی خاتون سے [illegible] بابا صاحب مجھے کہہ رہے تھے، تم حویلی کے ملازم نہیں ہو۔" وہ [illegible] رہی تھی۔

"یہ ان کی شفقت اور محبت ہے کہ وہ ایسا سوچتے ہیں۔ مگر مجھے اپنی حیثیت کا اندازہ ہے۔"

اس نے ایک لمحے کو نظریں اٹھائیں۔

"تمہیں اپنی حیثیت منوانے کی کوشش کرنا چاہیے۔" اس نے مشورہ دیا۔

"مجھے جو حیثیت حاصل ہے وہ بہت ہے جس کے لیے میں خان کا بہت مشکور ہوں۔" اس نے [illegible] انداز میں جواب

دیا۔

"شاید تم میں ہمت کی کمی ہے۔" اس نے چوٹ کی۔

"شاید۔" ہاری نے [illegible] بے نیازی سے جواب دیا اور سامنے دیکھنے لگا۔

[illegible]

"اگر میں [illegible]" "اس نے [illegible] پوچھا۔

"تمہیں [illegible]" اس نے [illegible]

"ظاہر ہے [illegible]" اس نے [illegible]

"ہمت ہے تم میں؟" وہ [illegible] انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"ہاں ہے۔" اس نے اطمینان سے جواب دیا۔

"تو پھر اسے چھوڑ دو۔"

"آپ کے لیے [illegible]"

"[illegible]"

"ظاہر ہے [illegible]" اس نے [illegible]

"اچھا۔" روشی [illegible] سے [illegible] گئی۔

ہاری کتاب [illegible] کے پیچھے [illegible] رہا۔

آواز بھرا گئی۔

"آپ کو اپنی ماں کے جذبات کا خیال کرنا چاہیے عارف بھائی۔ کتنی بری بات ہے۔"

بانو بڑی بی کے آنسوؤں سے ایک دم ہی موم کی طرح پگھلنے لگی۔

"انسانوں کو انسانوں سے ایسی توقع رہتی ہی ہیں۔ کیا کیجئے۔ اگر میں اماں کی بات مان لوں تو ابھی کچھ نہ کچھ ہو جائیں۔ اس لئے میں ان سب باتوں کی پروا نہیں کرتا۔" عارف نے اپنے مخصوص بے پروائی سے جواب دیا۔ کیا کہا ہے شاعر نے۔

وہ فرشتے آپ تلاش کیجئے کہانیوں کی کتاب میں!!
جو برا کہیں نہ برا سنیں، کوئی ان سے خفا نہ ہو

"کیوں لال خان؟" وہ مسکرا رہا تھا۔

لال خان بھی جواباً ہنس دیا۔ "کوئی کوئی شعر تو تمہارا ہماری سمجھ میں آہی جاتا ہے۔"

"دیکھو... اس طرح باتوں میں اڑا دیتے ہو۔ مجھے اپنی فکر نہیں ہے۔ میری تو گزر گئی۔ بس اسی کا خیال آتا ہے کہ اکیلا ہو جائے گا میرے بعد۔ گھر میں بہو ہوتی ہے کیسے۔" بڑی بی نے آزردگی سے کہا۔ "آل اولاد ہو تو نام چلتا ہے۔"

"لائی تو تھیں تم... اسے تو تمہارے جذبات کا اتنا خیال تھا کہ پہلے ہی... کر کے آئی تھی۔" عارف کا قہقہہ جاندار تھا۔

"ہاں تو کیسا ہی گی۔" لال خان عارف کے ساتھ شریک تھا۔

"بس اسی کو بیٹھے جاتے ہو۔ لوگ ایک مر (بی بی) کے بعد دوسری نہیں کرتے؟" بڑی بی کو غصہ آ گیا۔

"چھوڑو اماں ان باتوں کو۔ گھر میں بہت اچھے مہمان آئے ہیں۔ یہ بھابی بھی ہیں اس... میری بہت ہی خدمت کرتی ہیں۔"

"اور بھابی! آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ کچھ کچھ بیمار سی ہیں آپ بھی۔" عارف اسے سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا۔

بانو کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔ حالانکہ وہ اپنی دھن میں تھا۔

مگر شاید اس کے اندر کوئی چور راستہ پیدا ہو گیا تھا۔

چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے حالات میں انسان خود کو بالکل ہی کیا تصور کر لیتا ہے...

"مگر بھی تو بہت... کپڑوں ہی میں پھنسی ہوئی ہیں۔"

بانو کو بہت حیا آئی۔ وہ خاموش رہی۔

"...اماں..." لال خان نے...

... ایک عارف ہے جو بڑی ہی ... سے کرتا ہے۔

باتوں میں جھوٹ ... کے انداز میں ... ہو گئی۔

"... کو ... حالت ہے؟" ...

"ہماں ... حسن کے پیچھے عارف بھائی کی یہ حالت ہے؟" ...

... کوئی خاندانی تو حسن ... میں ...

... بڑی بی ... اس حویلی میں ... تھی۔ جانے کس کس ...

"... آپ حویلی میں رہتی تھیں؟"

"... بڑی ... حویلی میں ..."

"کیا نام تھا اس کا؟" ...

"... بڑا ... نہ ..." ...

عارف نے ایک ... اس نے ... کر کے انہیں ... سے ...

لال خان عارف سے ... باتوں میں مشغول ہو چکا تھا۔

وہ کمرے میں بڑی تیزی سے ... آئی تھی۔ وہاں ... علی خان ... کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے۔

... سے گزرتے ہوئے ... ہو جاتی ہیں۔

مگر ... کے احساس سے وہ ... ہوئی تھی۔

"... ہو جاتے ..." ... نے ... کو مخاطب کیا۔

"... آپ لوگ یہاں بیٹھے ہیں۔ ابھی ..." اس نے ... گئی۔

"... ابھی ... نہیں ..." ...

"... علی خان نے ... لگی۔"

"... ! ..." ... علی خان ...

"... " ... کا ... گئی۔

وہ باقی رات سو نہیں سکی تھی۔ [illegible]

"کس قسم کی سہولت؟" اس نے [illegible] کوشش کے بعد آخر کار اپنا اعتراض ظاہر کیا۔

"آپ کیسے ہیں ... کیا آپ کو جلدی ہے؟" وہ انھیں [illegible] جاتے ہوئے [illegible]

"نہیں... بھلا مجھے کیوں جلدی ہوگی جب آپ کا [illegible]" اس نے [illegible] سے بات [illegible] دیا۔ [illegible] پہلے آپ کا [illegible]

"گھومتے [illegible] اصل بات یہ ہے کہ آپ کے ساتھ [illegible] کیونکہ مجھے تو [illegible] ہے" وہ [illegible] لہجے میں بات کر رہے تھے۔

"تو آپ کو اس کی غلطی دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔" اس نے فوراً کہا۔

"سو کچھ ہوا ہے وہ اسی کوشش کا حصہ ہے۔ مگر شاید آپ کو یقین نہ آئے۔" وہ ایک [illegible] رخ موڑتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"میں سمجھی نہیں۔" وہ جان بوجھ کر انجان بنی [illegible] اس لیے کہ ابھی وہ خود پر بھی واضح نہیں تھی۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں سمجھا سکتا ہوں۔" انھوں نے فراخدلی سے پیشکش کی۔

"ابھی [illegible]" اس نے شرارت سے اپنی جان بچانے کی کوشش کی۔

وہ مسکرا کر خاموش ہو گئے۔

"جب آپ نہیں [illegible] کیسے [illegible] آپ آخری بار [illegible] تھا۔" [illegible] میں کامیاب ہوں گی۔

بالاج علی خان کے چہرے پر [illegible] "ہم تو کسی مشکل کو [illegible] نہیں ہے، آپ کوشش کر سکتی ہیں۔" ان کی آواز بھی [illegible] تھی۔

"بالکل۔" وہ بات پلٹ کر [illegible] آ چکی تھی۔ [illegible] وہ [illegible] رہے تھے۔

"میں تو بہت کوشش کرتی ہوں جب بھی آپ سے ملاقات ہوتی ہے۔"

اس نے [illegible] کر جواب دیا۔ "پتا نہیں کیوں [illegible] محسوس ہوتا ہے جیسے [illegible] اتنا مضبوط [illegible] مشکل" اس نے [illegible] سمجھتے ہوئے [illegible] کہہ دیا۔

"آپ میں [illegible] ہیں۔ آپ لوگوں کے [illegible] سکتی ہیں۔" ان کا انداز [illegible] تھا۔

"خیر... چلیں، پہلے [illegible] لیتے ہیں۔ واپسی میں ضروری بات کریں گے۔" انھوں نے پارکنگ [illegible] میں گاڑی روک دی۔

"ضروری بات؟" وہ ان کو [illegible] ہونے لگی۔

☆---☆---☆---☆---☆---☆

سب سے پہلے وہ ایک [illegible] میں داخل ہوئے تھے۔

سامنے ہی [illegible] ساڑھی پر نظر پڑی تھی جس پر سرخ موتیوں کا نہایت نازک کام ہوا تھا۔

"کیسی ہے یہ ساڑھی؟" انھوں نے پلٹ کر اس کی سمت دیکھا۔

"بہت خوبصورت۔ کیا [illegible] ساڑھی پہنے گی؟" اس نے قدرے حیرت سے پوچھا۔

"میں آپ کے لیے [illegible] رہا ہوں۔" ان کا انداز بالکل سادہ تھا۔

"نہیں [illegible] میں نے [illegible] کسی ساڑھی استعمال نہیں کی [illegible] شادی شدہ خواتین ہی استعمال کرتی ہیں۔" اس نے جواب دیا۔

"تو لیجیے [illegible] استعمال کر لیجیے گا۔" ان کا انداز ویسا ہی تھا۔

"کس کی جلدی کیا ہے؟" [illegible] اپنی [illegible] چھپا لی۔

"[illegible] کوئی [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] آپ کو [illegible] ہے؟"

کوارٹر کا دروازہ کھلا ہوا تھا [illegible]

ہادی گھوکر سے بات کر رہا تھا۔

[illegible]

روشی نے [illegible]

ہوگئی۔

قدرتی طور پر ہادی کچھ پوچھ رہا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔ عجیب سی الجھن اس کے چہرے سے جھلکنے لگی تھی۔ جبکہ وہ گھوکر سے بات کر رہا تھا۔

روشی پیچھے چلتے ذرا سی ٹھٹک کر رک گئی تھی۔ جمہور [illegible]

تھی۔

''السلام علیکم'' روشی نے بڑی رسانیت کا مظاہرہ کیا۔

''وعلیکم السلام۔ ٹھیک ہو؟''

جمہور نے جس شان بے نیازی سے حال دریافت کیا تھا، وہ [illegible] پہلے جیسا [illegible] بہت مشفقانہ انداز نہیں تھا۔

''کیسے آئی ہو؟''

''ویسے آئی ہوں''۔ اس کی نظریں اس کوٹھری کی طرف [illegible] باتیں کرتے ہیں''۔ جمہور اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

''ہاں مجھے آئی تو [illegible] ظفری بھائی [illegible]'' روشی جمہور کے پیچھے چل پڑی۔

''ارے کہاں [illegible] قسمت [illegible]'' جمہور نے قہقہہ لگایا۔

روشی نے تعجب سے جمہور کی شکل دیکھی [illegible]

''کہاں گئی تھیں آپ [illegible]''

[illegible] جمہور [illegible]

[illegible]

سے جواب دیا۔

''کیوں کیا ہوا؟'' [illegible]

[illegible] لے گی۔

[illegible]

''ساری [illegible]'' اس نے [illegible]

کہا۔

''آپ ظفری بھائی کے بجائے کس کو اس کمرے میں [illegible]'' روشی نے [illegible]

''یہ تو خوبصورت جواب ہے جمہور نے [illegible] خوبصورت اس لیے کہ [illegible] سب سے بڑی خوبصورتی ہے۔ [illegible] خوبصورت ہو جاتی ہے۔''

وہیں کھکھلاتی ہنسی گونج رہی تھی۔

''ہیم۔ جمہور بھائی آپ شادی [illegible]'' روشی کے لہجے میں [illegible]

تھی۔

''تم نے پڑھایا تھا میرا نکاح؟'' جمہور نے استفہامیہ انداز میں دریافت کیا۔

''کسی نے تو پڑھایا ہوگا''۔ روشی نے کہا۔

''جمہور کا نکاح تو کسی نے پڑھایا ہوگا۔ ظفری کو نکاح کے [illegible]

[illegible] جمہور نے بھی

[illegible]

''مگر شادی کو جو پروسس ہوتا ہے آپ اسی پروسس سے [illegible] گھر میں آ گئی ہیں''۔ روشی نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جمہور نے [illegible] روشی کی آنکھوں میں جھانکا۔

''مگر [illegible] آپ کے گھر والوں کی رضامندی سے ہوا [illegible]

[illegible] روشی نے [illegible] کر سوال کیا۔

[illegible]

"پھر بھی" ... روشی مضطرب ہو رہی تھی۔

[illegible]

"آپ نے کیسے دیکھا؟" روشی کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔

[illegible]

"ارے کھڑی کیوں ہو گئیں۔ بیٹھو نا" عمر نے اس کی سمت حیرانی سے دیکھا۔

[illegible]

[illegible]

نعمان کا دل ایک لمحے کو رکے دل کی طرف منتقل ہوا۔ ظاہر اس نے ... اتنے جیت کر رکھا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے پھر... خدا حافظ۔"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔

نعمان کے ہاتھ میں ریسیور چند سیکنڈ تک یونہی لٹکا رہا۔

"کس کا فون تھا نعمان بھائی؟" ماہین اس کے ہاتھ سے ریسیور لیتے ہوئے وہیں لاؤنج میں چلی آئی۔

"خان دلاور علی خان صاحب کا۔" نعمان کے انداز میں اور گہری سوچ کا تاثر واضح تھا۔

"ماہین چونک پڑی تھی۔ اس نے بڑی جانچتی نظر نعمان پر ڈالی تھی۔ وہ اسے گہری سوچ میں مبتلا بار بار الجھ رہا تھا۔

"کیا فرما رہے تھے خان صاحب؟" اس نے لب و لہجے سے خاص اشتیاق ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

"کچھ نہیں۔" وہ اسی طرح سوچ میں گم رہا تھا۔

"کچھ نہیں۔" ماہین نے تعجب سے دیکھا۔

"ہاں... بس یہ تھا کہ انہوں نے میرے کام کی تفصیل دیکھنا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں... علاوہ انہوں نے کبھی کسی باپ کو نہیں لکھا۔ اب کیا معاملہ پیش آگیا ہے۔" اس کی الجھن بڑھی تھی۔

ماہین کا دل دھیرے سے کھڑا ہوا۔ پھر اسی قوت سے بولا۔

"چائے لاؤں آپ کیلئے؟" وہ اٹھتی ہوئی بولی۔

"لے آؤ۔"

"ویسے کیا تمہیں حیرت نہیں ہے؟" نعمان نے اس کے بدلے انداز کو بہت محسوس کیا تھا۔ وہ بے حد تعجب سے اس کا نیا رویہ جانچ رہا تھا۔ دلاور علی خان کا فون موصول ہونا کوئی عام بات تو نہیں تھی۔

فون آنے کے بعد سے ماہین ایک عجیب سے انتظار میں مبتلا ہو گئی تھی۔ حالانکہ نعمان تھوڑی دیر بعد اپنے معمولات میں مگن ہو گیا تھا۔

"دو دن بعد ایک... مختصر لفافہ نعمان کے نام آیا تھا۔ نعمان گھر پر نہیں تھا۔ ماہین کا بس چلتا تو لفافہ چاک کر دیتی۔ اس نے لفافہ نعمان کے کمرے میں سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا اور کمرے میں آتے ہی کئی بار لفافے پر نظر ڈالا تھا جیسے کوئی ضروری کام بھولا۔

جانے کیوں کسی کام میں جی نہیں لگ رہا تھا۔ ذہن اس لفافے کی طرف ہی لگا ہوا تھا جیسے اس میں جانے کون سا آٹھواں عجوبہ برآمد ہوگا۔

شام ڈھلے نعمان گھر آیا تھا اور حسب عادت سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔ ماہین دم سادھے لاؤنج ہی میں بیٹھی رہی تھی۔ یہ وہ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے نعمان نے اسے آواز دی ہو۔

کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب کچھ نہیں ہوا تو وہ بے چین ہو اٹھی۔ وہ اس کے کمرے کی طرف ... آئی اور دستک دی...

نعمان کا دل... ہاتھ میں تھا۔ وہ نعمان سے ... ہاتھی کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ وہیں کھڑے ہو کر اس نے ایک نظر دیکھا۔

لیکن جونہی نعمان کمرے میں ... آج اور محسوس ہوا تھا کہ ... اس کے ... اور جلدی جلدی ... آگے ... آیا... مگر نعمان نے ...

نعمان کا رخ دوسری طرف تھا۔

"طرف کوئی نہیں ہو گی۔ اب اس کا رخ ماہین کی طرف تھا۔"

نعمان بولا... اور تو بے صبر... کا اظہار... کیا لفافے میں کوئی خاص بات لکھی تھی؟

"وہ نعمان کیلئے چائے بنانے چلی گئی... سوچ رہی تھی۔"

"آپ نے... سوچوں میں الجھے..." اس نے چائے کی ٹرے... اور آہستہ قدموں چلتی ہوئی نعمان کے کمرے میں آئی۔

نعمان اسی طرح لیٹے کے انداز میں ... لگے اور اس نے ... اور ان میں کچھ خاص تحریر تھا۔ اس نے آنکھوں کو ...

لیکن ابھی ... آگئی تھی۔

نعمان نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔ ماہین کا تمام تر تجسس... اس نے آنکھوں کی... ماہین نے ... کی طرف دیکھا تھا۔

"وہ بھی آج تو چائے کی بہت طلب ہو رہی تھی۔ آفس میں بہت مصروفیت رہی اس چائے پینے کی بھی مہلت نہیں ملی۔"

"اس نے دوست سے کہا۔"

ماہین نے اطمینان کا تاثر... لیکن آپ بہت کم فکر مند ہوں گی۔

"یہ جو لفافہ آیا تھا کیوں؟" نعمان نے لفافے سے سر اٹھا کر کہا۔

ماہین جلدی سے بولی... بیٹھنے کیلئے... کسی ... کی ضرورت تھی۔

"بھئی آپ بہت تھک گئے ہوں گے۔" اس نے ... کا چہرہ غور سے دیکھا۔

"ہاں تھکن تو ہو جاتی ہے مگر... رات بڑی ہے آرام کرنے کیلئے۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

"جی۔" ماہین نے مسکرانے کی کوشش کی۔

"یہ لفافے کا بہت بھاری ہے بہت مشکل ہو جاتا ہے... خط میں کوئی خاص تحریر ہے... کیا لکھا ہے اس میں یہ نہیں ہے۔"

ماہین بے صبر ہو رہی تھی کہ نعمان کے پاس جا کر ... لفافہ کھول کر پڑھ لیتی ... ضروری لگ رہا تھا۔

"کیا دلاور علی خان کہہ رہے ہیں؟" اس نے کسی ... سے پوچھا۔

"ہاں... بہت کچھ کہہ رہے ہیں۔" وہ مسکرایا۔

اس کے کسی انداز سے محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ خط میں کوئی غیر معمولی بات ہے۔ ماہین الجھن میں پڑ گئی تھی۔

"اور کیا کہہ رہے ہیں سنا رہے ہیں؟" نعمان نے چائے کا کپ اٹھا کر اس کی صورت دیکھا۔

"کس چیز کے بارے میں... معلومات... اور آج ان کی ... معلوم کی... اور استفسار کی تھی..."

انہوں نے کسی بے چینی کو ... چھوڑ کر اطمینان سے جواب دیا۔

"ہاں۔" نعمان نے ... ایسے دیکھ کر ... پوچھا۔

"وہ تو پاپا جب بھی کہتے ہیں کہ اب تم بھی گھر آ جاؤ... بلکہ مستقل یہیں پاکستان میں رہو... اب مجھے نہیں معلوم [illegible]
بہت کیا سوچا ہے تم نے آگے کے بارے میں؟" نعمان نے اچانک بات شروع کر دی تھی۔ وہ چونک اٹھی۔

"پاپا تو یہی چاہتے ہیں کہ آپ کی شادی کہیں کر دی جائے پھر آپ اپنی دلہن لے کر یہیں کہیں آ جائیں گے۔" وہ مسکرائی۔

"یہی کہا انہوں نے تمہارے بارے میں سوچا تھا مگر فرق اتنا ہے کہ وہ تمہاری [illegible] خیال تھا تمہیں اپنے لائف پارٹنر کے ساتھ وہیں کہیں رہنا چاہیے۔" نعمان نے ایک سرسری نظر اس پر ڈالی۔

وہ خاموشی سے بھی [illegible] رہی۔

"دلاور علی خان صاحب کا فون آیا ہے۔" نعمان نے آہستگی سے مطلع کیا۔

"جی وہ میں نے اٹھانے پر سن لیا تھا۔"

"مجھے بڑی حیرت ہوئی ان کا فون دیکھ کر... شاید انہیں اس طرح کی بات نہیں کرنا چاہیے تھی۔" نعمان نے سوچتے ہوئے کہا۔

"کس طرح کی بات؟" ماہین نے اطمینان ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

"انہوں نے [illegible] بھائی کیلئے تمہارا رشتہ مانگا ہے، یہ ہاں تعجب کی بات؟" نعمان بہت ہی سنجیدہ تھا۔

"کیوں؟ اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟" اس نے بہت دھیمی آواز میں سوال کیا۔

نعمان نے چونک کر اس کی شکل دیکھی۔ اور خاصی دیر دیکھتا رہا۔

"تمہیں حیرت نہیں ہوئی؟" بالآخر وہ بولا۔

"اس سے پہلے بھی تو میرے رشتے آتے رہے ہیں۔" ماہین نے اسی اطمینان کا مظاہرہ کیا۔

"مگر اس رشتے کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ہمارے [illegible] کا رشتہ ہے۔ اور دوسرے تمہاری اور ان کی عمر میں بھی بہت فرق ہے۔ [illegible] ہم تو ابھی [illegible] کا صدمہ حل نہیں کر پائے۔" نعمان نے دلائل دیے۔

"نازیہ کے مرنے [illegible] تو میں ہو آئی ہوں۔ رہی آپ کی یہ بات کہ عمروں میں بہت فرق۔" وہ کہتے کہتے چپ ہو گئی۔

نعمان بے تابی سے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

"ہاں ہاں بولو رک کیوں گئیں؟"

"انسان کی ایک خوبصورتی عمر ہوتی ہے اور دوسری ذاتی... میں ان سے ذاتی فرق محسوس نہیں کرتی۔" اس نے بڑی مشکل سے کہا۔

نعمان خود [illegible] پانے میں مہارت رکھتا تو شاید اچھل پڑتا۔ وہ اس کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ ماہین [illegible]

"اگر کوئی کمزوری تھی تو مجھے بتا دو کیا ہوا ہے؟" آخر کار وہ گم سم سے انداز میں گویا ہوا۔ ماہین خاموش رہی۔

"ٹھیک ہے وہ واقعی بہت [illegible] اور قابل بھی بہت ہیں مگر اب [illegible] میں دوسری بیوی بننے کا حوصلہ نہیں ہے؟"

[illegible] ہے۔" وہ [illegible] بولا۔

"آپ وہ [illegible] ہے؟" [illegible] نعمان [illegible] تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"آپ پریشان نہ ہوں بھائی [illegible] میں ٹھیک ہوں۔ [illegible]"

[illegible] آئی ہے۔"

[illegible] باہر نکل گئی۔

نعمان [illegible] پریشان سا [illegible] بیٹھا رہ گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"یہ تم نے ٹھیک کہا [illegible]" اس نے کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بالکل خاموش تھا۔

"مگر تم تو بہت مصروف تھے [illegible] تم نے شاید [illegible]"

[illegible]

[illegible]

”سلطان خان نہیں آیا ابھی تک؟“ [illegible]

”آ جائے گا وہ [illegible]“ [illegible]

عارف کا اوپر کا سانس اوپر [illegible]

[illegible]

”آپ کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے [illegible] آپ کے پاس اس کی امانت ہے۔“ [illegible]

[illegible]

”کیا کریں گی آپ؟“ [illegible]

[illegible]

”وہ آپ سے بہت محبت [illegible]“ عارف نے سمجھایا۔

[illegible]

[illegible]

گھر میں صرف ماہین کی دو سہیلیاں [illegible]

ماہین اپنے ہاتھوں کی مہندی [illegible]

ان لوگوں کی آمد کے ساتھ [illegible]

عالم تاب نوکرانی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی [illegible]

"جب انسان کسی بڑی خوشی سے [illegible]

شادی شدہ ہو جاؤ۔"

وہ اپنے دوپٹے سے اس کی آنکھیں صاف کرنے لگیں۔ [illegible]

ماہین کی دوست نے نوکرانی کے ہاتھ سے چابی لے کر خود سوٹ کیس کھولا۔

"یہ نکاح کا جوڑا [illegible]

انہوں نے مسکرا کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اٹھ کھڑی ہوئیں۔

ماہین کی سہیلیاں اسے دلہن بنانے کی تیاریاں کرنے لگیں۔ اسی دم نوکرانی نے آکر اطلاع دی [illegible] روشی آپ کو بلا رہی ہے۔ اس نے ماہین کی طرف اشارہ کیا۔

ماہین چونک پڑی۔

"کیا روشی آئی نہیں؟ آتے ہوئے کیوں نہیں لائے؟ عجیب لوگ ہیں۔"

[illegible]

"وہ سب لان میں ہیں [illegible]

ہے اب یہ تمہارا مسئلہ ہے۔"

"پھر تم کیوں نہیں جا رہی [illegible]

[illegible]

"میں کہہ رہی ہوں کہ تم نکاح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جہاں سے وہاں کوئی [illegible] نظر نہیں آئے گا کہ وہاں کیوں ہے؟

[illegible]

بھوپھو نے ایک خیال سے چونک کر [illegible] کی طرف دیکھا۔

"میں ٹھیک کروں گی اسے۔ [illegible]"

اس نے بڑے اطمینان سے [illegible] اس راستے کی طرف چل پڑی جہاں سے آئی تھی۔

روشی کی تو خاک سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو اچانک ہوا کیا ہے۔

"اگلی ملاقات میں دیکھنا کیسے پیچھے چھڑاؤں گی۔ تم بھی موجود ہونا۔ بڑا مزہ آئے گا۔"

وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی اور پھر پلٹ کر چل دی۔

روشی حیران پریشان سی کھڑی رہ گئی تھی۔

رات کیا [illegible] لڑکیوں نے پورے جوش و خروش سے [illegible] کا انتظار کیا تھا۔ [illegible] جماہیاں آنے لگی تھیں۔ وہ ہال کمرے ہی میں ادھر ادھر ڈھیر ہو گئی تھیں۔

نوکروں کو جاگتے رہنے کی ہدایت تھی۔ وہ ادھر ادھر آ جا رہے تھے [illegible]

آنے والے سب وہیں رک گئے [illegible]

روشی چند ثانیے اپنی جگہ پر کھڑی [illegible] پھر ایک دم ماہین سے لپٹ گئی۔ وہ بری طرح رو رہی تھی۔ [illegible] ماہین نے بھی رونا شروع کر دیا تھا۔

"ارے [illegible] یہ کیا کرنے لگیں۔ خوشی کا موقع ہے۔ خوشی کی طرح ملو۔"

عالم جاب نے دونوں کو الگ الگ کیا۔ ساری لڑکیاں [illegible] وہاں موجود ہو گئی تھیں۔

"بڑی بات ہے۔ بھلا رونے کا کون سا موقع ہے۔"

"چلو [illegible] اندر۔" بابا صاحب چھڑی لگاتے ہوئے سب سے پہلے آگے بڑھ گئے۔ باقی لوگ ان کے پیچھے پیچھے [illegible] کی طرف چل پڑے تھے۔

"ہال کمرے کی تمام لائٹیں روشن کر دی گئی تھیں۔ [illegible]"

روشی اس کے پہلو میں بیٹھ گئی تھی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" انہوں نے [illegible] ہوئے [illegible]۔

"اچھا ٹھیک ہے" وہ آہستگی سے [illegible] نکل گئیں۔

ماہین حیران پریشان ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ان کا [illegible] اس کے [illegible] پلے نہیں پڑا تھا۔

☆—☆—☆—☆—☆—☆—☆

ماہین اور [illegible] کے ساتھ [illegible] مگر اس کی ساری [illegible] عادل خان کی طرف [illegible]۔

اس نے [illegible] میں [illegible] تھا۔

عادل خان [illegible] اس کے پیچھے [illegible] تھے۔

"آپ کو [illegible] ہو گی" [illegible]۔

[illegible]

عادل خان نے [illegible]۔

"آپ نے [illegible]" [illegible]۔

وہ [illegible] کی طرف [illegible]۔

"آپ [illegible]" [illegible]۔

عادل خان نے خاموشی اختیار کر لی [illegible]۔

"ہم تو ہوں گی اور انھیں [illegible] کی کیا ضرورت" وہ [illegible] شوخی سے بولی۔

"تو آپ نہیں ہیں گی؟" انہوں نے [illegible] سے سموں کا چہرہ دیکھا۔

"کتنی پیاری لڑکی ہے۔" وہ کھلکھلائی۔

[illegible]

وہ [illegible] سمیت کھڑی ہوئی [illegible] کی نظر [illegible] رہی تھی۔

ہادی کو [illegible] آتے دیکھ کر اس نے نظریں [illegible] لی تھیں۔

ہادی نے اس پر نظر ڈالی [illegible] "آپ [illegible] پر چلو۔"

"چاچا اس نے اپنے [illegible] ہے۔ [illegible] تمہاری جیب سے کیا جاتا ہے۔" [illegible]

"آپ بڑے خان کے ذاتی معاملات میں مداخلت نہ کریں تو آپ کے حق میں بہتر ہے۔" [illegible]

[illegible]

"چلو" اس نے سموں کو آگے چلنے کا اشارہ کیا۔

وہ آگے بڑھی تو زنجیریں چھنک اٹھیں۔

[illegible]

"ہاں۔"

[illegible]

[illegible]

دل خان اندر کمرے میں [illegible]

[illegible] تھی۔

رات خاصی بھیگ چکی تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

موت کا کیا ہے وہ تو آ جاتی ہے مگر [illegible]

کبھی دل چاہے موسم [illegible]

کبھی گھڑی بھر کیلئے خوشی [illegible]

کبھی یوں بھی تو محسوس ہو کہ جیسے ابھی زندگی کی ابتدا ہوئی ہے۔

کبھی تو یہ احساس ہو کہ چاند کسی کی [illegible] سے اتر آیا ہے۔

کبھی تو روح وصل کی سرشاری میں سرمست ہو کر رقص کرے۔

کبھی تو انتظار حد سے گزرے، کبھی تو حسن [illegible] آمد ہو۔

کبھی زندگی روئے تو آنسو خوشی کا [illegible] ہو جائے۔

کبھی دل چلے تو حسن [illegible] کی پھوار ہو۔

کبھی [illegible] تو کوئی زندگی آنکھوں میں بچھا کرے۔

کبھی [illegible] تو کوئی [illegible] بھر دے۔

کبھی [illegible] تو کوئی لوٹ کر خوشیاں دل کے دامن میں بھر دے [illegible]

[illegible]

کبھی نا امیدی کا اندھیرا ہو [illegible] روشن کر آئے۔

"[illegible]" [illegible]

"[illegible]" پشت سے دل خان کی آواز آئی تھی [illegible]

[illegible]

"[illegible] کمرے میں آؤ [illegible] جلدی آؤ [illegible]"

وہ [illegible] اس [illegible]

وہ [illegible] اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے پیچھے چل پڑی۔

دل خان [illegible] وہ کھڑی رہی۔

"بیٹھ جاؤ" اس نے [illegible] کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

[illegible]

لڑکیوں کی سج دھج دیکھنے کے قابل تھی [illegible]

"تمہارے پاس [illegible]"

"یہ کون [illegible] ہوگی؟" روبی نے سادگی سے پوچھا۔

"پتہ... [illegible]"

[illegible]

"[illegible] تم کہیں کی ہو [illegible]" روبی نے [illegible] سے کہا۔

"[illegible]"

[illegible]

"اسے کیا روشنی آج ہوتی رہے گی۔ [illegible]"

"تم کیا کہتی [illegible]"

"بھیا کیوں نہیں [illegible]"

"[illegible]"

"بالکل بھی سوٹ نہیں کرتی آپا۔ آپ کی یہ [illegible] علی خان کی [illegible]"

"ہاں... [illegible]" [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

"کس کا؟" [illegible]

"بھئی اتنی [illegible]" [illegible]

"میں جا کر [illegible]"

"[illegible]"

"پھر آپ [illegible]" روبی [illegible]

[illegible]

"یہ مجھے [illegible]"

"[illegible]" [illegible] نے سادگی سے پوچھا۔

[illegible]

"جی مجھے کیا معلوم" [illegible]

[illegible]

"انہیں کیا [illegible]"

"[illegible]"

"ہائے! کیا [illegible]"

"کیا ہے آپا؟" [illegible]

"[illegible]"

"کیا ہوا؟"

"[illegible]"

"ہائے مجھے [illegible]"

ہو جائے ہوں گے۔"

"مگر میں کیا کروں ___ مری کمائی ہوئی ہے جو میں نے ___ میری آنکھیں نہیں کھل رہی [illegible]

کہہ دیجئے کہ میری رات سے طبیعت خراب ہے۔" وہ غنودگی سے بول رہی تھی۔

گھر نے اسے مجبور کر کے بٹھا دیا۔

"کیا کرتی رہی ہو ساری رات ___ کہیں کمائی کرتی رہی۔" گھر نے پوچھا تھا۔

"نیند نہیں آ رہی تھی ___ [illegible] بہت [illegible]

پھر؟"

وہ دوسری طرف پھیر ___ ہوئے لہجے میں بول رہی تھی۔

گھر چونک گئے ___ فکر مند انداز میں اس کی طرف دیکھ رہی ___ پھر جھک کر اس کی پیشانی سے ہاتھ لگایا۔

"زری ___ میری جان ___ کیوں نہیں آ رہی تھی نیند اور کیا سوچ رہی تھیں ___ کیوں سوچتی ہو اتنا کیا آفت آ گئی ہے ___ اور تم تو خالہ کے آنے پر بہت زیادہ خوش تھیں ___ پھر؟"

گھر واقعی بہت پریشان ہو گئی تھی۔

"وہ تو میں ہوں ___ مگر آپ فکر مت کریں ___ یہ بات نہیں ہے ___ بلکہ کوئی بات نہیں ہے ___ آپ ___ ہوئے ہیں۔"

"[illegible] ___ سارے گھر میں سب سے بڑی مسئول ___ آپ ہی میری [illegible]

[illegible] ہو کیسی کی کروں گی ___ [illegible]"

"پھر اور میں ہو گی ___ [illegible] ___ وہ [illegible] ___ [illegible]

تک [illegible]

وہ [illegible] کر کے [illegible] ___ وہ [illegible]

"[illegible] ___ ہاری کے بچے ___ [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible] ___ [illegible]"

"[illegible] ___ [illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible] ___ [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"پھر اپنی اپنی بھی کام ہو گا"۔ ماہین نے کہا اور بے بسی بھرے انداز میں ہنس پڑی۔

روشی کا دل دھڑک گیا۔

"کل میں گھر گئی تھی"۔ ماں نے بتایا۔

"سمجھ گئے ہیں تمہارے ابا میاں اور فرشتے بھی۔ پھر گھر میں [illegible] پر موقوف کر لیتے ہیں۔ [illegible] وقت میں بات کریں گے"۔ ماہین نے [illegible]

"ابا صاحب کہتے ہیں کہ [illegible] میں سے [illegible] گھر والوں کے ساتھ تصویریں [illegible]"

"کیسے کام کریں؟" [illegible]

"آگے بڑی [illegible] کرتے ہیں"۔ گھر نے بتایا۔

"اچھا؟" ماہین نے سوالیہ انداز میں روشی کی طرف دیکھا۔

"گھر کے بڑے بھائی، سمیہ بھائی کے [illegible]"۔ روشی نے [illegible]

"روشی تو ابھی ناشتا کرے گی"۔ ماہین نے [illegible] کی طرف دیکھا۔

"ہاں تو آجاؤ گی [illegible] ابھی [illegible]"

"چلیں آپ [illegible]"۔ [illegible] اٹھ کھڑی ہوئی۔

"لال خان نہیں آیا؟" بالو کی ماں نے اسے پہلی مرتبہ تنہا گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر سوال کیا۔

بالو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور ساتھ لایا ہوا ایک طرف رکھ کر [illegible] میں بیٹھ گئی۔

"طبیعت کیسی ہے تیری؟ چہرہ اترا اترا لگ رہا ہے"۔ بالو کی ماں فکرمند سی ہو گئی۔

"ابھی مجھ سے کوئی بات نہ کرو ماں۔ آرام کرنے دو مجھے"۔ اس نے [illegible]

"تو کہاں چلا گیا تھا؟" وہ بھی [illegible] کر بولی۔

"رات بھر سوئی نہیں۔ نیند آ رہی ہے مجھے"۔

"کیا ہوا رات کو [illegible]؟" اس کی ماں کھٹک سی گئی تھی۔

"ہاں، سارے [illegible] تم چپ ہو جاؤ"۔ وہ اسی طرح [illegible] انداز میں بولی۔

اس کی ماں نے [illegible] اس کے سراپے پر نظر ڈالی اور پھر [illegible] کی طرف بڑھ گئی۔

بالو آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹ گئی۔

"[illegible] چوڑیاں کہاں ہیں؟"

اس کی ماں [illegible] کے پاس [illegible] مجھے [illegible]

چوڑیوں کے [illegible]

[illegible]

"بالو چپ رہی۔

[illegible]

"ہاں [illegible]

[illegible]

☆—☆—☆—☆—☆—☆—☆

وہ کافی پریشان ہو گیا تھا [illegible] پرسکون نظر آ رہا تھا۔

حویلی کے پچھلے حصے میں پہنچا تو جمیلہ اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟" اس نے نظریں چرا کر جمیلہ سے سوال کیا۔

"کیا بات کچھ گڑبڑ ہوا ہے؟" اس نے ٹھنڈی سانس بھری۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا کہ اس عورت نے [illegible]" [illegible]

کیا۔

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

کھیلیں ان سن کر بھی رات بارش ہو رہی تھی [illegible] ایک دن گھر میں کی بات [illegible]
ٹھیک ہے ...... وہ کسی عادی نشے ہاری کی ہی بے چینی کے ساتھ کمرے کی طرف آئی تھی [illegible]
گھر سامنے سے آتے ہوئے ہاری اور سرسوتی کو دیکھ کر [illegible]
ہیں۔ ہاری کی حد تک تو درست تھا، مگر یہ سرسوتی جو [illegible]
تھا۔ "کیشن" کہاں ہے؟" [illegible]
پاس سے گزر رہا تھا۔

ہاری تو اسے سامنے دیکھ کر [illegible] جانا چاہ رہا تھا۔

"کہاں سے آ رہی ہو سرسوتی؟" وہ اس کے قریب پہنچے۔ اس نے سرسوتی کو مخاطب کیا۔ ہاری کو نظر انداز کر دیا۔
سرسوتی تو "سکرٹ سرائیں" کی [illegible] اسے یہ پتا تھا کہ حویلی میں کس شخص سے کیا بات کرنی ہے۔
ہاری بری طرح گھبرا گئی۔

"میں ... وہ ... گل ... اسے ... میں خان ... مال ..." [illegible] نظروں سے ہاری کی طرف دیکھا۔

"اوہ گل ... [illegible]" اس نے [illegible]
"جی اصل بات یہی تھی۔ اب پلیز آپ [illegible] آگے جانے دیں۔" ہاری [illegible]
انداز میں [illegible] اختیار کیا۔

"میں تم سے مخاطب نہیں ہوں میں اپنی ملازمہ سے [illegible] بات کر رہا ہوں۔ تم جا سکتے ہو۔" [illegible]
"جی تو پھر جلدی پوچھئے۔ اسے ابھی بہت ضروری کام کرنا ہے۔"
اس نے پیچھے پر ہاتھ باندھ کر [illegible] گہری سانس لی۔
"وہی پوچھ رہا ہوں۔ آج رات کو کون سے "ضروری" کام ہو رہے ہیں؟" اس نے سرسوتی کو گھورا۔
"تم [illegible] سرسوتی [illegible] ایک منٹ میں [illegible]"
وہ [illegible] ہوئے انداز میں [illegible] سرسوتی کا [illegible]
نہیں۔

روشی نے جاتے ہوئے ہاری پر ایک [illegible] ڈالی اور پھر سرسوتی کی سمت متوجہ ہو گئی۔
"[illegible]" اس نے سرسوتی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔
"جاگ رہی ہیں۔" سرسوتی [illegible]
[illegible] ہوا تھا۔
"ہوں۔" روشی نے [illegible] سانس لیا۔

"[illegible]"
[illegible]
روشی کو [illegible]
[illegible] سرسوتی [illegible]

[illegible]
"کتنی بری بات ہے سرسوتی [illegible]" روشی کی آواز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

"پھر سرسوتی [illegible]" [illegible] سرسوتی کی بات [illegible]
سرسوتی تو [illegible]
روشی نے ایک [illegible]
اس کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
سرسوتی کا تو [illegible]
لیکن [illegible] کس کی بات کر رہی تھی۔
وہ تو [illegible]
اور یہ [illegible] کس خوشی میں [illegible]؟"
[illegible]
[illegible]
اس نے [illegible]
"[illegible]" روشی [illegible]
روشی [illegible]
([illegible])
"ہاری [illegible]
[illegible]

سے جا رہا تھا اور [illegible] کی [illegible] میں [illegible]

وہ [illegible] سے [illegible] ہے کہ میں [illegible]

''ہم روشی بی بی'' ہاری نے [illegible] سے جواب دیا۔

''انہی باتوں سے [illegible] آپ [illegible] کا امکان نہیں [illegible]

[illegible] آپ کے [illegible] سے کوئی فرق نہیں پڑتا [illegible]''

اس نے ذلیل و حقارت سے اسے گھورا۔

''ہو سکتا ہے فرق پڑے [illegible] میں [illegible] چلو میرے ساتھ [illegible]''

وہ اپنی فطرت کے [illegible] اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

ہاری نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی۔ [illegible]

''میں معذرت خواہ ہوں۔ میں اس وقت اب وہاں نہیں جا سکتا۔'' اس نے صاف صاف بات کرنا مناسب خیال کیا۔

''تمہارا خیال ہے تمہاری معذرت کے بعد میں [illegible]

لہجے میں کہا اور پلٹ گئی۔

ہاری نے ایک لمحہ توقف کیا اور اس کے پیچھے چل دیا۔

اپنے پیچھے قدموں کی چاپ پر روشی نے جان لیا تھا کہ وہ پیچھے آ رہا ہے۔ اس نے [illegible] کی طرف [illegible]

گئی۔

گھر [illegible] گھنے [illegible] اندھیرے کی [illegible] ہاری کے قریب آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

''آپ نہیں جائیں گی؟ کیوں الجھن مول لیتی پھرتی ہیں؟'' وہ اس کے قریب [illegible]

روشی نے کچھ بولے بنا قدم آگے بڑھا دیے۔

جانے کہاں کہاں سے [illegible] روشی نے [illegible] ہاری کا [illegible] تھام لیا۔

''چلیں واپس چلیں۔'' اس نے [illegible] سے کہا۔

''[illegible]'' وہ بگڑی۔ [illegible]

''غصہ [illegible]'' اس نے [illegible]

''ہاں'' وہ جھلائی۔

ہاری نے [illegible] آگے بڑھا [illegible]

''ان کتوں کو گولی کیوں نہیں مار دیتے؟'' وہ ہاری کے قریب [illegible]

''[illegible]''

''[illegible]''

[illegible]

[illegible]

[illegible]

''آپ لوگوں کو کیوں [illegible] ابھی تو آپ کے [illegible]''

مجھے اس موضوع پر بات کرنے کی ضرورت نہیں [illegible]

[illegible] وہ بولی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

''پھر روشی کہاں چلی گئی؟'' اس نے ہاری کو مخاطب کیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

''روشی بی بی [illegible]''

[illegible]

[illegible]

سے جا رہا تھا لیکن ... کی شریانیں بہت ... لگی تھی۔ اس ... مجھے ... ہے۔

وہ ... سے ہاری ... رکھے ہوئے ... میں اس ... صاحب تھی۔

"سنیں روشی بی بی" ہاری نے ... سے مخاطب کیا۔

"انہی باتوں سے ... آگے ... تک آپ ... پہنچنے کا امکان نہیں ... اس میں کیوں ... آپ ... بات کا یقین کیجئے؟ آپ کے جانے ... سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

اس نے ... ملائمت سے اسے سمجھایا۔

"ہو سکتا ہے فرق پڑے ... چلو میرے ساتھ۔"

وہ اپنی الجھن کے ... اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

ہاری نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی ... تھا جیسے وہ ... غصے سے ...

"میں معذرت خواہ ہوں۔ میں اس وقت اب وہاں نہیں جا سکتا۔" اس نے صاف صاف بات کر کے ... کیا۔

"تمہارا خیال ہے تمہاری معذرت کے بعد میں ... ہوں گی۔ ... تم مجھے ... طرح جانتے ..."

... لہجے میں کہا اور پلٹ گئی۔

ہاری نے ایک لمحہ توقف کیا اور اس کے پیچھے چل دیا۔

اپنے پیچھے قدموں کی چاپ پر روشی نے جان لیا تھا کہ وہ پیچھے آ رہا ہے۔ اس نے ... کی طرف ... گئی۔

گھبراہٹ اور ... اندھیرے کی گھمبیر ... ہاری کے قریب آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

"آپ نہیں جائیں گی؟ کیوں الجھنیں مول لیتی پھرتی ہیں؟" وہ اس کے قریب ... روشی نے ... قدم آگے بڑھا دیے۔

جانے کہاں کہاں سے ... آ کر ... لگے۔ روشی نے ... ہاری کا ہاتھ تھام لیا۔

"چلیں واپس چلیں۔" اس نے ... نرمی سے کہا۔

"... نہیں۔" وہ بگڑی۔ وہ ہاری کا بازو ... کر ... کھینچا۔

"غصہ ... ہے؟" اس نے ... کیا۔

"ہاں" وہ جھلائی۔

ہاری نے بے بسی سے قدم آگے بڑھا دیے ... اس کے پیچھے پیچھے ... طرح ... پڑے۔

"ان کتوں کو گولی کیوں نہیں مار دیتے؟" وہ ہاری کے قریب ہوتے ہوئے ... کہہ رہی تھی۔

"... ضرورت پیش آئی ... گولی ... ہوں گا۔" ...

"ابھی میری ... ہاری ... گولی ..."

... ہاری ... کوئی ... لگے ...

... بات ...

... جیسے کوئی ... نہیں ... گئے ... ہو۔

... کا یقین ... پر ... ہونے کے ... آتی ... ہے ...

"آپ انہوں کو کیوں ... ہیں؟ ابھی تو آپ کے ... اس نے ... سوال کیا۔

مجھے اس موضوع پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ... آج ... اس موضوع پر بات نہیں کرتے ... گی ... بولی۔

"... خوشی سے ... جاتی ہے۔" اس نے ... کرنے کی غرض سے جواب دیا۔

اس ... روشی کے ... گرفت میں تھا ... تھی ... تھا۔

"... اپنی خوشی" ... سے ... اپنی خوشی کوئی نہیں ہوتی" ... رہی تھی۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں ... " اس نے ... کہا۔

"... " ... میں ... بولی۔

ہاری ... سے ... رہے۔

ہاری ... آگے ... سے پہلے اس نے ...

... کوئی ... آئے ... اس کے ساتھ ... کی سمت ... ادھر دیکھنے

لگے ... اس کی حرکت ... تھا۔

"یہ روشی کہاں چلی گئی؟" اس نے ہاری کو مخاطب کیا۔

... اس کے ... آگے ...

... آئی ہوئی ... اس طرف ... گئی۔

... روشی کی ... ہاری کی طرف ...

... گئی۔

... روشی ... احساس ... ہو گیا۔

"روشی بی بی آپ ... کہاں ...؟"

"... روشی ... ہوں ..."

"آپ روشی اس وقت ... کہاں ... ہیں؟" ... مصروف ہو گئی۔

"یہ کون ہے؟ اسے کیا ہوا؟" روشی تعجب سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"اس کے جواب ہاری کے پاس بھی نہیں ہیں ماسٹرنی۔" جھومر نے قینچی سے دھاگا کاٹ [illegible] کام ختم کرتے ہوئے مختصر جواب دیا۔

"سرسوتی! ہاری باہر کھڑا ہے، بلا کر لاؤ۔" اس نے سرسوتی کو بھیجا۔

سرسوتی یوں بھاگ گئی جیسے منتظر ہی تھی۔

چند منٹوں بعد ہاری اندر داخل ہوا۔

"آپ کا کام مکمل ہو گیا؟" وہ براہِ راست جھومر سے مخاطب ہوا۔

"ہاں داور! کام مکمل ہو چکا ہے مگر تمہارا کام ادھورا ہے۔" اس نے روشی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے معنی خیز انداز میں مسکرا کر کہا۔

ہاری الجھ کر روشی کو دیکھنے لگا۔

"کون ہے یہ؟" اس نے بڑی خوفناک سنجیدگی کے ساتھ اس سے سوال کیا۔

ہاری خاموش رہا۔

"کیا پوچھ رہی ہوں میں؟ کون ہے یہ؟ اسے کیا ہوا ہے؟ اس کے پاؤں میں بیڑیاں کس نے ڈالی ہیں؟"

وہ جذباتی انداز میں چیخی۔

"یہ کچھ نہیں بتائے گا روشی بی بی! [illegible] میں کون ہوں۔ کیا آپ کے [illegible] ہیں۔ آپ اپنی خوشیوں بھری زندگی کی طرف پلٹ جائیں، آپ کیلئے یہی بہتر ہے۔" عورت زنجیر پکڑ کر چارپائی پر بیٹھ گئی۔

روشی ساکت سی کھڑی اسے دیکھتی رہی، پھر مزید آگے بڑھی۔

"کیا نام ہے تمہارا؟" اس نے ملائم انداز میں نام پوچھا۔

"بدنصیبی، رسوائی، اندھیرا، تاریکی [illegible] کا نام دو!" عورت نے [illegible] جواب دیا۔

"میں نے تمہارے [illegible] نام پوچھا ہے۔" روشی [illegible] بولی۔

"آپ نام جان لیں گی کیا فرق پڑے گا مجھے یا آپ کو؟" وہ [illegible] ہوئے بولی۔

"جھومر بھابی! کیا نام ہے اس کا؟ کون ہے یہ؟" وہ بے بس سی ہو گئی۔

"روشی بی بی! آئیے واپس چلیں، آپ کچھ دیکھنا چاہتی تھیں، آپ نے دیکھ لیا۔" یہ جھومر بھابی [illegible]

[illegible]

ہاری کا سکون کمال تھا۔

روشی تیزی سے ہاری کی جانب بڑھی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے جھنجوڑا۔

"میں نہیں جاؤں گی اس وقت تک جب تک مجھے یہ پتا نہیں چلے گا کہ کون ہے یہ؟ اس کا کیا جرم ہے؟" وہ چیخ اٹھی۔

[illegible]

"بھوری! آپ کو کچھ [illegible] جب آپ چاہیں۔"

[illegible]

جھومر عورت کے ہاتھ سے پانی کا کٹورا لے کر روشی کی سمت بڑھی۔

[illegible]

وہ بجھے ہوئے انداز میں مسکرائی۔

[illegible]

عورت نے نظریں اٹھا کر اس کی سمت دیکھا، [illegible] دیکھتی رہی۔

[illegible]

عورت نے اتنا کہہ کر آنکھیں موند لیں۔

[illegible]

[illegible] آنکھیں کھول کر روشی کو دیکھا۔

[illegible]

عورت خاموش ہو گئی۔

"بارش! یہ کون ہے؟" اس کی آواز میں تشویش شامل ہو گئی تھی۔

"میں آپ کو بتاتی ہوں [illegible] آپ اس وقت [illegible] ساتھ چلیں۔"

[illegible]

"[illegible]" وہ اس کی طرف سے [illegible] تھی۔

[illegible]

"بارش!" محمود نے آواز دی۔

[illegible]

"آپ بھی آ رہے ہیں؟"

[illegible]

"میں باہر نہیں آ سکتی [illegible]" محمود نے انکار کر دیا۔

[illegible]

"ارے محمود بھائی [illegible]"

[illegible]

[illegible]

شادی کے دن ہیں قریب

ہم اور وحشت سے ہو

تانیہ والی لہک لہک کر گانے لگیں۔

روشی نے ابھر کر ماہین کی سمت دیکھا۔

"کس کی شامت آ رہی ہے اب؟" وہ دانت نکالتی ماہین کے برابر میں بیٹھ گئی۔

"تمہارے سسرال والے آ رہے ہیں ڈیٹ لینے۔" ماہین نے کچھ بھی کہے بغیر مطلع کیا۔ ساتھ ساتھ وہ اس کے چہرے کا بھی بغور جائزہ لے رہی تھی۔

روشی تو جیسے ایک دم جانے میں آگئی۔ چہرے کا اس سے بولا ہی نہیں گیا۔

"سسرال والے۔" کس قدر اجنبی سا محسوس ہوا تھا یہ لفظ۔

"کس بات کی ڈیٹ لینے۔" وہ جھجک پر قابو پاتے ہوئے بس اتنا ہی بول سکی۔

"جنگ کی۔" روبی چمک کر بولی۔

"اللہ نہ کرے۔ اچھی بات منہ سے نکالو۔" گلو نے ٹوکا۔

"آج شام چار بجے تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ تم بھی طرح تیار ہو جانا۔" سو نے کہا۔

"ٹھیک ہے اعتبار، تمہیں پتا ہے ایک ریوالور سیون ایم ایم کی ایک [illegible] اصل وہ بھی ہوا کے جھونکے سے [illegible] سب سے اچھی تیاری ہوگی۔" اس نے گھورتے ہوئے لہجے میں کہا۔

گلو زری معصومہ اور ماہین نے اس کے لہجے کا زہریلا پن یوں محسوس کیا تھا جیسے وہ ان کی ذات سے الگ [illegible] دوسری لاابالی لڑکیوں نے اسے اس کا مخصوص "اسٹائل" سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا۔

ماہین نے بڑی ہی "معاملاتی نگاہ" سے ان کا جائزہ لیا۔ پھر اس کا نرم گرم سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

"پلیز ہو ورسٹ [illegible] اپنا موڈ خراب نہیں کرو۔"

"فکر مت کریں۔ انسانوں کو بھی یوں استعمال کرتے ہیں جیسے کچن میں [illegible]" وہ بولی۔

"اس کا مطلب ہے شام کو کھانے پر بڑی زبردست [illegible] ہوگی۔" مریم تصویر کے دوسرے رخ سے دیکھ رہی تھی۔

"رات کو۔" یہ سنجیدہ تھی کی۔

"ہاں بھئی۔ وہی وہی۔" مریم نے صلح جو انداز میں جواب دیا۔

"جاؤ تم اپنے کمرے میں۔ میں ابھی آتی ہوں۔" ماہین نے خود شرارے کا دامن اٹھا کر پیچھے سے کہا۔

"ابھی تو میں اپنے ایک اہم مشن پر جا رہی ہوں۔ ابھی فی الحال آپ ان سب سے [illegible] آ رہے گے۔ ٹھیک ہے۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مشن... کیسا مشن۔ کیا گھر سے باہر جا رہی ہو؟" ماہین الجھی۔

"نہیں۔ بس گھر میں، آپ فکر نہ کریں۔ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ [illegible]"

میں چلتی ہوں۔

وہ ماہین کے ہاتھ سے آہستگی سے ہاتھ چھڑا کر باہر چلی گئی۔

"کیا پتا ابھی سے تیاری ہو رہی ہو جی۔" وہ [illegible]

[illegible]

"بس، ابھی۔" [illegible]

[illegible] "ابھی تیار نہیں ہوگی۔"

[illegible]

"کہیں تیار نہیں ہوگی۔ کیا شرمانے کی [illegible]" مریم [illegible]

تکلیف ہوئی۔

"وہ بھی شرمائی و مانی [illegible]"

[illegible]

ساری لڑکیاں کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ مگر ماہین صرف [illegible] جن کا [illegible] دوسروں سے مختلف [illegible]

[illegible] سے متعلق [illegible] ہوئی لگ رہی تھی۔

[illegible] "چپ" [illegible]

سب شام کی تیاری کا موضوع لے کر باتیں کرنے لگیں۔

"مرسوتی" اس نے گودام سے [illegible] مرسوتی کو آواز دی۔

"جی... سائیں... بی بی" وہ رات کی وجہ سے بہت ڈری ہوئی تھی۔ گودام کا دروازہ [illegible] آئی۔

"خان کدھر ہے؟"

"خان گھر چلا گیا سائیں۔" وہ [illegible] کی طرف دیکھی۔

"اچھا... وہ اور [illegible] صاف [illegible] دونوں میں" [illegible]

[illegible] "وہ [illegible] ہوگی۔" وہ [illegible]

"میں بھول گئی تھی بی بی۔ [illegible]"

[illegible] خان کی چلم بھرنے چلی گئی۔ [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] بی بی۔ [illegible]

[illegible]

"یقین کیجئے۔ اس قصے میں ہمارا کوئی [illegible]" [illegible]

[illegible]

"شاید انہیں بہت اذیت ہو چکی ہے اس سے۔" ہادی نے جواب دیا۔

"اذیت تو انہیں تم سے بھی بہت ہو چکی ہے۔" روشی نے طنز سے مسکرا کر کہا۔

ہادی خاموش رہا اور قریب کھڑے سفید گھوڑے کی پشت سہلانے لگا۔

"ایک بات سنو ہادی۔"

"جی؟" وہ اس کے لہجے پر سنبھلا۔

[illegible]

"کیوں کیا ہو گئی ہوں؟" وہ بگڑی۔

"کچھ نہیں۔ ہر حال میں حضرت خواہ ہوں۔ کسی بھی قسم کی خدمت سے قاصر ہوں۔" ہادی نے [illegible]

[illegible]

"ایک بات کہوں؟" اس نے جاتی ہوئی روشی کو مخاطب کیا۔

روشی رک کر اس کی بات کا انتظار کرنے لگی۔

[illegible]

"پتہ ہے کیا ہو تم؟" اس نے دانت پیسے۔

ہادی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

[illegible]

[illegible]

وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

[illegible]

شاید وہ باہر گئی تھی۔

[illegible]

اس نے خالی بستر دیکھا اور [illegible]

[illegible]

"ہاں [illegible]" وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

مرجان نے نفی میں گردن ہلائی۔

"مجھے بلا رہی ہیں؟"

مرجان نے اثبات میں گردن ہلا دی۔

"انہیں کس نے بتایا کہ میں یہاں ہوں؟" وہ الجھی۔

[illegible]

مرجان نے زور زور سے اثبات میں گردن ہلائی۔

[illegible]

"السلام علیکم" اس نے جھجکتے ہوئے [illegible] سلام کیا۔

"وعلیکم السلام!" [illegible]

وہ وہاں ان کے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"کیا کر رہی تھیں؟" اماں کی پاٹ دار آواز ابھری۔

"کچھ نہیں۔" اس نے نظریں چرائیں۔

"پیچھے کیا کرنے گئی تھیں؟" انہوں نے اس کا چہرہ بغور دیکھا۔

روشی خاموشی سے اپنے پاؤں دیکھتی رہی۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے؟" وہ [illegible]

"جھومر بھابی کے پاس گئی تھی۔" بالآخر وہ بولی۔

"کسی کی بھابی نہیں ہے وہ۔ بس وہ ظفری کیلئے ہے۔ باقی حویلی والوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔" وہ سختی سے گویا ہوئیں۔

"اب وہ ظفری بھائی کی دلہن ہیں تو سب کی رشتے دار تو ہو گئیں۔" اس نے بھی [illegible] سے کہا۔

"تمہارے رشتے دار بس وہی ہیں جو ہم کہیں گے [illegible]" وہ درشتی سے بولیں۔

"رشتے قدرتی ہوتے ہیں۔ کسی کے کہنے یا نہ کہنے سے رشتے نہیں بنتے۔" اس نے بے خوفی سے جواب دیا۔

"یعنی تمہارا [illegible] کا کوئی ارادہ نہیں؟" وہ اس کی بے خوفی سے مزید غصے میں آ گئیں۔ وہ خاموش رہی۔

"روشانے ـــــ تم ہمارے لئے مسئلہ بن رہی ہو۔ جس کا حل بابا صاحب نے ڈھونڈ لیا ہے۔ ہم آج تمہارے سسرال والوں کو کوئی قریبی تاریخ دے دیں گے۔ مگر جب تک تمہاری بارات نہیں آ جاتی۔ تم پیچھے نہیں جاؤ گی۔ اگر ایسا کرو گی تو ہم تمہیں تمہارے باپ کے پاس بھجوا دیں گے۔"

"مجھے منظور ہے۔ میں آج ہی پاپا کے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ مگر مجھے صرف یہ بتا دیجئے۔ ظلم اور زبردستی کیا ساتھ ساتھ چل سکتے ہیں؟" اس نے آہستہ آواز میں سوال کیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" وہ برہم ہوئیں۔

"کسی [illegible] کے ساتھ ایک معصوم لڑکی کو باندھ دینا۔ یا کسی کمزور کو جبراً قانون سے بالاتر ہو کر قید رکھنا [illegible] ایک ظلم کے علاوہ اور کیا نام دیا جا سکتا ہے؟"

جانے اتنی جرات اس میں کہاں سے آ گئی تھی۔ [illegible] خلاف غصے کے جذبات نے اس کے حواس [illegible] کر دیئے تھے۔

"تمہیں بابا صاحب کے ذاتی معاملات میں [illegible] کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنا کام [illegible]"

[illegible] شدید غصے سے بولیں۔

[illegible] کے قریب آ گئی۔

[illegible]

"جاؤ ـــ [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ خاموشی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

یار علی خان [illegible] لان میں بیٹھے [illegible] تھے۔

روشی کو دور سے آتے دیکھ کر [illegible] لگے۔

"آپ ابھی یہیں آ گئیں؟"

"جی، [illegible] آپ سے [illegible]" اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کام ہے، بیٹا؟"

"روشی کے سسرال والے آ رہے ہیں [illegible] تاریخ لینے۔" اس نے ان کا چہرہ دیکھا۔

"ہوں۔" یار علی خان کے چہرے پر [illegible] گہری سنجیدگی پھیلنے لگی۔

"[illegible] کر رہی ہیں؟" وہ گویا ہوئے۔

"ہوں ـــ [illegible]"

یار علی خان [illegible] بالوں میں [illegible] پھیرنے لگے۔

"ایک بات کہوں آپ سے؟" [illegible]

"ہوں" گویا اجازت دی گئی۔

"میں محسوس کر رہی ہوں کہ روشی اس رشتے سے خوش نہیں ہے۔" [illegible]

"ہوں، ٹھیک ـــ پھر؟" وہ [illegible]

"آپ [illegible]" [illegible]

"اس میں [illegible] کی کیا بات ہے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"ہمیں کچھ مشکل ہوگی۔" اس سے بڑی عمر کی لڑکیاں بھی حویلی میں موجود ہیں تو اس کی شادی کی کیا جلدی ہے۔
ماہین نے الجھ کر سوال کیا۔

"ان میں سے اکثر کے رشتے طے ہو چکے ہیں۔" یاور علی خان نے بڑے سکون سے جواب دیا۔

"تو روشی کا رشتہ باہر کیوں کیا۔ کیا وہ گھر کے لڑکوں کے قابل نہیں ہے؟" ماہین نے جرح کی۔

"جس لڑکے سے روشی کا رشتہ طے ہوا ہے وہ اچھا ہے۔ ذاتی کاروبار ہے اور [illegible] تجارت کر رہا ہے۔ گڈ لکنگ ہے۔ اس کا باپ بابا صاحب کو بہت عزیز ہے۔ [illegible] بہت آگے جا چکا ہے۔ [illegible] کرلیں کہ [illegible] بابا صاحب کا [illegible] علیم الدین بابا صاحب کیلئے [illegible] مشکل گزاری کے وقت بابا صاحب نے [illegible] گزشتہ بیس سالوں سے علیم الدین بابا صاحب کے ساتھ ہیں۔ کبھی ایک پیسے کی گڑبڑ نہیں ہوئی [illegible] بااصول اور صاف ستھرے انسان ہیں۔"

"مگر اس کا کیا کریں کہ روشی راضی نہیں ہے۔" ماہین نے بے صبری سے ان کی بات کاٹ دی۔

"تو آپ کر لیجئے نا راضی۔" یاور علی خان نے آن واحد میں سارا بوجھ اس پر ڈال دیا۔

"یہ تو زبردستی ہوگی۔" ماہین نے احتجاج کیا۔

"ابھی اس کی عمر اتنی قابل اعتبار نہیں ہوئی کہ اس کے فیصلوں پر بھروسہ کیا جائے۔" یاور علی خان نے دلیل دی۔

"تو پھر اس عمر کا انتظار کرنا چاہیے۔ اگر یہ پھندا [illegible] اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا تو [illegible] چھوڑ دے گی۔" ماہین کو ان کا انداز بے حس محسوس ہوا تھا۔

"اسے اچھی راہ دکھانا، برا بھلا سمجھانا ہمارا فرض ہے۔ [illegible] رشتے کا تقاضا ہے ہم اس کے [illegible] اور [illegible] کریں۔" یاور علی خان نے ماہین کو سمجھانے کی کوشش کی۔

"جب اس کی عمر قابل اعتبار [illegible] ہم فیصلوں سے [illegible] عظیم نقصانات بھی ہو سکتے ہیں۔" ماہین پر ان کی کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

یاور علی خان آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے پہلو میں آکر بیٹھ گئے۔

"اس کے ساتھ بہت اچھا ہو رہا ہے۔ وہ جب ان لوگوں میں جائے گی تو بہت مطمئن اور خوش ہوگی۔ آپ یقین کریں۔" وہ سگریٹ سلگانے کے دوران گویا ہوئے۔

"اسے یہ وہم ہو گیا ہے کہ بابا صاحب سزا کے طور پر اس کی شادی کر رہے ہیں۔"

"سزا کے طور پر؟" ماہین نے حیرانگی سے ان کی بات کاٹ دی۔

"کیسی سزا — اور کس بات پر سزا؟" وہ بے تاب ہو گئی۔

یاور علی خان [illegible]

[illegible] سے کھیلنے لگی۔

[illegible]

"پچھلے [illegible]"

[illegible] اطلاع [illegible]

ماہین [illegible] کی عقل [illegible]

"کبھی آپ نے اس سے پہلے [illegible] کبھی ذکر نہیں کیا؟" ماہین اچھی طرح [illegible] ہو کر بیٹھ گئی۔ گویا اب وہ [illegible] تفصیلی بات کرے گی۔

"ایسی گھریلو باتوں کا کوئی موقع محل نہیں [illegible] تکلیف [illegible]" وہ [illegible] لگے۔

"آپ [illegible] سب [illegible] بھی چھوٹی سی بات [illegible] جاتی ہے۔"

انہوں نے ایک اور [illegible] مخصوص [illegible] ان کی [illegible] کرنے کی کوشش کی۔

"آپ کو پتا ہے۔ وہ بات [illegible]؟" ماہین کی ذہنی حالت [illegible] تھی۔

"نہیں [illegible] مجھے [illegible] یہاں [illegible] سکتا ہے۔" وہ [illegible] کہہ رہے تھے۔

"اب آپ کو بات [illegible] آپ [illegible] سکتے ہیں۔"

"اب [illegible] کوشش کرے [illegible] نہیں [illegible] سکتی۔"

[illegible] نہیں تھا۔

"آپ [illegible] اعتبار [illegible] ماہین [illegible] کوئی بڑی بات [illegible] جب آپ [illegible] تھیں۔ بابا صاحب نے [illegible] چاہتی تھی [illegible] کوئی بات [illegible]"

یاور علی خان نے [illegible] ماہین کو [illegible] کوشش کی۔

"تو [illegible] ٹھیک ہے [illegible] خلاف اس کی احتجاج [illegible]"

[illegible]

[illegible]" ماہین نے جواب میں [illegible]

"[illegible] کوئی بات نہیں تھی۔" یاور علی خان نے [illegible] سگریٹ [illegible] کوشش [illegible]

[illegible] آواز میں [illegible]

"تو اس واقعے کے بعد [illegible]" ماہین نے ان کے چہرے [illegible]

"آپ [illegible] کر دیں [illegible] جب وہ راضی نہیں ہے۔" ماہین کا انداز [illegible]

"ایسا آسان [illegible] ہے ماہین۔ [illegible] صاف نظر آ رہا ہے [illegible]"

[illegible]" یاور علی خان نے [illegible] ہے۔

"[illegible] آپ اس کی شادی [illegible]"

فولکت پہنچیں گی، پھر آپ اس کی رائے لیں اور اس کے جذبات کا احترام کریں۔" وہ اداس محسوس ہو رہی تھی۔

یاور علی خان کا جاگیردارانہ مزاج ایک دم مشتعل ہونے لگا۔ وہ جو بے کا جواب چاہتے تھے۔ اس نے محسوس کر لیا کہ سارہ جان کی ترجیحات کا احترام کر رہی تھی۔ حالانکہ اس کے لیے ان کے سامنے باشعور تعلیم یافتہ اور اپنے شرعی حقوق کا قانونی ادراک رکھنے والی ایک خود مختار لڑکی تھی جس کی آواز میں تحکم اور گرج سے بھی … بول رہا تھا۔

"ملاقات کرنے سے پہلے اس وقت میرے پاس کوئی ٹھوس وجہ نہیں۔ اس نے واضح طور پر میرے سامنے انکار کیا تھا۔ میرا خیال تھا چند دنوں میں وہ راضی ہو جائے گی لیکن اب میں اپنے ایک خیال پر … فرصت میں اس سے معلوم کریں، وہ کسے پسند کرتی ہے؟ آپ مجھے الزام دیتی ہیں۔ یہ کام میرا ہے۔ … مسز عظیم الدین کی آمد سے پہلے مجھے بابا صاحب سے بات کرنی ہو گی۔

اور اسے یہ بتا دیجیے کہ اگر وہ خودکشی کرنے کی حماقت کرتی تو شاید ایسے حالات اسے کسی … انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے وہ سو بار سوچے گی۔"

وہ لباس تبدیل کرنے کی غرض سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے چپ چاپ سی ماہین پر ایک نگاہ ڈالی تھی … ضرور سوچا تھا کہ جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو بیوی کتنا اہم رول ادا کرتی ہے۔ خاص طور پر جب بیٹیاں بڑی ہو جاتی ہیں۔ انہیں ماہین کی اہمیت واضح طور پر محسوس ہو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میں جاتی ہوں۔" وہ بہت بھاری بوجھ اپنے کندھے پر اٹھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اور وہ منتظر وہ اس کے ساتھ ورقی کے کمرے میں آ گئی تھی۔

وہ بستر پر اوندھی پڑی تھی۔

"سو رہی ہو، مہ تاب؟" ماہین نے قریب پہنچ کر اسے مخاطب کیا۔

"نہیں، رو رہی ہوں اپنی قسمت کو۔" وہ سیدھی ہو گئی۔

"عقل مند لوگ ایسی جاہلوں کی باتیں نہیں کرتے۔"

وہ اپنے پیر … سکون سے بیٹھ گئی۔

… انہیں … کا کوئی رشتہ رکھتا۔

"کون سے ہو کر آئی ہیں؟" وہ مسکرا پڑی۔

"کوئی سی ہوتی ہوں۔" ماہین بھی جواباً مسکرا دی۔

"آپ کسی خاص مہم پر آئی ہیں؟"

وہ اسی … اور سنجیدہ ہو گئی۔

ماہین نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

"چھوڑیں خالہ! کیا فائدہ ایسی باتوں کا" وہ طرح دے گئی۔

"تم تہمینہ سے شادی پر ناخوش کیوں ہو؟ اچھا خاصا تو ہے" ماہین نے سوال [illegible] کیا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ وہ اچھا خاصا نہیں ہے" اس نے [illegible] کے انداز میں جواب دیا۔

"تو پھر؟" ماہین کی حیرت فطری تھی۔

"سب اچھے ہیں۔ اور سب اچھے ہی نہیں لگتے" وہ کسی گہری سوچ میں [illegible] سے گویا ہوئی۔

"پھر تمہیں کون اچھا لگتا ہے۔ ویسے اس سوال کا اب کوئی فائدہ تو نہیں۔"

ماہین نے کن انکھیوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیوں فائدہ نہیں ہے؟" روشی کی تمام حسیات متحرک ہو گئیں۔

"بھئی آج تو تمہاری شادی کی تاریخیں دی جا رہی ہیں" ماہین نے بظاہر بڑی لاپرواہی سے کہا۔

"کون دے رہا ہے؟ مجھ سے بھی پوچھا ہے [illegible] یہ شادی تو میرے اقرار سے ہی مکمل ہوگی۔ اور میں [illegible] نہیں۔ اگر یہ لوگ گھر کی بات باہر [illegible] تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں" اس نے بے خوفی [illegible] سے کہا۔

"یہ تو بہت بری بات ہے روشانے۔ یہ سب تم سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ کیا محبت کرنے والوں کے ساتھ یہی کرتے ہیں" ماہین نے بہت سنجیدگی سے کہا۔

"میں تمہیں دادی اماں کی مجبوری کو [illegible] مستقل دکھ دینے کے انتظامات کرتے ہیں اور محبتوں کے دعوے کرتے ہیں۔ آپ ان کی وکالت نہ کریں۔ [illegible] میں بھی اپنی ہی کروں گی۔"

"مگر نقصان میں پھر بھی [illegible] ہوگا"۔

ماہین کا انداز [illegible] تھا۔ اس میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ [illegible] کے پاس محفوظ تھا۔

"اور یہ بات کہ زندگی کے [illegible] نہیں کروں گی۔ [illegible] جاتا ہے۔"

"چونکہ تمہیں ہر کام میں جلدی ہوتی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

"ابھی تو ان کو دیکھیں"۔

ماہین بری طرح چونک پڑی۔ جیسے کسی نے [illegible] اس نے [illegible] بیٹھے ہو۔

"کیا ہوا؟"

روشی کا دل بری طرح دھڑک کر رہ گیا تھا۔ ماہین میں خالی اور نظریں جھکا گئی۔

"یہ تم نے کیا کیا [illegible]؟" وہ اس سے بھی پوچھ گئی۔

چند لمحوں تک دونوں کے درمیان گہرا سکوت طاری رہا۔

"تو پھر انکار ہی تمہارا جواب ہے؟" بالآخر ماہین نے خاموشی توڑنے میں پہل کی۔

"کوئی فائدہ ہے کیا؟ [illegible] کسی طرح میری شادی کا فیصلہ ختم کروا دیں۔ میں ہمیشہ آپ کی احسان مند رہوں گی"۔ روشی نے بجھے بجھے سے انداز میں کہا۔

ماہین یک دم چپ سی ہو گئی۔

پھر ایک دم کھڑی ہو گئی۔

"وہ دل بہت اچھا ہے اس کی عادات بہت پسند ہو ماہین مگر افسوس ـــ تم میں تمہیں کسی بھی قیمت پر کھونا نہیں چاہتی۔ اچھا میں چلتی ہوں"۔

روشی دوبارہ سے بہم دراز ہو گئی۔ بہت تھکا ہونے کے باوجود [illegible] نہیں ہوا تھا۔

ماہین واپس اپنے بیڈ روم میں آئی تو دیکھا دراب علی خان [illegible] آنکھیں دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے فوراً سے فائلز بند کر دیں۔

"آئیے جناب! وقت بہت کم ہے بڑی دیر لگا دی ہے"۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے پاس آ کر بیٹھنے کو کہا۔

ماہین ان کے پاس بیٹھنے کی بجائے تھوڑے فاصلے پر رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس کا خاموش اور سہما سا انداز انہوں نے محسوس کر لیا تھا اور اب وہ اس کی آواز سننے کے منتظر تھے۔

"ایک درخواست کروں آپ سے؟" [illegible] جھک گئی۔

"ضرور کہیے"۔ وہ اس کے چہرے پر نظریں جما کر کچھ سوچنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"کسی طرح بھی آپ سے ہو سکے تو پلیز روشی کی شادی کا معاملہ ختم کروا دیں ورنہ وہ بہت دکھ اٹھائے گی۔ [illegible] انسان کی انا تو"۔

وہ بہت دھیمی آواز میں ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی۔

"میں نے آپ کو کوئی کام [illegible]"۔ ان کی اس ایک نظر نے [illegible] ماہین کا چہرہ [illegible] ہو گئیں۔

"[illegible]"۔

دراب علی خان نے [illegible] کہا۔

"دراصل جہاں [illegible]"۔

[illegible]

"[illegible]"۔ دراب علی خان [illegible]۔

"آپ [illegible] نہیں ہو سکتے"۔ ماہین نے جواب دیا۔

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"۔ ماہین نے [illegible] بات کاٹ دی۔

"آپ [illegible]"۔ دراب علی خان نے بھی [illegible] سے جواب دیا۔

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible] کہا۔

"وہ نہیں مانے گی"۔ ماہین نے [illegible] جواب دیا۔

"تو پھر آپ [illegible]"۔ وہ [illegible] ہو گئے۔

"[illegible]"۔ ماہین نے [illegible] استفسار کیا۔

"[illegible]"۔ انہوں نے [illegible]۔

"[illegible]"

ماہین [illegible]

میں [illegible]۔

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

ان کے انداز میں [illegible]

ماہین [illegible]

[illegible] ماہین کا چہرہ [illegible]

"[illegible]"

"نہ تو مجھے نہیں معلوم مگر مجھے ایسی کوئی بات نظر نہیں آ رہی [illegible] میرے ساتھ۔"

اس نے روشی کا ہاتھ تھاما۔

وہ اٹھ کر ماہین کے ساتھ ہو لی۔ ماہین نے محسوس کیا جیسے اس کی چال میں غیر معمولی دھیما پن ہے۔

کمرے میں ماہین پہلے داخل ہوئی اور اس کے پیچھے پیچھے روشی۔

"السلام علیکم پاپا۔"

اس نے ان سے بہت فاصلے پر بیٹھنے کیلئے جگہ تلاش کی۔

"وعلیکم السلام، ٹھیک ہو؟" ان کا انداز بے تاثر تھا۔

"جی تھینکس۔" وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"میں تم سے اس موضوع پر بات کرنا تو نہیں چاہ رہا تھا جس پر کرنے جا رہا ہوں اس لئے کہ مجبوری ہے تمہیں پتا چل چکا ہوگا کہ [illegible] آ رہے ہیں۔" انہوں نے مختصر تمہید کے بعد فوراً ہی بات شروع کر دی۔

روشی خاموش رہی۔

"اور اب بھی میں تم سے [illegible] بات کرنا چاہوں گا اور یہ بھی [illegible]" مختصر جواب۔

مجھے اپنی کوئی بات اچھی طرح یاد ہے [illegible] والی رات میں نے تم سے [illegible] کوئی بات [illegible] رہو۔ میں آج بھی اپنی بات پر قائم ہوں [illegible] کہنا چاہتا ہوں [illegible] ماہین بتا رہی تھیں کہ وہ لوگ جن کا ذکر [illegible] ان لوگوں کے تعارف کے بعد ماہین نے جو اندازہ لگایا ہے [illegible] محسوس کرنے کے بعد ہی کہا ہے [illegible] تم نہیں کر سکتی تھیں؟" وہ بہت نرم انداز میں کہہ رہے تھے۔

"لوگ... کون لوگ؟ کیا بتایا ہے خالہ نے؟" اس نے الجھے ہوئے انداز میں ماہین کی سمت دیکھا۔

"میں بھی نہیں [illegible] پاپا آپ کن لوگوں کی بات کر رہے ہیں؟" اس نے ماہین کی طرف قدرے پریشان کن انداز میں دیکھتے ہوئے باپ سے سوال کیا۔

"انہی لوگوں کی جن کے بارے میں تم نے ماہین سے بات کی ہے۔" اس بار وہ قدرے تیکھے لہجے میں بولے۔

"لوگ؟" اس نے ماہین کی طرف دیکھا۔

"میری 'ان' سے ابھی وضاحت کے ساتھ بات نہیں ہوئی ہے۔"

اس نے روشی کو کچھ سمجھانے کی کوشش کی۔

روشی سر جھکا کر ہاتھ مسلنے لگی۔

"کون لوگ ہیں وہ؟ کہاں رہتے ہیں؟" [illegible] خان نے اس کی طرف [illegible]

"وہ لوگ [illegible] پاپا۔" اس نے قدرے [illegible] کر جواب دیا۔

[illegible]

وہ دونوں [illegible]

ماہین [illegible] اس کے [illegible] آ گئی۔

[illegible] اپنی جگہ بیٹھے رہ گئے۔

[illegible]

"[illegible] ماہین! آنکھیں [illegible] بیٹھی [illegible]"

بیٹا" [illegible] بابا صاحب سے [illegible]

"میں جانتا ہوں وہ نہیں مانیں گے [illegible] ویسٹ آف ٹائم [illegible]"

"صرف انکار ہی نہیں ہے، اپنے اسٹیٹس کو بھی خیال میں [illegible]"

"آؤ روشی! میرے ساتھ آؤ۔" ماہین نے روشی کا ہاتھ [illegible]

"آپ وہاں نہیں جائیں گی ماہین!" [illegible] علی خان نے اسے ٹوکا۔

وہ ٹھہر گئی۔

"اچھا ٹھیک ہے، میں وہاں نہیں جاؤں گی مگر ابھی آتی ہوں روشی۔"

ماہین نے [illegible] انداز میں کہہ کر روشی کا ہاتھ تھام کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

وہ روشی کو لے کر اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔

"خالہ! میں ایک جیتی جاگتی انسان ہوں [illegible] کہ ان کے تمام معاملات میری زندگی ہی سے شروع ہیں نا!" وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی تیزی سے بولی۔

"[illegible] کوئی [illegible] حرکت کرنے کی کوشش کی۔" ماہین نے روشی کی صورت دیکھی۔

"خالہ! [illegible] میرے اعصاب ٹوٹ [illegible] ہیں ان کے ساتھ [illegible] شادی کوئی اتنی اہم بات نہیں کہ تمام لوگ [illegible] صرف اسی موضوع پر مرکوز کر دیں، شادی کے بعد [illegible] جاتی ہے، کسی شوہر کے انتقال سے بھی عورت پر [illegible] آ جاتی ہے۔" وہ بہت دکھ سے کہنے لگی۔

"یہ بات نہیں ہے روشی! اولاد بہت بڑی ذمہ داری ہوا کرتی ہے اور [illegible] کی خواہش ہوتی ہے [illegible] خوشیوں بھری زندگی گزاریں۔" ماہین نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"مگر بابا تو میرے لیے کانٹوں بھری زندگی کا انتظام کر رہے ہیں۔" وہ [illegible] کر بولی۔

"یہ تمہاری وقتی سوچ ہے، وہاں تمہیں اتنا پیار اور آرام ملے گا [illegible] بھول جاؤ گی۔"

ماہین نے اس کے نزدیک بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"آپ بھی خالہ! آپ بھی؟" اس کی آواز بھر آ گئی۔

ماہین نے بے ساختہ اس کو اپنے شانے سے لگایا اور اس کی پشت پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

"تمہارا کیس بہت کمزور ہے روشی! اگر مجھے ایک فیصد بھی امکان محسوس ہوتا [illegible]

[illegible]

بھی سوچ [illegible]

"اچھا ایک بات [illegible]"

اس کی آواز [illegible]

روشی [illegible] سوچ رہی تھی۔

"روشی بیٹا!" [illegible]

"خالہ! [illegible]"

وہ عجیب سی [illegible]

"میں کیا مطلب؟" ماہین نے [illegible]

"بے وقوف لڑکی! ابھی [illegible]"

"روشی تو [illegible]"

ماہین خود کلامی کے انداز میں گویا ہوئی تھی۔

"[illegible]"

ماہین کی بے ساختہ ہنسی چھوٹ گئی۔

روشی نے [illegible]

ماہین نے بے ساختہ اسے گلے سے لگا لیا۔

"روشی! اچھا! یہ سب یہاں نہیں ہو سکتا۔"

"تو پھر [illegible]" وہ اس کے شانے پر سر ٹکائے [illegible] انداز میں گویا ہوئی۔

"ہوں [illegible] کوشش کرتی ہوں۔"

اپنے بچے کے [illegible]

"اچھا ٹھیک ہے، تم [illegible] ٹھیک ہے؟"

وہ اس کا شانہ تھپتھپا کر باہر چلی گئی۔

اور روشی اس کی جانب [illegible] سوچ میں تھی۔

شام کے چار بجے [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

ماہین ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی [illegible] بالوں کو سمیٹ کر رہی تھی۔

بادل علی خان اسی ہم [illegible] گہری سوچوں میں غرق [illegible] تھکن سے کام [illegible] انداز سے تھے۔

"ہوں ... سنی!" انہوں نے دستک کا جواب دیا تھا۔

عالم جب اندر داخل ہوئیں۔

بادل علی خان سنبھل کر بیٹھ گئے۔ "آپ بھابی بیگم!"

"تیار ہو گئیں ماہین؟ مہمان بھی آ چکے ہیں، ایسا کرو روشی کو بھی کہہ دو [illegible] کی ساس اس کے پاس جائیں گی [illegible] مہمانوں کے پاس آ کر بیٹھ جاؤ [illegible] ہم میں ہیں۔"

"جی بہتر میں تو تیار ہوں کہہ دیتی ہوں روشی سے۔" [illegible]

"بادل، تم نہیں آ رہے ہو؟" انہوں نے ڈریسنگ [illegible] بادل علی خان کو [illegible] دیکھ کر [illegible] کی۔

"آ رہا ہوں، بس [illegible] آ رہے ہیں۔" انہوں نے ماہین کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔ عالم جب کمرے سے باہر چلی گئیں۔

"آپ روشی کو تیار کر آئیں، میں [illegible] کر رہی ہوں اتنی دیر میں۔ ٹھیک ہے؟"

ان کا انداز [illegible] جیسے وہ اندر روشی [illegible] کا انتظار ہو۔

"جی۔" ماہین نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھ کر جواب دیا۔

بادل علی خان اٹھ کر باتھ روم میں چلے گئے۔ اور ماہین روشی کے بیڈ روم میں چلی آئی۔

روشی بیڈ روم میں موجود نہیں تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر باتھ روم کے دروازے پر دستک دی۔ اندر [illegible] کی [illegible] ہوئی تھی۔

اس نے دو تین بار دروازہ [illegible] دستک دے کر [illegible] روشی کو آواز دی۔ مگر جواب میں بدستور خاموشی تھی۔

اس نے اندر جھانکا۔ باتھ روم خالی تھا۔ وہ الجھی ہوئی [illegible] باہر آ گئی۔

سامنے سرخ ساڑھی [illegible] سرسوتی [illegible] آ رہی تھی۔

"سرسوتی" اس نے آواز دی۔

"ہاں بی بی!" وہ اس کی طرف تیزی سے بڑھی۔

"تم نے دیکھا، کیا روشی ہال میں ہے؟"

"[illegible]" وہ [illegible] ہال کی طرف بڑھ گئی۔ ماہین وہیں کھڑی [illegible]

[illegible] دی۔

"[illegible] اے بی بی۔ [illegible] دیکھ [illegible]۔"

[illegible] کی طرف بڑھ گئی تھی۔

[illegible] گئے تھے۔

[illegible]

"[illegible]" ماہین [illegible] آ رہی تھیں [illegible] انہوں نے

[illegible] پوچھا تھا۔

"روشی [illegible] ماہین نے [illegible]

"[illegible] روشی [illegible] انہوں نے [illegible]

[illegible] عالم جب کے [illegible]

[illegible]

"[illegible]" عالم جب کے چہرے پر [illegible]

"[illegible]" ماہین نے [illegible] دیا۔

"[illegible]" عالم جب کے [illegible]

"[illegible]" ماہین نے جواب دیا۔

"[illegible]" عالم جب [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" عالم جب نے [illegible]

[illegible]

"آپ کمرے میں [illegible]" [illegible]

"[illegible] میں [illegible]" ماہین نے جلدی سے بتایا۔

"[illegible]" ماہین نے [illegible]

[illegible] عالم [illegible]

"[illegible]" اس نے [illegible] عالم جب کی طرف دیکھا تھا۔

"[illegible] سرسوتی [illegible]" انہوں نے ماہین کے چہرے پر [illegible] جواب دیا۔

"[illegible]" [illegible] تھیں۔

"[illegible]" عالم جب نے [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible] آئی۔

وہ فرقان کے پاس آ کھڑے ہوئے اور ان کے شانے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

[illegible]

باور علی خان کی پیشانی پر بھی بل پڑ گئے۔ [illegible]

[illegible]

ان کے لہجے میں پہلے کبھی [illegible] تھا۔

"اے... [illegible] گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں"۔ وہ روتے ہوئے گویا ہوئیں۔

[illegible]

"ماہین۔ بھابی بیگم کو پانی پلاؤ۔ میں بابا صاحب کے پاس جا رہا ہوں"۔

وہ ساتھ ہی ماہین کی طرف پلٹ کر گویا ہوئے اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

باور علی خان نے بابا صاحب کی خواب گاہ کے دروازے پر دستک دی اور اجازت کا انتظار کیے بغیر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔

"آؤ آؤ باور بھی۔ ہم تمہیں ہی بلوانے والے تھے۔ وہ مہمان آ چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ رات کے کھانے سے پہلے تمام معاملات طے کر لیے جائیں [illegible]"

بابا صاحب ایک بھاری [illegible] بیٹھے تھے۔ [illegible] ایک طرف سرکا دیا [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ کے سامنے [illegible] بیٹھ گئے۔

بابا صاحب نے [illegible] فرقان کی [illegible]

[illegible]

"یہ بات تو ہے۔ مجھے انکار نہیں ہے۔ مگر باپ کی حیثیت سے آپ [illegible]

مگر ہم باپ کی حیثیت سے اس طرح کا کوئی حق استعمال نہیں کر سکتے۔ مجھے نہیں معلوم کہ مجھے باپ کی حیثیت سے [illegible] کس طرح استعمال کرنا چاہیے"۔ وہ اسی طرح سر جھکائے گویا ہوئے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"کیا وہ کہیں اور..." یاور علی خان [illegible]
تھیں۔

"شاہ" یاور علی خان کی نظریں [illegible]

"کون ہے وہ... کیا گھر میں" [illegible]

"مجھے ٹھیک سے پتا نہیں" [illegible]

[illegible]

یاور علی خان نے [illegible] جواب دیا۔

"[illegible]"

یاور علی خان چند لمحے خاموش رہے۔

"[illegible]"

[illegible]

یاور علی خان اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔

"بابا... [illegible] ٹوٹ گیا ہے" ان کی آواز کانپ رہی تھی۔

"گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں۔"

"بہت سے کام ہیں بابا صاحب [illegible]" یاور علی خان نے [illegible]

"آپ کیا بات ہو گی [illegible]"

یاور علی خان نے [illegible]

"وہ کمرہ [illegible]"

"مجھے کیا معلوم ہے نہیں" یاور علی خان نے [illegible] جواب دیا۔

"[illegible]" بابا صاحب [illegible]

"کوئی فائدہ نہیں اب [illegible]"

"مہمانوں سے تو معاملات [illegible]"

"[illegible]"

"کیا کروں بابا صاحب [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]" وہ آپ [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible] کی طرف بڑھ گئی۔

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"آپ سب چلے [illegible]"

[illegible]

اللہ حافظ۔

"[illegible]"

[illegible]

"کیوں؟" [illegible]

غصے سے وہ [illegible] شروع کر دی۔

"کہاں چلی گئی؟" [illegible]

"کیا اسے بابا صاحب نے [illegible] کہا تھا؟" [illegible] گیا تھا۔

"معلوم نہیں۔۔۔ بس آپ لوگوں سے یہ کہنا تھا [illegible]

کہ۔۔۔ [illegible] آپ لوگ۔"

ماہین نے اس کے [illegible] دیکھتے ہوئے کہا۔

جواب میں خاموشی چھائی رہی۔

چند لمحے خاموشی کے بعد ایک جانب سے سسکیاں ابھرنا شروع ہو گئیں۔

ماہین نے نظریں [illegible] کے پاس آ گئی۔

"یہ کیا بات ہوئی بھلا۔ جانے کہاں گئی [illegible] بری بات" [illegible]

اسی دم عالم جب اندر داخل ہوئیں۔ لڑکیاں اپنی اپنی جگہ سنبھل کر بیٹھ گئیں۔

"ماہین۔"

"جی؟" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم [illegible] کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آ جاؤ۔ مہمان وہیں ہیں" ۔ وہ بے حد نڈھال نظر آ رہی تھی۔

ماہین وہاں سے چلی آئی۔ سامنے ہی [illegible] دکھائی دیا۔

"ڈھونڈ لیا حویلی میں؟" اس نے [illegible] سوال کر دیا۔

"جی۔۔۔ چھان ماری ہے" ۔ وہ سادگی سے گویا ہوا۔

"بڑا نقصان ہوا ہے ہمارا [illegible]" ۔ وہ [illegible] گویا ہوئی۔

"جی۔۔۔ اسے [illegible]"

ماہین نے اس سے مزید بات چیت کا ارادہ ملتوی کیا اور آگے بڑھ گئی۔ [illegible]

دیکھ رہا تھا۔

"پھر اس کی [illegible]" ۔

بانو کی ماں [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]" اس نے [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"یہ صدمہ جانچی..." وہ جیسے پریشان ہو گئی تھی۔ [illegible] ہاتھ اس کے [illegible]

"تو کیا ہو جائے گی؟"

وہ تیزی سے کچن میں [illegible] ہو گئی تھی۔

"صدمہ پہنچ کر... کچن کے چکر میں پڑنے کے بجائے اس نے رستہ [illegible]

وہ کسی طرح اس طرح سے نکلنے کا اتفاق ہوا تھا اس نے [illegible]

دکھ [illegible] اور چلنے کے [illegible]

کال کرائے [illegible] پیسے واپس لے کر [illegible] ایک [illegible] کے سامنے [illegible]

بچانے کی کوشش کی پھر اس راستے پر چل پڑی جو اس کی سمجھ میں آ گیا تھا۔ [illegible]

[illegible] کرنے کے بعد دروازہ کھلا۔

"کون ہے بھائی... ہم کہاں رہتے ہیں [illegible]" [illegible] گئی تھی۔

دروازہ کھلنے والا [illegible] اچھل کر پیچھے ہٹا تھا۔

"آ... آپ...!"

"راستہ تو دیجیے... [illegible] ہیں"

پاگل دروازہ اس کو کوئی کام نہیں ہے

بامبری اک لڑکی میں آرام نہیں ہے

اس نے بے ساختہ شعر کہتے ہوئے راستہ دے دیا تھا۔ [illegible] آنکھیں [illegible] پر جا لگی تھیں۔

"ارے بھیا عارف! کون ہے؟ کس سے باتیں کر رہا ہے؟" اس کی ضعیف آنکھوں کے [illegible] ہوئی آواز آئی تھی۔

"مہمان آئے ہیں اماں۔ کہتے ہیں مہمان کے آنے سے برکت ہوتی ہے۔ [illegible] کے سلسلے ہوتے ہیں۔"

وہ شگفتہ سی آواز میں جواب دے کر [illegible] لگنے لگا۔

"مہمان؟ کون مہمان [illegible] کیوں نہیں؟" [illegible]

"کھاتے ہیں دال [illegible]"

"آئیے... اندر چلیے" [illegible] "[illegible] مجبوری ہے"

"کیسے ہیں آپ؟" وہ اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

تو اپنی شیشہ گری کا ہنر نہ کر ضائع

میں آئینہ ہوں مجھے ٹوٹنے کی عادت ہے

[illegible]

☆—☆…☆—☆—☆—☆

"السلام علیکم اماں!" بالو بڑی بی کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

"جیتی رہو، کون؟" بڑی بی اندازاً ابھی بولی تھیں۔

"میں ہوں اماں! بالو!" وہ کمزور سی آواز میں گویا ہوئی۔

"بالو — کون بالو؟" بڑی بی کا حافظہ بالکل جواب دے چکا تھا۔

"لال خان کی بیوی!" عارف نے اچنبھے بھری نظروں سے بالو کی طرف دیکھا۔

"او اچھا — اچھا! اکیلی آئی ہو، لال خان نہیں آیا؟ [illegible] ہو رہی ہے۔" بڑی بی کو یاد آگیا۔ بالو [illegible] خاموش رہی۔

"بیٹی! اس وقت کیسے آئی ہو، ٹھیک تو ہے نا؟" بڑی بی کی فکرمندی [illegible] تھی۔

بالو پھر خاموش رہی۔

"کھانا وانا بھی کھایا؟" بڑی بی نے ٹٹول کر اس کے گھٹنے چھوئے۔

"مجھے نیند آرہی ہے بہت، میں کہیں لیٹ جاؤں۔" وہ کمزور سی آواز میں بولی۔

اس بے چاری [illegible] عارف اسے [illegible] لے جانے کے لیے [illegible]

بڑی بی پریشان ہو گئیں۔

عارف نے ابھی تو [illegible] نظروں سے [illegible] دیکھا۔

"آپ بے فکر رہیں بڑی اماں! [illegible] ہم تو ویسے بھی آپ کے [illegible]" وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک طرف [illegible]

وہ [illegible] کی جانب [illegible] گیا۔

بالو [illegible] کھڑی ہوئی اور اس کے پیچھے چل پڑی۔

"آپ یہاں لیٹ جائیے میں چائے [illegible]" وہ [illegible] میں بولی۔

بالو کمرے کے [illegible] بستر پر بیٹھ گئی پھر آہستگی سے لیٹ گئی۔

عارف بہت [illegible] تھا۔ چائے [illegible]

"چائے پی لیجیے [illegible]" اسے عارف کی آواز بہت دور سے آتی محسوس ہوئی۔

وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔ عارف [illegible] اس کی طرف بڑھا۔

"اگر آپ [illegible] تو آپ کو اٹھنے میں مدد دوں" وہ اس کے قریب کھڑا اجازت مانگ رہا تھا۔

"[illegible]" وہ چپ رہی۔

عارف نے اس کے سر کے پیچھے [illegible] اٹھنے میں مدد دی۔

بالو [illegible] بیٹھ گئی۔

عارف نے [illegible] اس کے سامنے رکھ دی۔ چائے کے ساتھ بسکٹ اور کیک [illegible] تھے۔ اس نے ایک بسکٹ اٹھا کر چائے میں [illegible] منہ میں رکھ لیا۔

پھر چائے اٹھا کر پینے لگی۔

"اور لیجیے نا" عارف کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بالکل قریب بیٹھ چکا تھا۔

اس نے نفی میں گردن ہلا دی۔

عارف نے [illegible] اس کی پیشانی کو چھوا۔ [illegible]

"[illegible] بخار ہو رہا ہے۔ [illegible] ضرورت تھی اس حال میں [illegible] آپ [illegible] مشکل [illegible]" وہ [illegible] کی طرف بڑھا۔

"[illegible] تکلیف [illegible] مجھے کیا [illegible]"

[illegible] اسے روک رہی تھی۔

عارف نے [illegible] پلٹ کر دیکھا۔

ہم [illegible]

ہاں اس نے شام ہی کو گولی سے بچایا ہوا [illegible]

وہ انکار کر کے باہر نکل گیا۔

بالو نے رُخ ایک طرف کو کر لیا اور پھر کراہنے لگی۔

اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ خاصی دیر بعد عارف ڈاکٹر کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"بہت تیز بخار ہے عارف بے گھر میں؟"

"جی" عارف نے فکر مندی سے بالو کو دیکھا۔

"آپ ایسا کیجئے بہت ٹھنڈا پانی لا کر ان کی پیشانی پر پٹیاں رکھئے [illegible] بات اس لیے بھی [illegible]"

ڈاکٹر اسٹیتھو اسکوپ سے چیک اپ کرنے کے دوران گویا ہوا۔ عارف بڑی تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔

ڈاکٹر نے بڑی توجہ سے معائنہ کیا اور دوائیں لکھ دی تھیں۔

"اس سے قبل بھی آپ نے اپنی وائف کا چیک اپ کرایا ہے؟" عارف پانی اور پٹیاں لے کر اندر داخل ہوا تو [illegible] سوالیہ عمل ہوا۔

وہ کچھ بولنے ہی والا تھا مگر پھر جانے کیا سوچ کر خاموش ہو گیا۔

"پہلے یہ دوائیں منگوا لیجئے انجکشن لگا دیا ہے فکر کی بات نہیں تسلی رکھئے۔"

ڈاکٹر نے اپنا بیگ اٹھایا اور پھیلاوا سمیٹنا شروع کیا۔

عارف نے پانی کا برتن تپائی پر رکھ دیا۔ جس میں برف کے ٹکڑے تیر رہے تھے۔

"آیئے میرے ساتھ ہی چلئے میں راستے میں آپ کو کسی میڈیکل سٹور پر ڈراپ کر دوں گا" [illegible] دکھائی دینے والا ڈاکٹر بہت شفیق اور مہربان محسوس ہوا۔

"شکریہ آیئے پلیز" عارف نے اپنے رد عمل سے [illegible] شکر گزاری ظاہر کی اور دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

عارف کو گھر واپس آتے آتے آدھا گھنٹہ سے زیادہ لگ گیا تھا۔ برف بھی ساری پگھل چکی تھی۔

آتے ہی اس نے پہلے بالو کو دوائی کھلائی پھر برف ڈال کر پٹیاں بھگو کر اس کی پیشانی پر رکھنے لگا۔

بالو پر تقریباً بے ہوشی طاری تھی۔ چہرہ بخار سے لال ہو رہا تھا۔ عارف کے چہرے سے فکر مندی کا اظہار ہو رہا تھا۔

"عارف... عارف... ارے او عارف... لال خان کی بیوی کا بخار اب کیسا ہے۔ کیا کر رہا ہے [illegible]؟" بڑی بی نے شور مچا دیا۔

عارف جھنجھلا کر بڑی اماں کے پاس چلا آیا۔

"سو جاؤ اماں! چپ چاپ۔"

"کیا کر رہا ہے؟" بڑی بی کو کھوج ہوئی۔

[illegible] ہو گیا" یہ [illegible]

"نیند آ گئی؟"

"بس سوچ رہی تھی اماں" وہ [illegible] گویا ہوا۔

"کیا سوچ رہا ہے؟" بڑی بی نے تعجب سے دریافت کیا۔

"دانے بھون رہا ہوں سو جاؤ اماں تم [illegible] آ جاؤں [illegible] تھوڑی دیر میں" وہ [illegible]

پاس آ گیا۔

اور اس کی پیشانی پر گیلی پٹی رکھ کر [illegible]

اس کا دل اداس تھا۔ آنکھوں میں بے شمار سوال تھے۔

رات کی گہری تاریکی میں جیپ حویلی کے مین گیٹ پر جا رکی تھی۔

[illegible]

چوکیدار نے گیٹ وا کر دیا تھا۔ جیپ اندر دور تک چلی گئی پھر جھٹکے سے پورچ کے پاس رک گئی۔

"آ گئے بی بی" [illegible] کی آواز پر وہ چونک پڑی۔

اور چادر سنبھالتی اتر آئی۔

"[illegible] بی بی کو بڑی حویلی کے مہمان [illegible]"

ڈرائیور نے [illegible] ملازم کو آواز دی۔

وہ پیچھے کھڑی رہی جیسے احمد سے اجازت لینے کا انتظار کر رہی ہو۔

ملازم [illegible] میں واپس آ گیا۔

"بی بی کو [illegible] مہمان کو گیسٹ روم میں پہنچا دو خان آ کر خود ملیں گے۔"

ملازم [illegible] سے مخاطب ہوا اور پھر اس کی جانب پلٹا۔

"آؤ بی بی۔"

وہ اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

ملازم نے گیسٹ روم کھول کر اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔

وہ اندر داخل ہوئی۔ انتہائی شاندار گیسٹ روم تھا۔ مکمل گولڈن فرنیچر [illegible] سرخ [illegible] نہایت صاف ستھری۔

اس نے ایک طرف [illegible]

[illegible]

[illegible] اس کی چابی [illegible]

"جب تک کا کا جان نہیں آ جاتے؟" [illegible]

[illegible] والوں کا بھی لحاظ نہیں کرتیں [illegible] "بیگم" [illegible] کوئی اور ہیں۔ [illegible] کا کا جان [illegible]

جہاں میں رہتے ہیں۔ [illegible] کیسا سلوک کر رہے تھے؟"

اس نے آگے بڑھ کر [illegible]

[illegible] ہو رہی تھی۔

حلق میں کانٹے چبھ رہے تھے۔ اب ملازم کو کیسے بلائے [illegible] باتھ روم میں جا کر [illegible] سے منہ ہاتھ دھو کر پانی پی لے [illegible] میں تھی۔ اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔

"ہوں، کون ہے؟ آ جاؤ۔"

دروازہ کھلا اور وہی ملازم [illegible] جو یہاں پہنچا کر گیا تھا۔ ٹرے میں جگ گلاس لیے اندر داخل ہوا اور خاموشی سے اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

روشی نے نہایت بے تابی سے پانی گلاس میں انڈیلا اور غٹاغٹ چڑھا گئی تھی۔ پھر گلاس [illegible] اس نے گہرا سانس لے کر ملازم کی طرف دیکھا۔

"کہاں گئے ہیں؟"

"آپ کھانا کھائیں گی؟" وہ پوچھ رہا تھا۔

"ہاں ہاں [illegible] کھانا کیوں نہیں کھائیں گے [illegible] جلدی لاؤ، بھوک نے دم نکال دیا ہے۔"

اس نے اپنی چادر اتار کر بیڈ پر پھیلائی اور لیٹ گئی۔

"دروازہ بند کر کے جاؤ [illegible] کسی نے اب آ کر [illegible] کا کا جان [illegible] سخت ہیں۔"

[illegible] اس کی شکل دیکھنے لگا۔ [illegible]

"جاؤ بھی کیا شکل دیکھ رہے ہو" وہ [illegible] سے گویا ہوئی۔

وہ جلدی سے باہر نکل گیا [illegible] دروازہ بند کرنا نہیں بھولا۔

روشی چھت پر لگے فانوس پر نظریں جما کر کچھ سوچنے لگی۔ [illegible] حویلی اس کے [illegible] رہی تھی۔

"کیا ہوا ہو گا وہاں [illegible] آفت اتری ہو گی [illegible] کس طرح ری ایکٹ کیا [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible] ملازم [illegible]

[illegible]

"کا کا جان کب تک آ جائیں گے؟" اس نے ملازم سے دریافت کیا۔

"کا کا جان تو [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

ملازم چلا گیا۔

تقریباً پورا باتھ روم صابن کی خوشبو سے سارا باتھ روم مہک رہا تھا۔

اور سلیقے سے تولیے سے بدن پونچھتے ہوئے باہر آ گئی۔ … تمام لوازمات کے ساتھ موجود تھا۔

دونوں کے … اس نے اشتہا کا اندازہ لگایا۔ …

تیسرے میں آلو کا بھرتہ۔ اس نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے … ایک میں … رکھے ہوئے تھے۔

چائنیز سلاد بھی تھا جو اسے یوں بھی بے حد پسند تھا۔ کھانے سے پہلے اللہ کا شکر ادا کیا۔ …

"تم … کھانے کے معاملے میں تو ہماری بچی جان … بہت ہی اچھا ہے۔ … کھانا تو بہت

ملے گا۔"

وہ بہت آرام سے … بیٹھ کر کھانا کھانے لگی۔ اس کی دلی کیفیت میں اس لیے بھی کوئی تبدیلی نہیں تھی کہ ایک طرح سے وہ اپنے ہی گھر میں تھی۔

ابھی وہ کھانا کھانے میں مصروف ہی تھی کہ ملازم پھر چلا آیا۔

"آپ چائے یا کافی پیئیں گی؟"

"نہیں ابھی کھانا کھا کر بس اب ہم لمبی تان کر سوئیں گے۔" اس نے بڑے مصروف انداز میں جواب دیا۔

"سنو"۔ اس نے جاتے ہوئے ملازم کو آواز دی۔

"جی؟" اس نے بڑی دلچسپی سے روشی کو دیکھا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"مسعود خان"۔ اس نے بڑی سادگی سے کہا۔

"لو اتنا طویل اور ثقیل نام"۔ وہ ہنس پڑی۔

"جی"۔ وہ بے چارہ خاک … نہیں سمجھا۔

"سنو اپنی بیگم سے کہو ہم ان سے ملنا چاہتے ہیں۔ ہم کوئی غیر نہیں ہیں۔ … علی خان کی سگی بھتیجی ہیں۔ … علی خان کی صاحبزادی۔ جاؤ اور اپنی بیگم کو بھیجو۔"

ملازم چلا گیا تو وہ پھر مکمل توجہ سے کھانا کھانے لگی۔

کھانا ختم کرنے کے بعد اس نے برتن واپس ٹرالی میں رکھے اور ہاتھ دھونے باتھ روم میں چلی گئی۔

جب ہاتھ منہ دھو کر باہر آئی تو ملازم اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"بی بی جی … آپ … خان کے آنے تک انتظار کریں وہ کسی سے نہیں ملیں گی۔"

مسعود خان نے … اس تک پہنچا دیا۔

روشی کو … احساس ہوا۔

"مسعود … تمہاری بیگم … ملازم … تھی"

مسعود خان خاموش رہا۔ اس … اس کی … ہی دیکھتا رہا۔

"اچھا یہ بتاؤ۔ تم نے اپنی بیگم سے کیا کہا تھا؟" اس نے … کے معاملے میں … تھا۔

"جی آپ … کہا تھا۔"

"وہ کیا بولیں؟" وہ اچھلی۔

"آپ خان … کی بھتیجی اور علی خان کی صاحبزادی ہیں؟"

وہ … پریشان ہو گئی تھی۔

"ہوں"۔ روشی نے کچھ سوچنے کے انداز میں ہنکارا بھرا۔

"اچھا یہ بتاؤ تمہاری بیگم کوئی … ہیں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں"۔ وہاں سے … جواب آیا تھا۔

وہ حیران ہو گئی۔

"کچھ گھر میں … ہے؟" اس نے موضوع بدل دیا۔

"نہیں … خان … ہے"۔ مسعود خان نے جواب دیا۔

"اچھا … تم … لے جاؤ۔ اور صبح مجھے اٹھانے مت آنا۔ … میں اپنی مرضی سے اٹھوں گی۔"

مسعود خان … ٹرالی دھکیلتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

روشی نے اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کیا۔ لائٹس بجھائیں اور بستر پر لیٹ گئی۔

کتنے عرصے بعد اسے … نیند آ رہی تھی۔

… نے … کی ساری لائٹیں آف کر دی تھیں۔

سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں تھے۔ … معلوم … جاگ رہے تھے … صبح تک

آنکھیں … وہ … ٹہل رہا تھا۔

… ایک قیامت … جا رہی ہے۔

کہاں ہو گی وہ؟

اگر … تو … بیڈ پر …

کیا … گھر … ہوں؟

کیا … ؟

مجھے … کوشش کی۔

میں تو اس پر کسی دکھ کا سایہ برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اس رات مجھے نیند نہیں آئی۔

آنگن میں جب وہ تتلیاں پکڑتی بھاگی بھاگی پھرتی، گر جاتی، اس کے گھٹنے چھل جاتے [illegible] کے آنسو اپنی ہتھیلیوں سے پونچھتا تھا۔ اس کو ہنسانے کیلئے کیا کیا جتن کرتا تھا۔ مجھے کیا پتا تھا وہ [illegible] ترسے گی۔

وہ کس عذاب میں ہوگی؟

کہاں ہوگی؟

کس حال میں ہوگی؟

اگر اسے کچھ ہو گیا؟ یہاں تک آ کر اس کا دماغ ماؤف ہو جاتا تھا۔

"اف! تم یہاں ہو؟ میں حیران تھی کہ تم کہاں گئے؟"

بھوری کی آواز پر وہ اس کے پیچھے [illegible] حواس بھی جواب دینے لگے۔

"وہ کمبخت سرسوتی تو کب کی سر کھپا گئی۔ ہمیں یہاں سے وہاں تک حویلی چھاننا پڑ گئی۔" وہ اس کے ساتھ ہی آ بیٹھی گی۔

ہاری نے نہایت بیزار کن انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"فرمائیے! کیسے زحمت کی؟" وہ اپنی بیچارگی کو چھپانے میں ناکام رہا۔

"وہ تمہاری قیدی اور سرسوتی کی 'گیدڑ' کا تم میں وحشت پڑی ہے۔"

"مجھے تو تمہاری طبیعت بھی اچھی محسوس نہیں ہو رہی۔" بھوری واقعی اسے بہت شدت سے محسوس کرتی تھی۔ نیم تاریک ماحول میں بھی اس کی کیفیت محسوس کر چکی تھی۔

"میں آپ کو ایک مشورہ دیتا ہوں، آپ اسے نکال دیں۔" وہ بولا۔

"مگر جاؤ تم کہو گے؟" بھوری نے تعجب سے اس کو دیکھنے کی کوشش کی۔

"میں آپ کو چابی بھی دے رہا ہوں، کھول دیجئے۔" وہ دھیمی آواز میں بولا۔

"ہیں؟" بھوری کی حیرت کی کوئی انتہا نہیں تھی۔

"اور جو وہ بھاگ گئی؟" اس نے قدرے حسرت آمیز انداز میں سوال کیا۔

"بھاگ جائے۔" وہ بیزاری سے کہتا ہوا حویلی کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"کمبخت موڈ آف ہے؟" بھوری دھیرے سے ہنسی۔

ہاری خاموش رہا۔

"ایسے کیوں ہو رہے ہو؟ کچھ کہو کیا ہے؟" وہ پھر دھیرے سے مسکرائی۔

"کچھ نہیں۔ آپ خاموش رہیں گی؟" وہ سخت غصے کے عالم میں مخاطب ہوا۔

[illegible]

"آپ ایسے کیوں [illegible] آپ ایک معصوم لڑکی کو کیوں مجھ سے منسوب کر رہی ہیں؟ آپ سب کی عزتوں کو داؤ پر [illegible]"

[illegible]

"آپ ان لڑکیوں کو آزاد کر دیں تو بہتر ہے۔ میں اس حویلی کو [illegible]"

[illegible]

ایک دل کہتا ہے خدا کرے ایسا [illegible] دوسرا کہتا ہے خدا کرے [illegible]
[illegible] حویلی کی شان [illegible]

ایک [illegible]

"میں آپ کو [illegible]"

ہاشمی کی رگ رگ میں اشتعال [illegible] تھے۔ اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

وہ پیچھے [illegible] ششدر دیکھ رہی تھی۔

نیند تو خیر ماہین کو بھی نہیں آ رہی تھی مگر یاور علی خان جس طرح [illegible] ہوئے تھے وہ اس کے لیے انتہائی اذیت ناک تھا۔

کبھی ڈرائنگ ٹیبل پر بیٹھ کر [illegible] دیکھنے لگتے۔ کبھی کمرے میں ٹہلنے لگتے۔ [illegible] آئی اور ان کے قریب چلی آئی۔

"[illegible] اللہ پر بھروسہ رکھیں"۔ اس نے ان کی پیشانی پر [illegible] کہا۔

یاور علی خان نے اپنی سرخ آنکھیں [illegible] کر اس کی سمت دیکھا۔ [illegible]
بالوں میں وہ بہت [illegible] کمرے میں [illegible] روشنی [illegible]

"ماہین [illegible] معمولی بات تو نہیں ہے"۔ انہوں نے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔

"تو میں کب کہہ رہی ہوں [illegible] چھوٹی سی بات ہے۔ مگر [illegible]
جائیں۔

بات [illegible]
ہمارے حق میں [illegible]"۔

اس نے اپنا ایک ہاتھ ان کے بازو پر اور دوسرا ان کے سینے پر [illegible] کہا۔

"وہ [illegible] ماہین اور [illegible]
ہمارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے"۔ یاور علی خان کے لہجے میں [illegible] تھی۔

"وہ جہاں کہیں بھی ہوگی خیریت سے ہوگی [illegible]
کہا۔

"[illegible]" یاور علی خان غصے سے بولے۔

[illegible] انہوں نے [illegible] کہا۔

"[illegible]"

[illegible] آرام کیجئے۔"

[illegible]

یاور علی خان نے [illegible]

[illegible] کمرے میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

"بہت ہی خراب ہیں آپ۔" وہ کروٹ لیتے ہوئے دھیرے سے ہنسی تھی۔

"ہوں گے خراب [illegible] ہمیں خراب کر دیے جاتے ہیں۔" وہ دھیرے سے مسکرائے تھے۔

"[illegible] ابھی نیند [illegible]" وہ [illegible] سے جمائی لی تھی۔

"[illegible] سو جاؤ۔" وہ [illegible] ہوئے تھے۔

"کل سے میں جلدی [illegible] کروں گی۔" وہ بولی۔

"اس میں بھی [illegible]" وہ ہنس دیے۔

"آپ کی طبیعت سے [illegible]" وہ مسکرائی تھی۔

"محبت سے کہہ رہا ہوں۔" وہ شرارت سے گویا ہوئے۔

"یاور!" اس کے انداز میں بے بسی تھی۔

یاور علی خان کھلکھلا کر ہنس دیے۔ ان کی آنکھوں کی سرخی گہری ہو گئی تھی۔

وہ ماہین کے قریب آ کر غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگے۔

وہ سو کب رہی تھی۔ ان کی گرم نگاہیں اس نے اپنے چہرے پر محسوس کیں تو پہلے سے آنکھیں کھول دیں [illegible]

[illegible] اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی۔ [illegible]

وہ [illegible] ان کی جانب دیکھتی رہی۔

"ماہین!" ان کی آواز میں برف کی سی ٹھنڈک تھی۔

"جی" اس نے بمشکل تھوک نگلا۔

"اٹھو" ان کا انداز حکمیہ تھا۔

"وہ جھٹ اٹھ کر بیٹھ گئی" "جی۔"

"تم اس وقت یہاں سے چلی جاؤ۔" ان کے لہجے میں بلا کی غراہٹ تھی۔

"جی! مگر کہاں؟" وہ حیران پریشان اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کہیں بھی [illegible] چلی جاؤ۔" وہ غرائے۔

"جی" اس کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا۔

"چلیے ماہین [illegible]" [illegible]

ماہین [illegible] اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"[illegible] میری کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔" اس کی آنکھوں سے [illegible]

"[illegible]" انہوں نے [illegible]

[illegible] پلیز۔

[illegible]

"ماں جی" ہاری کی آواز میں شدید گھبراہٹ تھی۔

"میں [illegible]" [illegible]

"میں آ رہی ہوں" [illegible]

"اف [illegible] ہاری [illegible] بچے [illegible] ماہین [illegible]"

"ہاری نے [illegible] حیرت کے ساتھ [illegible]"

"آ [illegible] آپ اٹھ گئے"

ماہین کی آنکھوں سے [illegible]

"کیا [illegible] چلے گئے؟"

وہ آنسو پونچھنے کی کوشش کرنے لگی۔

[illegible]

"کیا کر رہے ہیں یاور؟" [illegible]

وہ چپ رہی [illegible] مشکل ہو رہا تھا۔

"سو رہے ہیں؟"

ماہین نے نفی میں گردن ہلا دی۔

"کام کر رہے ہیں؟"

اس نے نفی میں گردن ہلا دی۔

"ان کی طبیعت ٹھیک ہے؟" [illegible]

ماہین نے [illegible]

[illegible]

"[illegible] ہال میں [illegible]"

"کیوں [illegible] کیا ہے؟" اس نے حیرت سے ہاری کو دیکھا۔

"[illegible] آپ [illegible]"

وہ اس کے پیچھے [illegible]

[illegible]

"کبھی میں بھی یہ کہہ رہا ہوتا" اس نے نظریں اٹھا کر ماہین کی سمت دیکھا۔

"کبھی محسوس ہوتا ہے [illegible]

[illegible] اس کے اپنے حسب اعلان کرنے کی طرح [illegible]

"کبھی بھی ایسی کوئی بات نہیں ہے" وہ مسکرایا۔

"پھر کیا بات ہوئی ہے ہادی۔ مجھے سچ بتاؤ" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"انہوں نے مجھے [illegible] کیا ہے؟" وہ چونک پڑا۔

"وہ بڑی بھابھی اور [illegible] مجھ سے کام نہیں کرتی" ماہین نے [illegible]

"کیا؟" ہادی کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔

"پھر کیوں مجھے [illegible] تمہیں ان کے احساسات کی خبر ہے؟"

ہادی خاموش رہا۔

"ہادی۔۔۔ پلیز۔۔۔ ڈارلنگ" وہ مچلی۔

"ہاں" نہ جانے کیوں اس سے جھوٹ نہ بولا گیا۔

"تم نے کس طرح ہادی ری ایکٹ کیا ہے آج تک؟" اس نے پوچھا۔

"میں نے کبھی ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ کوشش کی ہے کہ وہ مجھ سے [illegible]"

اس نے سچائی سے جواب دیا۔

"کیوں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"جس بات کا انجام واضح ہو، اسی حساب سے ری ایکٹ کرنا چاہیے" اس نے بڑے اعتماد سے جواب دیا۔

"تمہیں ذرا افسوس نہیں ہے" ماہین نے بڑے دکھ سے پوچھا۔

ہادی خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"ہادی۔ کیا تمہیں مجھ پر ذرا بھی ترس نہیں؟" وہ الجھی۔

"دکھ کا [illegible]" [illegible]

"اتنے بزدل ہو؟" ماہین نے [illegible]

"بات بزدلی کی نہیں، احسان شناسی کی ہے" وہ [illegible] بولا۔

"میرے خیال میں تمہارے ہاں وہ وجہ نہیں ہے جو روشنی کے پاس ہے۔ ورنہ کوئی راستہ نکل ہی آتا" ماہین کسی نتیجے پر پہنچ گئی۔

ہادی نے خاصے تعجب سے اسے دیکھا مگر بولا کچھ نہیں۔

"تم نے [illegible]" ماہین نے [illegible]

"میں نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" ماہین نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہادی [illegible]

"[illegible]" وہ [illegible] ماہین اس کے پیچھے چل پڑی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ مسکراتے ہوئے اس کے [illegible] اور اس کی کلائی تھام لی۔

"کیسی طبیعت ہے جناب۔ کچھ افسوس کر رہی ہے؟" [illegible]

بہت پیار سے [illegible] اس کو [illegible] سوال پوچھا تھا۔

[illegible] اس کی طرف دیکھتی رہی [illegible]

"خدا کا شکر ہے [illegible] طبیعت [illegible]

کمانی ہے؟"

وہ اس کی نظر سے [illegible]

تھی۔

"آپ نے [illegible] آپ کو [illegible]"

"آپ نے مجھ سے کچھ پوچھا نہیں" [illegible]

مطلب [illegible] کیا پوچھنا چاہیے تھا مجھے؟" اس نے [illegible]

"بہت کچھ ہے پوچھنے کیلئے" اس نے [illegible] زبان سے کہا۔

"آپ ہوش و حواس کی دنیا میں [illegible] کیا آپ [illegible]"

کوئی دم اور جیتے ہیں [illegible]

چلے آؤ [illegible]

کی مثال بن کر۔ کیا خیال ہے آپ کا؟" [illegible]

"آپ کو کوئی حیرت نہیں ہوئی مجھے یہاں دیکھ کر؟" [illegible] پوچھ رہی تھی۔

"کب [illegible]

بیٹھیں کاروبار عشق [illegible]

بہت نقصان ہوا ہے [illegible] دل [illegible]

وہ کمرے سے [illegible]

"عارف لال خان کی بیوی کا انتظار [illegible]" بی بی نے قدموں کی چاپ محسوس کرتے ہوئے [illegible]

"آگیا ہے اماں۔"

"تو نے جا کے پانی کا پوچھا؟" [illegible]

"صرف پوچھا ہی نہیں ہے۔ پلا بھی کر آئی ہوں" اس نے [illegible] جواب دیا۔

"ہاں تو [illegible]" بی بی [illegible]

بہت ہی شوق تھا۔

"اسے یہیں [illegible]" [illegible]

"ہاں [illegible]" [illegible]

[illegible]

[illegible]

(جاری ہے [illegible])

[illegible]

[illegible]

"آپ کون ہیں؟"

[illegible]

"اف کتنی [illegible]" [illegible]

"ہوں۔ پہلے آپ بتائیں آپ کون ہیں؟" [illegible]

"ہم [illegible]" اس نے [illegible] جواب دیا۔

[illegible]

"جی [illegible]" [illegible] جواب دیا۔

"آج اسکول نہیں گئیں؟" [illegible]

[illegible]

تھی۔

"وہاں آپ کے ساتھ آپ کے اور بہن بھائی بھی پڑھتے ہیں؟"

"نہیں۔ بس وہاں ہم پڑھتے ہیں۔ وہ ہمارے بہت اچھے دوست ہیں۔ وہاں [illegible]"

[illegible] ہے۔ عماد الرحیم۔"

وہ اب بے تکلفی سے بتا رہی تھی۔

"آپ کون ہیں؟"

"ہم بابا صاحب کی وہی ہیں جو ان کی آپ ہیں" وہ شرمندہ سی ہنس پڑی۔

"ہیں؟" بچی نے تعجب سے اسے دیکھا۔

"بڑی حویلی سے آئے ہیں ہم" اس نے وضاحت کی۔

"بڑی حویلی؟" وہ الجھی۔

"ہوں۔ بابا صاحب کے گھر سے۔"

"اوہ... آپ ان کے ساتھ ہی رہتی ہیں" وہ معصوم انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"ہوں۔"

"وہ آپ کے ساتھ کیوں رہتے ہیں... یہاں کیوں نہیں رہتے ہیں؟" اسے جیسے جلدی تھی بولی۔

"یہ ان سے پوچھئے گا۔"

"آپ بابا کی بیٹی ہیں؟" اس نے الجھن میں پوچھا۔

"نہیں۔"

"[illegible] کی بیٹی ہیں؟" [illegible]

"نہیں۔"

"تو کیا [illegible] کی بیٹی ہیں؟"

"نہیں۔"

"[illegible] کی؟"

"نہیں۔"

"پھر آپ کس کی بیٹی ہیں؟" وہ جھنجلا کر [illegible] بولی۔

"آپ سب کو جانتی ہیں [illegible]" اس نے پوچھا۔

"[illegible]"

"[illegible] آپ جانتی ہیں؟" اسے [illegible] حیرت ہوئی۔

"[illegible] ہم سے [illegible] ہیں" [illegible]

"[illegible]" وہ [illegible] حیرت سے بولی [illegible]

[illegible]

[illegible]

"اچھا [illegible] آپ [illegible] ہیں؟"

"[illegible]" [illegible] انداز تھا۔

"آپ یہاں کیوں [illegible] ہیں؟ آپ نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کیوں نہیں کیا؟"

"[illegible] بات یہ ہے [illegible]"

"[illegible] آپ [illegible] ہم آپ کو [illegible] آپ کو [illegible] سے۔"

[illegible] ملازم [illegible] قریب آگئی۔

"[illegible] ہم [illegible] میں ہیں۔ [illegible]" وہ [illegible]۔

"آپ کو [illegible]" ملازمہ نے [illegible] سے کہا۔

"[illegible] ہم [illegible] سے [illegible] آتے ہیں۔"

"پہلے آپ [illegible]" ملازمہ نے [illegible]۔

"[illegible] آپ [illegible] ہم [illegible] آتے ہیں۔"

وہ [illegible] سے بولی۔

"[illegible]" [illegible] ہو گیا۔

[illegible] اس کی [illegible] انتظار کرنے لگی۔

[illegible]

ماہین خاموش رہی۔

[illegible]

"کیا کہہ سکتے ہیں" ماہین نے [illegible]

[illegible]

"ہوں! آ جاؤ بھئی کون ہے؟" [illegible]

دروازہ کھلا اور یاور علی خان اندر آ گئے۔

ایک لمحے کو ماہین کی نظر ان سے ملی۔ اس نے فوراً ہی چہرہ موڑ لیا۔

"السلام علیکم" ان کی آواز بے حد دھیمی تھی۔

"وعلیکم السلام خوش رہو" [illegible]

[illegible]

یاور علی خان نے [illegible]

[illegible]

"کیوں ماہین کو ساتھ نہیں لے جا رہے؟" [illegible] نے تعجب سے پوچھا۔

[illegible]

[illegible]

"آ جاؤ بی بی!"

[illegible]

"خدا حافظ" [illegible]

[illegible]

"کیسے مار دیا ہے؟ آپ لوگ [illegible] ہیں نے؟"

مگر میں ہوں جنہیں مردوں کی [illegible] ان کی آنکھیں" اس نے [illegible]

جوم غم بھری طبیعت بدل نہیں سکتے

عمل کیا کروں [illegible]

"شکریہ آج آپ [illegible] رہی ہیں۔ اب آپ ایسا کریں [illegible]"

وہ [illegible] عارف [illegible]

"لیکن... کیوں کہاں لے جائیں گے مجھے؟" اس نے حیرانی سے سوال کیا۔

"ہم نے [illegible] زندگی کے ساتھ ہے [illegible]

ہوئے پر [illegible]

حل ہو... تے ہیں۔

وہ کیا کہتے ہیں کہ

چبھ رہے دھوپ کی شدت سے گھر کے آنگن میں

پلٹ کے آئے تو دیکھا کہ سب تھا وہی

مگر پھر بھی [illegible] ہے۔

"میں سب [illegible] ہوں عارف بھائی! کسی [illegible]" اس کی آواز [illegible]

عارف نے [illegible] اس کی صورت [illegible] اس کی آنکھوں کی چمک [illegible]

کی۔ اس کی نظریں کسی [illegible]

"لال خان نے گھر سے نکال دیا ہے؟" عارف کی آواز [illegible] پوچھی۔

"اس بے چارے میں [illegible]"

لگی سے مسکرائی۔

"کیوں؟ اس نے آپ کے ساتھ [illegible]" عارف [illegible]

روز وہ دونوں [illegible] اور لال خان آ گیا تھا۔

"نہیں۔"

"پھر...؟"

بانو خاموش رہی۔

"کیا میں نے آپ کو کوئی [illegible]" وہ [illegible]

بانو نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔ اس کی آنکھوں سے جیسے [illegible]

"آپ [illegible] عارف [illegible]" بانو کی آواز [illegible]

"جی... [illegible]

[illegible]

[illegible] عارف نے اسی طرح سر جھکائے کہا۔

"میں [illegible]

ہے اور [illegible] اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"[illegible]

کر دیا گیا تھا؟"

"[illegible]" وہ [illegible] میں مسکرائی۔

عارف ایک لمحے کو خاموش ہو کر رہ گیا۔

"[illegible] اس کی ایک عورت [illegible]" اس نے

[illegible] انداز میں وضاحت کی۔

عارف [illegible] میں جو آپ کی باتوں میں [illegible]

شاید عارف آپ کی [illegible]" وہ مسکرائی۔

عارف کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

"آپ مردوں کو [illegible]"

"وہ تو [illegible]" عارف نے [illegible] نظریں اٹھائیں۔

"[illegible] مرد کے [illegible]

[illegible] کی آج تک؟"

وہ [illegible]

عارف [illegible] کیا؟ اسے ان کی [illegible]

"آپ [illegible] ہے کہ آج تک [illegible]

[illegible]

ہم سے ملے تھے جو ہم ہی جانتے ہیں کہ کیسے گئے

[illegible] صحراؤں میں رکھتے نہیں [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

"کون؟" وہ اٹھ کر بیٹھ گئی [illegible]

"دروازہ کھولو [illegible]" ایک بھاری مردانہ آواز سماعت سے ٹکرائی۔

[illegible]

"کون ۔۔۔ کاکا جان؟" اس نے [illegible]

"ہوں!" وہاں سے [illegible] جواب آیا۔

اس نے دروازہ کھول دیا۔ [illegible] محمود علی خان کھڑے تھے۔

"السلام علیکم!" اس نے نظریں جھکا کر [illegible]

"وعلیکم السلام۔ کس کے ساتھ آئی ہو؟" [illegible] تعمیل کی۔

"کسی کے ساتھ نہیں۔ [illegible]"

"کس لئے ۔۔۔ میرا مطلب ہے کس وجہ سے یہاں آئی ہو؟" [illegible] محمود علی خان ایک کرسی پر [illegible] ہو گئے اور اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ [illegible]

"حویلی میں پتہ ہے کہ تم یہاں آئی ہو؟" [illegible]

"نہیں" اس نے [illegible]

"کسی کو بھی نہیں؟" [illegible]

"جی نہیں" اس نے پھر مختصر جواب دیا۔

"تم نے ایسا کیوں کیا؟" [illegible]

"اس لئے کہ ۔۔۔ [illegible]" اس کی آواز بھر گئی۔

"مسئلہ کیا ہے؟" [illegible]

"وہ میری شادی کر رہے ہیں" [illegible]

"تو پھر کیا ہوا [illegible] شادی تو کرنی ہی ہوتی ہے" [illegible]

"مگر میں شادی نہیں کرنا چاہتی" اس کی آواز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"کون؟" [illegible]

[illegible]

"کاکا جان [illegible]"

[illegible]

"آپ [illegible] کاکا جان [illegible]"

[illegible]

"کاکا جان! آپ [illegible]"

[illegible]

"تم کچھ ہی ہوں یہاں [illegible] جلدی کرو۔" وہ [illegible] بولی۔

سرسوتی نے [illegible]

وہ آگے آگے اور ماہین پیچھے پیچھے چل پڑی۔

ایک عظیم الشان دروازہ پار کر کے [illegible] انہوں نے قدم [illegible]

باہر کسی میدان میں نکل آئی ہوں۔

ماہین کا حیرت سے برا حال تھا کہ یہ سرسوتی کہاں جا رہی ہے؟

اس پر اسرار [illegible] ماہین کو ان کے [illegible] چل رہی تھی۔ [illegible] آگے بڑھ کر سرسوتی کے [illegible] ایک دیو ہیکل دروازے سے گزریں۔ اندر قدم رکھتے ہوئے ماحول میں [illegible] وحشت۔ بھاری بھاری [illegible] ماہین [illegible] تھی۔

سرسوتی کی راہداری میں داخل ہوئی جہاں دور تک صرف ایک بلب روشنی پھیلا رہا تھا۔ سرسوتی ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گئی اور پلٹ کر ماہین کی طرف دیکھا۔

ماہین نے اشارے سے اندر چلنے کو کہا۔

سرسوتی ایک راہداری میں داخل ہوئی جہاں دور تک صرف ایک بلب روشنی پھیلا رہا تھا۔ سرسوتی ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گئی اور پلٹ کر ماہین کی طرف دیکھا۔

ماہین نے اشارے سے اندر چلنے کو کہا۔

سرسوتی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے ماہین نے قدم بڑھائے۔

"توبہ ہے سرسوتی! اتنی دیر کر دی۔ بھوک سے برا حال ہو رہا ہے۔ رات کا کھانا [illegible] نے آج [illegible]

"[illegible]" [illegible]

ماہین حیران پریشان اندر داخل ہوئی۔ اندر کا منظر [illegible] میں ایک حسین و جمیل [illegible] لڑکی [illegible] جسم کے کپڑے [illegible] کی طرف گیا۔ جو اس [illegible] گم ہو گئے تھے۔

"السلام علیکم!" [illegible] "آپ [illegible]

[illegible] سرسوتی نے [illegible] کر بولی۔

"[illegible]"

[illegible]

[illegible] میں اس کی موجودگی کی گواہی دے رہی تھی۔

بھوری نے [illegible]

"[illegible]" [illegible] کر بولی۔

"ہیں۔" ماہین [illegible] سے چونک اٹھی۔

اس نے بھوری کو [illegible] رہی تھیں۔

"[illegible]" اس نے [illegible] کی طرف دیکھا۔

"[illegible] کی حویلی کے [illegible]

بھوری نے [illegible] سے سوال آنکھوں میں اٹھایا۔

"[illegible]" ماہین نے [illegible] اعتراف کیا۔

"[illegible]"

"[illegible]" ماہین [illegible]

"[illegible]"

[illegible] بھوری شوخی سے کہہ رہی تھی۔

ماہین نے ایک نظر بھوری پر ڈالی۔ [illegible]

"کہاں ہیں [illegible]؟" اس کی [illegible]

"[illegible]"

[illegible]

ماہین [illegible]

"[illegible]" [illegible]

[illegible] بھوری [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

"جب انسان بہت قیمتی نقصان سے گزر جاتا ہے تو اس کے ساتھ بہت کچھ ختم ہو جاتا ہے [illegible]"

"نقصان؟ کیا مطلب؟"

"آپ کیا سمجھیں گی [illegible] یاور بچا پاپا کا کام [illegible] کرتے ہوں گے آپ [illegible]"

کاوار علی خان اور علی خان آپ کو منظور ہیں۔ [illegible]

کو میری سانس [illegible] کوئی [illegible]

"پاگل؟" ماہین [illegible]

"نفسیاتی اسپتال میں لوگ [illegible] کی سرپرستی کرنے نہیں جاتے۔ معاف کیجئے گا [illegible] سرسوتی [illegible]"

اس نے بات کرتے کرتے جیسے سرسوتی کو مخاطب کیا اور [illegible] اس کی سمت دیکھا۔

"بالکل پاگل ہے؟" ماہین کا دل کٹنے لگا۔ اس نے [illegible] سر سے جھٹک کر [illegible] "اچھا!" وہ [illegible] میں گویا ہوئی۔

"میں ان [illegible] اگر" اس نے دانت پیستے [illegible]

"تو بھلا اس کیلئے عورت لانے کی کیا ضرورت تھی؟" ماہین [illegible] سے کہہ رہی تھی۔

"موصوف کو دولہا بننے کا بہت شوق تھا۔ لوگ ان کے [illegible] میں لے کر جاتے ہیں۔ باقی تو تم جانتی ہو [illegible]"

وہ ہنس کر کہہ رہی تھی۔

ماہین کو اس افسردہ "وجیہہ" ماحول میں بھی بے ساختہ ہنسی آ گئی۔ پھر وہ یکدم [illegible] ہو گئی۔

"اب آپ شادی شدہ ہیں۔ یاور بچا کو بچوں کی خواہش ہوتی ہو گی۔ آپ تو چاہیں گی کہ آپ [illegible] ہوتی ہے۔ اس کے خواب بھی ایک سے ہوتے ہیں۔ یہ مجھے خرید کر لائے ہیں۔ میں نے اپنے خواب ان کے [illegible] پاگل کو سونپ دیے ہیں۔ ان کا احسان ہے مجھ پر...... یا پھر ان پر؟ بتاتیے آپ؟ پھر آپ کہتی ہیں کہ مجھے [illegible]" کہہ رہی تھی۔

ماہین دم بخود بیٹھی رہ گئی تھی۔

"وہ [illegible] مجھے تو [illegible] پیار [illegible] ہوں گے۔ مجھے تو سوچ سوچ کر ہول آ رہا ہے" وہ [illegible] مار کر ہنس پڑی۔

ماہین کیلئے جیسے یہ سب ناقابل برداشت ہو گیا تھا اس نے افسردہ [illegible] اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلو سرسوتی اب چلتے ہیں" وہ گھٹے گھٹے لہجے میں گویا ہوئی۔

سرسوتی اس کے [illegible] چل پڑی۔

"[illegible] آپ [illegible]" پیچھے سے [illegible] آواز آئی۔

[illegible]

[illegible] پیچھے [illegible] کر [illegible]

[illegible]

اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔

"السلام علیکم"

روشی بدحواس ہو کر پلٹی تھی۔

ایک لمحے کو تو اس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔ نظریں جھک کر رہ گئیں۔

"واہ صاحب ... [illegible]"

[illegible]

"تو مر گئی ہوں میں ... سب کیلئے موت ہی تو ہوں" [illegible]

"کیا ہو گیا ہے آپ کو [illegible]"

[illegible]

اس کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ بھوکی شیرنی کی طرح اس کی طرف لپکی۔ [illegible]

"گیٹ آؤٹ فرام ہیئر ... [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"کاکا جان!" [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس نے اپنی بھوک کی اجتماعی وقار سے کہا کہ تیمور علی خان بے ساختہ روشنی کی طرح جذب ہو گئے۔ [illegible]
تھا۔ انہوں نے شمس کی عقل پر بے حد افسوس ہوا۔ اس انکل کو اس کی پیشانی پر رکھ دیا [illegible] انہوں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے [illegible]
لگے ہوئے ہیں آگے۔

''سن گرل۔'' وہ عجیب سا رکھوان کے چہرے سے لٹکتا ہوا تھا۔ وہ اس کے ساتھ ہی اٹھ کر چلے گئے تھے۔ انہوں نے
خون آلود ہاتھ کو ایک نظر دیکھا۔ پھر اپنی قمیص کے دامن سے صاف کر کے بیزاری سے واپس چل پڑا تھا۔
''تم نے یہ سب کیوں کیا وہ بتائے؟ حالانکہ رات ہم سے تمہاری بات سننے کا وعدہ کیا تھا۔'' وہ بلکتے ہوئے
رہے تھے۔

''کاکا جان! اگر میرا اس بیچ اور صرف ایک خون کرنے کی اجازت ہوتی تو میں وکیل تو یقینا مجھے اٹھا کر اس
وہ ہچکیاں لیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

''کس کو مارا ہے کون؟'' تیمور علی خان کے لہجے میں اضطراب اور اضطراب دونوں تھے۔
وہ تھوڑی دیر تک سسکیاں لیتی رہی۔
''وہ جو آج بار بار کہتی تھی کہ ہمارا سامنا ہو۔ آپ کا کام سے کام رکھنا ہے۔''
وہ کہتے ہوئے تھے کہ اس کی اسکرین پر اس کا بھائی قتل کا سر اپار ہوا تھا۔ پہلے وہ دوست وکیل کو دیکھ رہا تھا۔
''بالکل بے کار۔ ایک معمولی سا انسان ہے، اس کا وہ سر کاٹ کے کیسے آیا؟''
''یہ کیا ہے؟ اس نے تمہیں تم اور وہ تمہیں ہوش کریں؟ کیا ہو گیا ہے؟ پھر اعتبار کر کے وہ تمام اور خون اس کے
اس کے سر پر سے ہاتھ پھیرا۔
جسم کا جانا پہچانا دوپٹہ ہے۔ بالکل نیا سا تھا تیمور علی خان تھا۔
''کاکا جان! آپ مجھے وہاں بڑی حویلی تو نہیں بھیجیں گے نا؟'' وہ ان کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔
''ہم تمہارے [illegible] کر دیں گے وہ جانے۔ مگر تمہیں یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا۔'' وہ اس کی پشت تھپکتے
ہوئے گویا ہوئے۔
اسی دم پھول خان تیزی سے ایک گلاس لیے کمرے میں داخل ہوا۔
''ایک گلاس میں گرم پانی لاؤ۔'' انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ پھول خان سر ہلا کر
کر باتھ روم میں چلا گیا۔
تیمور علی خان پاس کھڑی کرسی پر بیٹھ کر اسے پچکارنے لگے۔
پھول خان پانی لے کر آیا۔ تیمور علی خان نے وہ گلاس اسے پکڑا دیا۔ وہ چپ چاپ سسکیاں
بھرتی رہی۔
تیمور علی خان نے کسی بھی طرح اس [illegible] کی طرف [illegible] دیکھا تک نہ تھا۔

پھول خان نے ہاتھ پکڑ کر اس سے [illegible] گئے۔
''تمہارے ہاتھ پر کچھ لگا ہے۔'' انہوں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔
''یہ خون ہے۔ ابھی کپڑے بدلوا دیتی ہوں۔''
''ٹھیک ہے ہم تم سے بات کرتے ہیں۔'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔
''کاکا جان! وہ حویلی چلے گئے کیا؟'' وہ اچانک سے پوچھ رہی تھی۔
''وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ ہم ان سے بات کر لیں گے۔'' وہ اس کے پاس بیٹھ گئے۔ اب یہ سب ہوا ہے تو
ہو جاتا۔
وہ پھر سے رونے لگی۔ وہ ان کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔
''کاکا جان! وہ بڑی حویلی جا کر کہہ دیں گے کہ باجی صاحب اور ان کے گھر کے لوگ آ گئے ہیں۔''
''ہاں۔'' انہوں نے اپنے اندر کی بات کا اظہار کیا۔
''ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم آپ سے بات کریں گے۔ وہ اب بھی یہ سب نہیں ہو
جاتا۔ اب ہماری بھی یہاں نہیں آئے گی۔ ویسے وہ یہاں کیسے پہنچ سکتا تھا؟ آپ کیسے چلے؟ تم نے بتایا تھا؟'' وہ جانے
جاتے پلٹے۔
''نہیں۔ میں نے نہیں بتایا تھا۔ ہاں کاکا جان۔ میں تو صبح سے باہر بھی نہیں گئی۔'' وہ یقین دلانے کی
کوشش کرنے لگی۔ ''آواز میں ابھی تک'' انہوں نے کہا۔ تیمور علی خان وہاں سے چلے گئے۔

اس کی حالت خراب ہونے کے بعد اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔
''ٹھیک ہے۔ تیمور نے اپنے کمرے میں آ کر کہا۔ '' [illegible] ہو گئے۔''
وہ وہیں کھڑے ہو کر اس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔
ولانے کی بات پر تیمور علی خان نے سر ہلایا تھا۔ وہ کمرے سے باہر نکل گئے اور اس کی
نیند اڑ گئی۔
وہ کافی دیر تک کمرے میں بیٹھے رہے۔ وہ [illegible] کا انتظار کر رہے تھے۔
''کاکا جان! آپ یہاں ہیں؟'' اس نے آ کر پوچھا۔ وہ ان کے بیٹھنے کا انتظار کر رہی تھی۔
''ہاں۔ میں یہاں [illegible] اس کی بات سن لو۔ وہ اب آ گئی ہے۔ [illegible] ایک نیا کام ہے۔ ہم اس سے پوچھیں گے۔
تھا کہ اس کی بات سن لو۔ مجھے کوئی بات نہیں ہے۔ ہم اب جا رہے ہیں۔ اس کو سب بتا دینا۔
[illegible] کہ کس کی بات ہے۔''
وہ اکیلے اپنے کمرے میں بیٹھے رہے۔
''ہاں۔'' وہ جو اس کا تمام غصہ تھا اب جا چکا تھا۔ تیمور علی خان کو وہ رات یاد آ گئی۔

باتیں نہیں کر رہے بلکہ وہ سب اس وقت بھی ان کے دماغ میں اتھل پتھل مچائے ہوئے ہے اور [illegible] اس موضوع پر [illegible]
[illegible]

"وہ سمجھ دار ہونے کے باوجود بہت شرمندہ شرمندہ سا تھا۔

"قاسم خانی آیا تھا بڑی حویلی؟" وہ ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔

"نہیں۔" صوفی نے پھر گھورا تھا۔

"پھر بھی ایسی [illegible] قسم کا [illegible] لگتا ہے ایڈیٹ۔" انہوں نے [illegible] کا اظہار کرتے ہوئے [illegible]

"ادھر حویلی میں تو بہت ٹینشن ہو گی؟" انہوں نے ایک دم پلٹا کھایا تھا۔ مگر ہاری ہر قسم کی صورتحال کیلئے تیار ہو چکا تھا۔

"جی۔" اس نے پرسکون انداز میں جواب دیا اور انجان بننے کی مصنوعی کوشش نہیں کی۔

"شوٹ کرنے کا پروگرام ہے یا کچھ رعایت ہے؟" وہ ایک فائل نکال کر [illegible] اس میں [illegible]
لگے۔

"پہلا تو بہت پرسنل ہے، کیا کہہ سکتا ہوں۔" وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا۔

"تم کیوں آج ناراض ہے؟" وہ [illegible] سامنے بیٹھ گئے۔

ہاری خاموش رہا۔

"کیا تمہیں علم تھا کہ وہ یہاں ہے اور تمہیں پتا [illegible]؟" تیمور علی خان بہت سیریس تھے۔

"نہیں۔ مجھے علم نہیں تھا۔ مجھے صوفی نے بتایا تھا۔" ہاری نے بڑی متانت سے جواب دیا۔

"صوفی نے۔" وہ چونک پڑے۔

"کیا بتایا تھا صوفی نے؟" ان کی آنکھوں سے عجیب طرح کی [illegible] جھلکنے لگی۔

"وہ لوگ [illegible] پر جانے کیلئے اصرار کر رہی تھی۔ پچھلی رات میں نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ یہاں آئی ہوئی ہیں اور [illegible] گیسٹ روم میں ہیں۔" ہاری نے تفصیل سے جواب دیا۔

"[illegible] انکل کی بیٹی [illegible]؟" اسے [illegible] "ٹھیک ہے۔" انہوں نے [illegible]

تھوڑی دیر بعد مستنصر خان اندر داخل ہوا۔

"مستنصر خان! صوفی کو ساتھ لے کر آؤ۔"

وہ [illegible] خاموش ہو گئے تھے اور ہاری کو [illegible] خاموش [illegible]
[illegible]
[illegible] ہاری کی کرسی کے پاس کھڑی ہو گی۔

"صوفی [illegible] بیٹے! آپ [illegible] انکل کی بیٹی سے کہاں ملی تھیں؟"

"[illegible]" وہ [illegible] سے پوچھنے لگی۔

"گیسٹ روم میں۔"

"ہوں [illegible]"

"آپ کیسے پتا کہ وہ انکل کی بیٹی ہیں انہوں نے خود بتایا تھا؟"

"انہوں نے بتایا تھا۔ وہ بڑی حویلی سے آئی ہیں۔ [illegible] کرن [illegible] انکل کی
[illegible] کرن؟" وہ [illegible] گئی تھی۔

"نہیں، یہ ٹھیک ہے، وہ آپ کی کزن ہی ہیں اور کیا باتیں کی تھیں ان سے؟" تیمور علی خان کے لہجے میں [illegible]
[illegible] تھی۔

"کوئی خاص نہیں پاپا! [illegible] ان سے بات [illegible]
[illegible] ناراض ہو جائیں گے۔" اس نے [illegible]

تیمور علی ایک [illegible] ہاری پاس [illegible]

"[illegible]" [illegible]

"اچھا۔"

"[illegible] کرن کا نام کیا ہے؟" وہ [illegible] پوچھنے لگی۔

"وہ شانزے" تیمور علی خان نے نظریں اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"[illegible]" [illegible] ہاری کے کان میں [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

"[illegible]" ہاری [illegible]

[illegible]
[illegible]

"[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] خاموش ہو کر رہ گئی۔

"کاکا جان! [illegible]"

[illegible] کوشش کی۔

[illegible]

"جی۔۔۔ جی [illegible]" [illegible]

"ٹھیک ہے [illegible]" [illegible] کھڑا ہوا۔

بالآخر وہ [illegible] آ گئی تھی۔

"کیا کر رہے ہیں؟" وہ وہیں دروازے پر رک کر پوچھنے لگی۔

[illegible]

"سوچ رہے تھے [illegible] بھابی"۔

"آپ کے [illegible]" [illegible]

[illegible]

وہ اٹھ کر چلا گیا۔

[illegible]

ہو گئی۔

انجان فضاؤں میں سرگشتہ خوابیدہ
اس واسطے ٹھہرا ہوں کہ کس واسطے گھر جاؤں

"وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے جانا نہیں چاہتا۔" وہ بہت سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"اگر وہ مجھے کسی دن مل گئی تو میں اس کا گلا دبا دوں گی۔ زندہ انسانوں سے کھیلتی پھرتی ہے۔ لگتا ہے کوئی جادو ٹونا کیا ہوا ہے اس نے آپ پر۔"

"آپ ناشتہ کر چکیں؟" عارف یوں بولا جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں۔

"ہوں۔ آپ کی اماں کو بھی کرا دیا تھا۔ بے چاری کچھ کھاتی ہی نہیں ہیں۔ پریشان کر کے رکھا ہوا ہے اماں کو اس عورت نے۔ آپ کو ترس بھی نہیں آتا اماں پر۔" وہ بولی۔

"ان کے سارے کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہوں۔ بہو ہوتی تو ہزار باتیں کر کے ایک روٹی کھلاتی۔ انہیں تو خوش رہنا چاہیے۔ ان کی ناقدری نہیں کرائی۔" عارف نے بڑے سکون سے جواب دیا۔

"یہ شہر آباد کہاں ہوتا ہے عارف بھائی؟" وہ اچانک کسی دھیان سے چونکی۔

"سرحد میں ہوتا ہے۔ خیریت؟" عارف کی مسکراہٹ میں حیرت بھی تھی۔

"یونہی پوچھ رہی تھی۔ کیا وہاں محل بھی ہوتے ہیں؟" وہ پھر سے کھو گئی۔

"ہاں! محل جیسی حویلیاں ہوتی ہیں۔" عارف نے ایک اچٹتی سی نظر اس پر ڈالی۔

"آپ جاتے تھے حویلی میں اس کے پاس۔ آپ کو کوئی روکتا نہیں تھا؟" وہ حیرت سے بولی۔

"ہاں! مجھے کبھی روکتے ہی نہیں تھے ... کیا دن تھے۔"

اس حویلی میں اتنے پھول ہوتے تھے کہ حویلی پھولوں میں چھپ جاتی تھی۔ اور ان پھولوں کے درمیان بھولی بھالی وہ اپنے حسین منظر [illegible]۔"

"وہ کون ہوتی تھی؟" [illegible] بولی۔

"اس کا نام [illegible] ہے بھابی۔ [illegible]"

"زہر گھول دیا ہے اس نے آپ کی زندگی میں۔" وہ بولی۔

عارف خاموش رہا۔ وہ بھی خاموشی سے انگلیاں توڑنے لگی۔

"میں سوچ رہا ہوں آج غلام محمد کے پاس جا کر اسے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ پھر آپ کو وہاں چھوڑ آؤں گا [illegible] کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو۔" عارف نے موقع غنیمت جان کر موضوع بدل دیا۔

"کوئی ضرورت نہیں آپ کو وہاں جانے کی۔ پہلے میرے حساب کتاب چیک کریں۔ [illegible]

کیا ہوتا ہے [illegible] آسانی سے معاف کر دوں گی؟" وہ بل کھا کر بولی۔

[illegible]

پریشان ہو گئی۔

بہادر علی کمرے سے اتر کر چلا گیا۔

"کوئی ضروری کام ہو؟" [illegible]

[illegible]

"السلام علیکم" [illegible]

"وعلیکم السلام ... طبیعت ٹھیک ہے" بہادر علی خان کی آواز میں تشویش تھی۔

[illegible]

"وہ کون ہیں؟" [illegible]

[illegible]

وہ ان کی باتوں سے مجھے آئے ہیں ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

چودھری خان ... اس کا خیال تھا۔ شاید ٹھیک ہی کہتی تھی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"کیسے ہو سکتا ہے کہ ..."

"بھوک کی نہیں تھی ..." اس نے ٹالنے کی کوشش کی۔

"آپ نے ابھی تک ... نہیں کی ... ہوگی۔" ماہین نے عجلت سے کہا۔

"اچھا پہلے کھانا کھا لیں۔ میں تمہاری ... گی۔" اس نے آہستگی سے کہا۔

"او نو! یہ ... ہے ... گی؟"

"وہ ... میں کھانا کھا کر جاؤں گی۔" اس نے معذرت کے انداز میں کہا۔

"طبیعت کیسی ہے آپ کی؟ کچھ نہیں ہوا؟ ..." اگر ضرورت ہو تو ڈاکٹر کو بلوا لیتے ہیں۔

انہوں نے ... سے پوچھا ... اس کے سامنے ... دیا۔

"بس ..." اس نے ... سا جواب دیا۔

"ابھی ... میں ہوں۔ صرف یہ پوچھنے آیا ہوں کہ تم نے ... کے ساتھ ... کیوں کیا؟"

اس کے سامنے بیٹھ گئے۔ "میں ابھی تم سے بہت کچھ پوچھنے آیا ہوں۔ ... تمہیں ... "

"وہ ... سے پہلے سوال کا جواب دو۔"

وہ خاموش رہی۔

"مجھے اپنے سوال کا جواب نہ ملا تو بہت غصہ آئے گا روشانے۔" ان کی آواز میں سختی آ گئی۔

"اس ... آپ کا کیا کاکا جان؟" وہ بہت پست آواز میں بولی۔

"کیا وہ ... کی ضرورت نہیں۔ ویسے ہی ... ہوا کرتا۔ مجھے ... کے ساتھ ... کرو۔"

"وہ مجھے سمجھا رہا تھا۔" ... جواب سوجھ گیا۔

"اگر میں ... تو کیسی ... میرے ساتھ ہو گی؟" وہ وہ ... ہے۔

"کاکا جان ... پلیز آپ تو کو اس سے کیسے ... کریں۔" وہ خفیف سی ہو گئی۔

"کیا بات تھی؟" ان کا انداز تحکمانہ تھا۔

"کچھ نہیں۔" وہ بولی۔

"میں ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ میری سمجھ ... نہیں ... ہے۔ اگر چہ اس نے مجھے ... نہیں ... مگر میں ...

اس نے جواب دیا اس سے ... ہوا کہ ... بات ... نہیں ... کے ... دی جاتی۔

روشانے اپنی ... عادت نہیں ... ہے اس لیے ... تمہیں ... کی ... ہمیں ... وقت ... ہیں۔

آنکھوں ... "یہ ان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"کاکا جان! ... ہو کی جانے کو تیار ہوں ... میری ... کرنا ... کے ... کر ... ہوں ..."

"ماہین۔ آج تک ... کبھی مجھ سے ... کا ذکر نہیں کرتی ..."

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ... آخر۔" وہ ... لگی۔

"تم سوچ رہی ہوں ماہین! تمام عمر ... کے پھیلائے ہوئے ... سکتا ہوں۔ ... میں ...

دامن ... نکال دیا ہے اسے دل سے بھی ... بھی۔ تم ... خیال رکھنا ... ہوا ... ہے۔ خدا حافظ۔"

ماہین ریسیور ہاتھ میں تھامے خاموش سی بیٹھی رہ گئی۔ اب تک کی بات چیت سے جو کچھ ... کے ... ہوا تھا ...

سکی تھا کہ یاور علی خان اس وقت گھر سے ... ہیں۔ ... بات ہے۔ مجھے اپنے ... میں ان کے ساتھ ... نے

نے بڑی شرمساری محسوس کی۔ ان پر اتنی بڑی آفت ٹوٹی ہے کہ ان سے ... ہے۔ اپنی ... کے ...

مجھے کچھ یاد ہی نہیں رہا۔

"خدا معلوم وہ کیا کیا ... اور کس کس ... سے سوچ رہے ہوں گے۔"

"ماموں جان تو خیریت سے ہیں نا بھائی جان؟" صبیحہ نے اخبار ... کر کے ماہین کو ... پوچھا۔

"آں ... ہاں ... وہ ٹھیک ہیں۔ باقی سب کہاں ہیں صبیحہ؟"

"کچھ تو معمول کے مطابق کالج اور کچھ حالت سوگ میں اپنی اپنی ماؤں کے پاس۔" وہ اخبار ... لگی۔

"خدا نہ کرے سوگ ہو۔" ماہین کو اس کا جملہ ... ناگوار ...

"اور کیا نام دیں۔ آپ ہی بتا دیں؟" وہ کہاں ہار ماننے والی تھی۔

"بے نام ہی ... اس قصے کو نام ... سے کوئی فائدہ تو ہو گا نہیں۔"

"ماموں جان کیا کہہ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا تھا وہ کیا کر رہے ہیں روشی کے لیے؟"

(ایک تو اس گھر میں کوئی اپنے میاں سے بات بھی نہیں کر سکتا فون پر) ماہین کی جان ... گی۔

"ہوں ... کہہ رہے تھے کوشش کر رہا ہوں۔" اس نے جواب دیا اور تیزی سے باہر نکل آئی۔ ... کی ...

آ جائے۔

روشی ہر ہر دستک پر چونک پڑتی تھی۔ ایک وہی ... مسلسل ... ہوئے تھا۔ ... ہوا تھا۔

سوچ سوچ کر اس کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا کہ کاکا جان اس سے کیا کچھ پوچھیں گے؟ اور وہ انہیں کیا جواب دے گی۔

جواب نہ دینے کی صورت میں ان کا ... ردعمل کیا ہو گا؟

"کیا وہ انہیں سب کچھ بتا دے؟ مگر کس طرح؟ کن الفاظ میں؟"

وہ بھی اس کروٹ ... کبھی اس کروٹ ... رکھا تھا۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ "روشانے۔"

"وہ آ رہا ہے کاکا جان!" اس کی آواز ... تھی۔

شادی کا سلسلہ [illegible] میں وہاں جانے اور ہر طرح کے [illegible] کرنے کیلئے تیار ہوں" اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"نہیں بیٹا ایسا مت کرو۔ تمہیں [illegible] کیلئے تیار ہیں۔"

"ابھی نہیں ہے کاکا جان کہ میں اس رشتے سے خوش نہیں ہوں" [illegible] اس نے [illegible] پوچھا۔

"خوش ہونے کی وجہ [illegible] معقول رشتہ کسی کسی کو ملتا ہے۔ ہر طرح سے [illegible] رہو گی۔ [illegible] وارث ہوں گا۔"

"مجھے [illegible] نہیں [illegible] کاکا جان" وہ پھر رو دی۔

"ہوں" تیمور علی خان گہری سوچ میں ڈوب گئے۔

"تمہارے [illegible] کیا کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ تمہارے [illegible] ساتھ [illegible]" (ابھی ابھی کاکا جان کہتے [illegible] اور [illegible] تھے)

"جی [illegible]" اس نے مختصر جواب دیا۔

"روشانے! تم اس خاندان کی واحد لڑکی ہو [illegible] کے باوجود ہم تمہارے ساتھ کوئی [illegible] نہیں کر رہے۔ [illegible]؟"

"شاید" وہ آہستگی سے بولی۔

"شاید کیا؟" انہیں اس کا "شاید" نہایت بھاری گزرا۔

"میرا مطلب ہے [illegible] نہیں" وہ سنبھل کر گویا ہوئی۔

"ہوں۔ خیر۔ تم کھانا کھاؤ [illegible] بات ہو گی" وہ جانے کیا سوچ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یا اللہ" پھر اس نے [illegible]

تیمور علی خان اسے کھانا کھانے کی تاکید کرتے ہوئے باہر چلے گئے۔

تیمور علی خان اسٹڈی میں خاصی دیر تک ٹہل ٹہل کر کچھ سوچتے رہے [illegible] آرام دہ کرسی پر بیٹھ گئے [illegible] ریسیور کان سے لگا کر [illegible]

"ہیلو"

"جی [illegible] بول رہا ہوں" [illegible]

"روشن بی بی گھر پر ہیں؟"

"جی صاحب [illegible]" [illegible] کی طرف سے جواب آیا۔

[illegible] تیمور علی خان صاحب [illegible]" وہ [illegible] بولے۔

"آپ [illegible]"

[illegible]

"السلام علیکم۔ ہم تیمور علی خان بات کر رہے ہیں" [illegible]

"جی [illegible]"

[illegible]

ماہین گہری سانس لے کر رہ گئی۔ وہ ہاں کہہ سکتی تھی نہ ناں۔ خاموش ہو کر رہ گئی۔

"دیکھیے ہماری مجبوری یہاں لوگوں سے تھوڑی سی واقفیت ہے۔ آپ ہم سے بات کر سکتی ہیں [illegible]

عمر شاہ کے متعلق پوچھنا ہے [illegible] اپنے حالات میں ہم سے [illegible]

وہ کہہ رہے تھے ہو سکتا ہے انہوں نے [illegible] یہ بات کی [illegible]

"پلیز۔"

"جی... جی... سن رہی ہوں۔"

"وہ کیا بات ہے جس کو ت سے نکالنے کا سوچ رہی ہیں آپ؟"

"آپ کیا فائدہ... جس کی بات ہے وہ اب وہاں نہیں۔" ماہین آزردگی سے گویا ہوئی۔

"وہ ہماری حدود سے دور کہیں بھی نہیں جا سکتی۔ ایک دن لا کر کھڑا کریں گے ہم اسے آپ کے سامنے۔"

"کیا وہ آپ کے پاس ہو جو [illegible]؟" وہ ایک دم مشکوک ہو گئی۔

"یہ بات چھپانے والی تھی؟ ہم نے کہا ناں وہ ہماری رینج سے باہر نہیں ہو سکتی۔ اس لیے ہم پوچھ رہے ہیں [illegible] مکمل طور پر باخبر ہوں اور جب وہ ہمارے اختیار میں آ جائے تو ہم پوری ڈیل کر سکیں۔ سمجھ رہی ہیں ناں آپ؟"

"جی ہاں۔"

"جی... تو وہ مسئلہ کیا ہے؟"

"وہ... دراصل یہاں شادی پر رضامند نہیں ہے۔" اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں علم ہے... اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس کی کس سے کمٹمنٹ ہے؟" انہوں نے اس کی بات کاٹ دی تھی۔

"کمٹمنٹ تو نہیں کہہ سکتے..." وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔ "مگر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ [illegible] آپ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا؟" [illegible] آہستگی سے پوچھ رہی تھی۔

تیمور علی خان کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ "امید ہے آپ ایسا نہیں کریں گی... وہ آپ سے زیادہ ہماری ہے۔"

"لیکن آپ کے ہاں عزت کی خاطر اپنے خون کو ختم کرنے کی روایتیں بھی موجود ہیں۔" اس نے الجھ کر کہا۔

"حالات و ماحول بہت تبدیل ہو چکا ہے۔ ہم نے آپ کو زبان دی ہے۔ ہماری زبان [illegible]" لہجے میں سختی آ گئی۔

ماہین پھر بھی خاموش رہی۔

"دیکھو... وہ آپ بات کر رہی تھیں کہ کمٹمنٹ نہیں ہے۔ پھر کیا ہے؟"

"میرا خیال ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے..." وہ مسلسل الجھ رہی تھی۔

[illegible] کر رہی ہیں۔

"ہاں۔" تیمور علی خان کے [illegible]

"وہ [illegible] آپ [illegible]"

[illegible] آ گئے۔

[illegible]

"جی۔"

"ہماری آپ کی گفتگو کا علم [illegible]"

[illegible] نہیں۔ وہ [illegible]

ماہین [illegible]

"آپ کے [illegible]"

"ہاں... [illegible]" وہ [illegible]

میں [illegible]

"[illegible] کیا [illegible] نہیں [illegible]"

"عمران کے خلاف [illegible] جا سکتے ہیں [illegible]"

[illegible] ہو گئے ہیں؟"

وہ [illegible] ہو گئی۔

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

"گیسٹ روم [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"کیسی طبیعت ہے؟"

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"اوہ" ۔۔۔ ہادی نے ۔۔۔ انداز میں آواز دی۔

"پھر کب تک یہاں سے نکالا رہے ہو؟" اس نے کہیں جانے کی کوشش نہیں کی۔

"جب تک کالا جان چاہتا ہے اور حالات میرے حق میں ہو جائیں کہ کمرے میں باتیں [illegible] مجھے [illegible] ملوں گی۔ اب تم بھی چاہو [illegible] دوسری صورت میں اس مرتبہ [illegible] دیکھے گی۔"

"پہلے بھی کیا؟" وہ مسکرایا۔ "بہرحال میں اس وقت آپ سے بھی چھوٹی بات کرنے [illegible] معلوم کر رہی تھی۔ دعا کرتا ہوں وہی ہو جو آپ چاہیں یقین کریں۔ مجھے آپ کے کچھ ہونے کی [illegible] نہیں ہو سکتی۔"

"آپ آرام کریں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کالا جان جیسے [illegible] آپ [illegible]"

"ہادی" ۔۔۔ اس نے بے ساختہ آواز دی۔

"جی؟"

"دیکھو ۔۔۔ [illegible] ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو [illegible]" اس نے [illegible] دی۔

"پتا ہے مجھے ۔۔۔ اور مجھ سے زیادہ آپ کو کوئی نہیں جانتا۔ یہ بھی پتا ہے [illegible]" وہ باہر نکل گیا۔

تیمور علی خان سلطان کے آگے [illegible] میں [illegible] سے [illegible] ہوئے تھے اور [illegible] بات کرنے کے بعد [illegible] کوئی دشواری نہیں ہوئی تھی۔ [illegible] گیسٹ روم کا دروازہ کھلا تو روشنی باہر تک آئی اور کمرے سے باہر آنے والے کو پہچاننے میں انہیں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔

ہاشمی کی لالٹ آن تھی۔ وہ [illegible] میں چلے گئے۔

اور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور [illegible]۔ سمندر خان کو ان سے پہلے سونے کی اجازت مل چکی تھی۔

فوراً ہی اندر آ گیا تھا۔ "خان"۔

"ہادی کو بھیجو [illegible]۔" وہ [illegible] کرنے لگے۔ ان کے چہرے کے تاثرات [illegible] تبدیل ہو رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ہادی اندر داخل ہوا۔

"جی [illegible]؟"

"ہاں ہاں ۔۔۔ سب خیریت ہے [illegible]" انہوں نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"سونے کا [illegible]" انہوں نے [illegible] کے ہونٹوں کے [illegible]۔

"[illegible]"۔

"پھر کیا کرتے ہو؟"

"ویسے ہی [illegible] سونے سے پہلے [illegible]"

"[illegible]"

"آپ [illegible]"

"[illegible]"

"پھر [illegible]"

"[illegible] آپ [illegible] صاحب نے اجازت دی۔"

"[illegible]"

"ٹھیک ہے"۔ اس مرتبہ ہادی [illegible] تیمور علی خان نے بھی اس کی ذات سے متعلق [illegible] تفصیل [illegible]۔

"[illegible] اصل بات کی طرف آتے ہیں۔"

"جی؟" اس بار وہ [illegible] پریشان ہو گیا۔

"کل کیا دن ہے؟"

"جی ۔۔۔ [illegible]"

"اچھا ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ کل [illegible] ہم نے تمہیں [illegible]۔ کوئی [illegible] تھا [illegible]۔"

"جی ۔۔۔ کالا جان ۔۔۔؟" وہ [illegible]۔

"[illegible] علی خان کے ساتھ [illegible]" ان کا [illegible] پرسکون تھا۔

"آپ پہلے [illegible]"

"سب کچھ [illegible] کر رہے ہو؟" ان کا [illegible] سا ہو گیا۔

"یہ بات نہیں ہے۔ اگر [illegible] نقصان سے [illegible] نقصان [illegible] تیار ہوں۔ مگر [illegible] مجھے [illegible]" وہ [illegible] پریشان ہو اٹھا۔

"تم [illegible] ہو ۔۔۔ ہادی علی خان [illegible]"

"اگر [illegible] اس وقت مجھے [illegible] ہو جائے۔ [illegible] نقصان [illegible] ان کے سارے [illegible] جائیں گے۔"

ہادی نے تصور کو دوبارہ وہ سمجھانے کی کوشش کی۔

"یہ بہت مشکل فیصلہ ہے" وہ مزید گویا ہوا۔

"آپ سے بڑھ کر بوا ہادی [illegible] انہیں فیصلہ کیا [illegible] کی کمی رہی اس سے [illegible] نقصان ہو سکتا ہے۔"

"وہ بہت جذباتی ہیں۔ میں نے انہیں بہت سمجھانے کی کوشش کی۔"

"تو آپ نے ان کا دماغ کیوں بنا ہے؟" وہ ادھر سے گویا ہوئے۔

"میں نے انہیں ابھی ان کے حوصلے بڑھانے کی کوشش نہیں کی ہے [illegible] مجھے بہت [illegible] تو یہ ہے کہ انہیں آپ عزیز بھی [illegible] ان کی بہتری سوچیں۔ [illegible] آپ بہتری حالت [illegible] بچے ہیں۔ [illegible] فرشتی کا مظاہرہ کرتے تو بڑی حویلی سے [illegible] میرا ساتھ اور میری حوصلہ افزائی بھی ان کے ساتھ ہوئی۔"

انہوں نے اتنی وزنی دلیل دی کہ تیمور علی خان جیسا [illegible] "چپ" کر گیا۔

"اچھی بات ۔۔۔۔ ہمیں تمہاری بات پسند آئی۔

مگر فیصلہ ہو چکا ہے اب جو بھی مرحلے ہیں وہ تم ہمارے ساتھ طے کرو گے۔ فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ [illegible]

شاباش۔ یہ معاملہ نمٹ جانے دو۔ باقی تفصیل ہم تمہیں بعد میں بتا دیں گے۔"

ہادی نے بڑی مشکل سے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

سیاہ [illegible] گاؤں میں [illegible] تیمور علی خان کے لب بھنچی [illegible] مونچھوں تلے مسکرا رہے تھے۔

"کاکا جان! پھر سوچ لیں۔"

"یہی تو ہمارا مرض ہے۔ بہت ہی فیصلہ کن قسم کے بندے ہیں ہم۔ [illegible] علاقوں میں [illegible] ہیں۔ صرف ایک [illegible] کر۔ جو ابھی تک نہیں [illegible] مگر زندگی جواری کی طرف گزاری ہے۔ [illegible] ہم بھی [illegible] ہارے۔ البتہ ایک بازی ضرور ہارے مگر [illegible] اسی طرح جس طرح بیٹھنے والے [illegible] بیٹھنے والوں کو خوش نہیں ہونے دیا۔"

"پتہ چلا ہادی [illegible] ہے کاکا جان" "تو ٹھیک" [illegible] انہوں نے صاف کہہ دیا۔

"یہی تو ٹھیک ہے [illegible] سے ہم جانے والے [illegible] چلے جاتے ہیں۔ [illegible] ہیں۔ ہم صرف کامیابیوں کو گنتے ہیں۔ خیر۔ تم آرام کرو۔ کل تمہاری زندگی کا اہم ترین دن ہے۔"

ہادی سوچوں کے [illegible] وہ ہام میں سے باہر نکلا تھا۔

اس کی آنکھوں میں [illegible] کس طرح خوش ہو [illegible] تیمور علی خان اس کی [illegible] بڑی بات تھی۔ وہ بھی اس کی ذاتی [illegible] کے [illegible] پھر بھی رش کو [illegible] سے پوری [illegible] صبح کوئی بھی [illegible] چھوڑ جائے گا۔

وہ بے حد [illegible] سے [illegible] ہو [illegible]

"ہو سکتا ہے [illegible] صاحب [illegible] ان کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"اسلام علیکم کاکا جان!" وہ تیمور علی خان کو دیکھ کر [illegible] اٹھ بیٹھی۔

"وعلیکم السلام [illegible] ٹھیک ہے؟"

"بہت خوش ہو رہے ہیں کاکا جان۔ اب تو [illegible] ہونے والا ہے" وہ [illegible] سے مسکرائی۔

"اچھا تم [illegible] کوئی بات [illegible] ہے نا۔"

[illegible] (کہیں بڑی حویلی [illegible])

"کیوں کاکا جان؟" وہ جلدی سے چادر اٹھا کر [illegible] سے گویا ہوئی۔

"گواہ [illegible] ہیں [illegible] صاحب ہیں۔ [illegible]"

(واللہ۔ کیا مصیبت ہے۔ ساری دنیا کی [illegible] ہے [illegible])

[illegible]

"تمہارا [illegible] ہادی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ امید ہے تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا [illegible]

[illegible]

انہوں نے اس کے [illegible]

"آپ صاحب!"

☆—☆—☆—☆—☆—☆—☆

روشنی اپنی جگہ دم بخود بیٹھی رہ گئی۔ یوں لگا جیسے تمام حسیات سو گئی ہوں۔

ایک کرسی کھینچ کر اس کے بیڈ کے نزدیک کر دی گئی۔

"بیٹی روشانے بنت بابا ولی خان! تمہیں اس مہر شرعی [illegible] روپے عبدالباری بن عبدالعلی کے نکاح میں دیا جاتا ہے قبول ہے؟"

تیمور علی خان اس کے برابر میں بیٹھ چکے تھے۔

"کہو روشانے" انہوں نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

روشنی کو محسوس ہوا جیسے وہ بے ہوش ہو رہی ہے۔

"روشانے"۔ اس نے پھر کسی کو جان کی آواز سنی۔

"بولو بیٹی"۔ قاضی صاحب کی آواز اس کے کانوں میں آئی۔

مگر وہ تو جیسے کسی خواب کے عمل میں تھی۔

کمرے میں اس قدر سناٹا طاری تھا جیسے وہاں کوئی نہ تھا۔

"جی..." اسے پہلے چونک کر پکاری۔ یوں جیسے ہاتھ آئی چیز کہیں کھو جانے کا خطرہ ہو۔

قاضی صاحب نے پھر سے اپنے الفاظ دہرائے۔

اس مرتبہ اس نے اجالی پر سکون انداز میں "جی" کہا۔

تیسری مرتبہ یہی الفاظ دہرائے گئے۔ اس نے جیسے اجالی اپنی جان سے "جی" کہا تھا۔ اور ہر طرف میں صورت اختیار کی

کئی لوگوں کے [illegible] انکار میں کہیں کیا تھا۔

"مبارک ہو خان صاحب"۔ اس نے قاضی کی آواز سنی۔

ذہن میں ایک دم عجیب سا شور ہوا... کیا واقعی یہ سب ہو گیا

تیمور علی خان نے اسے شانوں سے تھام کر اپنے سینے لگایا اور اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ دیا۔

گویا ایک دم سہارے سے نکل گئے۔ وہ ایک دم بے اختیاری ہو کر رو پڑی تھی۔ جانے کیا کچھ ایک فلم کی صورت اس کی نظروں کے سامنے متحرک ہو چکا تھا۔

تیمور علی خان اس کی پشت سہلانے لگے۔ اور وہ بے ہوش ہو کر ان کی آغوش میں ڈھے گئی۔

باری کا [illegible] زندگی میں اچانک در آنے والی اور سر سے پاؤں تک ہلا دینے والی تبدیلی پر گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔

لاؤنج کا کھانا مہمانوں کے ساتھ کھاتے ہوئے اس نے یہ سارا سوچا تھا۔ آج اس کا اہم ترین دن۔۔۔ اس نے کھانا اکیلے کھایا ہوگا؟

ہاں وہ بہت خوش ہو جانا چاہیے کہ اس انوکھی خوشی اس نے خدا سے خود مانگی تھی۔

"اچھا... تم یہاں کھڑے ہو... کتنے بجے واپسی کا ارادہ ہے؟" تیمور علی خان اچانک اس کی پشت پر آ کھڑے ہوئے تھے۔

"بس... ابھی اسی وقت... آپ سے ملنے کا انتظار کر رہا تھا"۔ اس نے سادہ انداز میں گفتگو کی۔

"ہاں شام کے [illegible] جا رہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے تمہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟" وہ سادگی بھرے انداز سے تھے۔

باری خاموش رہا۔

"ہاں وہ... اگر تم جانے سے پہلے روشانے سے ملنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ [illegible] اس کے حوالے کئے تھے۔ [illegible] تم [illegible] اپنی طرف سے [illegible] تمہاری [illegible] اس کے [illegible] قدموں پر پڑ گئے۔

باری نے [illegible] دیکھا اس کی

آنکھوں میں شریر سی چمک در آئی تھی۔

لائٹ "آپ آپ" گھبراتا ہوا [illegible] ایک دم [illegible] اس [illegible]

[illegible] تھا۔

"کیا ایسے ہی خالی ہاتھ [illegible]"

موقع آیا ہے۔"

تیزی سے زینے طے کرکے نیچے آیا تھا۔

آج اس کی چال کا انداز ہی کچھ اور تھا۔

اس نے بہت آہستگی سے دستک دی تھی۔

[illegible]

[illegible]

"ہوں" اس کا خیال تھا [illegible] خان چائے لے کر آیا ہوگا۔

ہاری دروازہ کھول کر اندر آگیا۔

[illegible]

"السلام علیکم" ہاری کی شریر آواز اس کے کانوں میں آئی۔

وہ خاموش رہی [illegible]

ہاری کو اسے اس انداز میں دیکھ کر بہت لطف آرہا تھا۔

[illegible]

"بیٹھ سکتا ہوں؟"

"مجھے چاہئیں" [illegible]

[illegible]

سے آزاد کرنے کی تھی۔

[illegible]

[illegible]

پاس سے ہوتے ہوئے اس کمرے میں آگیا۔

[illegible]

طرف نہیں دیکھا تھا۔

"کوئی بات ہوئی ہے؟ کوئی چھوٹی موٹی لڑائی؟"

[illegible]

اس کے دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی تھی۔ اس کے اس انداز پر۔

"ہاری" اس کی آواز بہت آہستہ تھی۔

"جی فرمائیے۔" وہ مسکرایا تھا۔

[illegible]

طرح؟"

"مجھے نہیں پتا [illegible] پلیز ہاری [illegible] مجھے تنگ نہیں کرو۔"

"آپ نے مجھے اتنا تنگ کیا، میں نے کبھی آپ سے کچھ کہا؟" وہ شریر انداز میں کہہ رہا تھا۔

[illegible]

[illegible]

"ہاری" [illegible]

[illegible]

خاطر کرتا۔

[illegible]

السلام علیکم آپ میری [illegible] ہیں۔

آپ بالکل بھی پریشان نہ ہوں۔ بالکل ٹھیک رہی ہیں۔

اب بالکل بھی نہیں روتا"۔

روشی کو مسکرانے کی قربت بہت محسوس ہونے لگی۔ وہ اس کی گرفت سے اپنے ہاتھ چھڑانے لگی۔

"یہ دلہن کی کلائیاں تو بالکل خالی ہیں" اس نے دونوں ہاتھوں میں روشی کے دونوں ہاتھ تھامے۔

"ابھی میں دلہن نہیں ہوں" اس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے سادگی سے کہہ دیا۔

"پھر کب ---؟" اس کے لہجے میں عجیب سی آنچ تھی۔

"ہادی" وہ پھر روہانسی ہونے لگی۔

"اچھا چلو مزید تنگ نہیں کرتے" ہادی نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے۔ "اچھا خدا حافظ" وہ تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

کتنا پیارا تھا اس کے ہاتھوں میں --- اس کے دونوں نرم ہاتھوں پر سرخی پھیلنے لگی تھی۔ دل کی دھڑکنوں میں زیر و بم پیدا ہو گیا تھا۔

"کیسا ہے --- کتنا اچھا تھا" چہرے پر حیا کا طلسم بکھرا ہوا تھا۔

اس نے خود کو آئینے میں دیکھا اور خود کو بہت اچھی سی لگی۔

ہادی گھر جب اندر داخل ہوا تو منتظر کھڑی ماہین دریچے سے ہٹ کر بڑی تیز تیز چلتے ہوئے باہر آئی۔ مگر پھر وہیں رک کر سوچنے لگی۔ ضروری تو نہیں ہادی ہو کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔ ابھی وہ اپنے خیالات میں الجھی ہوئی تھی کہ ہادی سامنے آ گیا۔

"السلام علیکم"۔

"وعلیکم السلام۔ شکر ہے تم آ گئے۔ [illegible] گئے ہوئے تھے [illegible] میں [illegible] چلی جاؤں گی ان کے انتظار کر رہی تھی"۔ وہ بہت دھیمی آواز میں بات کر رہی تھی۔

"خیریت ہے ---؟" ہادی کی ساری تھکن جیسے ختم ہو گئی

"وہ --- بات یہ ہے کہ تم [illegible] میں تھے اور شیر دل خان کا فون میرے --- لیے آیا تھا"۔

وہ یوں گویا تھی جیسے اس سے کوئی جرم سرزد ہو گیا ہو۔

ہادی گڑبڑا کر رہ گیا۔ (کیا انہیں پتا چل گیا ہے؟)

"جی --- مگر آپ کیسے گھبرائی ---؟" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے [illegible] ماہین کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"روشی کے سلسلے میں بات کر رہے تھے کہ اس نے یہ حرکت کیوں کی؟ مجھے ضرور علم ہو گا --- اگر نہیں ہے تو [illegible] تھا۔ بیگم سے شادی پر وضاحت کیوں نہیں ہے؟ [illegible]"

"ہیں ---؟" ہادی بری طرح [illegible] ماہین کی آواز [illegible] نہیں؟" [illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہاں [illegible] --- ہی ---" ہادی کی [illegible]

[illegible]

"اس نے پھر انہوں نے فون کو [illegible] کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ماہین نے اطمینان کا سانس لیا۔ روشی سے متعلق وہ سوال کرنا چاہتی تھی [illegible]

[illegible] روشی کی تحریریں پڑھتی۔

[illegible] روشی کے متعلق کیا کہتے [illegible] وضاحت ہو گئی تھی۔

"تم نے کوئی بات تو نہیں کی انھیں ایسے اس طرح کی ---؟" وہ پوچھ رہی تھی۔

"کس طرح کی ---؟" ہادی نے [illegible] مسکراہٹ [illegible] کی۔

"ہادی میں ان سے [illegible] رہی ہوں" وہ [illegible] سادگی سے بولی۔

"کہا انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔ [illegible]"

"کیا کہا" ماہین کو جیسے یقین نہیں آیا۔

"کیوں تم حیران ہو رہی ہو ---؟" اس کا لہجہ بہت شگفتہ تھا۔

"[illegible] --- حیرانگی" ماہین کی جان میں جان آئی۔

"آپ ملی ہیں ان سے ---؟" ہادی کا انداز [illegible] ہو گیا۔

"ہاں --- کل انہوں نے خود اپنا تعارف کروایا تھا وہ تو شاید ہماری شادی میں بھی شریک نہیں تھے وہ میں نے انھیں کبھی نہیں دیکھا۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہری نکل پڑی۔

جہاں آرا نے زور سے "ہماری" کہا۔

"حسن پر لعنت بھیجا ہے؟" پٹھانی نے آگے بڑھ کر جہاں آرا کو گریبان سے پکڑ لیا۔

بانو کی طبیعت اندر کسی زاویے سے مطمئن ہوئی کہ اب ملا ہے اس جہاں آرا کی اچھی طرح [illegible] پٹھانی ہے۔

مگر جب دونوں طرف سے ہاتھا پائی شروع ہو گئی۔ جہاں نے پٹھانی کا چوٹا شروع کر دیا تو وہ دونوں [illegible] لگی۔ دوسری خواتین بھی بائیں سمت بیٹھی ہوئی تھیں۔ بلکہ دوسرے کمپارٹمنٹ کی خواتین نے بھی [illegible] اندر کر بیچ بچاؤ کرانے لگی۔

پٹھانی نے ایک ہاتھ سے اسے پرے دھکیل دیا۔ وہ دھپ سے سیٹ پر جا گری۔

دوسری پٹھانی نے کھڑے ہو کر دونوں کو الگ الگ کر دیا تھی۔

"چوڑو (چھوڑو) اس کو لعنت کرو بیٹو (بیٹھو) آرام سے"۔ اس نے اپنی بہن کو سیٹ پر بٹھایا۔

جہاں آرا کلائی سے ٹوٹی ہوئی چوڑیاں جھاڑنے لگی۔ اس کے سر کے بال جھاڑ جھنکاڑ [illegible] قریب آ بیٹھے تھے۔

تھوڑی دیر کو وہاں سناٹا طاری ہو گیا تھا۔ صرف ٹرین کی چھکا چھک سنائی دے رہی تھی۔

"تم پشاور جا رہی ہو؟" اردو اسپیکنگ بڑی بی نے بانو کو مخاطب کر کے خاموشی توڑی۔

حالانکہ ابھی وہاں "جنگ" کا ماحول طاری تھا۔ دونوں حریف گھور رہے تھے ایک دوسرے کو خونی نظروں سے [illegible] تھیں۔

"ٹکٹ" دینے والا کہہ رہا تھا۔ پشاور سے تمہاری منزل دور پڑے گی۔ اس سے پہلے کسی اسٹیشن پر اتر کر بس یا گاڑی وغیرہ لے لینا۔

"پشاور سے پہلے کیا کیا آتا ہے؟" اس نے سادگی سے پوچھا۔ بڑی بی تعجب سے بانو کو دیکھنے لگیں۔

"نوشہرہ — حسن ابدال، اٹک۔"

"ہاں — ہاں — میں حسن ابدال اتروں گی۔" اس نے بڑی بی کو بیچ میں روک دیا۔

"کس کے یہاں جا رہی ہو —" بڑی بی بڑی کھچی ہوئی تھیں۔

"لگتا ہے ٹرین کی گاڑی میں ہی پہلی مرتبہ بیٹھی ہے۔" جہاں آرا نے گدھے کے کان [illegible] اس کی ماں نے۔

دانستہ بڑی بی نے باقی "انٹرویو" موقوف کر دیا۔

[illegible] نے اس کی طرف گہرے [illegible]

"[illegible]"

"جی بی بی۔"

"سرسوتی کو بھیجو، [illegible]" اس نے [illegible] کر کے [illegible]

"سرسوتی کو بھیجو اسے پاس [illegible]"

جی بیبی جی [illegible]

تھوڑی دیر بعد سرسوتی نے دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ۔"

"جی بی بی۔"

"سرسوتی! مجھے صمد کے پاس جانا ہے۔"

"ہاں بی بی — [illegible] (ابھی چلو)" وہ مستعد ہو گئی۔

"ابھی نہیں، ابھی تو سب جاگ رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد [illegible] شوق سے چلتی ہے۔"

سرسوتی وہاں چلی گئی۔ [illegible] کپڑے نکالنے لگی۔

اس کے چہرے پر [illegible] سوال بکھرے ہوئے تھے [illegible] تھا۔

دوسری چیز جانے سے پہلے [illegible] جواب جانتی تھی۔ [illegible]

اس نے کپڑے [illegible] ضروری اشیا بھی رکھیں۔ [illegible]

پھر سرسوتی آ گئی۔ اس کے ہاتھ میں [illegible] تھی جس میں کھانے پینے کی چیزیں تھیں۔

وہ [illegible] بڑی سی چادر [illegible] سرسوتی کے ساتھ چل پڑی۔ اور [illegible] صمد کے کمرے [illegible] گئی۔

سرسوتی نے دستک دی۔ اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔

[illegible] نے آگے بڑھ کر دروازہ دھکیلا۔ کمرہ خالی تھا۔

"شاید چھوٹے صمد [illegible] میں ہے؟"

"[illegible]" سرسوتی [illegible] چلی گئی۔

وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور انتظار کرنے لگی۔

سرسوتی کمرے کا جائزہ [illegible] گئی تھی۔

"کہاں تھیں؟" اس نے مسکرا کر صمد سے دریافت کیا۔

"اچھا — ایسا ہے [illegible] کے پاس، لگتا ہے آپ کو بھی [illegible]" صمد [illegible]

"نہیں — وہ دراصل مجھے [illegible]"

چیخ نکل پڑی۔

جہاں آرا نے زور سے "ہمارا" کہا۔

"حسن پر لعنت بھیجتا ہے؟" پٹھانی نے آگے بڑھ کر جہاں آرا کو گریبان سے پکڑ لیا۔

بانو کی طبیعت اندر کسی ذرا سے متعلق ہوئی کہ اب ملاپ اس جہاں آرا کی [illegible] پٹھانی کو سمجھانا [illegible]
پٹھانی ہے۔

مگر جب دونوں طرف سے ہاتھا پائی شروع ہو گئی۔ جہاں نے [illegible] شروع کر دیا تو وہ دونوں [illegible]
لگی۔ دوسری خواتین بھی پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ بلکہ دوسرے کمپارٹمنٹ کی خواتین نے بھی [illegible]
اندر کر بیچ بچاؤ کرانے لگی۔

پٹھانی نے ایک ہاتھ سے اسے دھکیل دیا۔ وہ دھپ سے سیٹ پر جا گری۔

دوسری پٹھانی نے کھڑے ہو کر دونوں کو الگ کیا کہ [illegible] ہی کر سکی تھی۔

"چھوڑو (چھوڑو) اس کو لعنت کرو [illegible] (بیٹھو) آرام سے"۔ اس نے اپنی بہن کو سیٹ پر بٹھایا۔

جہاں آرا کلائی سے ٹوٹی ہوئی چوڑیاں جھاڑنے لگی۔ اس کے [illegible] بال جھاڑ [illegible] بچے تھے [illegible]
قریب آ بیٹھے تھے۔

تھوڑی دیر کو وہاں سناٹا طاری ہو گیا تھا۔ صرف ٹرین کی چھکا چھک سنائی دے رہی تھی۔

"تم پشاور جا رہی ہو؟" اردو اسپیکنگ بڑی بی نے بانو کو مخاطب کر کے خاموشی توڑی۔

حالانکہ ابھی وہاں "جنگ" کا ماحول طاری تھا۔ دونوں حریف گو کہ ایک دوسرے کو خونی نظروں سے دیکھ رہی
تھیں۔

"شکر [illegible] تھا۔ پشاور سے تمہاری منزل دور پڑے گی۔ اس سے پہلے کسی اسٹیشن پر اتر کر بس پکڑ [illegible]
لے لینا۔"

"پشاور سے پہلے کیا کیا آتا ہے؟" اس نے سادگی سے پوچھا۔ بڑی بی تعجب سے بانو کو دیکھنے لگیں۔

"نوشہرہ ۔۔۔ حسن ابدال، اٹک [illegible]"

"ہاں ۔۔۔ ہاں ۔۔۔ میں حسن ابدال اتروں گی۔" اس نے بڑی بی کو بیچ میں روک دیا۔

"مکمل [illegible] جا رہی ہو ۔۔۔" بڑی بی بڑی [illegible] ہوئی تھیں۔

"لگتا ہے نئی نویلی [illegible] گاڑی میں [illegible] ہے۔" جہاں آرا نے [illegible] کے کان [illegible] جانے کیا کہا [illegible]
اس کی ماں نے۔

دانش مند بڑی بی نے بات "انٹرویو" موقوف کر دیا۔

[illegible] نے [illegible] قریب [illegible] آواز دی [illegible]

"جی بی بی"

"سرسوتی کو [illegible] مجھ سے [illegible] پاس [illegible] کر کے کسی [illegible]

"جی بہت اچھی بات ہے۔"

[illegible] سرسوتی [illegible]

تھوڑی دیر بعد سرسوتی نے دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ"

"جی بی بی"

"سرسوتی بھی صمد کے پاس جا رہی ہے۔"

"ہاں بی بی ۔۔۔ تم بھی چلو ۔۔۔ (ساتھ ہی چلو)" وہ مستعد ہو گئی۔

"ابھی نہیں۔ ابھی تو سب جاگ رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد آنا۔ میں رات میں [illegible] کروں گی [illegible]
شوق سے چلی ہے۔"

سرسوتی وہاں چلی گئی۔ [illegible] کیس میں کپڑے رکھنے لگی۔

اس کے چہرے پر بے شمار سوال بکھرے ہوئے تھے کہ [illegible] ہوا تھا۔

دوسری بار جانے سے پہلے [illegible] سوالوں کے جواب جانتی تھی۔ جس [illegible] کاغذوں میں [illegible] کر رکھا تھا۔

اس نے کپڑے رکھنے کے بعد ضروری اشیا بھی رکھیں۔ [illegible] بیٹھی ہوئی تھی۔

پھر سرسوتی آ گئی۔ اس کے ہاتھ میں [illegible] تھی جس میں کھانے پینے کی چیزیں تھیں۔

وہ آئی [illegible] چادر اچھی طرح اوڑھ کر سرسوتی کے ساتھ چل پڑی۔ اور [illegible] راستے سے [illegible] صمد کے
کمرے تک پہنچ گئی۔

سرسوتی نے دستک دی۔ اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔

[illegible] نے خود آگے بڑھ کر دروازہ دھکیلا۔ کمرہ خالی تھا۔

"شاید باتھ روم میں ہے؟"

"تم باہر جاؤ [illegible] میں آتی ہوں" سرسوتی [illegible] ہو کر باہر چلی گئی۔

[illegible] کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور انتظار کرنے لگی۔

سرسوتی [illegible] صمد [illegible] گئی تھی۔

"کہاں تھیں؟" اس نے مسکرا کر صمد سے دریافت کیا۔

"اوہ ۔۔۔ اپنے [illegible] کے پاس۔ لگتا ہے آپ کو بھی [illegible] نہیں لگ رہا [illegible]" صمد [illegible]

"نہیں ۔۔۔ دراصل مجھے [illegible]"

"...... اور ...... پھر کیا وہ سو گئی؟"

ماہین نے بات ادھوری چھوڑ کر سوال کیا۔

"نہیں ...... اس بے چاری کو نیند کہاں۔ اور وہاں بیٹھنے کی جگہ کہاں۔ ایسا کرتی ہوں اسے یہیں لے آتی ہوں بیگم صاحبہ"۔ وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔

ماہین سامنے لگی پینٹنگ کو خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد باہر چپلوں کی آواز آنے لگی۔ تجسس سے ماہین کی آنکھوں میں چمک تیرنے لگی۔

"السلام علیکم"۔ عورت نے اندر قدم رکھتے ہی سلام کیا۔ اور دو قدم آگے آ کر کارپٹ پر بیٹھ گئی۔

"وعلیکم السلام ...... ادھر اوپر بیٹھ جاؤ"۔ ماہین نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔

"کیا بھول رہی ہیں آپ ...... غلام زادی ہوں [illegible] آپ نے سنا نہیں۔ [illegible] چھوٹی بی بی ہیں جو بچپنے کے باوجود فرق مٹا کر بات کرتی ہیں۔ کہتی ہیں۔ میں تم میں سے ہوں۔ حالانکہ [illegible] تو ہماری مالکن ہی ہو گئیں"۔

انسانوں کو ترسی عورت بغیر سانس لیے بولتی چلی گئی۔

"آپ نے نہیں [illegible]"۔ ماہین نے بھمبھو کی طرف دیکھا۔

"[illegible] ہیں مجھے"۔ وہ باسکٹ سے چیزیں نکالتے ہوئے [illegible] ماہین تو ایک لمحے کو ساکت رہ گئی۔

"روشنی بی بی کو کیا ہوا؟" عورت کو کافی دلچسپی تھی حویلی کے معاملات سے۔

"قتل"۔ ماہین نے دکھ سے کہا۔

"بے چارے [illegible] خاں"۔ عورت کے لہجے میں بھرپور [illegible] تھا۔

"کیا مطلب بے چارے؟" ماہین نے کھوجتے ہوئے انداز میں اس کا چہرہ دیکھا۔

"مطلب یہ کہ ان کی ایک ہی تو بیٹی تھی"۔

"ہے"۔ ماہین نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔ [illegible]

"مجھے سب یاد ہے [illegible] کچھ نہیں بھولی"۔ صغریٰ کی آواز بھرا گئی۔

"[illegible] بہت محبت کرتی تھیں۔ بہت بھروسا کرتی تھیں۔ کہتی تھیں صغریٰ تیری شکل کتنی پیاری ہے [illegible] خوبصورتی کے بیچ رہوں تو خوش رہتی ہوں۔ [illegible] وہ بہت خوش رہتی تھیں [illegible]"۔

صغریٰ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

ماہین بھمبھو [illegible] پریشان [illegible]

"آپ کو [illegible] اسی حویلی میں [illegible] نے مارا تھا"؟

چپکی بیٹھی ہوئی تھی۔

[illegible] ماہین کو [illegible] آنے لگی تھی۔

"[illegible] ان کے ساتھ ...... [illegible]"۔

[illegible] ماہین [illegible] ان کے ہاتھ کے [illegible] آئی تھی۔ [illegible]

[illegible] میں [illegible]

"آپ [illegible] میں کیا [illegible]"

[illegible] کو [illegible]

بھمبھو تیزی سے [illegible] کی سمت [illegible]

"آپ [illegible] اتفاق ہیں [illegible]"

[illegible] ماہین کے کانوں میں [illegible] کی آواز آئی۔

اس کے ساتھ ہی اس نے [illegible]

"آپ ...... یہاں اس وقت؟" وہ [illegible]

[illegible] ماہین [illegible]

"[illegible] ...... [illegible]"۔ اس نے [illegible]

[illegible] آگے [illegible]

[illegible] نظروں سے ماہین کی سمت دیکھ رہا تھا۔

"آپ اسے کیسے جانتی ہیں"؟ [illegible]

"[illegible] ہوتے ہوئے [illegible] کی بات تو نہیں"۔ ماہین کو [illegible] جواب [illegible]

"[illegible]"۔ اس نے بھمبھو کو [illegible]

"[illegible] آج کل [illegible] ہوں کے [illegible] لوگوں کو [illegible] پریشان کر [illegible]"۔

بھمبھو نے [illegible]

"[illegible]"۔ ہادی نے ماہین کو مخاطب کیا۔ [illegible] بھمبھو کی بات [illegible]

ماہین [illegible]

"[illegible] بھمبھو [illegible]"۔

[illegible] اس کی [illegible]

"[illegible]"

سرہوتی سے جواب ہوا۔

"میں ابا جی اسے ... سمجھ رہی تھی" ماہین نے ستائش کی۔

"سر پہ حویلی ... اس حویلی کی طرح بھی کیا خاک ایسی رہ اس جیسی آتی" وہ جانے کس دھن میں کہہ گیا
وہ بات جو کمرے میں ادھوری رہ گئی تھی۔ اس میں اب اور ہاری کے لہجے میں کتنا واضح تھا۔

"مطلب کیا مطلب ہے جی؟" ماہین الجھ اٹھی۔

"مت کچھ نہیں۔ آپ صبح تک یہاں رہیں گی؟" اس نے عام سے لہجے میں بات بدل دی۔

"ہم یہاں سے سب ... [illegible] ..." وہ پوچھ گئی۔

"خدانخواستہ آپ اتنی سیریس ... ایسی کوئی بات نہیں ... [illegible] ... کل ہے۔"
ایک خوبصورت سا احساس اس پر چھا گیا تھا جیسے چاند گہرا ہو۔

"ہاں پتہ ہے مجھے بابا صاحب کی فکر رہی ہے۔ کہیں ٹینشن زیادہ نہ لیں۔" ماہین فکرمندی سے بولی۔

"جی ... فکر پریشانی کو ذہن سے جھٹک کر اچھی امید رکھیں کہ اچھی خبریں سننے کو ملیں گی، انشاء اللہ۔"

اس کے ہونٹوں پر بڑی مبہم سی مسکراہٹ تھی جو ... [illegible] ... میں ماہین کو نظر نہیں آسکی تھی۔

"آمین۔" ماہین نے دل وجان سے کہا۔

رات کے دو بجے کا عمل تھا۔ جب عالم شاہ نے ماہین کے کمرے کا دروازہ دھڑدھڑایا۔ ماہین کی ابھی ہی جھپکی لگی تھی۔
وہ بدحواس ہو کر اٹھ بیٹھی۔

"کون؟"

"میں ہوں۔ باہر آؤ جلدی سے بابا صاحب بلا رہے ہیں۔ ان کی حالت اچانک بگڑ گئی ہے۔" دروازے کے پیچھے سے سب کچھ کہہ دیا گیا۔

ماہین دوپٹہ سنبھالتی بڑی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر آئی تھی۔

"جلدی آؤ ماہین!" وہ اس سے آگے آگے چل پڑا۔

کمرے میں بہت سے لوگ جمع تھے۔ ... [illegible] ...
اتفاق سے پہلے ... [illegible] ... بابا صاحب کی ... بیٹیاں ... کھڑی ہوئی تھیں۔

"بابا صاحب! ماہین آگئی۔"

انہی ... [illegible] ...

"... [illegible] ..." عالم شاہ ... [illegible]

"جی۔"

"بابا جان کو ہوش آ گیا ہے" ... [illegible] ... طرف ہو گئی۔
ماہین ... [illegible] ... قریب چلی آئی۔ اور ... [illegible] ...
... [illegible] ...

"... [illegible] ..." ان کی آنکھوں سے آنسو ... [illegible] ...

"دیکھو ... [illegible] ..."

"... [illegible] ..."

"گاڑی تیار ہے ... [illegible] ..."

... بابا صاحب کو اٹھا کر ... [illegible] ... ایک طرف ہو گئے۔
... بابا صاحب کو گاڑی تک لے جایا گیا ... [illegible] ...

ساری ... [illegible] ...

عالم شاہ ... [illegible] ...

"... [illegible] ..."

ماہین ... [illegible] ...

وہاں کمرے ... [illegible] ...

"اگر خدانخواستہ بابا صاحب کو کچھ ہو گیا ... [illegible] ..."

ماحول پر چھائی خاموشی ... [illegible] ...

"اللہ کرے بابا صاحب ٹھیک ہو جائیں" ... [illegible] ...

"... [illegible] ..."

"اس طرح کی باتیں اس وقت ... [illegible] ... بابا صاحب کے ... [illegible] ..."
... [illegible] ...

ماہین ... [illegible] ... بابا صاحب ... [illegible] ...
... [illegible] ...

اس کا ماہین ... [illegible] ... بابا صاحب ... [illegible] ...
... [illegible] ...

... [illegible] ...

کہ بابا صاحب کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔

دستک اتنی زور سے ہو رہی تھی کہ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔

"جی.... کون؟"

"دروازہ کھولو روشانے!" تیمور علی خان کی آواز آئی۔

وہ ساری جان سے کانپ گئی۔ اس وقت... کاکا جان... وہ اچھل کر بیڈ سے نیچے آئی۔ [illegible] دروازہ کھولا۔

"جی کاکا جان؟"

"چادر اوڑھو روشانے... اور چلو۔" وہ اچانک بولے تھے۔

"جی کہاں؟" وہ بے حد پریشان ہو گئی۔

"وقت نہیں ہے بالکل۔ بڑی آپا..." وہ قدرے برہم انداز میں گویا ہوئے۔ روشی سہم گئی۔ جلدی سے پاؤں میں چپل ڈالی اور دوپٹہ گلے میں ڈال کر چادر اوڑھی۔ اور تیمور علی خان کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

ڈرائیور جیپ کے پچھلے دروازے کھولے ہوئے منتظر کھڑا ہوا تھا۔ تیمور علی خان نے پہلے روشی کو بیٹھنے کیلئے کہا پھر خود اس کے برابر میں بیٹھ گئے۔

موبائل فون ان کے ہاتھ میں تھا۔

"شیر گل! اندر کی لائٹ جلاؤ۔" تیمور علی خان نے فون سیٹ کیا۔

فوراً اندر روشنی ہو گئی۔ تیمور علی خان نمبر پش کرنے لگے۔

روشی کبھی ان کے چہرے کی طرف کبھی ان کی متحرک انگلیوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"ہاں۔ کون۔ ہیر؟"

"ہوں راستے میں ہوں۔ کون ہے ہاسپٹل میں؟ ٹھیک ہے امجد دیکھو۔ ہاسپٹل سے فون آئے تو نمبر لے لینا۔ میں کال کروں گا۔ اوکے۔"

روشی دم بخود ان کی شکل دیکھ رہی تھی۔ کاکا جان... [illegible] کون بیمار ہے؟ تیمور علی خان کے چہرے سے جو تاثرات اسے نظر آ رہے تھے [illegible] اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ کوئی سوال کرے۔

"بابا صاحب کی حالت بہت خراب ہے روشانے۔ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو ان کا قتل تمہارے ذمے ہے۔" وہ دھاڑے تھے۔

روشی کی تو جیسے جان نکل گئی۔ [illegible]

[illegible]

"بیٹے ابھی ان کی حالت [illegible] ہے کاکا جان؟" وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔

"آپ دعا کریں [illegible]"

[illegible]

"[illegible] ہم نے [illegible]"

[illegible]

"بابا صاحب [illegible]"

[illegible]

تیمور علی خان نے [illegible] "آگہی" [illegible]

[illegible]

انسان کی ذات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"چلو۔ ہوں۔ والسلام۔"

[illegible]

"آپ [illegible] کاکا جان [illegible]" تیمور علی خان نے [illegible]

[illegible]

"[illegible] ہاسپٹل [illegible]"

"شیر گل! ہاسپٹل چلو۔"

[illegible]

روشی نے قلم ان کی طرف بڑھایا۔ جو انہوں نے جیب میں اٹکا لیا۔

کئی گھنٹے کا کرب انگیز سفر تمام ہوا۔ جس وقت ہاسپٹل کے پارکنگ لاٹ میں جا کر جیپ رکی۔ [illegible]
روشی نے دور ہی سے پہچان لیا تھا۔ یہ تو [illegible] ہی پتا چل گیا تھا کہ بابا صاحب کی حالت اب [illegible]
جہاں یہ بات باعث طمانیت تھی وہاں آگے پیش آنے والے لمحات اسے اعصابی طوفان میں مبتلا کیے ہوئے تھے۔

"تم یہیں ٹھہرو روشانے! ہمارا انتظار کرنا۔" تیمور علی خان نے جیپ سے اترتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

تیمور علی خان کی شخصیت میں ایسی بات تو تھی کہ وہ اس سے خوش نظر نہیں آ رہے تھے۔ منتظر بھی تھے۔ [illegible]
کی ذات سے عجیب تقویت کا احساس بھی حاصل ہو رہا تھا۔

وہ اندر چلے گئے۔

وہ باہر نظریں دوڑانے لگی۔ شیر گل بھی اتر کر ٹہل رہا تھا۔

دفعتاً اسے محسوس ہوا کہ پیچھے کوئی گاڑی آئی ہے۔ اس نے صرف گردن موڑ کر پیچھے دیکھا مگر [illegible]
پجیرو سے یاور علی خان اتر رہے تھے۔

اس کا دل بڑے زور سے دھڑکا تھا۔ اس نے چادر پیشانی پر مزید کھینچ لی تھی۔ [illegible]
پھر اس نے یاور علی خان کو کاریڈور کی طرف بڑھتے اور ایک طرف مڑتے ہوئے دیکھا۔

"[illegible]" [illegible]

اسے تقریباً آدھا گھنٹہ ہو گیا۔ کوئی باہر آتا دکھائی نہیں دیا تھا۔ شیر گل بھی ایک بنچ پر بیٹھ چکا تھا۔

دفعتاً اس کی نظر [illegible] پر پڑی جو میڈیکل اسٹور کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"یا اللہ۔ کیا سب آئے ہوئے ہیں؟" وہ مزید فکرمند ہو گئی۔

[illegible] کے اندر جاتے ہی اس نے دیکھا۔ تیمور علی خان باہر آ رہے ہیں۔ وہ ایک دم سنبھل کر بیٹھ گئی۔

تیمور علی خان نے اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔

"آؤ روشانے!" ان کا چہرہ نہ جانے کیوں [illegible] وہ کوئی اور ہوں۔

"کاکا جان!"

"[illegible] تم نے ہمیں فون کر کے اپنی پریشانی بتا دی تھی۔ اس لیے ہم نے شیر گل [illegible]
تمہیں [illegible] بھجوا دیا تھا۔ [illegible] اس لیے ہم [illegible]
بات کر رہے تھے۔

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

"[illegible]" [illegible]

تیمور علی خان آگے اور وہ ان کے پیچھے چل پڑی تھی۔

کاریڈور میں [illegible] گزرتی [illegible]
[illegible]

تیمور علی خان ایک کمرے کے [illegible] اس کی تقلید میں وہ بھی۔

بابا صاحب [illegible] تھے۔ چہرہ [illegible] آنکھیں بند تھیں۔ وہ تیمور علی خان کی پشت پر تھی۔

انہوں نے [illegible] اشارہ کیا۔

اس کی [illegible] اس پر یہ احساس [illegible]

تیمور علی خان نے بابا صاحب کا ہاتھ [illegible] آنکھیں کھولیں۔ تیمور علی خان ان پر جھکے
[illegible] اور روشی کی طرف اشارہ کیا۔

بابا صاحب کی آنکھوں کی [illegible]
[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]" [illegible]
[illegible]

[illegible]

"[illegible]"
[illegible]

"بھابی بیگم! آپ ... کمرے میں چلی جائیں۔"

[illegible]

[illegible]

"بڑے صاحب ... " [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"تیمور ... " [illegible]

"چلیے بھابی بیگم!" وہ پیچھے پلٹ گئے۔

[illegible] تیمور علی خان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"ٹھیک ہے" وہ سب ... ہوئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"... سے ساتھ۔"

[illegible] تیمور علی خان اپنی [illegible]

[illegible]

وہ آگے بڑھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

کار [illegible] تیمور علی خان کا [illegible]

[illegible]

"وہ بلی جلدی ..." [illegible] جیب میں [illegible]

حویلی میں داخل ہوتے ہی ... دروازے ... گئے۔

"بھائی صاحب (بڑے ابا) اور [illegible]

[illegible] ہوں۔"

(اوسیا؟) وہ [illegible] سوچ کر چپ ہو رہی۔

[illegible]

وہ تیمور علی خان کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ [illegible]

[illegible]

تک آ رہی تھی۔

"روشنی ... تیمور ... بیگم جی ..." [illegible]

اندر سے [illegible]

عالم جب لڑکیوں کے ساتھ ہال میں آئی تھیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیمور علی خان ہال میں داخل ہوئے۔

[illegible]

"السلام علیکم" تیمور علی خان [illegible]

"السلام علیکم ..." [illegible]

ہوں تو وہ بھی عبادت بھی مسترد ہے۔ عبادت کی روح تو اخلاقیات سے مشروط ہے۔ حسن اخلاق سے [illegible] عبادت ہے۔ شعبان سے زیادہ روزے کی عبادت کا ذکر نہیں ہوا۔ پھر بھی [illegible] قربان کر دینا چاہیے غور و فکر کرنے کیلئے۔

وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے
مرے بت خانے میں تو کعبے میں گاڑو برہمن کو

وہ دعا کیا کرتے تھے۔ نماز اللہ سے ملنے کا طریقہ ہے عام شخص ہے اور تہجد کی نماز ملاقات خاص۔

نماز بھی رابطہ ہے اخلاقیات بھی رابطہ۔ ایک کا تعلق خدا سے اور دوسرے کا خدا کی مخلوق سے۔

گھر کو صحیح کی بات سے دل تکلیف ہوئی تھی۔ وہ ماہین کی خواب گاہ تک سوچتی ہوئی کیفیت میں پہنچی تھی۔

ماہین ڈریسنگ روم سے باہر آئی تھی۔ اس نے بڑی فکرمندی سے ان کے چہرے دیکھے سب کی سب ایک ساتھ اس کو [illegible] بیٹھنے لگا۔

"بھائی جان اور روشی آ گئی ہے؟" سوہا نے لب کشائی کی۔

"ہیں۔" اسے سماعت کا دھوکا محسوس ہوا تھا۔

"جی۔ روشی آ گئی ہے۔" گھر نے بھی کہا۔

"کیسے؟" اس کی حیرت کی کوئی حد نہیں تھی۔

"کاکا جان کے ساتھ اور گھر؟ ہمیں بھی نہیں پتا۔" زروبی نے کہا۔

"کاکا جان؟" وہ بھی۔ سارا اعصابی نظام الٹ پلٹ ہونے لگا تھا۔

"جی۔ کاکا جان تیمور علی خان۔" زری نے وضاحت کی۔

"وہ "سرائے" والے؟" اس نے پوچھا

"جی جی۔ وہی۔"

"پرسوں رات ایک کے ان سے بات ہوئی آج روشی ان کے ساتھ۔" وہ الجھنے لگی۔

"کہاں ہے وہ؟" وہ سنبھل کر بولی [illegible] اس کی شکل دیکھ رہی تھیں۔

"اپنے کمرے میں۔ ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ آپ کو اطلاع بھی دیں اور ساتھ لے کر اس سے ملنے بھی چلیں۔"

"ہاں۔ ہاں۔ چلو۔ وہ بالکل۔ کوئی فون وون آیا؟" وہ ایک دم جیسے کسی دھیان سے چونکی۔

"فون بھی آیا تھا۔ کاکا جان بھی بتا رہے تھے کہ [illegible] حالت بہت خراب ہے۔ وہ یہیں لے آئے ہیں۔" [illegible]

"روشی بھی۔ روشی بھی کیسی تھی؟ [illegible]" اس نے چلتے چلتے قدرے حیرت اور خوشی سے [illegible] پوچھا۔

"شاید آ گئی تو وہ کاکا جان کے ساتھ ملی ہے۔" [illegible] نے کہا۔

"اچھا۔" ماہین کا دل ابھی [illegible] تھا۔

"بھابھی۔ کاکا جان کیا [illegible] چلے گئے؟" اس نے [illegible] کی طرف دیکھا۔

"نہیں۔ روشی ان کے پاس ہیں۔" اس نے روشی کے کمرے کی طرف بڑی [illegible] نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب [illegible]

ماہین نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی۔

"کون؟" روشی کی تھکی تھکی آواز آئی۔

"میں ہوں ماہین۔ دروازہ کھولو۔"

قدموں کی آواز آئی مگر دروازہ نہیں کھلا۔

ماہین نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔ وہ اندر داخل ہوئی۔

"السلام علیکم۔ اللہ تمہیں توفیق دے اور ستاؤ نہیں۔"

اس نے سرخ و زرد کنٹراسٹ کے خوبصورت سے لباس میں ملبوس روشی کو بڑی دلچسپی سے دیکھا اور آگے بڑھ کر گلے سے لگا لیا۔

روشی نے بہت ضبط کی [illegible] کہاں سے [illegible] سارے آنسو امڈ پڑے۔ وہ ماہین کے گلے لگی سسکیاں بھر رہی تھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

لڑکیاں ادھر ادھر بکھرے ہوئے انداز میں بیٹھ گئی تھیں۔

ماہین نے اسے پلنگ پر بٹھا دیا اور اپنے دوپٹے سے اس کی آنکھیں صاف کیں۔

"یہ مردانہ قسم کی اچھل کود اچھی نہیں، بہت نقصان پہنچا رہی ہے روشی۔ مجھے آنے والے وقت سے ہول آ رہا ہے۔"

"چھوڑیں خالہ! اب مجھے کسی بھی بات کا خوف نہیں۔ میں بالکل پرسکون ہوں۔"

اس نے گہری سانس لے کر ساری لڑکیوں کو دیکھا

"میں سونا چاہتی ہوں خالہ۔ بہت تھکن ہے۔" اس نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے تم آرام کرو۔ پھر باتیں کریں گے۔" ماہین کے اٹھتے ہی لڑکیاں بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔

ماہین فجر کی نماز پڑھ کر باہر باغ میں آئی۔ اسے شاید یاور علی خان کا انتظار تھا۔ وہ روشی کے متعلق سوچتی ہوئی ٹہلنے لگی۔

"بی بی [illegible]"

[illegible] انداز میں ماہین کو مخاطب کیا۔

ماہین آہستہ آہستہ چلتی ہوئی پھاٹک تک آ گئی۔

"[illegible] کون ہے؟" اس نے [illegible] کہا۔

[illegible]

[illegible] سانولی سلونی لڑکی [illegible] اس کے سامنے تھی۔

"کون ہو تم؟" ماہین نے [illegible]

"اقبال بیگم۔ سب اقبو بلاتے ہیں۔" اس نے [illegible] میں جواب دیا۔

"کس سے ملنا چاہتی ہو؟" [illegible]

"مطلب ہے۔" اس نے [illegible] کہا۔

[illegible]

"حویلی میں شاید کسی کو [illegible] لوگوں کے علاوہ معلوم نہیں [illegible]"

[illegible]

"[illegible]" ماہین نے پوچھا۔

[illegible]

"اچھا۔" ماہین اسے ساتھ لے کر چل پڑی۔ اس کا ذہن [illegible] سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔

[illegible]

ماہین نے اس کے قیمتی [illegible] انداز سے اسے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔

"پڑھتی بھی ہو؟"

"جی، [illegible] مگر اب وقت [illegible]" ... وہ ہنس دی۔

"امی ادھر سے ہی ہمیں آ رہی ہو؟" ماہین کو کچھ خیال آیا۔

"جی" اس نے مختصر کہا۔

"ایسا کرو، تم [illegible] میں تمہارے [illegible] کرتی ہوں۔ پھر [illegible] تمہارے پاس ہی [illegible]

[illegible] ٹھیک ہے، [illegible] سمجھ [illegible]"

وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آپ مالکن ہیں یہاں کی؟" وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"ہاں مگر دوسرے نمبر کی" وہ کوئی مناسب سا جواب تلاش کرتے کرتے ہنس کر بولی۔

"آپ کا نام ماہ زیگن ہے؟" یاد کو عارف کی زبان سے نکلا ہوا حرف حرف ازبر تھا۔

ماہین دروازہ کھول کر چونک گئی۔

"نہیں۔ مگر تم انہیں کیسے جانتی ہو؟" وہ الجھن بھرے انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"بس ہم سنا ہے۔ مگر آپ وہ کیسے ہو سکتی ہیں۔ وہ تو بڑی پرانی بات ہے۔ وہ تو آپ سے بہت بڑی ہوں گی" یاد

سوچتے ہوئے بول رہی تھی۔

"پھر بھی کس سے سنا تھا، تم تو کراچی میں رہتی ہو؟" ماہین کی حیرت بجا تھی۔

"بس... وہیں سے سنا ہے سب کچھ" وہ سادگی سے بولی۔

"کس سے؟" ماہین اپنا کام بھول کر پھر سوالوں میں الجھ گئی تھی۔

"عارف بھائی سے" وہ سکون سے گویا ہوئی

"یہ کون ہیں؟" اس کی حیرت بڑھتی جا رہی تھی۔

"آپ یہاں مالکن ہیں اور آپ نہیں جانتیں انہیں؟" اس پر حیرت سوار ہو گئی

"مجھے زیادہ دن نہیں ہوئے یہاں آئے ہوئے [illegible] تو عارف کون ہیں؟" اس نے وضاحت کے ساتھ سوال بھی

کیا۔

"اب آپ انہیں نہیں جانتیں تو بیکار ہے۔ آپ مجھے [illegible] سے تو جانتی ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ آپ کو بتا سکے۔"

اس نے [illegible] بھری نظروں سے ماہین کی طرف دیکھا۔

"ہاں ہاں میں تمہیں بلوا دوں گی" وہ کسی دھیان سے چونکی اور پلٹ کر پھر دروازے [illegible]

"اس سے پہلے [illegible]" اس نے ایک [illegible]

"کیا ان سے پہلے بھی ملی تھیں؟" [illegible] سادگی سے بولی۔

"آپ کیا ضرورت تھی؟" اس نے [illegible] اس کی طرف دیکھا۔

"ضرورت کی ضرورت ہے [illegible]" وہ [illegible] سے کہہ گئی۔

"اچھا چلو، تم پہلے کام [illegible] کرو، پھر تم سے آرام سے بات ہو گی۔ ایک بات [illegible]" اس نے [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

تھوڑی ہی دیر میں [illegible]

"جی بی بی"

"دیکھو، یہ [illegible]" اس نے [illegible]

گی۔

"جی کیا کرنا ہے؟" اس نے [illegible]

"آپ کام [illegible] کیا؟"

"وہ ماں [illegible]" [illegible]

[illegible] مشکل ہے" [illegible]

پاشا علی خان جیپ سے اتر کر بڑی تیزی سے اندر داخل ہوئے تھے۔ سامنے ہی مرسوتی نظر آ گئی۔

"مرسوتی" ان کا لہجہ [illegible]

"جی صاحب" وہ ان کے قریب تقریباً بھاگتی ہوئی آئی۔ [illegible]

[illegible] ہوتے ہیں۔

"نوشابہ کہاں ہے؟"

"اپنے کمرے میں [illegible] صاحب۔"

پاشا علی خان [illegible] روشنی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

دروازے پر دستک [illegible]

"کون؟"

"دروازہ کھولو" [illegible]

روشنی [illegible] دروازہ کھول دیا۔

"السلام علیکم" اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔

[illegible]

"تمہارا کوئی کام تھا تم ؟" وہ اپنے غصے کو چھپا نہیں کر پا رہے تھے۔

"کچھ نہیں۔ میں [illegible] آئی تھی۔" شیر گل خان کے ساتھ [illegible] نظریں جھکا کر کہہ رہی تھی۔

"مطلب کیا ہے تمہارا ان حرکتوں سے ؟ [illegible]"

"کوئی [illegible]" وہ [illegible] کہہ رہی تھی۔

"آرام سے نہیں رہا جا رہا تم سے ؟ [illegible] عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ زندگی کی [illegible] اس گھر کے [illegible] زندگی موت کا سوال پیدا ہو گیا ہے۔ [illegible]"

[illegible] کہا۔

"شٹ اپ۔ کیا کمی ہے تمہیں ؟ [illegible]" وہ برہم ہو گئے۔

"انسان کو اپنے پیدا ہونے پر اختیار نہیں۔ جو جہاں پیدا ہوتا ہے اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔ [illegible] سمجھ کر اسے قبول کر لیتا ہے۔"

جاگیرداروں میں پیدا ہونا میرا قصور نہیں [illegible] مجھے اپنے ہونے کا احساس کیوں ہے ؟"

"بالکل بے شعور ہو تم۔ [illegible]" وہ غرائے۔

"اقدام پر غور کیوں کرتے ہیں ؟ [illegible] شروع کر دی ہے۔"

"یہ زبان درازی بے حیائی اور بے ادبی ہے۔ [illegible]"

"کاکا جان [illegible]"

"[illegible]"

"نہیں لیتی۔ [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"وہ آپ کے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گیا ہے۔

وہ [illegible] کر باہر نکل گئے۔

ماہین کو سوچ [illegible] بابا جان آ چکے ہیں۔

[illegible]

خان [illegible] کر گی۔

"[illegible]" اس نے [illegible]

"[illegible]" وہ [illegible] آگے بڑھ گئے۔

"وہ بھی پیچھے چل پڑی۔"

یادر علی خان نے کمرے میں داخل ہو کر [illegible]

"[illegible]" انہوں نے [illegible]

ماہین نے [illegible] حقیقت اس کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔ آج

یادر علی خان [illegible] سامنے آ رہے تھے۔

ماہین گلاس بھر کر ان کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"بابا صاحب کی طبیعت اب کیسی ہے ؟" انہوں نے [illegible] اس کے ہاتھ میں تھمایا۔ اس نے [illegible]

کیا۔

"ٹھیک ہیں اب۔ [illegible] میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔"

ماہین [illegible]

[illegible]

گئے۔

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

تھا۔

"ہاں ہو گئی جب ہی تو" ماہین نے قطعی مختصر انداز میں بات سمجھا دی۔

"باقی تو سب ٹھیک ہے؟" اس کی تشویش صرف روشی سمجھ رہی تھی۔ وہ بیگ سے پیچھے آ رہا تھا۔

"بیہ! گھوم کر سے کچھ دیکھ روشی کے کمرے سے سامان لے آئے" ماہین نے پیچھے سے ہدایت کیا۔

"جی"۔

"کس کے ساتھ جا رہی ہیں روشی بی بی؟" ہادی نے ماہین سے پوچھا۔

"ڈرائیور کے ساتھ" ماہین نے جواب دیا۔

"بہت جلدی ہے کیا"۔ وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ابھی ابھی کہیں سے واپس آیا تھا۔ جس سے اندازہ ہو رہا تھا اسے خاصی دیر ہو گئی حویلی آئے ہوئے۔

"ہاں شاید --- چلو روشی جلدی --- گھبراؤ نہیں۔ ہم پرسوں انشاء اللہ پہنچ جائیں گے" ماہین نے روشی سے کہا۔

روشی چپ چاپ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے وہاں موجود لڑکیوں میں سے کسی سے بات نہیں کی تھی۔

تھوڑی دیر میں گھوم کر اس کا سوٹ کیس اور بیگ لے کر آ گیا۔

ہادی نے چور نگاہوں سے روشی کی سمت دیکھا پھر لڑکیوں پر نظر ڈالی۔ چند ثانیے بعد سیدھا پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سب لڑکیاں کہاں ہیں۔ کچھ پتہ ہے؟" معصومہ سامنے آ گئیں۔

"وہ روشی بی بی کو الوداع کہہ رہی ہیں باہر پورچ میں"۔ اس نے مختصر کہا۔

"اب کہاں جا رہی ہیں موصوفہ؟" معصومہ پکار اٹھیں۔

"ہری پور"۔ اس نے پھر اختصار سے کہا۔

"مگر یار ماموں اور ممانی تو نہیں ہیں"۔ ان کی حیرت قابل دید تھی۔

"بڑے چچا کے حکم پر ہی روانگی ہو رہی ہے"۔ اس نے جان چھڑانے والے انداز میں جواب دیا۔

"لیکن کس کے ساتھ جا رہی ہے؟" ان کی حیرت برقرار تھی۔

"ڈرائیور کے ساتھ"۔ وہ پھر آگے بڑھا۔

"تم چھوڑ آتے۔ کیا یہ خطرے والی [illegible] بات نہیں ہے"۔ ان کے طویل جملے نے اسے آگے بڑھنے سے روکا۔

"اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ مطمئن رہیں"۔ وہ جانے کس دھن میں کہہ گیا۔

"اچھا"۔ ان کا انداز [illegible] "تمہاری" [illegible] "پتہ نہیں روشی آج" [illegible]

ہادی ایک دم [illegible] ہو کر رہ گیا۔

"ہادی --- تو وہ تمہاری ہو گی؟" معصومہ کی آنکھیں یک دم سکڑ رہی تھیں۔

"تو کیا ہوا۔ ان کے اپنے گھر ہے" وہ بھی زبردستی مسکرا [illegible]

[illegible] ہوتے ہوئے [illegible]

"ماہین ہے کیا؟" عالم جان [illegible] کی طرف متوجہ تھیں۔

"جی --- ماہین بی بی کی بیٹھک میں ہیں اور وہ مجھے پتہ نہیں" کلثوم بتا رہی تھی۔

[illegible]

"کہاں سے آئی ہو تم؟" وہ مر جھوری سے گویا ہوئیں۔

"کمرے سے"۔ اس نے ہاتھ روک لیے۔

"میرا مطلب ہے ٹھہری ہوئی کہاں ہو؟" وہ پیچھے چلی گئیں۔

"جی --- ابھی ابھی آئی ہوں؟" وہ حق سے بھٹکی۔

"اوہ --- ماہین سے ملاقات ہو گئی؟ کیسے جانتی ہو ماہین کو؟"

"جی --- وہ" اسے ماہین کی ہدایات یاد آ گئیں۔ "آپ ان سے پوچھ لیں۔ انہیں سب پتہ ہے"۔ وہ بس یہی کہہ سکی۔

"کیا مطلب؟ تمہیں کچھ نہیں پتہ؟" تعجب سے ان کی بھنویں اوپر چڑھ گئیں۔ وہ خاموش رہی۔

"بلا کے لاؤ ماہین بی بی کو" انہوں نے [illegible]

"نہیں۔ میں خود جا رہی ہوں ان کے پاس۔ تم بھی کنگھی چوٹی کر کے بیٹھی ہو؟"

"ماہین بی بی ہال میں ہیں جی۔ یاور خان صاحب بیٹھے ہیں"۔

"یاور کب آئے؟" عالم جان چونکیں۔

"کافی دیر ہو گئی جی آپ آرام کر رہی تھیں۔ روشی بی بی تو سب سے [illegible] ہال میں بیٹھی ہوئی ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہال کی طرف بڑھ گئیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"یہ لڑکی کون ہے؟" [illegible] کی طرف دیکھنے لگیں۔

"کون؟" ماہین نے بے ساختہ ادھر ادھر دیکھا۔

"وہ جو ابھی [illegible] باہر نکلی ہے" [illegible] ماہین کو [illegible] رہی تھیں۔

"اوہ..." ماہین کو یکدم دھیان آیا۔ اس نے [illegible] عالم [illegible] دیکھا۔ [illegible]

کہا ہوا تھا۔

"جی۔ [illegible] جانے والی ہے۔"

"جانے والی۔ کیا مطلب؟" وہ الجھ گئیں۔

"کراچی سے آئی ہے۔"

"ہاں ہاں۔ وہ تو مجھے پتا چل گیا ہے۔" وہ [illegible] کر بولیں۔

"[illegible] کام کرنے والی ہے [illegible] اس کی [illegible] ہے۔"

"مگر یہاں کیا کرنے آئی ہے؟" ان کی حیرت بجا تھی۔

"[illegible] کسی سسرالی رشتے دار کے پاس آئی تھی۔ [illegible]

[illegible] اس کے ساتھ کوئی [illegible] ہے یا اس کے حالات خراب ہیں۔ آپ [illegible] کریں۔ [illegible] چلی جائے گی۔" ماہین نے [illegible]

جواب دیا۔

"نہیں خیر اس کے یہاں رہنے سے مجھے کیا فرق پڑتا ہے۔ [illegible]

[illegible] ایک [illegible] وہ تو میں اس لیے پوچھ رہی تھی کہ [illegible] بھی [illegible] رہی تھی۔"

ماہین نے [illegible] سانس لیا۔

عالم جناب [illegible] سے باہر نکل گئے۔ [illegible] سوچ کر ماہین بھی اٹھی اور [illegible] چل پڑی۔ [illegible]

[illegible] تھی۔

"[illegible] اسے ناشتا کرا دو اور [illegible] جہاں تمہارا [illegible] وہاں کسی کمرے میں اسے [illegible]

[illegible] ہو گی۔

"[illegible] تم ناشتا کر کے آرام کرو [illegible] کام بھی کر دوں گی۔ [illegible]

مجھ سے کہا ہے [illegible]

[illegible] بات۔"

اس نے [illegible] دیکھا [illegible] وہاں سے چلی گئی۔

"جی [illegible] لے گی۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] ہیں [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

اس نے [illegible] کی بات کاٹ دی تھی۔

"ٹھیک ہے [illegible]" [illegible]

[illegible] کی سمت [illegible] تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اکثر اوقات وہ رات ... [illegible] ... کے اندر ہی ختم ہوتی تھی۔

"فی الحال تو نیند نہیں آرہی۔ شاید وہ بھی جاگ رہی ہو... فون کروں اسے؟"

"کیا ضروری ہے کہ اسے تنگ کرتے رہو۔ اس کا آل ریڈی دماغ خراب ہے۔"

انہوں نے کوفت بھرے انداز میں کہا۔

"اوں... ہوں... یہاں دیکھئے... سب کی سننا چاہیے... چاہتا کیا ہے۔"

"اب آپ موصوف اپنی وکالت سے بھری رات کالی کریں گی، آپ ہی کریں۔"

انہوں نے جیسے جان چھڑائی۔ ... [illegible] ... سوچ رہا تھا۔

"تھینکس۔" اس نے جانے سے پہلے فرج سے ٹھنڈا پانی کا جگ ... [illegible] ... خاموشی سے دروازہ کھول کر باہر آگئی۔

ہال میں آئی تو دیکھا، ہادی فون کرنے میں مصروف تھا۔ ... [illegible] ... اور "مہمان" کے ساتھ باتیں ہو رہی ہے۔

"صبح ہو سکتے ہیں یہ سب کام۔ تمہیں صبح سب سے پہلے اٹھنا ہوتا ہے۔ سو جایا کرو۔" اس نے ... انداز میں کہا۔

"کہاں اٹھتی ہے یہ صبح۔ ماما سے پوچھئے کس طرح اٹھاتی ہیں اسے؟"

ہادی نے ڈائل کرنے کا عمل موقوف کیا اور ریسیور کان سے ہٹا لیا۔

"خیر بہت ہے نا؟" اس نے ماہین سے استفسار کیا۔

"ہاں خیر بہت ہے۔ بس وہ ایک فون کر رہا تھا ... روشی کو۔ مجھے یقین ہے وہ جاگ رہی ہوگی۔" وہ ہادی کے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"مجھے بھی یقین ہے۔" وہ بے ساختہ انداز میں گویا ہوا تھا، مگر اپنی بے ساختگی پر شرمندہ نہیں تھا۔

ماہین نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔

"بڑی خوار ہے لڑکی۔ بس کرو۔" وہ ہنس رہی تھی۔

"بس ڈائل تو کرو... کہیں ریکارڈنگ تو نہیں لگی ہوئی۔ السلام علیکم ... [illegible]

مہربانی تھوڑی دیر بعد ڈائل کیجئے۔" اس نے ... انداز سے نقل اتاری۔

ہادی ہنسے ... پھر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"کیا بات ہے؟ ... فکر ہو رہی ہے؟" ماہین نے ... محسوس کر لیا تھا۔

"خوش رہنا چاہیے ... [illegible]"

"ویسے ... [illegible]" نمبر ملا بھی تھا۔

"آجائے ... [illegible]"

... [illegible] ... آگئی۔

"آپ بھی ... [illegible]"

... [illegible]

"ہوں ... [illegible]"

"سو گئی تھی ... [illegible] ... کر رہی ہوگی اور جاگ رہی ہوگی۔"

... [illegible] ... مجھے بھی خوشی ہوئی۔"

"ٹھیک ہے ... [illegible] ... تمہارے متعلق انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔"

"ہادی سے بات کرو گی؟" ماہین نے ہادی کی سمت دیکھا ... [illegible]

"ہاں ... [illegible] ... اللہ حافظ" اس نے ریسیور رکھ دیا۔

... [illegible]

حالانکہ ... [illegible]

... [illegible]

"... [illegible]" اس نے ... [illegible]

"میں تو ہال میں ہوں۔ ابھی آکر سوتی ہوں۔" اس نے دروازے کے قریب کھڑے کھڑے جواب دیا۔

"ہال میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا لڑکیاں ابھی تک جاگ رہی ہیں؟"

"کچھ نہیں ہو رہا۔ بس میں ابھی تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔" اس نے جانے کے ارادے سے [illegible]

"ٹھیک ہے۔"

"اچھا اچھا، یہ لائٹ بند کرتی جاؤ، پلیز۔"

ماہین نے لائٹ آف کر دی اور باہر آ گئی۔

"بالو اور سرسوتی [illegible] منتظر تھیں۔ [illegible] سرسوتی [illegible] کھڑی تھی۔

"چلو۔" اس کے لہجے میں ایک اشتیاق [illegible] تھا۔

وہ دونوں خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑیں۔

چند منٹ کی واک کے بعد اپنی منزل تک پہنچ گئیں۔

جھومر [illegible] حیرت سے بالو کی سمت دیکھا [illegible] ماہین [illegible]

لہٰذا اس پر کوئی حیرانی کا احتمال نہیں ہو رہا تھا۔

"السلام علیکم" بالو نے ماہین کو سلام کیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ ٹھیک ہو؟"

"جی، الحمد للہ۔ آپ سنائیں [illegible] کیسی ہیں؟" وہ عجب سرخوشی میں مسکرا رہی تھی۔

"اللہ کا شکر ہے۔ خطرے سے باہر ہیں۔ تم کہاں [illegible]" ماہین نے [illegible] ایک نگاہ ڈالی۔

"اس کی لسٹ میں بھی لکھا ہے۔" وہ بالو کی سمت دیکھنے لگی۔

"کیا یہ؟" بالو نے ماہین کی سمت [illegible] ہوئے دیکھا۔

"نہیں نہیں۔ یہ [illegible] جھومر [illegible]

نے کہا۔

"آج تو بہت ہی [illegible] ہے۔ خان بابا [illegible]

کر [illegible]۔"

"اوہ، یہ تو مسئلہ ہو گیا۔" ماہین الجھن میں پڑ گئی۔ [illegible]

سارا دن [illegible] بے چاری [illegible] وہ اپنے شوق [illegible]

"پھر اب کیا کریں؟" وہ [illegible] انداز میں بولی۔

"کیا اسے یہاں [illegible]" [illegible]

[illegible] سرسوتی نے [illegible]

"ہائے [illegible]"

"ہاں، چلو ذرا اس کے علاوہ [illegible]"

نے کہا۔

"[illegible]" جھومر نے [illegible] کہا۔

"ہم [illegible]" ماہین نے [illegible]

"چلو تم [illegible]" اس نے سرسوتی سے [illegible] چل پڑی۔

"یہ کہاں سے آئی ہیں؟" جھومر نے [illegible] دریافت کیا۔

"کراچی سے۔" ماہین نے مختصراً کہا۔

"آئی ہیں [illegible] صرف عطرت سے ملنے؟" جھومر کو بڑی حیرانی ہوئی۔

"[illegible] اور وہ عطرت کی؟" مختصر سا سوال تھا۔

"نہیں [illegible]" اس نے [illegible] انداز میں ماہین کی سمت دیکھا۔

"یہاں کا گھر ہے؟" اس نے جھومر کی طرف اشارہ کر کے ماہین سے پوچھا۔

"ہوں۔" ماہین نے [illegible] انداز میں جواب دیا۔

بالو نے جھومر کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] سرسوتی [illegible]" ماہین نے [illegible]

سرسوتی [illegible] پڑی۔

"کون؟" عطرت کی سوئی ہوئی آواز۔

"جھومر [illegible] ہم [illegible] ہیں۔" جھومر نے [illegible] انداز میں تسلی دی۔

"کیوں اپنی جان مصیبت میں ڈالتی ہو۔ بھلا فائدہ کیا ہے۔ جاؤ سو جاؤ۔"

"تمہارے مہمان آئے ہیں، ذرا صبر کرو [illegible]"

"مہمان؟" اس کی حیرت آمیز آواز آئی۔ [illegible]

"ایک منٹ [illegible]" جھومر نے [illegible]

[illegible] ہو گئی۔

دونوں [illegible] خاموش تھیں [illegible] ایک [illegible] کوشش کی۔

"اللہ سے آواز آنا بند ہو گئی۔

وہ تینوں بھی بالکل خاموش تھیں۔ کھڑکی سے باہر تاریکی پھیل چکی تھی۔ اور سناٹے میں ایک وحشت سی اتر آئی تھی۔ بالآخر بالو نے سکوت توڑا۔ [illegible] سرسوتی پہنچ چکی تھی۔

"شکر... جھومر، سرسوتی کو لوٹا دو تک پہنچا۔" ماہین نے سرسوتی کو [illegible] سے پہلے تو وہ اندر داخل ہو گئی۔

ایک لمحے کو تو سر ہی چکرا گیا۔ [illegible] برداشت سا تھا۔ [illegible] کے گرد چھ حاشیے اس پر [illegible] کی طلب۔

"السلام علیکم بی بی!" مطربہ کی آواز نے اس کے حواس قدرے بحال کیے۔

"وعلیکم السلام۔" "یہ کراچی سے اقبال بیگم آئی ہیں۔ تمہارا [illegible] ہے۔"

ماہین نے جلدی سے تعارف کرایا۔

"اقبال بیگم... کون؟" اس نے بغور بالو کو دیکھا۔ جو دم بخود کھڑی تھی۔ "میں نے تو اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔"

وہ حیرت زدہ تھی۔

"میں عارف بھائی کے گھر سے آئی ہوں۔" اس نے بمشکل حلق صاف کر کے آواز نکالی۔

"یہ... یہ مطربہ۔" بالو نے جیسے ششدر سے انداز میں ماہین کی طرف دیکھ کر استفسار کیا تھا۔

"عارف... وہ زندہ ہے؟ کیا تم عارف کی؟ اس کی کوئی بہن تو تھی نہیں۔ تو کیا بیوی؟" [illegible]

ماہین کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ شروع ہو گئی تھی۔

بالو کی حالت عجیب و غریب ہو رہی تھی۔ وہ تو مطربہ کا جانے کون سا سنہری سا تصور لے یہاں تک آئی تھی، وہ جس کیلئے وہ صرف شعر کی زبان استعمال کرتا تھا۔

"میں اس کی کچھ نہیں لگتی۔ تم نے انہیں کسی کا کچھ لگنے کے قابل ہی کہاں چھوڑا ہے۔" اس کے اندر لگی [illegible] ایک دم جاگ اٹھی۔

ایسا کرو مطربہ... جھومر کے کمرے میں آ جاؤ۔" ماہین زیادہ [illegible] ماحول برداشت نہ کر سکی۔ [illegible] تھا۔

"جھومر! انہیں اپنے کمرے میں لے آؤ۔" وہ کہتی ہوئی باہر آ گئی اور جھومر کے کمرے میں [illegible] کو لگتے بیٹھ گئی۔ دونوں ٹیبل لیمپ جلا دیں۔ سوات کا ایک بلب بھی تھا۔ اس نے وہ بھی جلا دیا اور [illegible] نے کرسی پر بیٹھ گئی۔ [illegible] بے چاری مطربہ۔ کاش میں اسے [illegible]

میں کتنی خوش قسمت ہوں [illegible]

چند لمحوں بعد وہ تینوں بھی اندر آ گئیں۔ جھومر اپنے بیڈ پر اور وہ دونوں [illegible]

وہ کھڑی تھی اور [illegible] کہاں بیٹھے۔

"یہاں بیٹھ جاؤ۔ کوئی بات نہیں [illegible]"

"میں چاہ رہا [illegible]" جھومر نے [illegible]

ماہین کو ہنسی آ گئی (آنے والی ہے جھومر)

بالو نے جھجکتے ہوئے [illegible]

"تم عارف کی کیا لگتی ہو؟" مطربہ اس سے [illegible]

(تم نے اس قابل ہی کہاں چھوڑا ہے کہ کوئی اس کو کچھ لگے) بالو نے [illegible]

"کیوں نہیں... تم [illegible]"

مطربہ نے حیرت سے اسے دیکھا "اب تم اس کی کچھ نہیں لگتی تو کہاں [illegible]؟"

"بابا کہاں ہیں؟ آپ کے [illegible] وہ یہاں سے گئے تو تم نے ان کے [illegible] کیوں [illegible]؟ اس لیے انہیں آج تک تنہا [illegible]؟" وہ [illegible]

"میں تو اسے [illegible] کرتی رہی ہوں۔ اگر وہ [illegible] کے سامنے [illegible]"

مطربہ نے [illegible] جواب دیا۔

"یہ عارف کون ہے؟" ماہین نے [illegible]

"میں ہوا کرتا تھا۔ خواب دیکھنے والا میری طرح [illegible]۔ اگر وہ حسن پرست تھا تو میں بھی [illegible] کا سامان [illegible] تھا۔" مطربہ نے [illegible] کہا۔

"کیا یہاں حویلی میں؟" ماہین نے سوال کیا۔

"ہاں۔ [illegible] وہاں کے [illegible] میں سے ایک تھا۔ [illegible]

[illegible]

"مجھے تو [illegible] جلدی ہے۔ میں تو یہ دیکھنے آئی تھی کہ وہ [illegible]"

مطربہ کی [illegible]

"تم عارف [illegible]"

ماہین [illegible]

"کچھ تم [illegible]"

بچی تھی۔

"پھر... یہ عارف کو کیا ہوا ہے... کیا عطرو؟" ماہین کو حقیقت حال جاننے کی بہت بے چینی تھی۔ کیونکہ عطرو اعتراف کر چکی تھی کہ وہ ذہین کی مجرم ہے اور اسی وجہ سے تو تنہائی کی سزا ہوئی ہے۔ "کیا معلوم عارف کے قصے میں کیا ہے" اس نے تجسس اپنے کمال پر تھا۔

"وہ میرا قاتل ہے۔ میرا خون ہے اس کے ہاتھ اور یہ بات پاک صاف نہیں ہونے دے گی" [illegible] سے عذاب کر کے بھوت بھرت کر دے گی۔

"بھورا ماہین اور مسرتی حیران پریشان بیٹھی رہ گئیں۔ عطرو البتہ بالکل پرسکون تھی۔

"تو اسے یہاں سے آئی ہو۔ کیونکہ اس بے وقوف کو پاک صاف" اس نے سپاٹ لہجے میں بولے گیا۔

"میرے اس کے بیچ پابندی والا کوئی رشتہ کبھی قائم نہیں ہوا۔ وہ تو بہت چھوٹا آدمی تھا اور مجھے اونچے خواب دیکھنے کی عادت تھی"۔ وہ تیکھے لہجے اور مسکراہٹ سے گویا ہوئی۔

"مگر تم تو شادی شدہ ہو"۔ ماہین لو کے ساتھ رو گئی۔

"اسی لئے یہ پھندا میرے گلے میں ڈالا تھا۔ جب ہی تو کہتی ہوں وہ میرا قاتل ہے"۔ بالو مرجھائی ہوئی آواز میں بولی۔

"تمہاری میاں سے بنتی نہیں ہے؟" ماہین ٹھیک انداز سے کے قریب پہنچی۔

"میں بنانا نہیں چاہتی"۔ وہ ترش ہو کر بولی۔

"پسند نہیں ہے"۔

"نہیں"۔

"نکھٹو ہے؟"

"مارتا ہے؟"

نشہ کرتا ہے؟"

"بس جی... مجھے اچھا نہیں لگتا شوہر... بہت بڑا ہے عمر میں مجھ سے" اس نے آنکھیں [illegible] لیں۔

"تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ میرے میاں بھی مجھ سے بہت بڑے ہیں"۔ ماہین کا انداز سمجھانے کا تھا کہ وہ [illegible] عورت ہو رہی تھی

"مگر وہ آپ کو اچھے لگتے ہوں گے"۔ بالو نے بے پروائی سے کہا۔

"ہاں۔ مگر یہ تو ہے"۔ وہ ہنس پڑی۔

"تمہارا میاں کیا بدصورت ہے؟" بھورا جو دم بخود بیٹھی سن رہی تھی۔ ایک دم بولی۔

"بس دل ہی نہیں چاہتا [illegible] کیا کروں"۔ بالو نے ایک [illegible] بے چینی [illegible]

"عادت کا کیا ہے یہ تمہارا [illegible]" ماہین نے اس کی صورت گھور کر کہا۔

[illegible] تھی۔ [illegible] آپ [illegible] تھی [illegible]

"[illegible] عادت کیلئے [illegible] ہیں۔ [illegible] جو یہاں ہوتی ہیں [illegible] عادت اب [illegible]

[illegible]

ماہین نے [illegible] کی اصل [illegible] بھی [illegible]

"اس کو کوئی [illegible] شروع میں شادی [illegible] ہے [illegible] طرح کی صورت حال پیدا ہو [illegible] اس بات کا خیال ہی نہیں [illegible] ہے [illegible]

[illegible] کی زندگیاں برباد کی ہوتی ہیں"۔

ماہین نے [illegible] بھورا کی طرف [illegible] سے کم سمجھی تھی۔

"کیا عارف کو حویلی میں آپ چاہتا تھا؟" اس نے عطرو سے دریافت کیا۔

"اس کی [illegible] حویلی میں [illegible] اس کا باپ [illegible] تھا [illegible] عارف کو [illegible] اور جانا گری سنبھالے"۔ عطرو نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے اس قصے سے [illegible] کوئی تعلق ہے [illegible] خیال سے بولی۔

عطرو جواباً خاموش رہی۔

"بس کیا کہوں۔ ان کا [illegible] نقصان کیا ہے میں نے"۔ وہ رونے لگی۔

وہ [illegible] کے لئے ماہین نے [illegible] وہ شرمندگی ہو گئی تھی وہ ایک دم سنبھل گئی۔

"اذان بھی دے دے گی۔ کوئی وقت جا رہا ہے اس لیے تجھے بلایا ہے [illegible]
[illegible] میں کھوئی ہوئی تھی۔

"اے اللہ کرے کہاں کا [illegible] کیسی خوشبو جیسی [illegible]۔"

خالہ نے ستائشی نظروں سے اس کا سراپا دیکھا [illegible] ترتیب وار تھا۔

"یہ اپنی ماں سے بھی بڑی نکلی ہے۔"

خالہ نے گریبان سے بٹوہ نکالا اور اس میں سے چابی نکال کر زیتون بانو کو تھمائی۔ وہ اپنی تعریفیں سن کر [illegible] رہی تھی۔

"اے چھوڑ، ہمارا کیا قصہ [illegible] ہے میری اس کے نام پر۔"

بڑی بی نے اپنی جان تو ان سے [illegible]۔

زیتون بانو ہنستے ہوئے صندوق کھول رہی تھی۔ "ایسی تعریفیں تو سب عورتوں کی کرتے ہیں۔" وہ بہت [illegible]۔

"اری بدذات کس کس سے سن چکی تعریف۔ ابھی سے تیرا یہ حال ہے۔" بڑی بی تو آگ بگولہ ہو گئیں۔

"مردوں کی تعریف [illegible] یہ مردوں کا تجربہ [illegible]
طرف کر [illegible] تک نہ پہنچا۔" خالہ [illegible] گویا ہو گئیں۔

"اری تجھے بتایا نہیں کس نے کی تھی میری تعریف؟" بڑی بی کی سوئی ایک جگہ اٹک گئی تھی۔

"ہائے اللہ اس نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا بی!" زیتون گھبرا گئی۔

"ارے جانے دو بھی بچوں کو۔ [illegible]۔" خالہ [illegible] ساتھ گویا ہوئیں۔

"یہ تو اسی طرح [illegible] پیچھے پڑ جاتی ہیں۔" [illegible] کپڑے [illegible] تمہارے لیے کھانا گرم کرتی ہوں۔

"زیتون بانو شرمندہ سی ہو گئی۔

"کپڑے جلدی لے [illegible]" خالہ [illegible]
طرف چل پڑیں۔

"زیتون بانو!" بڑی بی نے پکارا۔

"ہوں۔"

"ذرا سا سوئی کا [illegible] لے۔ بڑی دور سے آئی ہے خالہ۔ ایک پیالی چائے بھی [illegible]
بے چاری۔"

"سن رہی ہے؟"

"ہاں ہاں۔۔۔ بہری نہیں ہوں۔" وہ چڑ کر بولی۔

"تو [illegible]
ناراض ہو گئیں۔

"بی جی! [illegible] پاس [illegible]
[illegible] کام آ جاتی ہے۔" زیتون بانو نے [illegible]۔

"[illegible] اس کی زبان بھی چلنے لگی۔" [illegible] ساتھ [illegible]
[illegible]

زیتون بانو چپ چاپ کھانے کے انتظام میں لگ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں خالہ غسل سے ہو آ گئیں۔

"پھر بھی [illegible]" وہ بڑی بی کی چارپائی پر ایک طرف بیٹھ گئیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]"

"ابھی ٹھیک گزر رہی ہے۔ بڑی مشکل سے فرصت نکال کر آئی ہوں [illegible] شادی کی تیاریاں ہو رہی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]"

"واہ، تیرے تو [illegible] آ گئے۔" بڑی بی ہلکی سی مسکرائیں۔

"ارے کیا [illegible] اپنی بھی کوئی زندگی ہے۔ [illegible]
[illegible]۔"

"چل خیر، اب تو زیتون بانو تیرے ساتھ جا رہی ہے [illegible]
[illegible]۔" بڑی بی نے [illegible]۔

"اب [illegible]" زیتون بانو نے [illegible]۔

"بہت [illegible]۔" بڑی بی [illegible]۔

"[illegible]" خالہ نے [illegible]۔

"تو میری فکر نہ کر [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہاں اماں، سمجھ رہی ہوں پھوپھی [illegible]

[illegible]

"بیٹے تیری حویلی کا ماحول [illegible] دھیان رکھنا"۔ بڑی بی کی فکر کم نہیں ہو رہی تھی۔

"حویلی میں مردانہ زنانہ الگ الگ ہے [illegible]

[illegible]

"یہ تو... تو بہت اچھا سوال آئے۔ [illegible]" بڑی بی نے پرسکون انداز میں آنکھیں موند لیں۔

[illegible]

زرقون نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا۔

[illegible]

[illegible]

"دیکھا چاچی اماں، سب بچے ہوئے ہیں جو آپ کے کام آجائیں گے۔"

"اللہ تیری گھڑی لائے۔ یہ بھی کیا ہونا تھا۔"

"یہ بھی فکر کرتی ہیں چاچی اماں۔ جس سے دل لگا ہے ان کا امتحان تو دیکھیں۔ جیسے مقابلے کے امتحان کی تیاری ہو۔" عالم جب ہنس پڑیں۔

باور علی خان بھی وقت سے عجیب پر سکون ہے۔

"اتنی خوشیاں اتنی رونق چھوڑ کے دل کو بے سکونی ہو جاتی ہیں۔" اماں بی چونک کر انھیں دیکھنے لگیں۔

"وہ کون چاچی اماں؟" عالم جب حیرت سے ان کی شکل دیکھنے لگیں۔ باور علی خان بھی الجھی ہوئی نظروں سے اماں کی طرف دیکھنے لگے۔

"کب آئے گا تیمور...... وہ کیسے جان پائے گا کہ اپنے جب خوشیاں مناتے ہیں تو دل کیا محسوس کرتے ہیں۔ اور گھر میں کیسے رہتے ہیں۔ رنجیر جیسے رشتوں میں بندھنے کے دکھ سکھ کیا ہوتے ہیں۔ یہاں نوکر چاکر غصیں کھاتے ہیں وہ وہاں جائے اصل روٹی کھاتا ہوگا۔ اپنے جوتے خود پالش کرتا ہوگا۔ کبھی دیر سے آنکھ کھلتی ہوگی تو بھوکا گھر سے نکل جاتا ہوگا۔"

چند قطرے ان کی آنکھوں سے ٹپک کر چہرے کی جھریوں میں گم ہو گئے۔

"ہائے چاچی اماں، ہائے وہاں کوئی کمی نہیں۔ وہ کون سا نوکری کرتا ہے۔ صرف پڑھتا ہی تو ہے اور بیچھے تو ابھی سب بھجواتے ہیں بابا صاحب۔ وہاں سے بہت ہیں۔ وہ تو یہ کہتا ہے کہ وہ یہاں سے زیادہ خوش رہتا ہے وہاں۔ آپ تو الٹا فکر کر رہی ہیں۔ ہاں بیٹے اور آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ آپ کا بیٹا کتنا لائق ہے۔ آپ تو بڑی قسمت والی ماں ہے چاچی اماں آپ کے سارے بیٹے لائق ہیں۔ میری طرف دیکھیے۔ ایک بدنصیب ماں ہوں جس کے ایک بھی نہیں......" ان کی آواز بھرا گئی۔

"یہ لیجیے۔ اماں جی کو سمجھانے آئے آپ شروع ہو گئیں۔ بھابی بیگم!" باور علی خان نے جیسے ٹوک دیا۔

"ان کا علاج ہو رہا ہے۔ وہ ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ آپ کیوں مایوس ہیں۔" باور علی خان نے تسلی دینے کے انداز میں ان کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

"ہاں عالم جب اول چھوڑو کیا کہ... ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

اماں جی بھی اپنا قصہ بھول کر ان کی دل جوئی کرنے لگیں۔

"ہائے اماں جی اتنا سامان جائے گا کراچی؟" شرمین نے مارے پریشانی کے الجھتے ہوئے پوچھا۔

"سامان اتنا کیسے ہوگا تم لوگوں کے کپڑے، ... اور جو دینے کی چیزیں ہیں۔" وہ جھل کر بولیں۔

"آپ ایسا بھی نہیں ہے۔ بڑے بھائی کی شادی پر ہم سارے مجھے گئے تھے۔ اور اب آپ نے عائلہ کی شادی اتنی جلدی کر دی۔ ہوئی کہ آپ کو تو اس ... کر جائیں گی۔ بارات میں بیٹھیں۔"

"آپ انھیں نے دیکھا تھا تو احساس چھوٹا تھا وہ یہ ساتھ رہیں گی (عالم جب کی بیٹی) کے گھر کا۔"

"گھر ... میں ہے بہاں ملتے ... تھے۔"

اماں بی اماں نے فوراً ہی کیوں بھی سوچا ہے۔ وہاں بھی گھر... ہوتی تو سنو ... ہوا ہے۔ تم دیکھیں ہی کے پاس کام ہے۔ ... کے سامنے ... ہوتی ہیں۔

"وہ کیا اماں ہو ہے ادارہ آپ کو آتی ایسا کیوں لگانے لگی۔"

اماں بی عجب ایک ایک کی صورت دیکھنے لگیں۔

"اللہ کیا اماں بی ٹھیک تو کہہ رہی ہیں۔ تمہیں تو چھوڑ کر کافی ہے۔" شرمین سے بڑی دلچسپی سے آگئی۔

"ضرورت ہوتا ہے۔"

"دیکھیں اماں بی، ساتھ کو۔" شرمین نے ... میں ان کو دیکھا۔

"آپ ایک بچوں کی طرح دیکھتی ہیں۔ اپنا سارا سامان دیکھیں۔ پھر وہاں کچھ بھی اچھا ہوگا۔ وہاں کتنے روز گئے ہیں۔"

"اماں بی، وہ کہہ رہے تھے میں سب ہونا ہیں وہاں ہوگا۔ ... تھے ہیں۔" رنجیر بیگم نے جیسے کسی دھیان سے چونک کر پوچھا۔

"اچھا ایسے کیسے ہو ... بھی تم تو آپ ہوش سے باتیں دیکھتے آ رہے ہیں۔" اماں بی واقعی چونک گئی تھیں۔

"کراچی کی آب و ہوا میں ایسے ہی ... وہاں سب لوگ ... آ کر یہ اچھا ہوتے ہیں۔ یہاں تو دلہنوں کے بھی ان کے بھی قد ہوتے ہیں ... ہو جاتے ہیں۔ اپنے ... کہ میں پڑھو گے کہ کون ہے۔ کوٹ پتلون جو سوٹ پہنتے ہیں۔ وہ بھی پہنتے ہوں گے۔ اس کے اول کا موہوم اور بہنوں کی اپنے بیٹے کو اصل بات تو نکاح کی ہے۔ وہ تو علی برحق ہو۔ چھوٹی سی چیز نہیں گواری۔ اللہ دین ایمان سلامت رکھے۔ یہ تو خوشی کے مواقع ہیں جیسے سرشی انسان خوشی منائے۔ اللہ کرم رکھے ایسے بیٹے ایمان میں رہیں۔ مارے گے بار بچوں کی بحث میں گم ہو گئے..."

"... سب ... کے ہیں۔"

"یہ لیں اماں اور دیکھیے بچوں سے ان کی شکل لگتے ہے۔"

"مجھ نہیں اماں بی، اس کوئی ضرورت تو نہیں۔ تمہیں ماں ہے تو ... بھی۔ شادی ان کی ہو رہی ہے۔ ان کے سوا کوئی کیا کرے گا۔"

شرمین سوچ رہی تھی جن میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ تھیں۔ ... کے آنے سے قریب ترین تھیں۔

"آپ بھی تم بہت ہی جلدی ہو۔ ... تم رہیں ... ہو رہے تھے۔"

"تم بھی ... کر تو ... گئے ... کو ... ہوش ... کی دیکھی۔"

"لوگوں کی امد کراچی ... آپ ... نکال ..."

ہے۔ [illegible] ہستی ہی ہوتی ہے انسان کی۔ اب ان لوگوں کا تو ہمارے پاس کوئی علاج نہیں جو احساس کمتری میں مبتلا ہو کر دوسروں کی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں۔"

"رہنے دیں آپا! آپ میرے سامنے کی صفائیاں پیش نہ کریں۔ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں [illegible] کی دشمن صرف عورت ہی ہوتی ہے۔ اماں جی! آپ [illegible] ٹھیک ہیں۔"

ترئین نے دکھ سے رضیہ بیگم کی بات کاٹ دی اور خاموشی سے باہر نکل گئی۔

"حد کرتی ہیں اماں جی! آپ بھی۔ آپ نے بھی اسے کچھ نہیں کہا؟"

رضیہ بیگم دکھ سے گویا ہوئیں۔

"مجھے [illegible] دکھ [illegible] اس بات پر [illegible] کہ ایک ہی طرف ہو کر رہ گئی ہے وہ بھی تو دوسری شادی کر چکا ہے۔ کبھی بیٹے سے ملنے کی بھی کوشش نہیں کی۔ [illegible] یہ کیسی اس طرح [illegible] ہے [illegible] اس طرح کیسے [illegible] کون سی ماں [illegible] بیٹی دیکھ کر۔" اماں جی آبدیدہ ہو گئیں۔

"اماں جی! ابھی [illegible] دوسری شادی کیلئے [illegible] تیار نہیں۔ [illegible] پاس رہتی ہے [illegible] ہوں۔"

رضیہ بیگم نے بیٹی کو [illegible] سے سمجھایا۔

"مجھے تو صبر ہے بیٹی۔ [illegible] تمہارے بابا صاحب [illegible] تمہیں شاید معلوم نہیں۔ [illegible] ماشاءاللہ [illegible] عدالت میں [illegible] ہے۔ [illegible]"

"[illegible]"

مجھ پہ بھی رحم کرو اب تم لوگ۔"

وہ آزردگی سے گویا ہوئیں۔

"فکر نہ کریں اماں جی! آپا کی شادی ہو جائے گی۔ [illegible]"

"ہماری سات پشتوں میں یہ پہلا قصہ ہے بیٹی۔ [illegible]"

ہوئیں۔

"اس دنیا میں [illegible]"

[illegible]

"ہوں!" اماں جی [illegible] کی طرح کھل گئیں۔

"ماما! کہاں چلی گئی تھیں؟" [illegible] نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔

ماما کی [illegible] تعجب سے [illegible] کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

"ارے تمہیں معلوم نہیں [illegible] شادی کی تیاریاں زوروں پر ہیں۔ [illegible] اماں جی کے ساتھ۔ [illegible]"

"ارے دلہن [illegible] سلام [illegible]"

"سلام بیگم! [illegible]"

"وعلیکم السلام! تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ [illegible]"

"ارے [illegible]" خالہ نے سوالیہ انداز میں ماما کی طرف دیکھا۔

"آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ [illegible]" ماما نے جواب دیا۔

"[illegible]" خالہ نے [illegible]

"ارے نہیں [illegible]"

"کیا کہتی ہے [illegible]"

"[illegible]"

کی [illegible] مجھے۔"

خالہ [illegible] نے [illegible] جواب دیا۔

"ماما! [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible] اماں جی نے [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

رحمت ہو گئی وہ پہلے تھم حویلی میں آئے دن کی دعوتیں ہوتی ہیں۔ چلو تمہاری اماں جی سے ملواتی ہوں۔"

"خالہ [illegible] اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔ [illegible] دلہن [illegible]

"سنو! آنے تمہارا سامان پہنچا دوں تمہارے کمرے میں"۔ ماما نے ٹوکا۔

"ہاں! [illegible] بڑی مہربانی تمہاری"۔ [illegible] کے بولیں۔

ایک لمبی راہداری میں [illegible] قدم چل کر [illegible] ایک بڑے سے دروازے میں داخل ہو گئیں۔ پیچھے پیچھے دلہن بانو بھی۔

ہال میں جیسے دھوپ اپنی پوری طاقت کے ساتھ گردش کر رہی تھی۔ اماں جی تخت پر بیٹھی جوڑوں کی "ٹکائی" [illegible] کر رہی تھیں۔ باقی خواتین پیچھے بیٹھی مختلف قسم کے کاموں میں مصروف تھیں۔

اماں جی کی نگاہیں داخلی دروازے کے سامنے تھیں اس لئے ان کی نظر فوراً خالہ پر پڑی تھی۔

"آ گئی سوہا؟ [illegible] معلوم نہیں [illegible]"

"السلام علیکم"۔ خالہ نے اماں جی سمیت تمام بیگمات کو سلام کیا۔ دلہن بانو تو جیسے [illegible] دروازے میں ہی الجھ کر رہ گئی تھی۔

وہ کپڑے [illegible] راتوں میں پہننے کا تصور نہیں کر سکتی تھی۔ بیگمات عام حالات میں پہنے بیٹھی تھیں۔ ہر ایک کی کلائیاں کہنیوں تک چوڑیوں سے بھری تھیں۔ [illegible] جیسے کسی کی شادی میں شامل ہونے آئے ہوں۔

"وعلیکم السلام! یہ بچی کون ہے؟ [illegible]" اماں جی نے جانچتی نظروں سے دلہن بانو کو دیکھتے ہوئے [illegible]۔

"اماں جی [illegible] آنکھیں [illegible] آپ نے مجھے؟"

"کس قدر [illegible]" [illegible] بیگم نے سر ہلایا۔

"[illegible] بی بی جان! آپ [illegible] دلہن [illegible]"

خالہ نے [illegible] خیال کیا۔

"وہ بے چاری تو "گونگی" تھی۔" [illegible] بھابی نے خالہ کو چھیڑا۔ سب ہنسنے لگیں۔

"یہ کون ہے خالہ؟ تم نے بتایا نہیں؟" [illegible] نے جانچتی نظروں سے دلہن بانو کو دیکھا۔ باقی سب نے بھی اس [illegible] نوٹس لیا تھا۔

"بھانجی ہے میری۔ چھوٹی بی بی جان! اماں جی سے اجازت لینے آئی ہوں [illegible] اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہوں [illegible]" خالہ نے [illegible]

[illegible]

"تو تیرے [illegible] کہاں ہوتے ہیں؟" اماں جی نے [illegible] سوال کیا۔

"وہ نہیں ہیں اب اس دنیا میں۔" خالہ نے دھیمی آواز میں کہا۔

"تو اب تک کہاں رہی تھی یہ؟" اماں نے تعجب سے پوچھا۔

"وہ میں آپ سے [illegible] کرتی؟"

"ہاں ہاں [illegible]" اماں جی نے [illegible]

"جی ان کے پاس رہ رہی تھی۔ [illegible]"

"اچھا... اچھا ٹھیک ہے۔ [illegible] کچھ پڑھی بھی ہوئی ہے؟" اماں جی [illegible] کرنے لگیں۔

"جی [illegible] قرآن بھی پڑھا ہے۔ گاؤں میں بس ایک ہی پرائمری سکول ہے [illegible]" خالہ نے جواب دیا۔

"کھانا کھایا تم نے؟" [illegible] نے [illegible] سر اٹھایا۔

[illegible] اماں جی کو سلام کرنے [illegible] حاضر ہوئے تھے۔"

[illegible]

"سب کام کر لیتی ہوں۔" [illegible]

[illegible]

"لیکن مجھے غلط تو نہیں کہہ رہیں، خوبصورت تو بہت سے ہیں [illegible] مگر ان میں ایک [illegible] پراسراریت عجیب ہے [illegible] سمجھ میں نہیں آ رہی۔"

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔

"ارے بیٹا! ابھی کیا [illegible] حویلی تو کوئی بھی خوبصورت [illegible] ہے۔"

اماں جی [illegible] انہیں اس بحث سے الجھن ہوئی

"مگر اماں جی اور زیتون بانو [illegible] کچھ بھی نہیں۔" [illegible] نے ٹوکا۔

"ہاں ہاں اچھے ہی ہے۔" وہ [illegible] انداز میں بولیں۔

"مگر انسانی آوازوں اور قہقہوں سے گونج اٹھا تھا۔"

"سبھی ساری اماں جی [illegible] کی صورت تھی، دیکھتے [illegible] انہوں نے ایسا کیا کہہ دیا۔"

حویلی کے رہائشی [illegible] کراچی روانہ ہو چکے تھے۔

ملازم عورتوں میں صرف [illegible] اور زیتون بانو حویلی میں تھیں۔ سب لوگوں کے چلے جانے کے بعد حویلی میں عجیب سا سناٹا محسوس ہونے لگا تھا۔

تنہا ہونے کی وجہ سے زیتون بانو [illegible] تھی۔ رات کو چونک چونک کر اٹھ بیٹھتی تھی اور چاروں طرف [illegible] دیکھنے لگتی تھی [illegible] پڑھ کر سو جاتی تھی

[illegible] کمرے صاف کرنے بیٹھ جاتی تھی۔ کوئی کام دھیان میں نہ آتا تو باہر باغ میں چلی جاتی تھی

خوامخواہ کی سوچوں میں الجھ جاتی تھی۔

اس وقت بھی وہ کام سے فارغ ہو کر باغ کی سمت چلی آئی تھی۔

"اسی دم گیٹ پر [illegible] ایک تو [illegible] جاتا تھا۔

اس نے ادھر ادھر چوکیدار کو دیکھا [illegible] غلام رسول کی کوٹھڑی کی سمت بھاگی [illegible]

غلام رسول سامنے نہیں تھا۔

"چاچا! وہاں پھاٹک پر کوئی سوار آئی ہے۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"وہ ادھر [illegible] تم رکو میں [illegible] سے چابی لاتا ہوں۔"

چاچا غلام رسول اپنی کوٹھڑی کے پیچھے چلا گیا۔

وہ وہیں کھڑی ہو کر انتظار کرنے لگی۔

"پھر [illegible] چابی لیے آتے ہوئے [illegible] سامنے گزر گیا۔

وہ بھی چل پڑی اور [illegible] کے پیچھے کھڑی ہو کر گیٹ کی سمت دیکھنے لگی۔

[illegible] گیٹ کھولا تھا۔

"یہ تمہیں علم نہیں تھا کہ شیر خان [illegible]"

وہ بولی۔

ایک نوجوان جو [illegible]

"خان! [illegible]" [illegible] کی سمت اشارہ کیا۔

"یہ [illegible]" [illegible] آگے بڑھ گیا تھا۔

غلام رسول بھی وہاں آ [illegible] زیتون بانو پر پڑی۔

"زیتون بانو! [illegible] کوٹھڑی میں ہوگی [illegible] ہے۔"

"چاچا! یہ کون ہیں [illegible]" [illegible] حالت ہو رہی تھی۔

"ارے کوئی ڈرنے کی بات نہیں [illegible] قریب نہ ہو جائے۔"

چاچا غلام رسول نے [illegible] کرنے کی کوشش [illegible]

[illegible] حویلی میں [illegible] ہے؟"

[illegible]

وہ [illegible] ایک کمرے سے دوسرے کمرے کی طرف بھاگنے لگی۔

[illegible] کی طرف [illegible]

اوپر کا سانس اوپر [illegible] سامنے کھڑا تھا۔

"بس [illegible] سلام علیکم!" اس نے [illegible] ہوئے سلام کیا۔

"[illegible]" سلام کے جواب کے [illegible] سوال کیا۔

"جی [illegible]"

[illegible]

"[illegible]" اس نے [illegible]

"[illegible] ہم آ رہے ہیں [illegible]"

شاید اس کے آنسوؤں نے [illegible]

"آپ کون سے کمرے میں ہیں؟" اس نے [illegible] پوچھا۔

اور [illegible] اشارہ کیا۔

"جی میں خان صاحب کی رشتہ دار ہوں بہت دور کے گاؤں سے آئی ہوں۔" اس نے نظریں اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"کون سے گاؤں میں ہو تمہارے؟" دوسرے ہی لمحے اس نے [illegible] اٹھایا تھا۔

"جی" وہ گھبرا کر نوجوان کی صورت دیکھنے لگی۔

"والدین؟" نوجوان نے انتہائی اختصار سے کام لیا اور وہ [illegible] گھونٹ بھرا۔

"نہیں جی۔"

"اوہ! یہ دودھ میں کوئی فلیور مکس کیا ہے؟ بہت اچھا ہے۔"

زیتون بانو خاموش رہی اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ وہ اسے پسند آ گیا ہے۔ سکون سا محسوس ہوا۔

"بس وہ کافی ہیں" نوجوان نے تیسرا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا [illegible] زیتون بانو نے محبت سے اس کی طرف دیکھا۔

"لالہ صنوبر ہم بہت دیر تک سوئیں گے کوئی فون وغیرہ آئے تو ہمیں ڈسٹرب مت کرنا۔ بات کرنے والے کا نام لکھ لینا۔ ہم خود کال بیک کر لیں گے اور کوئی ہمیں [illegible] چاہے ہمیں کتنی دیر ہو جائے۔"

بہت ہی عجیب تھا اتنے دن ہو گئے تھے اسے حویلی میں آئے ہوئے مگر کوئی بھی اس انداز میں اس سے پیش نہیں آیا تھا۔ حویلی کے مردوں میں کوئی بھی اس جیسا نہیں تھا۔ صورت، شکل، قد، انداز اور طرز ہر طرح سے مختلف محسوس ہوا تھا۔

سب سے زیادہ خوش وہ دادا صاحب سے مل کر ہوئی تھی مگر اب یہاں اسے [illegible] خوش کرنے والی [illegible] محسوس ہوا تھا۔

دوسری طرف جا کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کی طرف نظر اٹھانے کی تو ہمت ہی نہیں تھی۔

چند منٹوں بعد اس نے دودھ کا خالی گلاس ٹرے میں رکھا تو وہ چونکی اور فوراً کھڑی ہو کر ٹرے اٹھانے لگی۔

"آ... آ... آپ بڑے خان کے رشتہ دار ہیں؟" اس نے جاتے جاتے ہمت کر کے پوچھ لیا تو جوان نے بھی حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"بے وقوف لڑکی اپنے ہیں ہم ان کے۔ سب سے چھوٹے بیٹے۔"

چہرہ کرتے ہی زیتون بانو نے اپنے سر سے [illegible] وہ ان کو وہیں چھوڑ کر باہر نکل گئی۔

"خان کو چائے دینے کا کسی نے پوچھا ہے زیتون بانو؟"

وہ پوچھ رہے تھے کوئی سی بات [illegible] کی تشویش درست تھی۔

"انہوں نے منع کیا تھا۔ جب وہ اٹھیں گے تو خود گھنٹی بجا دیں گے" اس نے چوٹی درست کرتے ہوئے جواب دیا۔ [illegible]

زیتون بانو کی ہی [illegible] گھنٹی بج گئی۔

"اوہو چلو جی اسے" وہ دادا جی اس انداز میں بولیں اس نے زیتون بانو کو ساتھ لیا تو جھٹ سے ان کی جانب چھوٹی۔

چند منٹوں بعد وہ دادا جی کے ساتھ [illegible] پہنچی ہوئی تھی۔

"خان تمہیں کون سا [illegible] والی کو پسند ہو" وہ عجیب سی [illegible] دیکھ رہی تھی۔

زیتون بانو کے تو پسینے چھوٹنے لگے۔ اس نے ایک طرف کے جلدی جلدی [illegible] کر کے

[illegible] ہو گئی اور چلی گئی۔

خان اٹھ رہا تھا۔

"السلام علیکم" اس نے سلام کیا۔

"تمہیں چائے لے کر آنا چاہیے تھا" [illegible] اس کو اس نے [illegible] بات کہ [illegible] نہیں [illegible] بعد میں اس کی۔

"جی مجھے [illegible] کہ آپ صبح کی چائے پیتے ہیں [illegible] ابھی تو دن کے گیارہ بج رہے ہیں۔"

"ہم نے تمہیں اس لیے نہیں بلوایا کہ ہم [illegible] ہیں کمرے میں [illegible] اور [illegible] ہو رہے ہیں۔"

"دیکھو بیٹے تو چائے [illegible] پر [illegible] اس کے بعد [illegible] ایک [illegible] اس۔"

اس نے خان کی طرف دیکھا اور [illegible] کر کے ایک موٹی سی انگریزی کتاب میں گم ہو گئے تھے۔

بہت خوبصورت سنہری بالوں والے [illegible] میں وہ پورے ماحول پر چھایا ہوا تھا اس کی موجودگی حویلی کے [illegible] کی طرح [illegible] والی تو نہیں تھی مگر بہت کھلی تھیں جن کی وجہ سے اس کا چہرہ [illegible] نظر آتا تھا۔

[illegible] بہت سی [illegible] غالب تھی [illegible] بہت [illegible] ہوئے تھے۔

"وہ [illegible] سے بیٹھ گئی۔"

چائے تیار کرتے وقت اس پر عجیب طرح کی گھبراہٹ سوار تھی۔

"خان [illegible] ہے خیال کریں گے" وہ دادا جی نے [illegible] کیا۔

"ہاں [illegible] ہے مجھے تم اور وہ" [illegible] نے [illegible] کہا تھا۔

چائے تیار کر کے وہ کمرے میں آئی [illegible] لے لیا تھا۔

"خان چائے" اس [illegible] کپ [illegible]۔

"[illegible]"

"ناشتہ [illegible] میں لاؤں؟"

"چھوڑو [illegible] میں [illegible] کچھ [illegible] ہم شام کو [illegible] جائے۔"

"ٹھیک ہے" وہ دادا جی نے [illegible]

"[illegible] کیا [illegible] ہم [illegible] سے [illegible] پوچھ [illegible] زیتون بانو [illegible] سے [illegible]۔"

"[illegible]" اس نے [illegible] سے [illegible] کی۔

"تھی۔ ایک عجیب سی [illegible] اس کا دل دھک دھک کرنے لگا تھا۔ [illegible]

"ماشاء اللہ [illegible] [illegible] آپ ہر بھاری لگے۔ [illegible]

ہو رہا ہے۔"

وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ سوچ رہی تھی۔

"تو پہلی ملاقات میں ہی [illegible] خوشبو اور پھولوں کی مہک سے [illegible]

ہوئی۔

ادھر وہ کچھ کھوئی [illegible] جہاں وہ خود کو ملکہ کی طرح محسوس کرتی تھی۔ ایک دم احساس ہوا جیسے

اس کے ساتھ کچھ اچھا نہیں ہوا۔

"ہائے اللہ! ماموں جی آ گئے ہیں۔"

صندل [illegible] زبیدہ بیگم اٹھ کر بھاگی تھیں اور بھائی کے سینے سے لپٹ گئی تھیں۔ [illegible]

گھر والوں میں خبر پھیل گئی تھی۔

یاور علی خان بھی آ موجود ہوئے تھے۔

"پہلے اطلاع تو کر دی ہوتی۔" وہ ان کو سینے سے لگا کر گویا ہوئے۔

"سوچا تھا [illegible]" زبیدہ بیگم [illegible]

"تمہیں مبارک ہو شادی ہے یاور علی [illegible]" زبیدہ بیگم خوشی سے نہال ہو کر بتا رہی تھیں۔

"کس کی اور [illegible]" [illegible] پوچھا۔

"کیا مطلب؟" تیمور علی حیران ہوئے۔

"بس کوئی [illegible]" وہ مسکرا رہی تھیں۔

"ابھی تو نہیں۔" انہوں نے [illegible] انداز میں آنکھ مار کر کہا۔

"کیا مطلب؟" [illegible]

"مطلب یہ کہ ابھی تو ہم بچے ہیں۔" انہوں نے [illegible] جواب دیا۔

بے ساختہ قہقہے گونجے تھے۔

"بابا صاحب کہاں ہیں؟" تیمور علی خان نے باپ کے بارے میں پوچھا۔

"ارے وہ [illegible] (یاور علی خان سے چھوٹے) کے ساتھ [illegible] حلیم الدین آئے تھے۔ ان کے ساتھ

[illegible] کی شادی ہے [illegible]

نے [illegible]

[illegible] "تمہیں [illegible]" [illegible]

[illegible] کی طرف [illegible]

یاور علی خان کے ساتھ [illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible] ان سے ملنے کی [illegible]

کہا۔

[illegible] شادی شدہ بھائی ساتھ [illegible] تھے۔

"[illegible]" زبیدہ بیگم نے [illegible]

"[illegible] بہت ہی خوش [illegible] ہونے لگی ہے۔"

"[illegible]"

"ارے [illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

چلیں۔

"[illegible]

[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" انہوں نے [illegible] کہا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"کیا مطلب؟" وہ نا سمجھی کے عالم میں پوچھ پڑی۔

"یعنی، ہم علی اور اب [illegible] ہیں ... سبھی انگلینڈ میں زیر تعلیم ہیں۔"

"مگر مجھے تعلیم کا کوئی خاص شوق نہیں آپ۔"

نادر علی خان [illegible] میں [illegible] ہوتے ہوئے [illegible] روم سے [illegible] آ نکلے تھے۔

"ہماری [illegible] بحث مت کیجیے [illegible]" [illegible] نہیں ہیں۔" تیمور علی خان نے بھائی کو بہت محبت اور چاہت سے دیکھا۔

"یعنی ہم تعلیم سے متعلق بات کر رہے ہیں لگتا ہے تم [illegible] ہو گے۔ اچھا [illegible] تم بھی۔"

نادر علی خان کا لہجہ ہنسی [illegible] اور شرارت آمیز تھا۔

"بیٹھیے [illegible] جناب [illegible]" تیمور علی خان نے [illegible] کیا۔ [illegible] صوفے سے [illegible] ہو رہی تھی۔

"بھائی! آپ کو چائے کا کہہ کر [illegible] روم میں [illegible] تھا [illegible] انتظار کر رہی۔"

"واقعی؟" نادر علی خان نے تعجب سے [illegible] کو دیکھا۔

اس کی نظریں حیا سے جھک کر رہ گئیں۔

"آپ دونوں بھائی [illegible] کریں گے" [illegible] تو اس میں بہت [illegible] آواز اور انداز [illegible] تھے۔

"ہم تو خیر چلے جائیں گے [illegible] پھر آپ کیسے [illegible] کریں گے۔"

تیمور علی خان نے [illegible] جواب دیا۔ نادر علی خان کا قہقہہ [illegible] مہندی سے [illegible] ہاتھ چہرے پر رکھ لیے تھے۔

"[illegible] بھائی [illegible] تنگ مت کیجیے [illegible]" تیمور علی خان نے [illegible] اس کی پلکیں [illegible] تھا۔

اسی دم [illegible] چائے [illegible] اندر داخل ہوئی۔

"ادھر [illegible] آج [illegible] بھائی کی [illegible] کا آغاز کریں گے۔" تیمور علی خان نے [illegible] اشارہ کیا۔

"آپ [illegible] پانی [illegible] چائے [illegible] ہیں" نادر علی خان نے [illegible]

[illegible] تیمور علی خان نے [illegible] کیا۔

[illegible]

"ہوں... ہوں... [illegible] ہیں" نادر علی خان نے [illegible] بھائی کو دیکھا۔

"مگر [illegible] بھائی [illegible] ہیں۔"

تیمور علی خان نے چائے کی [illegible] جواب دیا۔

[illegible] تیمور علی خان [illegible] گفتگو [illegible] تیمور علی خان کے [illegible]

[illegible] شرمندہ ہو گی۔

تیمور علی خان نے چائے پینے [illegible] کوشش کی۔

"شکریہ" اس نے آہستہ سے کہا۔

"جی [illegible] ہم [illegible] خوش [illegible] ہیں [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"ماشاءاللہ [illegible]" نادر علی خان بھی مسکرا رہے تھے۔

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" نادر علی خان نے [illegible]

[illegible]

"[illegible]" تیمور علی خان نے پھر پوچھا۔

"[illegible]"

"[illegible]" نادر علی خان نے [illegible]

[illegible]

"[illegible]" نادر علی خان نے [illegible]

[illegible]

"[illegible]" نادر علی خان نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

بس ایک ہم ہیں اپنی بھابھی کا خیال ہمیں ہے۔

"اللہ کی شان۔ [illegible]

[illegible]

"[illegible]

مخلصیوں کی بھی۔"

[illegible]

یاور علی خان نے [illegible] کی کوشش کی۔

"[illegible]

"ہائے اللہ [illegible]

"ہم تو بہت [illegible]

شرارت سے [illegible]

[illegible]

"ہائے [illegible]

[illegible]

"آپ پہلے [illegible]

"[illegible]

"[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"چھوڑو جانے دو۔ وہ تم کو [illegible] نہیں لگی تو بے چاری ہے" [illegible] کوشش کی۔

"مگر میں سکتا تھا۔ بے چارے [illegible] دولہے کی کوئی رونق تو نہیں ہے ادھر۔"

انہوں نے دو اس کی زرتاش بانو کے چہرے پر [illegible] انداز میں نظریں دوڑائیں۔

"یہ تو [illegible] کے بے تحاشا ہیں" زرتاش نے شوخی سے دھیان دیا۔

"ہوں" وہ [illegible] کر آگے بڑھ گئے۔

وہ بھی کھسیانی ہوئی ان کے پیچھے آ کھڑی ہوئی۔

دلہن کو ہال میں پہنچا کر وہ ماما کے ساتھ کچن میں مصروف ہو گئی تھی۔ سب سے پہلے تو سب کو چائے پانی کا [illegible]

"ماما اب آپ آ گئی ہیں۔ تیمور خان کے کام آپ ہی کریں۔ مجھے ان سے [illegible] ابھی اگر [illegible] تو وہ مجھے جھڑک ضرور مارتے۔" اس نے کپ [illegible] میں چائے ڈالنی شروع کی۔

"ایسے نہیں ہیں۔ کبھی کبھی تو تقریباً سب لوگ ہی چڑچڑے ہو جاتے ہیں۔ [illegible] صاحب کے سامنے بھی نہیں [illegible] باہر پڑھتے ہوئے اتنے دن ہو گئے ہیں۔ حویلی کی تو ساری [illegible] میں اپنے بہت سے کام خود ہی کر لیتے ہیں۔ وہاں کراچی میں مجھے [illegible]" ماما نے تسلی دی۔

"پھر بھی ماما" وہ کسی وضاحت سے مطمئن نہیں ہوئی۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔ میں خود ہی دیکھ لیا کروں گی۔ ویسے آج تو تو پری لگ رہی ہے۔"

ماما نے اسے محبت سے دیکھا۔

"چھوڑیں ماما! آپ بھی کیا بات کرتی ہیں۔ [illegible] کوئی میری تعریف کرتا ہے تو پتہ ہے [illegible] کیا کہتی ہے؟" وہ ہنسی۔

"کیا کہتی ہے" ماما کے انداز میں دلچسپی تھی۔

"کہتی ہے جنگل میں مور ناچ رہا ہے" وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

ماما بھی مسکرا دیں۔ "اللہ تمہارے بھاگ جگائے [illegible]"

انہوں نے شفقت سے [illegible] چند دنوں میں وہ انہیں بہت عزیز ہو گئی تھی۔ [illegible] سگی معلوم ہونے لگے تھے۔

ابھی [illegible] اندر داخل ہوئی۔

"زرتاش بانو، تیمور خان بلا رہے ہیں۔"

زرتاش بانو [illegible] میں الجھ سی گئی۔

"میں [illegible] آتی ہوں، چائے دیکھنا" وہ [illegible] چلی گئی۔

زرتاش بانو کے قدم [illegible] اس کے ہاتھ [illegible] سے چھوٹ گئے۔

چند لمحوں بعد [illegible] زرتاش بانو کو [illegible] نظروں سے دیکھا۔

"زرتاش بانو [illegible]"

"ہم [illegible]" "کیوں؟"

"[illegible]"

اس نے جلدی سے ہاتھ پونچھے [illegible] اس کے ہاتھ میں پڑی [illegible]

[illegible]

"نہیں" [illegible] خان کی [illegible] آواز آئی۔ اس نے [illegible] داخل ہو گئی۔

"جی خان۔"

"وہ زرتاش بانو [illegible]" خان نے [illegible] کی طرف اشارہ کیا۔

"جی اچھا" [illegible]

[illegible] تیمور خان [illegible]

اس نے [illegible]

اس نے [illegible] خان ہی ہے۔

"نہیں [illegible]"

"تم [illegible]"

"نہیں مجھے [illegible] درد ہو رہا ہے۔"

"چلو اچھا ہوا [illegible]" [illegible]

[illegible]

اس نے [illegible] خان کی طرف [illegible]

"[illegible]"

"[illegible] خوشبو [illegible]"

اس نے [illegible] سمجھانے کی کوشش کی۔

"تمہارا مطلب ہے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

کھانا شروع ہو چکا تھا۔ [illegible] ہلکی پھلکی ہو رہی تھی۔ کھانے کی خوشبو میں بھی [illegible] کرنے میں مصروف تھیں۔
کھانا ختم بھی ہو گیا تو لوگ آہستہ آہستہ [illegible] ہونے لگے۔ [illegible]
بچھا دی گئی تھی۔

"تم نے کھانا کھا لیا [illegible]" [illegible]
خالہ صولت آئیں [illegible] سے تعجب سے دیکھ رہی تھیں۔
"کھانوں کی خالہ۔ ابھی بھوک نہیں ہے۔" وہ دھیرے سے بولی
"کب کھاؤ گی۔ کیا سوچا ہے۔ آدھی رات ہو چلی۔ چل اٹھ۔ چھوٹی بی بی جان بلا رہی ہیں۔" وہ بولیں
"کہاں ہیں بی بی؟" وہ پوچھنے لگی۔
"یہاں وہاں اور ادھر ہال میں ہیں سب۔ جلدی سے چل جا۔ وہ بار بار بول رہی ہیں مجھے۔ [illegible]
ہے۔ ڈھونڈتی پھر رہی تھی ادھر ادھر۔ چل شاباش۔" وہ [illegible] کی طرف بڑھ گئیں۔
وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ہال میں آ گئی۔ [illegible]
دلہن صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ [illegible]
تھا۔ وہ [illegible] کے بائیں طرف آ کھڑی ہوئی۔
"جی بی بی جان!"
[illegible] ایک دم چونک گئیں۔
"ارے بھئی ... مہر یہ آ گئی۔"
"مہر [illegible]
ہے [illegible]"
"ہم ... [illegible] بی بی جان [illegible]"
[illegible]
"[illegible]"

[illegible]
"[illegible]"
[illegible]
آئے [illegible]

بچے [illegible]
کوئی [illegible]
[illegible]
لیکن [illegible]
آئے [illegible]

محفل پر ایک سکوت طاری ہو گیا تھا۔ [illegible]
اور [illegible]
ان کے خاموش ہوتے ہی جیسے سب سوتے سے جاگ پڑے۔
"واہ [illegible]"
"بی بی جان [illegible]"
"ہاں ہاں [illegible]"
[illegible]
"گیت ہے [illegible]
تھی۔" [illegible] جواب دیا۔
"جلدی سے [illegible]"
[illegible]
"ٹھیک ہے [illegible]
[illegible] چاہیے۔"
"[illegible]"
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
"[illegible]"

"سب ٹھیک تو ہے... کیا ہوا؟"

"تیمور خان کو سانپ نے ڈس لیا ہے [illegible]"

"ہائے اللہ... ارے..." مختلف قسم کی آوازیں ابھریں۔ سب ہی [illegible]

[illegible] نظر آئے۔

[illegible]

"ہائے اللہ... کیا ہو گیا یہ..." [illegible]

[illegible]

گاڑی باہر جا چکی تھی۔

[illegible]

ولا سا دیا۔

[illegible]

سو پھیلا ہوا تھا۔

[illegible]

تھے۔

[illegible]

[illegible]

"ہو..." [illegible]

[illegible]

بولی۔

[illegible]

"تم کہاں سے آئی ہو؟" [illegible]

[illegible]

[illegible]

"جی..."

[illegible]

"جی ہاں۔"

[illegible]

"نہیں۔"

"گاؤں میں ہیں؟"

"نہیں۔"

"پھر" ۔ نازنین نے تعجب سے اس کی صورت دیکھی۔ [illegible] اس لئے وہ اس سے سوال جواب کرنے لگی تھی۔

"مجھے [illegible] نے پالا ہے چھوٹی بیگم" ۔ اس نے بڑے سبھاؤ سے جواب دیا۔

"ماں مرگئی تمہاری؟" نازنین نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں" ۔ بڑا عجیب انداز تھا۔

"ہیں؟" نازنین نے [illegible] سے دیکھا۔ [illegible] کیا مطلب ہے؟"

"بعض لوگ کسی کیلئے جیتے جی مر جاتے ہیں چھوٹی بیگم!" اس نے [illegible] سے جواب دیا تھا۔

"اور باپ؟"

"اسے بھی مرا ہوا سمجھ لیں" ۔ وہ [illegible] سے گویا ہوئی۔

نازنین کا جی چاہا سر پیٹ لے۔

"اچھا چلو چھوڑو۔ جاؤ باہر [illegible] کوئی [illegible] تو نہیں آیا" ۔ اسے پھر [illegible] نے آگھیرا۔

[illegible] اٹھ کھڑی ہوئی۔ "اللہ رحم کرے گا" ۔ وہ [illegible] کے انداز میں کہتی ہوئی باہر چلی گئی۔

نازنین بستر سے اتر کر دریچے میں آ کھڑی ہوئی۔ یہاں سے پورچ کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔ [illegible] رنگ برنگ قمقمے ابھی بھی [illegible] رہے تھے۔

[illegible]

[illegible]

"ارے... کون ہو تم؟ اور کس سے پوچھ کر جا رہے ہو؟" اس نے اپنی دانست میں بڑی ڈانٹ دار آواز میں...
تک ویسے کی تیاری میں تھی۔ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس قدر... کر سکتی۔

"آپ یہاں لیڈی پولیس لگی ہوئی ہیں؟" لڑکے نے بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا۔

"تم کس سے پوچھ کر آئے ہو اندر؟" وہ تنک سے پوچھ رہی تھی۔

"ہم پوچھ کر نہیں آتے۔ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔" بشان بے نیازی سے جواب آیا۔

"حویلی میں بہت مرد ہوتے ہیں مگر ہر کوئی اندر نہیں آ سکتا۔ تمہیں تو پہلی مرتبہ دیکھ رہی ہوں۔ کیسے چلے آئے ہو؟"
وہ ڈانٹ گئی تھی۔

"آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں خود چلا جاؤں گا اوپر۔" وہ جھنجھلاہٹ دبا کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

"سچ بتاؤ کون ہو تم... ورنہ شور مچا کر بلاؤں گی سب کو۔" سامنے تو وہ ایک دم مشکوک لگنے لگا۔

"چلاؤ... میں بھی دیکھوں شور مچاتے ہوئے کیسی لگو گی۔ ویسے تو خیر اچھی ہو۔" شرارت لڑکے کی آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔

اتنے میں وہ بھی چلی... وہ غصے اور حیرت سے... دیکھنے لگی۔

"ارے... عارف... آ گئے تم؟" ...زبیدہ بیگم... آئی تھیں۔

☆—☆—☆—☆—☆—☆

"ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی ہے۔ گھر پہنچا تو پتا چلا کہ... ہو رہی ہے۔ میں... کون ہے جو مجھے
اوپر جانے نہیں دے رہی؟" اس نے بظاہر بڑی سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

"کیوں تم کیا اپنی برسی میں... ہو؟" زبیدہ بیگم مسکراہٹ چھپا کر...

"اچھا... وہ... میں نے غور سے نہیں دیکھا تھا۔ ...پیچھے سے... اور کہنے لگی کہ
..."

"کیا کہہ رہی تھیں؟" زبیدہ بیگم نے پہلے... اور پھر عارف کو دیکھا۔

"مطلب کہ مجھے اوپر جانے سے منع کر رہی ہیں۔"

"مگر کیوں؟" زبیدہ بیگم نے پوچھا۔

"...وہ جی مجھے پہچانتی نہیں تھی کہ یہ کون ہیں؟" احساس... آنسو آ گئے تھے۔

"عارف" زبیدہ بیگم... بتانے لگیں۔

"...میں... ہوں..." [illegible]

"جی... اب فرمائیے، اجازت ہے اور جا سکتا ہوں" اور وہ ایک [illegible] کر کے رہ گئے۔

اس نے بے دریغ سوالیہ [illegible] اپنی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسو اشکوں کی پوروں سے صاف کیے۔

"آپ رو رہی ہیں... معاف کیجیے گا میرا خیال ہے کہ ایسی کوئی بات تو ہوئی نہیں جس سے آپ کو تکلیف
پہنچا ہو۔ مگر نہیں، بعض انسان ایسے [illegible] ہوتے ہیں کہ [illegible] دوسری بات [illegible] محسوس ہوتی ہے۔ [illegible]"

وہ تیزی سے [illegible] پریشان [illegible] اور ایک [illegible] غائب ہو گئی۔

"مطربہ تیمور کا کمرہ [illegible] کر دیا تھا۔ [illegible] میں [illegible] کام [illegible]
نہیں ہوگا۔ [illegible] دل میں [illegible] گے۔"

"اماں جی! میں نے پرسوں ہی تو بستر کی چادریں بدلی تھیں۔" اس کا لہجہ [illegible] سے رو دیا۔

"وہ تو خواہ مخواہ بات کرتی ہیں۔ جواب سے پہلے اس کا کمرہ اور غسل خانہ چمکا کر [illegible]"

انہوں نے حکم دیا اور پھر [illegible] میں جا کے [illegible] تلاش کرنے لگیں۔

وہ ڈرتی ڈرتی اوپر آئی اور آہستگی سے دروازے پر دستک دی۔

"ہوں... اجازت ہے۔"

وہ اندر داخل ہو گئی۔ "السلام علیکم" اس نے دل کا پہلا سلام کیا۔

"ہوں... وعلیکم السلام" وہ [illegible] پر بیٹھے [illegible] رہے تھے۔

"کیجیے کیا ہوا؟" انداز [illegible] تھا۔

"وہ جی... صفائی کرنی ہے۔ اماں جی نے کہا ہے" وہ [illegible] انداز میں گویا ہوئی۔

"خاک صفائی کرتی ہو... ہر چیز [illegible]" وہ [illegible] کرنے لگے۔

"جاؤ پہلے باتھ روم [illegible] صاف کرو۔ اگر [illegible] باتھ روم کی دیواریں اور فرش اچھی طرح [illegible]
چیز اس طرح چمکنی چاہیے جیسے نئی ہو" انہوں نے حکم صادر کیا۔

"وہ... جی... پھر کیا ہے؟" اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"تم کو اتنی بھی سمجھ نہیں [illegible] کرو" وہ جھلائے۔

وہ جلدی سے باہر کی طرف بھاگی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" انہوں نے تعجب سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"وہ جی... [illegible] لینے جا رہی ہوں اماں سے" [illegible]

"ہوں" وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

[illegible]

دونوں ہم موسم کے ساتھ ساتھ ہی ہے [illegible] کی بات

میں ابھی آتا ہوں جاناں میں لوٹ کے آؤں [illegible]

مہدی حسن کی آواز میں کوئی غزل بج رہی تھی۔

اس نے جانے کیوں پلٹ کر تیمور کی طرف دیکھا تھا۔

اسے یوں محسوس ہوا کوئی ہے [illegible] اور کوئی پوری [illegible] جیسے ابھی پاس ہے۔

کسی قرب، کسی تعلق میں یہ خیال ابھرتا ہے جیسے اب کوئی شجر سوچ روشنی اور ہوا پانی کا امکان ہو مگر سوچ [illegible]

ادھورا ہو [illegible] چھوڑنے والے [illegible] جس [illegible] امکان نہ ہو۔

کتنی سخت اور تشدد ہو جاتی ہے ایسے موسم میں شجر کی زندگی۔ سرسبز کیسے نظر آئے؟

ہریالی کہاں سے اور [illegible]

اس کے ساکت ہونے سے ایک محسوس ہونے والا جمود کمرے میں طاری ہو گیا تھا۔ چوڑیوں کی چھن چھن خاموش تھی۔ [illegible] کمرے میں زندگی متحرک تھی۔ [illegible] قابل ذکر اور قابل غور تھا۔

تیمور [illegible] پر بے ساختہ گھوم گئے تھے۔ وہ ان کے چہکتے ہوئے ہاتھوں پر نظریں جمائے [illegible] ہاتھوں میں [illegible] جانے کون سے جہان میں گم تھی۔ [illegible] خان کے [illegible] اسے احساس بھی نہ ہوا۔

خان کے تمام لطیف احساسات [illegible] ہو گئے۔ انہوں نے [illegible] کی طرف دیکھا۔

وہ کسی سمت [illegible] رہی تھی۔

اس کا [illegible] دور کہیں [illegible] تھا۔ یوں جیسے کوئی جسم [illegible] اور روح کہیں [illegible] جہانوں میں سیر کو [illegible] ہو۔

ان کے ذہن میں [illegible] ایک فطری اشتیاق جاگا۔

وہ کیا سوچ رہی ہے۔

وہ کون سا خیال ہے جس کی وجہ سے [illegible] رابطہ [illegible] پر منقطع ہو گیا ہے۔ انہوں نے ریسٹ واچ کھول کے اتار کر کلائی میں ڈالنے کی کوشش کی۔ ان کا دھیان [illegible] ہوا تھا۔ اس لئے ریسٹ واچ ہاتھوں سے چھوٹ کر [illegible]

ایک کھٹک کی آواز پیدا ہوئی۔

اس کے ساتھ ہی چوڑیاں بج گئیں۔

حالانکہ [illegible] آواز میں [illegible] ایک خاموشی کا احساس [illegible] کی طرح تھا۔

"خان [illegible]" اس نے [illegible] کی بات پر پوچھا۔

"[illegible]" انہوں نے [illegible] جیب میں [illegible] جواب دیا۔

"پھر چاہے جیسے [illegible]" اس نے [illegible] کہا۔

"بہت [illegible] صاف [illegible]" [illegible]

"پھر [illegible]"

"کیوں؟" [illegible] سوال [illegible] تھا۔

"آپ جو [illegible] کام کرتے ہیں [illegible]"

"اور [illegible]"

وہ کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ٹھیک ہے [illegible]"

تیمور علی خان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

آنے جانے کا [illegible] محسوس ہوتے ہیں۔ ان کا [illegible]

تعلق کی [illegible] کتاب میں [illegible]

کہاں سے [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

کس قدر [illegible]

"[illegible]"

[illegible] رہے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آ جاتی ہے۔

"کیوں۔ کیا ہوا؟" وہ چونک سی گئی۔ "اتنی خوش اطوار اور خوش اخلاق [illegible]۔ بھلا ان سے کیا ہوا؟"

"اس کا رشتہ آیا ہوا ہے۔ [illegible] تمہیں بتایا ہو۔ شادی کے ایک سال بعد ہی طلاق ہو گئی تھی [illegible] اللہ کو ہی معلوم ہے۔ مگر مجھے پتا ہے [illegible]

[illegible]

"تو میں کیا کہتی ہے؟" [illegible] اماں جی کے خاموش ہوتے ہی [illegible] سوال کیا۔

"ہاں نہیں رہی۔ کہتی ہے [illegible] [illegible]

[illegible]

ان کی آواز بھرا گئی۔

"آپ فکر نہ کریں اماں جی۔ ہم سب [illegible] کی بہتری کے لیے جو کچھ ممکن ہوا کریں گے۔ آپ ٹھیک کر رہی ہیں [illegible]"

[illegible] اماں جی کو تسلی دی۔

"یا الٰہی خیر۔ [illegible] اماں جی نے [illegible] اندر داخل ہوتے دیکھا تو فوراً پوچھا۔

"ہو گئی چھٹی کالج کی [illegible]؟"

[illegible]

"آ گئی [illegible] وہ آ گئی۔" [illegible] داخل ہوتے ہوئے [illegible]

اس نے [illegible] کو دیکھ کر سلام کیا اور بڑی سنجیدگی سے اماں جی کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اماں جی۔ [illegible] معاف کر دیجیے۔ آپ [illegible]"

"ہیں؟" اماں جی نے تعجب سے اس کی شکل دیکھی۔

"معاف [illegible]" وہ اس کی [illegible]

بیٹے بھی ہیں۔

[illegible]

"اماں جی کی حیرت [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"تو میں کیا کہتی ہے؟" [illegible]

[illegible]

انہیں۔

[illegible]

[illegible]

ان کی آواز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

”اس کے کمرے کے پاس تھے [illegible] رکھے آگے تھے؟“ [illegible] اماں جی کی [illegible] سے عارف علی [illegible]
نے [illegible] وہ عارف علی کی طرف بڑھا۔
”اماں جی۔ یہ [illegible] ڈال دوں؟“ انہوں نے پوچھا۔
”ہاں ہاں ڈال دو۔“
بچے نہیں اور وہ نہیں اپنی باتوں میں مصروف تھیں۔

”لڑکی ایک منٹ“ [illegible] وہ [illegible] کی طرف جا رہی تھی۔ چونک کر رک گئی۔
پلٹ کر دیکھا۔ عارف علی کھڑا تھا۔ پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں۔
”وہ نام ہے میرا [illegible] معطر۔“ وہ چیخ کر بولی۔
”یہ تو تمہیں ہی [illegible] آتی ہے؟“ وہ مسکرا کر جان جلا رہا تھا۔
”اچھا یہ معطر کیا نام ہوا [illegible] بھی خوبصورت نہیں ہوتے۔“
”کام [illegible]“ وہ [illegible] کر بولی۔
”کرو گی؟“ وہ بہت شریر تھا۔
”اماں جی سے شکایت کروں گی [illegible]“ وہ [illegible] گی۔
”کیا کہو گی؟“ اس نے دلچسپی سے اس کا سراپا جانچا۔
”یہی کہ [illegible] مجھے [illegible] ہے۔“ وہ اسے گھور رہی تھی۔
”معطر نام [illegible] ہے [illegible]“ اس نے [illegible]
”[illegible] کسی سے بات نہیں کرتی۔“ وہ وہاں سے آگے بڑھی۔
”[illegible] وہ انکار کر رہی ہوگی۔“ عارف نے [illegible]
[illegible]
”اس میں کیا ہے؟“ وہ [illegible]
”صاحب جی [illegible]“
”[illegible] معطر [illegible]“ [illegible]
”[illegible]“ عارف [illegible]
”[illegible]“ اس نے شور مچا دیا۔
”[illegible]“ وہ [illegible] کی طرف بھاگ گیا۔
”[illegible]“

”[illegible]“
”[illegible]“ وہ [illegible] ہوا۔
”[illegible]“ اس نے [illegible]
[illegible]

”[illegible]“
[illegible] علی خان نے [illegible]
”[illegible]“
[illegible]
”[illegible]“ وہ [illegible] ہوگئے۔
”[illegible]“
”[illegible]“
”[illegible]“
”[illegible]“
”[illegible]“
[illegible]
”[illegible]“
[illegible]
[illegible]
”[illegible]“ [illegible] علی خان [illegible]
[illegible]
”[illegible]“ [illegible] علی خان [illegible] ہوگئے۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"جی" وہ شرما گئی۔

[illegible]

"خوشی" اسے ایک دم ڈھیر سارے گانوں کی طرح خوشی یاد آئی۔

وہ خوشی کے گیت یاد کرنے لگی جو اسے بھولتے جا رہے تھے۔

اس نے کھنکار کر گلا صاف کیا

ایک تو جو ملا ساری دنیا ملی
کھلا جو میرا من ساری بگیا کھلی

محفل میں دم بخود تھی۔ سب ہی کھو سے گئے تھے۔

[illegible]

آج پھر جینے کی تمنا ہے
آج پھر مرنے کا ارادہ ہے

[illegible]

[illegible]

آج پھر جینے کی تمنا ہے آج پھر مرنے کا ارادہ ہے

[illegible]

"السلام علیکم" [illegible]

"وعلیکم السلام"

"خالہ! تمہیں معلوم کیسے آگئی ہے؟" خان نے نہایت غور سے عورت کی جانب دیکھا۔

"کیوں۔۔۔ کس حیثیت سے" سوال میں ابھری تھی۔

"ہاں! اس کی [illegible] دروازے میں [illegible] عارف [illegible] اور عورت کو گھورنے لگے [illegible]

اس عورت کا جانا [illegible] ہے"۔

اتنی عمر [illegible] عورت؟

"مگر آپ اس کی ماں ہیں تو پھر عورت [illegible] حویلی میں چلی آئی؟" تیمور علی خان نے [illegible]

کی کوشش نہیں کی۔

"فراڈ کیا ہے ان لوگوں نے میرے ساتھ۔۔۔ راتوں رات اسے یہاں پہنچا دیا"۔ عورت نے غصے [illegible]

خان کی جانب دیکھا۔

"مگر انہوں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔ بظاہر تو اس میں ان کا کوئی فائدہ نہیں؟"

تیمور علی خان کی استدلالی قوت پوری طرح کام کر رہی تھی۔

"کیوں۔۔۔ پیسے نہیں دیئے ہوں گے آپ نے اس لالچی عورت کو"۔ عورت نے جل کر کہا۔

"دیکھئے محترمہ! آپ ذرا احتیاط سے گفتگو کیجئے۔ ہمارے خاندانی ملازم ہیں وہ جن کے باپ دادا ہمارے ملازم تھے۔ ہم کبھی [illegible] سے انسان خریدتے نہیں [illegible] ہمارے ہاں کام مل گیا تو یہاں پہنچے گے۔ یہ جب چاہیں نوکری چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔ ان پر کوئی زبردستی نہیں [illegible] ہیں۔۔۔ ان کے تمام بچوں نے حویلی میں کام کیا ہے"۔

بادر علی خان نے خود پر کنٹرول کر کے وضاحت کی۔

"آپ کی تسلی نہیں ہوئی۔۔۔؟" خالہ نے خود اعتمادی کی ایک رمق اپنے اندر محسوس کی۔

"تو پھر کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ آپ فی الفور میری بچی کو میرے حوالے کیجئے۔ یہ دیکھئے میں تو [illegible] جانے آئی ہوں"۔

عورت نے چیک بک پرس سے نکال کر ان کے سامنے لہرائی۔

"خان! اگر آپ [illegible] کرانا چاہتے ہیں تو اللہ کے واسطے [illegible] اس کے ساتھ مت بھیجئے گا"۔ [illegible] ہاتھ جوڑ دیئے۔

"بکواس۔۔۔ تمہیں یہ حق دیا کس نے ہے؟" عورت غرائی۔

"خان! آپ کو اندازہ تو ہو گیا ہو گا کون ہے۔۔۔ خان! وہ بچی بہت معصوم ہے"۔ خالہ کی آواز بھرا گئی۔

"اوں۔۔۔ ہوں۔۔۔ ایک منٹ"۔ بادر علی خان نے انہیں خاموش کرا دیا۔

"دیکھئے۔۔۔ آپ کو [illegible] کیلئے ایک [illegible] آپ کی بیٹی ہے تو آج تک [illegible]

[illegible] کیوں [illegible] آپ کو [illegible] سے پہلے [illegible] ہے؟"

تمہاری [illegible] اس [illegible] اجازت [illegible] بچی کی [illegible]

ساتھ [illegible] کر رہی ہوں۔

عورت نے [illegible] کی [illegible] کر کے [illegible] جواب دیا۔

"آپ [illegible] کر رہے ہیں؟" تیمور علی خان نے [illegible] عورت کے [illegible]

"آپ تو ایسے [illegible] انسان [illegible] نہیں جانتے؟"

"[illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] ہیں کہ [illegible] آپ [illegible]

[illegible] آپ [illegible] جواب نہیں ہے"۔ بادر علی خان [illegible]

[illegible] آ گئی تھی۔

"ہم آپ کو [illegible] کر سکتے ہیں کہ [illegible] آپ سے کوئی [illegible] نہیں ہوئی"۔

"وہ میری اولاد ہے"۔ "[illegible] نہیں ہے۔ کیا آپ کو شک ہے؟ اگر میں آپ [illegible]" عورت [illegible]

[illegible]

"نہیں۔۔۔ ہمیں کوئی شک نہیں"۔ تیمور علی خان نے [illegible] کہا۔ ان کے کانوں میں [illegible]

[illegible]

آج [illegible] کی [illegible] ہے [illegible]

"آپ لوگ [illegible] وقت ضائع کر [illegible] ہیں [illegible] کریں گی۔ ہم [illegible] لوگوں کی

[illegible] انہیں لوگوں [illegible] اس کے ساتھ [illegible]" عورت کے انداز میں [illegible] تھی۔

بادر علی خان [illegible] عورت [illegible] ایک [illegible] کی خاطر [illegible]

[illegible] چاہتے تھے۔

بابا صاحب [illegible] پہچان [illegible] انہیں [illegible] کام [illegible] تھے۔

"عارف [illegible] ہے کہ اس سے پوچھا جائے کہ [illegible] ہے۔ [illegible] آپ کو [illegible]

[illegible]" انہوں نے ایک [illegible] ہم [illegible] ہے

تیمور علی خان نے کچھ بولنا چاہا تو بادر علی خان نے [illegible] سے انہیں خاموش [illegible] عارف [illegible]

[illegible] تھا۔

"اگر اس نے آپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تو؟ آپ اس کے ساتھ [illegible] نہیں کریں گی"۔ بادر علی خان نے

عورت کو مخاطب کیا۔ [illegible] ایک [illegible] تھی۔

"کیوں میں اس کی ماں ہوں [illegible] کر سکتی ہوں"۔ اس نے [illegible]

"شمو بانو! تم وقت ضائع کر رہی ہو۔ یہ تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔" خالد نے ناگواری سے اس کی بات کاٹی۔

"تم چپ رہو...... میں کون سا تم سے بات کر رہی ہوں۔ یہ ہم ماں بیٹی کا معاملہ ہے۔ ابھی اسے [illegible] خود فیصلہ کر لے گی۔" عورت نے خالد کو ڈانٹ دیا۔

"مجھے جانا ہے پوری بات..... مجھے جو کہنا تھا پہلے بھی کہہ چکی ہوں۔ میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔" سطوت نے اپنے آپ پر قابو پا کر قدرے سکون سے جواب دیا۔

"یہاں غلامی ہے میری جان.... جہاں میں تجھے لے جا رہی ہوں وہاں تیری بادشاہت ہوگی۔ راج کرو گی۔ مالکوں جیسے سیکڑوں تیرے پاؤں چھوئیں گے۔ سونا ہیرے جواہرات [illegible] میرے پاس تیرے لیے سب تیار ہے۔ تو راج کرنے کیلئے پیدا ہوئی ہے۔ غلامی کرنے کیلئے نہیں۔ میری اپنی ماں نے میرے ساتھ برا کیا ہے۔ میری پھول جیسی بچی کو بیگار پر لگا دیا ہے۔ میرا تو کلیجہ پھٹتا ہے۔ ماں کا یہ حال ہو جو اپنے ہاتھ سے کبھی پانی تک نہ پیئے دوسروں کی جوتیاں سیدھی کرتی ہے۔" عورت نے لہجے میں درد سمو کر کہا۔

"ماں ایسی نہیں ہوتی۔ مجھے ماں کے بغیر رہنے کی عادت ہے۔ اور میں خوش ہوں۔" اس نے خالد کا بازو تھام کر بہت سکون سے جواب دیا۔

"اپنا ایک گلاس سیدھا کرنے کیلئے خوب پٹی پڑھائی ہے میری اماں نے.... خالہ کو خوش کرنے کا طریقہ کیا خوب ڈھونڈا ہے۔ ہونہہ۔ حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ ہو رہی ہے۔"

عورت نے غصے کے لہجے میں خالد پر چڑھائی کی۔

"زبان سے بات کرو بی بی۔ منہ سنبھالو (سنبھالو) میں نے کسی کو کوئی پٹی نہیں پڑھائی۔ تم تو اس قابل بھی نہیں ہو کہ تمہارے پیٹھ پیچھے تمہارا ذکر کیا جائے۔"

خالد نے از حد اطمینان سے جواب دیا۔

"ہونہہ..... میری ماں کی طرح تم بھی ہو۔ ورنہ کیا حیثیت ہے تمہاری۔ تمہارے جیسی دو دو میرے پاس [illegible] کرتی ہیں میرے گھر اور بدن کی۔ چھوڑو بحث ہو گئی۔ باہر گاڑی میں بیٹھو۔" عورت نے ایک دم حکم دیا۔

سطوت خوفزدہ انداز میں اس صوفے کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی جس پر دونوں بھائی بیٹھے ہوئے تھے۔

"دیکھئے محترمہ زبردستی تو نہیں ہو گا۔ اگر یہ آپ کے ساتھ جانا چاہے تو جا سکتی ہے۔ اگر یہ جانا نہیں چاہتی تو ہم کوئی زیادتی برداشت نہیں کریں گے۔"

تیمور علی خان نے نہایت نرم لہجے میں مداخلت کی۔

"تو پھر ابھی قاضی کو بلوائیے اور میرے سامنے نکاح کر دیجئے اس سے۔"

ڈرائنگ روم میں [illegible] خاموشی چھا گئی۔ [illegible] خالد [illegible]

[illegible] سطوت [illegible]

[illegible] علی خان نے [illegible]

تیمور علی خان ایک لمحے کو [illegible]

"یہ لڑکی کی ذاتی زندگی کا معاملہ ہے [illegible]"

[illegible]

تیمور علی خان نے بڑی دانائی سے صورتحال سنبھالی۔

"یہ تو اس کا [illegible]"

عورت نے بڑی شاطرانہ مسکراہٹ سے تیمور علی خان کو دیکھا۔

"[illegible]" عورت نے [illegible]

[illegible]

"خان" سطوت نے [illegible] تیمور علی خان کے شانوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گی [illegible]"

"ہوں..... ٹھیک ہے ٹھیک ہے" تیمور علی خان نے [illegible]

[illegible] کوئی ردعمل نہیں تھا [illegible]

"جاؤ سطوت، اپنا کام کرو۔" تیمور علی خان نے تحکمانہ انداز میں کہا۔

خالد کے چہرے کی رونق لوٹ آئی۔

"یہ میرے ساتھ جائے گی۔ یقین کریں [illegible]"

[illegible]

"جاؤ کیوں نہیں، [illegible] کھڑی ہو گئی" تیمور علی خان نے [illegible]

[illegible]

"سطوت [illegible]"

[illegible]

عورت چند لمحے [illegible]

"بہت اچھا..... اگر آپ کے پاس فالتو وقت ہے بیکار ضائع کرنے کیلئے [illegible]"

[illegible]

خالد بھی پیچھے پیچھے [illegible]

وہ پانچویں سال کے سر پر تھا ... کے ہاتھ میں ... دونوں ... کی طرف آ رہی تھی۔

تانیہ کا ... ابھی قائم تھا۔

"پھول خان" ۔ تیمور علی خان نے ... پر بیٹھے بیٹھے ہی آواز دی ... [illegible]

"جی خان جی۔"

"دیکھو وہ کون ہے ... میں ہو رہی ہے اسے بلاؤ۔" انہوں نے ... [illegible]

"وہ تو رحمان بابا کی ہے سرکار۔"

"ہاں ہاں ... وہ جو کوئی بھی ہے بلاؤ۔" وہ ... ان دونوں کی طرف گیا اور انہیں ... تیمور علی خان کی سمت متوجہ کیا۔

مطربہ نے ٹوکری وہیں رکھ دی۔ شاید وہ ڈری تھی اور قدرے ڈرے ڈرے انداز میں ان کی طرف چلی آئی۔

"السلام علیکم خان جی!" اس کی آواز سہمی ہوئی تھی۔

"ہوں ... کہاں جا رہی ہو؟" انہوں نے اس کے سلام کا نوٹس نہیں لیا۔

"وہ جی ... ملکوں کے گھر جا رہی ہوں۔ کچھ کھانے پینے کی چیزیں ہیں ... اماں جی بھجوا رہی ہیں وہاں۔" اس نے دبی دبی آواز میں بتایا۔

"دماغ تو خراب نہیں ہے تمہارا؟ تمہاری عمر کی لڑکیاں ... اتنی احمق بھی نہیں ہوتیں۔ حویلی سے باہر قدم بھی ... کیا تم رات کا واقعہ بھول گئیں؟"

ان کے انداز میں ... [illegible] تھی۔

"نہیں جی ... وہ مگر" وہ ... کر یکدم خاموش ہو گئی۔ خالہ کی ہدایات یاد آ گئی تھیں۔

"اٹھا کر لے جائے گی وہ عورت تمہیں۔ اگر تمہیں کوئی اعتراض نہیں تو سیدھے راستے سے اس کے ساتھ چلی جاؤ۔ ہمارے لئے کیوں درد سر پیدا کرتی ہو؟"

وہ اسی آف موڈ میں بات کر رہے تھے۔

"میں کیوں جاؤں اس کے ساتھ۔ خالہ کہہ رہی تھیں وہ ... نہیں ہے۔" اس نے اسی سادگی اور معصومیت سے کہا تو

... خان کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

انہوں نے ایک ... نگاہ اپنے اطراف میں ڈالی پھر ایک لمحہ اس کی سمت نظر اٹھائی ... [illegible]

"تمہیں پتا ہے ... کا کیا مطلب ہے؟" ان کی ... [illegible]

"پوچھا تھا میں نے خالہ سے۔"

"... انہوں نے ... تیمور علی خان نے مجھے ... [illegible]"

"پہلے ... [illegible]"

تیمور علی خان کے ... [illegible]

"وہ عورت ... [illegible]" انہوں نے اس کا ... [illegible]

"نہیں خان ... [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"یہ سردار ماموں کون ہے؟" ... [illegible]

"میں شروع سے ان کو سردار ماموں ہی کہتی ہوں ... [illegible]"

"تمہیں ... [illegible]"

"نہیں ... [illegible]"

کیا ... [illegible]

"پھر حال ... [illegible]"

"جی ... آپ نے ... [illegible]" ... تیمور علی خان کی سمت ... [illegible]

ان ... [illegible]

"چادر ... [illegible]"

انہوں نے ... [illegible]

"وہ ... سے پلٹ گئی۔ تیمور علی خان ... [illegible]"

ابھی خالہ ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

خالہ ... [illegible]

"... [illegible]"

"آپ لوگ تو بہت خوش قسمت ہیں کہ اماں جی جیسی عورت آپ کی ساس ہے۔"

خالہ سو آتے نے عالم صاحب اور ان کی بیوی کو خوش قسمتی کا احساس دلایا۔

"ہونہہ۔۔۔ بہوئیں تو گھر کی رونق ہوتی ہیں۔ گھر کی بہار ہوتی ہیں۔ مجھے تو اپنی بہوئیں بہت پیاری ہیں۔ ۔۔۔ روشن آرا اور ریحانہ کو کہتی ہوں کہ تم دونوں اس گھر کی رونق ہو۔ میری تو بہوئیں بیٹیاں ہیں۔ ۔۔۔ محسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔ انہیں تو جو عزت ملنی چاہیے اس گھر میں کرتے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ ۔۔۔ ہری بھری رہے۔" اماں نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"اماں جی! میری بہت شفیق اور محبت والی ہیں۔ میں ان کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتی۔ مگر آپ ۔۔۔ بھلا دیا۔" ۔۔۔ بیوی نے ساس کو دیکھا۔

"اللہ انہیں خوش رکھے۔ کبھی بھی تیز نہیں ہوتیں۔ بات کرتی ہو تو لگتا ہے ۔۔۔ مائی دیکھی جائے۔"

اماں جی نے ہاتھ بڑھا کر بہو کے سر پر پھیرا۔

"شکر ہے اپنی نوکرانیوں سے اونچی آواز میں بات کرنا پسند نہیں کرتی۔ بہوئیں تو اس گھر کی شان ہیں۔"

"یہ عالم صاحب اتنا کام کرتی ہے۔ بہت محنتی ہوں کہتی ہیں اپنی جان ہلکان کرتی ہے بہوئیں کام کے لیے ۔۔۔ جب سے اداری پڑی ہے تو سب ہی اچھا رہ گئی ہیں۔ ۔۔۔ ہو تو سب کام وقت پر ہو جاتے ہیں۔"

"توبہ اماں جی۔ میری ساس تو نانی ۔۔۔ نہیں سکتی تھی۔ ۔۔۔ مار کر اٹھاتی تھی ۔۔۔ تو کیا رات چلے گئے۔"

خالہ نے ایک اور بات یاد کی۔

"اسے ہے ہائے۔" اماں جی کو بہت ہی دکھ ہوا۔

"بچے والی عورت کی تو جان یوں بھی ہلکی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ توبہ۔"

"بچہ بھی چلا گیا اللہ کے پاس۔ ۔۔۔ کو بری ہی ہوئی۔" خالہ نے دکھ سے کہا۔

"یہ بچے بھی ۔۔۔ بات کی تھی۔۔۔"

بھری آنکھوں کو دوپٹے سے صاف کر کے گئیں۔

"اماں جی! آپ نے تو ۔۔۔ کو بہتر سمجھا ہے۔" ۔۔۔ آنکھیں پونچھیں۔

"ہاں خالہ! ۔۔۔ ہوئی ہوگی۔" ۔۔۔

انہیں یاد آیا۔

"یہ ۔۔۔ نظر نہیں آئی صبح سے۔" ۔۔۔ کو دھیان آیا۔

"ان کے گھر ۔۔۔ اپنے ساتھ ۔۔۔ کے ہاں۔" اماں جی نے بتایا۔

اسی وقت ۔۔۔ داخل ہوئی۔

"ارے تم! کچھ کھانے کو بھی ملا؟" اماں جی نے پوچھا۔

"ابھی انہیں کی خالہ نے ۔۔۔ کر رہی ہے۔۔۔ لگی ہے۔" ۔۔۔

انہیں بے خیالی۔۔۔

"خالہ نے آواز دی۔" اماں جی متعجب ہوئیں۔

"تیمور خالہ نے۔" اماں نے بے پیاری سے کہا۔

"کیوں؟" ۔۔۔ کچھ نہیں آتی۔

"وہ کہہ رہے تھے۔"

"ہاں۔۔۔ ہاں ۔۔۔ اپنے گھر سے ہیں۔۔۔"

خالہ نے انجانی حاضر دماغی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۔۔۔ کے گھٹنے پر ۔۔۔ بچے کی بے چینی ۔۔۔ ہاتھ مارنے لگی۔

"ہاں۔۔۔ یہ تیمور کب سے اتنا مزے دار ہو گیا۔" اماں جی کو بہت خوشی ہوئی تھی۔

"بہت بچے ہوتے ہیں۔ انگلستان میں رہتے ہیں۔ اماں جی ۔۔۔" ۔۔۔ ہوئی۔

"واقعی گھر سے تو بہت ہی ہوشیار ہوتے ہیں۔" اماں جی نے ۔۔۔ بہت محبت سے ۔۔۔

"بس۔۔۔ اماں کو ۔۔۔ بچے بہت ہی سمجھتے ہیں اماں جی۔" ۔۔۔ بولیں۔

"تو۔۔۔ تو تم نے کچھ دیکھا ہے اس میں۔ ایک کو کھلتے پیار۔۔۔ چھوڑ کر لیتا ہے۔" اماں جی دل ہی دل پر ۔۔۔ گئیں۔

"ہائے اماں جی۔۔۔ اماں گئیں؟ آپ کو پتا ہے تو بہت اچھا ہے۔ ۔۔۔ کوئی ۔۔۔ آئی۔" ۔۔۔ بیگم نے ۔۔۔ ہاتھ ڈال دیں۔

"نظر ۔۔۔ کیسے ہیں تیمور خان؟" ۔۔۔ بیگم پوچھ بیٹھیں۔

"کچھ تو ۔۔۔ ہے۔" وہ بے ساختہ بولی۔

"تو ۔۔۔ ہے۔" ۔۔۔ بیگم ۔۔۔ کر گئی ہوئی ہیں۔

"کس کی تعریف ہو رہی ہے؟" تیمور علی خان کا ہاتھ میں لئے ہال میں داخل ہوئے۔

"ماشاء اللہ ۔۔۔" عالم ۔۔۔ کر گئیں۔

"مگر ہمیں ہوتا ہے جس میں اسے اہم چاہیے ورنہ کیا فائدہ [illegible]" وہ ماں کے پہلو میں بیٹھ گئے۔

"ماشاءاللہ..... ابھی تو بات ہی گزر رہی ہے کہ تم نہیں بولتے بیٹے" اماں جی نے شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"آخر کرنی کس سلسلے میں اور بات؟" انہوں نے ہمیں کی سمت دیکھا۔

"ارے یونہی الٹی باتیں کرتی رہتی ہیں۔ ان کی عقل چلی گئی۔ لو اس بچی سے پوچھ رہی ہیں [illegible] کہ تیمور کیسے ہیں؟" اماں جی نے اپنے سیدھے پن میں ٹھیک ٹھیک..... پوچھ لی۔

تیمور علی خان کی آنکھوں میں الجھن اور ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ تھی۔ انہوں نے سوالیہ نظروں سے [illegible] دیکھا۔

"ارے..... دی کو بھی دیکھو سوال کا کوئی جواب دیتا۔ کہہ رہی تھی مجھے تیمور بھائی سے ڈر لگتا ہے اب کوئی ان سے پوچھے کہ مارتا ہے تھے؟" اماں جی مزے سے گویا ہوئیں۔

علیزہ کے چہرے پر شرمندگی کا عکس جھلکنے لگا۔ وہ ہڑبڑاہٹ سے چاولوں میں ہاتھ مارنے لگے۔ تیمور علی خان [illegible] بچے کے بارے میں اس کا یہ کمنٹ اور شرمندہ شرمندہ سا چہرہ ایک لمحے کو دیکھا۔

"ہمیں ہمارے کریکٹر سرٹیفکیٹ پر آپ اہم اسٹیپ لگنے کی ضرورت کس سلسلے میں پیش آئی" ان کا انداز پہلی طرح پراعتماد تھا۔

"ارے ویسے ہی مذاق ہو رہا تھا۔ ان لڑکیوں کی تو عادت ہی ہے الٹ پلٹ باتیں کرنے کی" اماں جی نے بات کو ختم کرنے کا انداز اختیار کیا۔

"کیوں بھئی۔ تمہیں کیوں ڈر لگتا ہے ہم سے؟" تیمور براہ راست علیزہ سے مخاطب ہوئے۔

وہ خاموش رہی مگر دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

"اب بتا دے کیوں ڈر لگتا ہے؟" خالہ نے بھی زور ڈالا۔

وہ چپ چاپ اپنا کام کرتی رہی۔

"ارے بتاؤ..... بچی ہے ویسے ہی کہہ دیا ہوگا۔ کیوں ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے غریب کے۔" اماں جی [illegible] بن رہی تھی۔

"نہیں نہیں اب تو بتانا ہی پڑے گا" [illegible] نے شرارت سے تیمور کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا پتا کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے۔ ہر وقت ہمیں لاجواب کرتے رہتے ہیں" وہ بھی [illegible] "ہاں بتاؤ علیزہ"

"آپ سے زیادہ ہمیں اشتیاق ہے بھائی جان" تیمور علی خان [illegible] والے تھے۔

علیزہ اسی طرح خاموش رہی۔

"نہیں بولے گی اب شرط لگا لو" خالہ جواب گویا ہوئیں۔

"ابھی بولتا ہوں۔ ایک، دو، تین..... پھر میرے پاس" تیمور علی خان گردن موڑ کر علیزہ سے مخاطب ہوئے۔

[illegible] تیمور ہی؟" وہ دوبارہ علیزہ سے مخاطب ہوئے۔

"آپ [illegible]" [illegible]

"ہاں میں [illegible]

[illegible] کیا بات ہے۔"

[illegible]

"جی نہیں [illegible]" وہ [illegible]

"[illegible]"

"نہیں بھی اصولی بات [illegible]"

"[illegible]" وہ [illegible] مخاطب ہوئے۔

"آپ الگ ہیں [illegible]" وہ [illegible]

[illegible] ہو گئے۔

"[illegible]" اماں جی [illegible]

"ارے [illegible]" [illegible]

[illegible]

"آپ کو کس نے بتایا [illegible]" تیمور علی خان نے [illegible] سوال کیا۔

"[illegible]" وہ [illegible]

[illegible]

خالہ خاموش ہو گئیں۔

[illegible]

"اچھا [illegible]" اماں جی [illegible]

[illegible]

[illegible] تمہیں کیا ضرورت ہے۔ [illegible]

[illegible] اماں جی نے [illegible] کی کوشش کی۔

"[illegible]"

"اماں جی [illegible]

[illegible]

جیت جاتا ہے۔ اور اب وقت تیزی سے بھاگ رہے ہوتے ہیں تو بچے بڑے بھی ہو جاتے ہیں۔ [illegible]
ہیں۔ معصوم بچے ہمیشہ کیلئے معذور ہو جاتے ہیں۔"

"ہائے میرے اللہ۔" اماں جی سینے پر ہاتھ رکھ کر دوبارہ تخت پر بیٹھ گئیں۔

"کون ظالم اپنے بچے ان کو دیتے ہیں۔ کیا اندھیر ہے۔"

"اسے کا کون؟ کیا لگ رہا ہے۔ بچے اغوا کر کے اسمگل کر دیئے جاتے ہیں۔ بعض ملکوں میں اتنی غربت ہو چکی ہے کہ ماں باپ خود اپنی اولاد کو بیچ دیتے ہیں۔" تیمور نے مزید معلومات بہم پہنچائیں۔

"میں نہیں مانتی۔ [illegible] بات تو غلط ہو سکتی ہے۔ مگر ماں باپ اپنی اولاد کو بیچ دیں [illegible]"
اماں جی دہل کر رہ گئیں۔

"کیا واقعی تیمور؟" عالم جاب نے بھی دکھ اور تعجب کا اظہار کیا۔

"جی... بھابی بیگم۔ یہ سب ہو رہا ہے۔" انہوں نے یقین دلایا۔

"کیا قیامت ہے۔ لڑکیں بچوں کا دھیان رکھا کرو۔ اللہ اپنا کرم کرے سب پر۔" اماں جی کو بچوں [illegible] نواسوں کی فکر پڑ گئی۔

"اچھا بیٹے! جب بچے معذور ہو جاتے ہیں تو پھر ان کا کیا کرتے ہیں۔" اماں جی تو اپنے سب کام بھول بیٹھیں۔

"کیا کرتے ہوں گے یتیم خانوں میں ڈال دیتے ہوں۔" تیمور کو افسوس ہو رہا تھا کہ [illegible] ماں کے سامنے یہ بات کی۔

"اللہ کسی کو اولاد کا دکھ نہ دکھائے سب کی ماؤں کی ٹھنڈی رکھے۔" وہ ہاتھ پھیلا کر دعا کرنے لگیں۔

تیمور نے ماں کے ہاتھ تھام کر چوم لیے۔ "دنیا میں جتنی روشنی نظر آتی ہے شاید ماؤں کی دعاؤں کی وجہ سے ہے۔"
اماں جی شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"ماما... سفیر نظر نہیں آئی صبح سے۔" تیمور نے اخبار سے نظریں ہٹا کر ماما جی کی سمت دیکھا۔

"وہ تو چھوٹی بہن اور بڑی بی بی جان کے ساتھ بازار گئی ہوئی ہے کوئی کام ہو تو میں حاضر ہوں۔" ماما [illegible] کہتے ہوئے اپنی خدمات پیش کیں۔

"بازار گئی ہے۔ کب گئی تھیں یہ لوگ ماما؟" انہوں نے اخبار چھوڑ کر [illegible]

"وہ تین گھنٹے۔ ساری گڈ مس۔ کیا خریدنے گئی ہیں ایسا؟ اور کون ڈرائیور ان کے ساتھ گیا ہے۔" وہ [illegible]

"جی... یہ مجھے پتا نہیں۔" ماما نے لاعلمی ظاہر کی۔

"سوئی بازار گئی ہیں؟" وہ اضطراری انداز میں پوچھ رہے تھے۔

"شاید۔" ماما اب پریشان ہو گئی۔

[illegible]

"سامان کی [illegible]" [illegible]

"اچھا اور [illegible] بھائی [illegible] گاڑی کی چابی [illegible]" [illegible]

ماما [illegible]

تیمور [illegible]

ماما جلدی [illegible]

ماما [illegible]

[illegible]

[illegible]

رہی تھیں۔ [illegible]

"بی بی جان... وہ تیمور خان آپ کو [illegible]"

[illegible]

"خیریت؟" [illegible] پریشان ہو کر پوچھنے لگیں۔

"وہ آپ لوگوں کو لینے گیے ہیں شاید۔" ماما نے جاری کیا۔

"ہمیں لینے؟ مگر [illegible] ساتھ گاڑی میں [illegible]" [illegible] حیرت سے سوال کیا۔

"وہ [illegible] نہیں پتہ ہے۔" ماما کی سمجھ میں [illegible]

"[illegible] کیا ہو گیا ہے ماما مسئلہ کیا ہے؟" [illegible]

"وہ جی... انہوں نے سفیر کا پوچھا تھا۔ میں نے بتایا آپ کے ساتھ بازار گئی ہے پتہ نہیں [illegible] کی کیا ضرورت تھی۔ پھر پوچھا آپ لوگوں کو گئے ہوئے کتنی دیر ہوئی ہے۔ جب میں نے بتایا [illegible] بادر خان کی گاڑی کی چابی [illegible] اور فوراً حویلی سے چلے گئے۔" ماما نے تفصیل سے بتایا۔ [illegible] دیکھنے لگیں۔

"[illegible] کوئی کام [illegible]" [illegible] پوچھنے لگیں۔

"[illegible]" [illegible]

[illegible] سے بولی۔

"[illegible]" [illegible]

"[illegible] کوئی اہم کام بھول گئی ہوگی۔" [illegible]

"آپ تم [illegible]" [illegible]

[illegible]

وہ بیگم کی سوئی ایک جگہ اٹک گئی تھی۔ اس کے علاوہ وہ کوئی بات ان تک پہنچا نہیں پا رہی تھی۔

عطرب آگے بڑھ گئی۔ [illegible] اسے کوئی ضرورت نہیں تھی۔ [illegible]

اسے خوف محسوس ہوا [illegible] معلوم نہیں تیمور علی خان اس کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں۔

اس نے سرخ مخمل کی چادر اور گاؤ تکیوں سے آراستہ تخت پر بیٹھتے ہوئے [illegible] ایک طرف رکھ دیا اور [illegible] گھبراہٹ بھی بہت تھی۔

تھوڑی دیر بعد گھر کی تقریباً تمام خواتین ہال میں چلی آئیں۔ [illegible] ابھی باہر سے باقی تھے۔

"عطرب! [illegible] پانی تو پلا [illegible]" وہ بیگم ایک صوفے پر لیٹ گئیں۔ "اور ماما سے کہو چائے ذرا جلدی بنا دے۔"

وہ [illegible] باہر چلی گئی۔ [illegible] اس نے ڈرے ڈرے انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور جلدی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور وہ تین گلاس ٹرے میں رکھ کے ماما کی طرف چلی۔

"ماما! بی بی جان کہہ رہی ہیں کہ چائے ذرا جلدی بنا دو۔"

"تیمور چہرہ کیوں اترا ہوا ہے؟ کیا تھک گئی؟" ماما نے [illegible] سے پوچھا۔

"ماما"۔ اس نے ماما کا سوال نظر انداز کر دیا۔

"ہوں؟" ماما سر سے پاؤں تک متوجہ تھیں۔

"کیا تیمور خان غصے میں تھے؟" وہ دل سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تھے تو غصے میں۔ بات کیا ہے عطرب؟ [illegible]" ماما اس کے قریب چلی آئی۔

"کوئی بات نہیں ماما۔۔۔ بس تم خالہ کو ذرا سمجھا دو [illegible]

ہے جیسے کوئی گناہ کر کے چھپتے پھر رہے ہیں۔" اس کی آواز بھرا گئی۔ وہ تیزی سے باہر نکل آئی۔

عطرب کی نماز کی وجہ سے حویلی میں ایک سکوت طاری تھا۔

وہ اماں جی کے کمرے میں چلی آئی۔ اماں جی ابھی نماز میں مصروف تھیں۔ وہ دروازے کے قریب [illegible] ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

اماں جی نماز سے فارغ ہو کر طویل دعا میں مصروف ہو گئیں۔ [illegible] کی طرف آ کھڑی ہوئی۔

"اماں جی! آپ کے پاس تو سب ہی [illegible]"

اماں جی نے جلدی جلدی [illegible] اس کی طرف دیکھا۔

"کیا بات ہے؟"

"اماں جی! مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

[illegible]

"تیمور خان [illegible]" اس کی آواز میں بھی آنسوؤں کا اثر تھا۔

[illegible]

"آپ کو پتہ ہے [illegible]"

[illegible]

"آپ کہہ رہی ہیں [illegible]"

[illegible]

"اماں جی [illegible]"

[illegible]

"تم کہاں چلی۔ ٹھہرو ابھی۔ میرے سامنے ہی بات کرو گی سب کچھ۔ آخر مجھے بھی تو پتا چلے [illegible]
[illegible] اس کی آواز میں پڑ گیا گئی۔

وہ دروازے کی اوٹ میں کھڑی ہو گئی۔ چند منٹ گزرے کہ تیمور اندر داخل ہوئے۔

"کہاں ہے وہ مصیبت؟" وہ تحمل کی بجائے خاصے برہم [illegible] [illegible]

"کیا بات ہے بیٹے! کیوں غصہ کر رہے ہو۔ اماں آپ کی بچی ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں۔

تمہارے بابا صاحب بیاہ کے دو لڑکیاں لائے تھے۔ سوال۔ ایک سوتیلی بھی۔ گوری گوری [illegible]
کی۔ میں نے تو تمہارے بابا صاحب کی جان کھالی۔ ایسی کبوتروں کی طرح [illegible]
بھیج دیا انہیں نے تو۔ وہ تھے بھی ایسے [illegible] کہ تمہاری خدمت [illegible]
[illegible] دکھائے [illegible] سو وہ بھی بھلا [illegible] دیا۔

جس کا خدمت کرنے کو کوئی نہ چاہے۔ چلا جائے حویلی سے ہم روکیں گے نہیں۔ [illegible]
سوال آنے سے کہہ دوں گی واپس چلا جائے۔ بس۔

بیٹے اگر ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو [illegible] [illegible]
کرے آغا خان کیلئے"۔

اماں بی نے اس کی [illegible] ایسے کوئی یاد کیا ہوا سبق سنا رہا ہے۔ [illegible]
[illegible] سے گھبراتی تھیں۔ اس لئے بھی مستقل [illegible]

"اماں بی" تیمور علی خان زچ ہو گئے۔

"اب آپ کو کیا کچھ نہیں تو کیوں اس احمق اور گنوار کی حمایت کر رہی ہیں"۔

"ہاں تو پھر کیا کروں مجھے؟" وہ حیران ہوئیں۔

"تمہیں ہم نے کہا تھا یہاں کہ حویلی سے باہر قدم [illegible] تمہاری سمجھ میں نہیں آتا؟"

وہ اس کو جواب دینے کی بجائے اس سے مخاطب ہوئے۔

"میں اکیلی نہیں تھی خان۔ بی بی جان اور"۔

"شٹ اپ۔ جب تمہیں کہہ دیا تھا تم باہر نہیں جاؤ گی [illegible] حویلی یہاں عورت کی [illegible]
تماشا ہوا تو گاؤں والے بابا صاحب کے بارے میں کیا سوچیں گے کہ وہ کن لوگوں سے تعلقات رکھتے ہیں [illegible]
[illegible] نہیں جاؤ گی [illegible] خاندان کیلئے مصیبت تھیں [illegible]

"کیا بات ہے بیٹے! کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔ [illegible] [illegible]

مجھے پتا ہی نہیں [illegible]
اماں بی تھوڑا [illegible] پریشان ہو گئیں۔
"جب خالہ [illegible] سے [illegible] کہ [illegible]
پتے ہیں؟" وہ اس کی طرف پلٹے۔
"[illegible] [illegible] عورت ذات [illegible]
[illegible]
[illegible]
اماں بی نے [illegible]
"لیکن جب کوئی حویلی میں آئے [illegible] معلوم کر چکا ہے" تیمور [illegible]
"اس کا پتا بہت ہے [illegible] ہے؟" اماں بی نے [illegible]

سے جواب دیا۔

"تمہارے پاس کوئی عقل ہے [illegible] تیمور خاموش ہے۔
"اماں بی! انہیں اس سے کوئی فرق نہیں ہے۔ [illegible]
[illegible]
ہو گا انہیں بہت دکھ ہو گا" وہ [illegible] باہر چلے گئے۔
[illegible]
[illegible] ہو رہے ہیں۔
"[illegible]" [illegible]
الجھ رہی تھیں۔

حضرت نے [illegible] کی سمت دیکھا۔
"آپ خالہ سے پوچھ لیں اماں بی [illegible]" وہ [illegible]
"کیا بات [illegible]" اماں بی بولیں۔
"آپ [illegible] اماں بی [illegible] آپ کے پاس؟" وہ اماں بی کی طرف دیکھیں۔
"ہاں [illegible]" اماں بی نے سر ہلایا۔

"آپ نے بلایا تھا اماں بی؟" [illegible] داخل ہوئیں۔
"ہاں۔۔۔ آؤ آ کے بیٹھو" اماں بی [illegible]
"[illegible]"

"لڑکی..... کون لڑکی؟" اسے اونچے چھجے والوں کے ہاں سے اپنی کم سن منکوحہ لڑکی کی طلب..... ایک لمحے کو تو وہ الجھن میں
پڑ گیا۔

"کشمالہ بانو..... شیرو بانو کی لڑکی"۔ فوراً جواب آیا۔

"کیا بک رہے ہیں یہ لوگ تیمور؟" بابا صاحب گرجے۔ (اس قدر [illegible] اس لڑکی کو حسن؟)

"وہ ہماری لڑکی ہے..... تمہیں اس سے مطلب؟" وہ اپنی الجھن پر قابو پا کر سخت [illegible] انداز میں گویا ہوئے۔

"چاشی (دیہاتی) کرتا ہے تو اس کے ساتھ..... اس کی ماں کو [illegible]..... وہ [illegible] لیکن اسے ہمارے [illegible]
مجاخ (مذاق) تمہیں اسے تمہارے ساتھ لانا ہوگا"۔

"وہ مت میں لڑکی باہر لاؤ اور خان کو گولی مارو"۔ جھٹکا دے کر پکڑ کر دروازے کی جانب دھکیل دیا۔

"کیا بک رہے ہیں یہ لوگ تیمور؟" بابا صاحب غضب ناک ہوئے۔

"وہ شنو بانو کو لینے آئے ہیں"۔ تیمور علی خان نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔

"مگر کیوں؟ ان کی مجال کیسے ہوئی کہ وہ حویلی کی کسی لڑکی کا نام اپنی زبان پر لائیں۔ خواہ وہ ہماری ملازمہ ہی کیوں نہ ہو لڑکیاں
دونوں حویلی کی عزت ہیں"۔

بابا صاحب منہ سے جھاگ اڑانے لگے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر دیں۔

"ویکھیں کرو خان..... ہم کیس نہیں [illegible]"۔ ایک شخص نے خشونت بھرے انداز میں کہا۔

"بابا صاحب..... نہیں..... آپ اسے باہر نہیں لائیں گے"۔ تیمور علی خان بلا کے ضبط سے بولے تھے۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ ام اڑتالیس گھنٹے رہ جائے۔ خان کو ساتھ لے جا رہا ہے۔ لڑکی کو اس کے گھر پہنچاؤ اور [illegible]
سے لے جائیے گا۔ ابھی خون خرابہ کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ اگر دو دن میں لڑکی نہیں پہنچا تو ام بڑی عزت کے ساتھ خان کا لاش
اور چھوڑ جائیں گے۔ اب کچھ بولنے کا نہیں۔ چلو خان"۔

ان میں سے ایک نے اپنی بات مکمل کر کے تیمور علی خان کو آگے دھکیلا۔

منظر یہ ہال کمرے کی کھڑکی سے [illegible] باہر کی کارروائی بغور دیکھ رہی تھی اور [illegible] رہی تھی۔ گمان یہی غالب
تھا کہ ابھی بابا صاحب اپ بلوانے ہی والے ہیں۔

مگر باہر کا ہولناک منظر دیکھ کر جانے کیا ہوا۔ باہر کی جانب سرپٹ دوڑی۔

"رکو..... رکو..... ٹھہرو۔ یہ خان کو چھوڑو..... میں چل رہی ہوں تمہارے ساتھ"۔

بابا صاحب کیلئے یہ دھچکا کافی تھا۔ وہ سنبھلنے بھی نہ پائے کہ وہ جھپٹ کر پہنچ گئی۔ اس سے قبل کہ کوئی [illegible]
وہ دو وحشتوں کی گرفت میں تھی۔

جب تک جیپ اسٹارٹ نہیں ہو گئی انہوں نے تیمور علی خان کو نہیں چھوڑا۔ بابا صاحب [illegible]
تھے۔ جیپ [illegible] آگے بڑھی۔ دونوں نے تیمور علی خان کو چھوڑ کر [illegible] جیپ میں کود گئے۔

تیمور علی خان صورتحال کو نئے سرے سے [illegible] اپنے باپ کی سمت دیکھ رہے تھے
[illegible] اس کی [illegible] کی طرف جا رہے تھے [illegible] رہ گیا تھا۔

بابا صاحب کو کسی قدر [illegible] کہ بچیوں کی عزت [illegible] جان بچانے کے [illegible]
گیا تھا۔

وڈیرے [illegible] والے اس طرح کے معاملات بہت آسانی سے [illegible] لیتے ہیں۔ اسی لیے دونوں باپ بیٹے [illegible]
خدشات کا شکار نہیں تھے [illegible] معلوم تھا کہ [illegible] کس طرح [illegible] رہ گیا ہے۔

"خان..... اس بے وقوف لڑکی نے سارا معاملہ ہی بگاڑ دیا"۔ [illegible] تکلیف پر قابو پاتے ہوئے [illegible]
اول محسوس کر رہا تھا۔

وہ دونوں خاموش رہے جیسے انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔

خواتین الحمد آیات کا ورد کر رہی تھیں۔

"ہائے..... کیسی لڑکی ہے [illegible] تیمور کو [illegible] تمہارے بابا صاحب کہاں ہیں؟ [illegible]
[illegible] پر ہوتے ہیں [illegible] صرف تیمور [illegible] تمہارے بابا صاحب
ہی تھے۔ تیمور اور عمیرہ شہر کی طرف گئے ہوئے ہیں"۔

اماں جی کے دل میں تو جیسے [illegible] رہے تھے۔

"تو آپ [illegible] میں اماں کس لیئے [illegible] رہی تھیں؟" [illegible] نے پوچھا۔

"تمہارے بابا صاحب تو [illegible] ابھی خون خرابہ کرنے کا [illegible] پہنچ جائیں گے"۔

پھر تیمور بھی سرائے [illegible] اماں نے کہہ رکھی تھی۔

اسی دم [illegible] کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔

"اماں جی..... بابا صاحب آپ کو اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں"۔ اس نے پیغام دیا۔

"تیمور کہاں ہے؟" انہوں نے [illegible]

"خان بھی وہیں ہیں..... [illegible]" اس نے جواب دیا۔

"اماں جی آپ جائیے نہیں..... پتہ نہیں بابا صاحب نے آپ کو کیوں بلایا ہے؟"

"[illegible]" کہہ کر [illegible] اماں جی کی [illegible] تھی۔ فطری [illegible] کہ اب [illegible] ہونے
والا ہے [illegible] گیا ہے"

"[illegible] بیٹی"۔ اماں جی کی جھلک میں جیسے [illegible] ہو گئی تھی۔

"[illegible] ابھی [illegible]" انہوں نے [illegible] کرتے ہوئے [illegible] پوچھا۔

"نہیں ابھی نہیں آئی۔" [illegible]

"کیا۔۔۔ ادھر آؤ گے؟" اس کی باتیں ختم نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔ [illegible]

"پتا نہیں اماں جی۔" ماما کا جواب معصومیت سے پُر تھا۔

"توبہ۔۔۔ میری تو جان نکل گئی۔ سیدھی سی بات ہے۔" [illegible] جوش کے [illegible]

[illegible] بابا صاحب کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

"آؤ تیمور کی ماں۔" بابا صاحب [illegible] کر بیٹھ گئے۔

"خیریت تو ہے۔" اماں جی نے پرتشویش نظروں سے باری باری اپنے بیٹے کی طرف دیکھا۔

"یہ کون گھر آیا ہوا تھا۔ [illegible] ابھی تک [illegible] پڑے ہیں۔"

اماں جی تیمور کے پہلو میں بیٹھ گئیں۔ کمرے میں ایک عجیب سا [illegible] طاری تھا۔ [illegible]

"یہ خاتون کا کس علاقے سے تعلق رکھتی ہے؟" بابا صاحب نے وہ سوال کیا جو اماں جی کے ذہن میں [illegible] ہو سکتا تھا۔

وہ بری طرح چونک گئیں۔

"خیریت؟ سوال آنے کی [illegible] سے تعلق ہے۔" ان کے دل میں عجیب [illegible] ہونے لگی۔

"سوال آنے کو [illegible]۔" بابا صاحب کا لہجہ قطعی بے تاثر تھا۔

"آپ مجھ سے پوچھیں جو پوچھنا ہے۔ مجھے سب پتا ہے۔" وہ بے حد پریشان ہو گئیں۔

"کیا پتا ہے؟ کیا آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ اس کا کسی [illegible] سے کوئی تعلق ہے؟" ان کا انداز [illegible]

تھا۔

"جی۔۔۔ پتا ہے۔" وہ مجرموں کے سے انداز میں بولیں۔

تیمور علی خان نے چونک کر ماں کی شکل دیکھی۔ خان داؤد علی خان بھی [illegible]

"ہاں [illegible]" وہ بہت آہستہ آواز میں گویا ہوئیں۔

"تو کیا آپ بھی اس طرح [illegible] سے [illegible] ہیں؟" ان کے انداز میں [illegible]

"جی؟" اماں جی [illegible] کر رہ گئیں۔ [illegible]

"وہ [illegible] اماں جی۔" تیمور نے [illegible] کوشش کی۔

"[illegible] کیا مطلب؟" [illegible]

"[illegible]" تیمور علی خان [illegible] کیا۔

"[illegible]" اماں جی نے [illegible] کوشش کی۔ "آپ [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ کے سامنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

"خان داؤد علی خان کے [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"جب آپ نے اسے [illegible] تو کیا آپ اس کے تمام حالات سے واقف تھیں؟" انھوں نے

[illegible]

"پہلے [illegible]"

"[illegible]" خان صاحب [illegible]

[illegible]

اماں جی نے تیمور علی خان کی سمت دیکھا۔

"بیٹے [illegible] بابا صاحب کو۔" وہ [illegible]

"نہیں اماں جی۔۔۔ مجھے [illegible]" تیمور علی خان نے انھیں [illegible]

[illegible]

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

"کیا۔۔۔ آپ [illegible]" [illegible]

[illegible] اماں جی کی آواز [illegible]

"کیا۔۔۔ [illegible]"

"اماں جی نے آنسو پونچھ لیے۔"

"تیمور [illegible]" بابا صاحب نے کہا۔

[illegible]

"آپ ادھر آ جائیں ہمارے پاس۔" بابا صاحب نے اماں جی کو اپنے پاس بلایا۔ وہ [illegible]
کے ایک کونے پر ٹک گئیں۔

"[illegible] آپ کی بہترین خوبی ہے [illegible] آپ ہی کے حق میں [illegible]
[illegible]

"اس غلطی ہو گئی [illegible] مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ سب بھی ہو سکتا ہے۔" وہ جیسے [illegible] اعتراف کر رہی تھیں۔

"کیا آپ کچھ نہیں کر سکتے اس کے لیے؟" انہوں نے مدد طلب نظروں سے شوہر کی طرف دیکھا۔

"فقیروں کے ساتھ معاملہ ہوتا تو بہت کچھ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن [illegible] آپ نے [illegible] کسی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ چار گھوڑوں کی مالک عورت اپنے ہاتھوں [illegible] ہوگی۔"

وہ جیسے کچھ سوچتے ہوئے بول رہے تھے۔

اماں جی نے چونک کر خان صاحب کی شکل دیکھی۔

"چار گھوڑوں کی مالک ..." "آپ کو کس نے بتایا؟" وہ متعجب تھیں۔

"وہی جو اسے لینے آئے تھے [illegible]"

"[illegible] ہو گئیں آپ سے؟" ان کی حیرت میں اضافہ ہو گیا۔

بابا صاحب نے اپنی سیدھی سادی بیوی کو ایک نظر دیکھا۔

"کیا خاندان ہے سولہ آنے کا؟"

اماں جی کا دل بڑے زور سے دھڑکا [illegible] مضطرب انداز میں وہ [illegible]
تھا۔

"وہ سولہ آنے کی پکی نہیں ہے۔ اس کی نانی سے سولہ آنے کے خاندان کا [illegible] ایک دوسرے کے [illegible] ہیں مدتوں سے۔" وہ جیسے لہجے میں بتا رہی تھیں۔ "پاکستان بننے سے پہلے کے تعلقات ہیں ان کے۔"

"کیا یہ لڑکی ان لوگوں سے تعلق رکھتی ہے جہاں صرف [illegible] ہوتی ہیں [illegible] کا کوئی [illegible]" بابا صاحب نے گہری نگاہ ان کے چہرے پر جما دی۔

"دلہن کے باپ نے اس کی ماں سے نکاح کیا تھا۔" اماں جی نے [illegible] کی کوشش کی۔

"آپ کے پاس امانت رکھا ہے اس کی ماں کا نکاح نامہ؟" بابا صاحب کا موڈ آف ہو گیا۔ [illegible]
شخص کی بات کا اعتبار کر لیتی ہیں۔

اماں جی ایک لمحے کو خاموش ہو کر رہ گئیں۔

"آپ تو تمام باتوں کا [illegible] اس طرح کی باتیں کر سکتے ہیں۔" اماں جی نے [illegible]
[illegible]

"[illegible]
[illegible]

"[illegible]
[illegible]

"[illegible]
[illegible]

"آپ کے اپنے کام دھندے ہیں، ان سے مصروف رہتے ہیں [illegible]
[illegible]

وہ سادگی سے کہہ رہی تھیں [illegible]

خان صاحب کا سارا غصہ [illegible] ہو چکا تھا۔

"[illegible]

اماں جی قدرے [illegible] گئیں۔

"مجھے اس بچی کا دھیان آ رہا ہے۔" انہوں نے بات بدلنے کی کوشش کی۔

"[illegible]

"بات دراصل یہ ہے" [illegible]

"اماں، اماں جی کہاں ہیں؟" [illegible]

"[illegible]

"کیا [illegible]" وہ [illegible]

[illegible]

"جی ـــ" [illegible]

"تیمور نے خان سے [illegible]" [illegible] سے جواب دیا۔

[illegible]

کے کمرے میں جانے کیلئے [illegible]

دی۔

"ہوں ـــ کون ہے؟" تیمور علی خان کے انداز میں [illegible] وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئیں۔

"آپ ـــ آپ آپا!" تیمور [illegible]

اٹھ بیٹھے۔

"کہاں تھیں؟" وہ دور کی کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"کہاں؟" وہ گم صم انداز میں ان کی طرف دیکھنے لگے۔

"مزار ـــ اور کہاں؟ [illegible]"

"ہوں ـــ بس ـــ ویسے ہی [illegible]" وہ نظریں چرا کر گویا ہوئے۔

"یہ [illegible] تیمور؟ [illegible] ساری خواتین ابھی تک [illegible] ہیں۔"

وہ جانے کیوں تھک گئی تھیں۔ [illegible]

مل رہی تھی۔

"ایک حادثہ ہو گیا ہے آپا، حیرت ہے آپ ابھی تک بے خبر ہیں۔ کسی ملازم نے بھی نہیں بتایا؟" [illegible]

میں بات کر رہے تھے۔

"کیا؟ کیسا حادثہ؟" وہ [illegible] کر بھائی کی صورت دیکھنے لگیں۔

"سفر کو اس کی ماں کے [illegible] اغوا کر کے لے گئے ہیں" انہوں نے گویا دھماکہ کیا۔

"ہیں ـــ اس کی ماں کے کارندے؟ کیا کہہ رہے ہو؟ اس کی کوئی ماں واں نہیں ہے" [illegible]

افسوس ہوا۔

"آپ کو دراصل حقیقت حال کا علم نہیں ہے [illegible] اس کی ماں بھی ہے اور [illegible]

[illegible]" وہ پرسکون انداز میں ان کی معلومات میں اضافہ کر رہے تھے۔

"پتہ نہیں کہاں سے [illegible]

[illegible] کو تیار ہو گئیں۔

"[illegible]

صاحب کے کمرے میں [illegible]

"[illegible]

[illegible]

"وہ [illegible]"

"آپ [illegible]"

"نہیں ـــ حویلی میں ـــ [illegible]" تیمور نے جواب دیا۔

"[illegible]"

"[illegible]" تیمور علی خان نے [illegible]

"کس علاقے کی؟" [illegible]

"آپ نے اس کے [illegible]" انہوں نے سوال کر دیا۔

"الف ـــ [illegible]

[illegible]

"اس کی ماں کو [illegible]" تیمور علی خان نے [illegible]

[illegible]

"تیمور!"

"جی ـــ [illegible]"

"ہوں ـــ [illegible]

[illegible]

"[illegible]

[illegible]

"وہ [illegible]

[illegible]

"پتہ نہیں ـــ [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]

[illegible]

"اس بچی کا معاملہ ہوتا تو بہت کچھ ہو سکتا تھا۔ اب تو مشکل ہے۔" مٹھو نے [illegible] کرنے میں [illegible]۔

"ہائے... مجھو یہ تو بہت بری خبر ہے۔ 55۔"

"آپ کہیں کیا پتا [illegible]" [illegible] انداز میں کہا ہو گئے۔

"توبہ... [illegible] وقت گزر گئی تھی۔ آدھی رات ہو چلی تھی۔ [illegible]

[illegible] وہ [illegible] ہوں گی۔" اب انہیں اس کی فکر ہو گئی۔

"کہاں [illegible]" وہ [illegible] جا کر لیٹ گئیں۔

"[illegible] ... صرف ایک [illegible]" وہ [illegible] کی طرف [illegible]

ہوئے۔

[illegible] باہر نکل گئیں۔

[illegible] ایک [illegible] کر [illegible] کے [illegible] پلٹ کر [illegible] ہوئے تھے۔

پھاٹک کے [illegible] روشنی میں [illegible] واضح تھا۔

ایک لڑکی [illegible] جیپ میں [illegible] اس کو [illegible] ہوئے تھے۔

وہ اس کا [illegible] انداز... [illegible] پیچھے ہٹ گئے۔

"اوہو... [illegible] چلا... [illegible] ہو جاتی... ہو گیا تھا ہمارا تو کام۔" عارف [illegible]

[illegible] وصول کر رہا تھا۔

"ام [illegible] [illegible] کا [illegible] کی بات [illegible]

[illegible]

[illegible] کرنے کی کوشش میں [illegible] چلا جا رہا تھا۔

"[illegible] جب [illegible] خان [illegible] اٹھائے ہوئے [illegible] لڑکی کیسے [illegible]" عارف نے [illegible]

"بس وہ اندر سے بھاگتا ہوا آیا اور جیپ میں بیٹھ گیا۔" چوکیدار نے [illegible] انداز میں بتایا۔

"[illegible]۔" عارف کی حیرت [illegible]

"[illegible]... [illegible]" چوکیدار نے آنکھیں [illegible] کر کہا۔

"خان نے [illegible] کیا؟" عارف نے [illegible] کر سوال کیا۔

"[illegible] میں [illegible] [illegible]؟" چوکیدار نے سادگی سے جواب دیا۔

عارف [illegible] سا [illegible] ہو گیا۔

[illegible] گھر سے [illegible] پھاٹک سے اندر داخل ہوئی۔

"[illegible] ہوں گی آنکھیں [illegible]" عارف نے [illegible]

تھا۔

[illegible] اس کی چال سے [illegible]

تھا۔

"[illegible]" [illegible] قریب آ کر [illegible] میں بولیں۔

"میں نے [illegible]"

"[illegible] کے [illegible] بہت [illegible] ایک [illegible]

[illegible] ہے [illegible]" وہ [illegible] گئیں۔

"[illegible] میں تو تیری [illegible] پوچھنے [illegible] سے باتیں کرنے میں [illegible]" وہ بہت

[illegible] کر رہی تھیں۔

"[illegible]" وہ [illegible] سے کہہ رہا تھا۔

"[illegible]" عارف نے بے اختیار اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"[illegible] کی طرح [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] افسروں سے

[illegible] اس کے [illegible] عارف [illegible] آ گیا۔

[illegible]

"[illegible]... [illegible] اس کے ساتھ [illegible] ہے۔" وہ [illegible] سے کہہ رہا

تھا۔

"آپ [illegible]" [illegible] ہو گیا تھا۔

"ہائے... [illegible] قریب [illegible] اس کی تو ساری صحت ہی [illegible]

گی۔" عارف نے [illegible] ہاتھ رکھا۔

"[illegible] اس کی [illegible] بلوچستان [illegible] سے [illegible] ہے۔" اس کی سوچ

[illegible] تھی۔

عارف [illegible] اس کے [illegible] ہاتھ رکھا۔

"[illegible]" [illegible] ساری [illegible]

[illegible] بھی [illegible]"

عارف [illegible] آنکھوں [illegible] تھے۔

"اماں جی۔۔۔ آپ نے مجھ سے سب کچھ کیوں چھپایا تھا؟" [illegible] نے [illegible] انداز میں کہا تھا۔

"اسے میں نے کہا رات گئی بات گئی۔ کیا کسی کے دکھوں سے حرج ہے بیٹا۔ کوئی اچھی بات تو نہیں ہوتی۔"

"سو آنے تو ظلم نہ کرے۔ تیمور سے بڑے خان سے کہا ہے میں نے کہ بات کریں۔" وہ [illegible]

اماں جی نے [illegible] ہوئی شال کو لپیٹ بیٹھے دیکھ کر کہا۔

"آہ۔۔۔ اماں جی۔۔۔ کھیل تو پورا ہو گیا۔ اب تو [illegible] والی تو تمہی ہیں۔ اس کے صاحب کی کوئی نہیں تھی ہمارا آپ کا کیا حل ہے؟" [illegible] کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا۔

"نہ۔۔۔ مایوس نہیں ہوتے۔ اللہ کے پاس ہر مشکل کا حل ہے۔ مشکل تو انسانوں کیلئے ہوتی ہے۔ [illegible] اپنے حفظ وامان میں رکھے آمین۔" اماں جی کی فطرت میں مایوسی کا عنصر کبھی بھی نہیں آیا تھا۔

"ایک عورت ہی تو ہے خالہ۔ کیا کر سکتی ہے۔ ٹھیک ہے اس نے اپنا سارا زور لگا دیا۔ [illegible] بابا صاحب بھی کریں گے تو ظاہر ہے کچھ اچھا ہی بندوبست کریں گے۔"

[illegible] نے بھی انہیں مایوسی سے نکالنے کی کوشش کی۔

"وہ عورت بہت پہنچی ہوئی ہے۔ بڑے بڑے لوگوں سے ملاقاتیں ہیں [illegible] چھوڑے گی۔" وہ [illegible]

"کوئی کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ [illegible] اللہ سے بڑا تو نہیں [illegible] اگر وہ کسی کی مدد کرنے [illegible] لگا ہے۔ میری بات۔ اللہ پر بھروسہ رکھو تم نے رات بھی کھانا نہیں کھایا۔ کچھ کھا پی لے۔"

اماں جی کا دل ان کی حالت پر پگھلے جا رہا تھا۔

"بھوک ہی نہیں لگ رہی۔ نہ نیند آ رہی ہے۔ جیسے سکتہ سا ہو گیا ہے۔ میرا تو دماغ ہی نہیں [illegible] ہوتی۔" اماں کی آواز حلق میں پھنس گئی۔

"آپا۔۔۔ وہ میرا جو سوٹ کیس ہے ناں۔۔۔ اس کا لاک خراب ہو گیا ہے۔ کوئی اچھا سا سوٹ کیس ہو گھر میں تو لا دیں پلیز۔"

تیمور علی خان دالان میں داخل ہو کر [illegible] سے مخاطب ہوئے۔

"ابھی تو چار پانچ روز ہیں تمہاری روانگی میں۔۔۔ اتنی جلدی پیکنگ شروع کر دی۔" [illegible] نے تعجب سے ان کی جانب دیکھا۔

"اس دوران جو کچھ یاد آتا جائے گا وہ رکھتا رہوں گا۔ [illegible] ہونے کا خطرہ تو نہیں رہے گا [illegible] بہت کوفت ہوتی ہے۔"

"تمہارے بابا صاحب کے کمرے میں دو تین سوٹ کیس ہیں۔ بہت خوبصورت ہیں۔ [illegible] ان میں سے کوئی لے لو۔"

"کہاں جا رہے ہو اس وقت؟" تیمور علی خان [illegible] ہوتے تھے اس لئے اماں جی نے پوچھا۔

"ایک دوست کے ہاں۔۔۔ بہت ضروری کام ہے۔" [illegible]

"بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں تمہارے جانے میں۔ [illegible]

[illegible]

"اماں جی۔۔۔ ایسی باتیں نہیں کرتے۔ [illegible]

[illegible]

"تمہیں کیا ضرورت ہے [illegible]"

[illegible]

"اماں جی دوست [illegible]" وہ [illegible]

[illegible]

"جی۔۔۔ وہ بابا صاحب [illegible]"

[illegible]

"کیا ہم بھی آپ سے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible] تیمور علی خان کے ہاتھ [illegible]

[illegible]

"آمین" [illegible]

[illegible]

"اماں جی۔ [illegible]"

تیمور علی خان [illegible]

"[illegible] بابا صاحب [illegible]" تیمور علی خان [illegible]

نازنین نے انہیں مطلع کیا۔ وہ ایک دم جیسے پریشان نظر آنے لگے۔

"لیکن وہ لوگ چوکیدار، بابا صاحب اور تیمور کے ہوتے ہوئے اندر کیسے آ گئے؟ [illegible]
تیمور (بندوقیں) اصلی ہوتی ہیں۔ اور ہر گھر کے والے نے پہلے دن سے گھر رکھا ہوتا ہے۔ [illegible]
جس وجہ سے وہ گن مین سے الجھے ہوں گے۔ اسی دوران اندر وہ لوگوں کیلئے کافی تھی۔ جب کہ تیمور اور بابا صاحب [illegible]
ہیں"۔

یاور علی خان کو اس کے سمجھنے پر سخت الجھن ہو رہی تھی۔

"چوکیدار بے چارہ تو جلدی ہی زخمی ہو گیا تھا"۔ نازنین نے تاسف سے کہا۔

"تو کیا وہ بابا صاحب اور تیمور کو چکما دے کر اندر گھس گئے؟" یاور علی خان درحقیقت بہت فکرمند نظر آ رہے تھے۔
اس معصوم سی لڑکی کے ساتھ زیادتی کا انہیں بھی بہت دکھ تھا۔

"وہ اندر نہیں آئے۔ عطرت خود بھاگ کر ان کی جیپ میں بیٹھ گئی تھی"۔ نازنین نے کہا۔

"یار..." یاور علی خان نے بے بسی سے نازنین کی طرف یوں دیکھا، گویا اس کی ذہنی صحت پر شبہ ہو۔

"پوری بات تو سنیں... وہ پاگل شیطان... کھڑکی پہ اس طرف آ نکلی تھی۔ اس نے شور کر دیا۔ بس اتنی سی بات سے [illegible]
فائدہ اٹھا کر انہوں نے تیمور پر قابو پا لیا۔ بابا صاحب بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ وہ لوگ تیمور کو اغوا کر کے لے جا رہے تھے۔
بس شاید اسی وجہ سے عطرت خود ہی باہر آ گئی۔ [illegible]
بچانے کے لیے [illegible]"۔

نازنین نے چائے تیار کر کے یاور علی خان کے سامنے رکھی۔

"وہ جذبہ بہت ہی طاقتور ہوتا ہے جو دوسروں کی خاطر جان کی بازی لگانے پر آمادہ کرتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟"

یاور علی خان نے بیوی کی سمت تائید طلب نظروں سے دیکھا۔

"وہ بیوقوف ضرور ہے۔ میرا خیال ہے [illegible]... آپ نے اتنی بڑی بات کس بنیاد پر کہہ دی؟" نازنین نے الجھ کر پوچھا۔

"اتنی ڈرپوک سی لڑکی۔ جو کسی قیمت پر بھی ماں کے پاس جانے کیلئے راضی نہیں تھی۔ [illegible]
اور آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ بے وقوف لوگوں ہی سے اس طرح کی احمقانہ و بے سروپا حرکتوں کی توقع کی جا سکتی ہے"۔

یاور علی خان سگریٹ ہونٹوں میں دبا کر جیبوں میں لائٹر ٹٹولنے لگے۔

"وہ تیمور کا بالکل ماؤں کی طرح احترام کرتی ہے۔ [illegible]"۔ نازنین نے ان کے خیال سے بالکل اتفاق نہیں کیا۔

"نہیں تو... [illegible]
[illegible] کوشش کریں۔
[illegible]
بہت ہی... [illegible]" نازنین نے [illegible] سے کہا۔
[illegible]
"تیمور کہاں ہے؟" انہوں نے [illegible] حیران ہو کر پوچھا۔
"پتا نہیں... [illegible]" نازنین نے [illegible]
[illegible]
"نہیں... [illegible]"
"نہیں... شاید بابا صاحب کو علم ہو"۔ نازنین نے جواب دیا۔
"ہوں... [illegible]" بابا صاحب [illegible]
نازنین نے [illegible] پر بہت الجھے ہوئے ہیں۔

[illegible] کے قتل سے [illegible] اس کے گھر کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ان کے گھرانے میں [illegible] احترام کیا جاتا تھا۔ بابا صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گئے۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
"کیا ہوا خان بابا؟... کون ہے یہ؟" [illegible]
[illegible]

تیمور علی خان کو گویا زبردست شاک لگا۔

"ارے بھائی..... کیا نام ہے وہ ..... احمد ..... جلدی" انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

"پ ..... پ ..... پانی....." اس نے جیسے کسی کی کوئی بات سنی ہی نہیں۔

"یہاں سے تو اٹھو..... پانی بھی لے کر" وہ چلائے اور خود آگے بڑھ کر [illegible]

وہ جیسے سن نہ سکی۔

"پ..... پانی..... میں مر رہی ہوں خان..... پانی....."

اسی دم خان بابا جلدی سے گلاس میں پانی لے کر بھاگتا ہوا آگیا۔ اور جھک کر عطریہ کو گلاس تھمایا تو وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

"بائی گوڈنیس..... اٹھو" تیمور علی خان نے اس کا بازو تھام کر اٹھایا۔

"بابا..... پانی بیٹھک میں لے آؤ۔"

وہ نزدیکی کمرے کی طرف بڑھے۔ عطریہ ان کے ساتھ جیسے گھسٹتی جا رہی تھی۔

کمرے میں داخل ہو کر وہ وہیں دہلیز پر بے دم انداز میں بیٹھ گئی۔ چوکیدار بھی پانی لے کر پہنچ چکا تھا۔

"خان بابا..... خود پلاؤ اسے" تیمور علی خان نے کمرے کی لائٹس آن کرتے ہوئے کہا۔

چوکیدار نے تعمیل کی..... اتنا بڑا گلاس عطریہ ایک ہی سانس میں پی گئی۔

تیمور لائٹس آن کر کے پلٹے تو بری طرح چونک پڑے۔ عطریہ کے ہونٹوں کے دونوں کناروں پر خون جم کر لکیروں کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ اس کے سارے چہرے پر ورم محسوس ہو رہا تھا۔

"چاچا..... ایک گلاس اور" وہ تیز تیز سانس لینے لگی۔

چوکیدار ایک دم تیزی سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔

تیمور دو زانو ہو کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔

"وہ..... کیا نام ہے..... عطریہ..... کیا ہوا ہے؟ کہاں سے آ رہی ہو؟" وہ بغور اس کی شکل دیکھنے لگے۔

"خان پنکھا تیز کر دیں..... آگ لگ رہی ہے اندر" اس نے دوپٹہ اتار کر دور پھینکا۔

تیمور علی خان روبوٹ کے انداز میں اٹھے اور پنکھے کی اسپیڈ بڑھا دی۔ پھر دوبارہ اس کی طرف پلٹ آئے۔

چوکیدار بھی اسی دم داخل ہوا۔ عطریہ ہتھیلیاں کارپٹ پر رگڑتے بے دم انداز میں [illegible] ہو رہی تھی۔

"ارے خان بابا..... لو پانی پیو..... اوہ مائی گاڈ..... اس کا قمیص تو خون سے خراب ہے۔" چوکیدار گلاس اس کے لبوں سے لگاتے ہوئے بدحواس ہو کر بولا۔

تیمور علی خان نے اس کی پشت کی طرف نگاہ کی تو واقعی سناٹے میں رہ گئے۔ [illegible]

انہوں نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اس کی نبض دیکھی۔ پھر ایک دم اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ہم ابھی آتے ہیں۔"

ان کے کہنے پر تیمور اٹھے تو تیزی سے [illegible] کمرے کی طرف گئے۔

ان کی دستک میں عجیب سا شور تھا۔

"کون؟" ان کی آواز آئی۔

"ہم تیمور..... بی بی جان ذرا آئیے۔"

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تھا۔ زبیر بیگم [illegible] آنکھوں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

"خیریت..... کیا ہوا ہے تیمور؟" وہ پریشان ہو گئیں۔

"آئیے ساتھ آئیے" وہ کہہ کر پلٹ گئے۔ زبیر بیگم [illegible] ان کے پیچھے چلتے ہوئے بیٹھک میں داخل ہوئیں تو عطریہ [illegible] کارپٹ پر ڈھیر ہو چکی تھی۔

"ہائے اللہ" زبیر بیگم سینے پر ہاتھ رکھ کر جہاں تھیں وہیں تھم گئیں۔ "یہ عطریہ ہے؟" [illegible]

"جی..... بی بی جان یہ بہت زخمی ہے۔ اس کے کپڑے خون میں تر ہو رہے ہیں۔ [illegible] ہم [illegible] اور کوئی انتظام دیکھتے ہیں۔"

وہ زبیر بیگم کو ششدر چھوڑ کر باہر گئے۔

"بی بی جان..... اس کو بہت خون لگا ہے۔ کمزوری ہو گیا ہے۔" چوکیدار نے [illegible] کہا۔

"عطریہ..... " زبیر بیگم نے [illegible]

"عطریہ..... دیکھو میں ہوں تمہاری بی بی جان" ان کے لہجے میں [illegible] عطریہ نے [illegible] آنکھیں کھول کر ان کی سمت دیکھا۔

"بی بی جان" اس کی آواز آنسوؤں میں ڈوب گئی۔

"ہاں..... ہاں بہت تکلیف ہو رہی ہے..... گھبراؤ نہیں۔ ابھی [illegible] آرام آ جائے گا۔ انشاء اللہ۔"

"ہمت کرو..... اس طرف آ جاؤ ہم کشن رکھ دیتے ہیں۔ تمہارے سر کے نیچے [illegible]"

انہوں نے عطریہ کو اٹھنے میں مدد دی اور [illegible] پنکھے کے نیچے لا کر لٹایا اور صوفے سے کشن اٹھا کر اس کے سر کے نیچے رکھ دیا۔

"بی بی جان..... میں مر رہی ہوں" اس کی آواز پر [illegible] بے تاب ہو گئے۔

"نہیں نہیں..... ایسے نہیں کہتے بری بات..... تمہارے چچا [illegible] گاڑی [illegible] لاتے ہیں" وہ [illegible] باہر [illegible] تیمور [illegible] گئے۔

"آپ کہاں جا رہی ہیں؟" انہوں نے حیرت سے پوچھا۔

"گاڑی لینے جا رہی ہوں [illegible]" وہ بھی دوبارہ باہر نکل گئی۔

"خان بابا! کسی برتن میں پانی لا دو ——" بابا کو [illegible] کر کے [illegible] بی بی جان اس کے زخم صاف کرنے لگیں۔ وہ وہاں
ایک گلاس میں پانی پہلے سے [illegible] ہی [illegible]۔

عطریہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے [illegible] خان کی مہربان آواز کی تمام [illegible] اپنے اندر اتار لیں۔ [illegible]
تو ہرگز بھی نہیں تھے جن کے چہرے پر [illegible] رہتی تھی۔ جن کے حافظے میں اس کا نام محفوظ تھا [illegible]
بلند نظر آتے تھے۔ وہ اسے "لاڈی" کہتے ہوئے۔

چوکیدار پانی لے آیا تو انہوں نے وہ گولیاں اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اس کے سامنے کیں۔

"لو یہ کھا لو —— درد کم ہو جائے گا۔"

وہ کہنیوں کے بل اونچی ہوئی۔ [illegible] ان کی ہتھیلی سے ایک گولی اٹھا کر منہ میں رکھی اور پانی کے چند گھونٹ لیے۔
پھر دوسری گولی اٹھائی۔

"خان بابا۔ ہم اپنے کمرے میں جا رہے ہیں۔ بی بی جان آ رہی ہیں۔ ان سے کہنا کسی طرح کوشش کر کے [illegible] پھاٹک میں تالا ڈال دو اب پھاٹک اس وقت تک نہیں کھلے گا جب تک ہم اجازت نہ دیں۔"

وہ اپنے مخصوص لب و لہجے میں حکم دے کر باہر چلے گئے۔

صبح کو ہال کمرے میں ایک بھیڑ سی لگی ہوئی تھی۔ مختلف آوازوں سے ایک شور سا ہو رہا تھا۔ خالہ [illegible]
رہی تھیں۔ [illegible] اسے سامنے دیکھ کر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تاؤ —— بچی کا کیا حال ہو گیا۔ بچی! کیا بہت تکلیف ہو رہی ہے؟" اماں جی اس کی حالت پر بہت اذیت محسوس کر رہی تھیں۔

"یہ اتنے زخم کیسے آ گئے؟" خالہ بے قراری سے پوچھ رہی تھیں۔

"بہت مارا ہے انہوں نے۔" عطریہ نے تکلیف سے کراہتے ہوئے کہا۔

"ہائے ہے —— ستیاناس ہو کم بختوں کا۔ [illegible] پھول سی بچی کا۔" خالہ آبدیدہ ہو گئیں۔ [illegible]
کھائے۔"

"رات وہ [illegible] میں پڑی تھی اماں جی۔ کپڑے [illegible] سے چپکے ہوئے تھے۔" [illegible] بیگم نے بتایا۔

"تو یہ تو ان [illegible] سے بچ کر کیسے آ گئی؟ بڑی ہمت دکھائی تو نے۔" اماں جی کہہ رہی تھیں۔

"گاڑی میں کوئی [illegible] تھا۔ وہ [illegible] اس کے [illegible] میں بے ہوش پڑی ہوں [illegible]
مجھے [illegible] بھی نہیں جا رہا تھا۔ پتا نہیں کہاں سے اتنی ہمت آ گئی۔"

"ہاں۔ بس اللہ ہی ہمت دیتا ہے۔" اماں جی نے بڑی دلسوزی سے کہا۔

"مگر انہوں نے تجھے مارا کیوں؟ [illegible]"

"وہ مجھے [illegible] تھی۔ میں نے [illegible] کہ میں کسی سے شادی نہیں کروں گی۔ [illegible]
اور فوراً [illegible] تھا۔ وہ [illegible]
حاضرین نے [illegible]
حسین بھری نظروں سے دیکھا۔

"پھر؟" تائی جی نے پوچھا۔

"پھر اس نے [illegible] —— آہ ——" عطریہ کراہی۔

"میں نے ابھی [illegible] کہ مجھے [illegible] گی [illegible]
[illegible] آدھا گھنٹہ [illegible]

"تیری چالاکی ہوشیاری کے [illegible]" خالہ نے اس کے بازو پر [illegible]

"میں نے یہ بھی کہا [illegible]"
سب کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آ گئی تھی۔

"ہاں —— ہاں بچی کیوں نہیں ہے؟" اماں جی نے شفقت سے اس کا گال [illegible]

"وہ تو تیرے [illegible] بڑی خوش ہوئی ہوگی۔" [illegible] نے مسکراہٹ دبا کر [illegible] کہا۔

"کہاں بی بی جان —— وہ [illegible]۔"

"کل رات جیسے ہی [illegible] نے [illegible]
تیمور [illegible] ہے۔" خالہ نے [illegible]

سب ایک لمحے کو [illegible] عطریہ تو اپنی تکلیف ہی بھول گئی اور [illegible]

"خالہ —— [illegible] چپکے چپکے۔ ہم سے بھی چھپائی ہو؟" [illegible] نے [illegible] میں کہا۔

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ آپ [illegible] ہم سب کی اجازت سے ہی کریں گی۔" خالہ نے
رسانیت سے جواب دیا۔

"کس کا [illegible]" اماں جی بھی [illegible] سے پوچھ رہی تھیں۔

"[illegible] اماں جی [illegible]"

عطریہ [illegible] میں نظر آنے لگی تھی۔ اور [illegible] اپنی تکلیف ہی بھول گئی تھی۔

"[illegible] —— اچھا [illegible] جتنی جلدی ہو [illegible]" اماں جی نے [illegible]

"[illegible] —— [illegible] شادی [illegible]" [illegible] نے [illegible] کہا۔

عطریہ خاموش رہی۔

"ایک بات [illegible]"

جب اسے اچھی طرح لپیٹ سکے میں بیگ میں رکھ دوں۔"

خالہ اس وقت مشین کی سی تیزی سے کام کر رہی تھیں۔ اس نے چادر سنبھال کر [illegible]

ڈالی۔ خالہ کا بازو تھام کر وہ بہت آہستہ آہستہ نیچے آ رہی تھی۔

"[illegible] اماں جی سے [illegible]" اس نے [illegible] رکھا۔

"کوئی بات نہیں ... بیٹیوں کی تو بات ہے۔ کیوں [illegible] بی بی جان [illegible]"

وہ اسے لے کے ہوئے پورچ میں آ گئیں۔

بی بی جان ڈرائیور کے ساتھ کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھیں۔

"اگر بیٹھنا مشکل ہو تو پیچھے لیٹ جاؤ۔" زبیدہ بیگم نے اس سے کہا۔

ڈرائیور نے جیپ کا دروازہ کھولا۔ خالہ نے سہارا دے کر اسے بٹھایا۔

"کچھ گھبرانا نہیں۔ وہ بھی تمہارا اپنا گھر ہے۔" زبیدہ بیگم نے اسے تسلی دی۔

"اشرف کی ماں بہت اچھی عورت ہے۔ بہت خیال رکھے گی تمہارا۔"

"بی بی جان! اللہ آپ کو آل اولاد کی خوشیاں دکھائے ... کتنے دکھ اٹھائے ہیں آپ نے ... ایک بے کس بچی کے لیے آپ

نے تکلیف اٹھائی ہے اللہ ہی اس کا اجر دے گا۔"

خالہ کا دل بھر آیا تھا۔ کچھ جذبہ سپاس سے اور کچھ اس کی جدائی کے خیال سے۔

"خالہ رو دو نہیں ... ورنہ میں سارے راستے روتی جاؤں گی۔" مسفرہ کو خود بھی رونا آ رہا تھا۔

"آ گئی وہ؟" اسی دم تیمور علی خان سیاہ کوٹ پتلون میں ان کے قریب آ گئے۔

"ہاں بیٹھ گئی۔" زبیدہ بیگم نے جواب دیا۔

"سیٹ پر [illegible] رکھا ہے؟" وہ بھی سے پوچھ رہے تھے۔

"ہوں ... رکھ دیا ہے۔ اب بس بیٹھ جاؤ، وقت بہت ہو گیا ہے۔"

وہ پیچھے حسب معمول نہایت آرام دہ انداز میں اگلی سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جیپ پورچ میں سے چلنا شروع ہوئی۔ خالہ بے تابی سے انداز میں ... ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔

"اچھا خالہ اللہ حافظ۔" زبیدہ بیگم کا ان پر ترس سا آ گیا۔

خالہ بے ساختہ آگے ہو کے اس سے لپٹ گئیں۔ "اللہ تیری امان میں دیا۔"

تیمور علی خان دوڑ کر گاڑی کے سلسلے میں کلب کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ وہ کسی ہوائی [illegible] دیوار سے ٹکرا کے

ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ روشنیوں کی چکا چوند، ایک سے ایک خوش لباس و خوش شکل زن و مرد بڑے مصروف انداز میں آ جا

رہے تھے۔ اسے اپنے لباس پر نظر ڈال کر بڑی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔ حالانکہ [illegible] لباس پر اس نے بہت خوبصورت

[illegible] کی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس سے آدھا چہرہ بھی چھپا ہوا تھا۔

"آؤ۔" تیمور علی خان کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ وہ داخلی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ بھی [illegible] ان کے پیچھے

ہو لی تھی۔ [illegible]

[illegible] نظر آ رہے تھے۔

وہ تھیں جب سے انہوں نے کام کرنا شروع کر رکھا تھا، جب سے وہ آج میں جاتے تھے۔
بیٹھے تھے اس کی پشت پر آکر کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ دونوں میں بوکھلائی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔
ہی شرمندہ ہو گئی۔ اس وقت تو بچے گھروں میں ہی تو ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی تنگ ہو رہی تھی۔
معاذ ان کو دھیان کو ہٹاتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئی تو وہ دوسرے کمرے میں چلی گئی۔
تھی۔

"بس۔۔۔ خان اشتیاق کی کوئی ٹیچر کو گیا اعلان ہو رہا ہے۔" وہ بہت آہستگی سے گویا ہوئی تھی۔
تیمور علی خان نے گہری سانس لے کر چہرہ موڑ لیا تھا، گویا اپنی جھلاہٹ پر قابو پایا تھا۔
"ابھی اردو میں بھی بولے گی۔ تم نے سن لیا۔" وہ اس خیال سے گویا ہوئے تھے کہ وہ ...
کیونکہ اس کے پہلو میں ایک بڑی فیشن ایبل خاتون گود میں شیر خوار بچہ اٹھائے براجمان ہو چکی تھی۔ وہ اس کے پہلو میں
اس کی ماں تھی۔ دونوں کی شکل میں خاصی مشابہت تھی۔
"ایکسکیوز می انکل! آپ کے اس ساتھ والی سیٹ پر میری بہن ہے۔" ایک چودہ پندرہ سالہ بچے نے ان کے پاس آ کر کہا
تھا۔

"ہوں۔۔۔ ہوں۔۔۔ وہاں کیا کر رہے ہو تیمور؟" سامنے صوفے پر بیٹھی ایک طرح دار خاتون نے بچے کو پکارا۔
تیمور علی خان نے دلچسپی سے بچے ہم ہم بچے کو دیکھا اور ایک طرف کو ہو گئے تاکہ بچہ جا سکے۔
"سوری انکل۔۔۔ ادھر نہیں بیٹے آپ کی آنٹی کے پاس کی طرف ہے۔" بچے کے تیوری بدلتے دیکھ کر
طرف مڑ کر ہاتھ ہلایا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کھلونا تھا جس میں روشنی چمک رہی تھی۔
"ٹھیک ہے آنٹی۔"
"دیکھو بابا! یہ انکل کی آنٹی نہیں ہیں، آپ کی آنٹی ہیں۔ انکل کی تو ماما۔" وہ "ہیں"۔
سطرت کے سستی سے ہم جو پہلو میں بیٹھی ہوئی عورت سے کچھ کہتے ہوئے مسکرائی۔ جس پر وہ مسکرا دیا۔
"کراچی جا رہی ہیں آپ؟" اسی خاتون نے سطرت کے چہرے کو بغور نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔
"جی۔"
"شادی شدہ ہیں نا؟" اس طرح اس نے پوچھا اور جواب سے پہلے تیمور علی خان کی سمت دیکھا تھا۔
سطرت نے نفی میں گردن ہلا دی۔
"پھر آپ کے کون ہیں؟" خاتون کچھ الجھ کر تیمور کے چہرے پر نظر ڈالی۔
سطرت خاموش رہی۔
"کزن ہیں؟"
سطرت خاموش رہی۔

"بھائی ہیں؟"
سطرت خاموش رہی۔
تیمور علی خان نے بے بسی سے پہلو بدلا۔
"یہ ہم سب حیران ہیں کہ آپ کون ہیں۔ وہ دوسرے ملک کی لڑکیاں ہیں اور وہ اکثر ایسا ہی کرتی ہیں۔" یہ صرف اپنی
زبان جانتی ہیں۔"
"سوری آنٹی۔" تیمور نے کچھ ہی ہو کر سنجیدگی سے پانی کی بوتل اٹھا لی تھی۔
سطرت بھی اطمینان کا سانس لیا۔
اسی وقت کوریڈور میں فلائٹ کیلئے اعلان ہوا اور سطرت کے پہلو میں بیٹھی ہوئی وہ خاتون اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔
"اب کوئی بات کرتے ہیں تو جواب دیجیے۔ وہ ہمارے پیچھے بیٹھی ہیں۔" سطرت کھڑی ہو گئی اور مڑ کر
کے کراچی سے جانے والے جہاز میں۔ مسٹر تیمور علی خان کی بیٹی کا نام ہو گا۔
ان کے انداز میں ہی کوئی بات تھی۔
"خان! مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں کیا جواب دوں؟" وہ وہاں بیٹھی ہوئی اس خوف سے کہ ...
تھی۔
"اگر کوئی اور پوچھے تو کیا جواب دوں؟" وہ ان کے سامنے بیٹھی پوچھ رہی تھی۔
"اب کوئی نہیں پوچھے گا۔ فلائٹ کا اعلان ہو رہا ہے۔" وہ اسی طرح آرام سے بیٹھے ہوئے ...
تھی۔
"خان! وہ ٹھیک تو آپ نے انہیں کیوں بتایا ہے۔ اس نے کچھ نہیں کہا... کس وقت ان کا نام...
پریشان ہو گی۔
"پھر مجھے کس رشتے کی ضرورت تھی؟" وہ الجھ گئے۔
"پھر یہ ساری باتیں ہی ہیں کہ آپ بہت کچھ نہیں ... ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ اس کا کیا مطلب ... کبھی بھی
جان لیتی ہیں۔" وہ وہاں سے اٹھ کر جا رہی تھی۔
تیمور علی خان اس کی آواز کے درد میں ڈوب گئے۔ جب اس کی سمت دیکھا تو اس کا چہرہ ... اس کے چہرے
ہونٹ چبا رہا تھا، تھیک طرح دیکھ گئے۔
سطرت کی آنکھیں ان میں مل کر خاک ہو گیا۔
"اور سطرت۔۔۔ کوئی نہیں ہے، ایک فلائٹ میں ایک مسافر نہیں ہو گی۔"
وہ شفقت سے بار بار سرخ کو دیکھنے لگے۔
اسے وہ کچھ بھی کچھ سمجھ نہیں آیا سوائے اس کے کہ وہ کوئی نہیں ہو گا۔

”اور وہ سونو کو پہنچا ... سب پاس آئے کہاں سے“ [illegible]

تیمور علی خان نے نظر ماری۔ [illegible] ایک چھوٹی سی [illegible] کے ہٹ سے لگتے ہیں

”خالہ نے دیکھے تھے اور سلام کرکے [illegible] اور اپنی تو“

”لگتی تھوڑی سی (مسلسل سفر) [illegible] اب کراچی جاکر تیمور [illegible] کر دیا۔ جان [illegible]

ہائنٹ بات کرنے والے تیمور علی خان کو بھلا کرو گے۔

وہ کم گو خاموش ہو رہی۔ اور دل ہی دل میں سوچنے لگی۔ چاہے جی اشرف کی ماں کے حوالے کرے گی۔

وہ حویلی میں داخل ہوئی تو سراپا حیرت تھی۔ راستے میں بھاگ دوڑ اور اسٹور دیکھ کر وہ [illegible] ہو گئی تھی۔ [illegible] اور [illegible] جسم بھی [illegible] اسٹور [illegible] لگایا۔

وہ کوٹھی میں داخل ہوئے تو اشرف منتظر تھا۔

”خان آپ کے دوست رات کو آگئے تھے میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ آپ صبح آ جائیں گے“۔

”اچھا۔ کیا ہوا ہے؟“

”جی ... رات کو لیٹ ہو گئے تھے [illegible]“ محمد علی کی نظر گئی [illegible] سے دیکھ کر آئے ہوں گے۔

معطر نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ [illegible] چہرے پر۔

”بات مختصر کیا کرو“ تیمور علی خان گاڑی سے نکل کر آگے بڑھتے گئے۔ وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

ابھی وہ ایک سمت سے ایک ادھیڑ عمر عورت نمودار ہوئی۔ اور بہت ادب سے جھک کر تیمور علی خان کو سلام کیا۔

”یہ تمہارے ساتھ رہے گی صابرہ۔ اس کا خیال رکھنا تمہاری سب سے خاص ذمہ داری ہے۔ باہر کے کسی کام سے [illegible] جائے گی۔ یہاں کے کاموں میں تمہارا ہاتھ بٹائے گی۔ باقی ہدایات اماں جی فون پر تمہیں دے دیں گی۔ ہم بہت تھکے ہوئے ہیں آرام کریں گے۔ ہمیں کوئی ڈسٹرب نہ کرے“۔ وہ گول چکر دار زینے کی جانب بڑھ گئے۔

اشرف کی ماں دم بخود کھڑی معطر کو سر سے پاؤں تک دیکھ رہی تھی۔

”تت۔۔۔ تمہیں خان حویلی سے لائے ہیں؟“ عورت کو [illegible] اس کا حسن دیکھ کر کچھ اور ہی سوچ رہا تھا۔

”ہوں۔۔۔ میں وہاں کام کرتی تھی۔ خالہ [illegible] آنے کی عادی ہوں“ اس نے [illegible] سے بتایا۔

”اوہ۔۔۔ تو [illegible] آنے کی عادی ہے [illegible] پھر تو تیری بھی [illegible] ہے [illegible] نے کہاں چھپا کر رکھا تھا“۔ صابرہ نے اسے اپنے سینے سے لگا کر بھینچ لیا۔

”آہ۔۔۔ خالہ [illegible] ہم بہت دکھ [illegible]“ وہ [illegible] سے دوہری ہو گئی۔

صابرہ نے بدحواس ہو کر اسے ایک دم خود سے الگ کر دیا۔

”زخم۔ کیسے آئے زخم بیٹی؟“ وہ [illegible] طرح پریشان [illegible] نظر آئی۔

”جب وہاں گی تو [illegible] رہوں گی [illegible]“

[illegible] جواب دیا۔

”اچھا۔۔۔ تو یہاں [illegible] کو [illegible] پر بٹھا دیا۔

”[illegible]“ اس کی [illegible] سے پوچھ رہی تھی۔

”ہیں۔۔۔ بس [illegible] ہوں گی [illegible] ٹھیک ہے [illegible]

[illegible] اس کی آواز [illegible]

”چل آ جا پھر۔۔۔ [illegible] آرام [illegible] ہو گی۔

[illegible] بہت [illegible]

جانے اس کی صورت میں [illegible] بہت محبت [illegible] تھی۔

”یہاں کام [illegible] ہے [illegible] تب [illegible]

[illegible] رات ایک [illegible] خوشی ہوتی [illegible]

[illegible] کوئی کوٹھی [illegible]

[illegible] ایک [illegible] رہتے ہیں۔

[illegible] کراچی [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہیں“

صابرہ خالہ [illegible] چل پڑی تھی۔

”اور آج [illegible] ہے“ [illegible]

[illegible] آگے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] سوچ رہی تھی۔

وہ شام [illegible] کہاں ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] کھڑے تھے۔

”[illegible] اشرف کی ماں سے [illegible] کیا ہے؟“

[illegible] ہوئے۔

”اور [illegible] تیمور علی خان [illegible]“

ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ہوں۔" وہ [illegible] بولے۔

"تو پھر [illegible] تم نے [illegible] رات [illegible]

ہے تمہاری ماں کا گھر حویلی کے [illegible] پہلے تم [illegible] ہو گی پھر وہاں سے [illegible]

"میں وہاں نہیں آئی تھی خان۔" اس نے [illegible] علی خان کی بات کاٹ دی۔

"ہم [illegible] اس رات تمہیں [illegible] مل گئی تھی؟" وہ متعجب ہوئے۔

وہ خاموش بیٹھی رہی۔

"بولو۔" وہ بولے۔

"مجھے ایک آدمی چھوڑ کر گیا تھا خان۔" وہ بہت آہستہ بول رہی تھی۔

"تمہاری ماں کی طرف کا آدمی؟" وہ حیران ہوئے۔

"نہیں [illegible] جب میں [illegible] دکان بند کر کے [illegible] دیکھ لیا تھا۔ وہ دکان چھوڑ کر بھاگ کر میرے پاس آیا۔ وہ سمجھا تھا کوئی چور ہے۔

[illegible] سب جانتے ہیں۔ میں نے اسے [illegible] مجھے [illegible]

میرے کپڑے خون میں تر بتر ہیں۔ بے چارے کو بہت دکھ ہوا [illegible]

اسپتال لے جا سکتا ہوں نہ اپنے گھر [illegible]

وہاں ضرور پہنچا سکتا ہوں جہاں سے تم آئی ہو۔ [illegible]

دکان کے اندر بیٹھ جاؤ۔ میں باہر سے بند کر کے جاؤں گا [illegible]"

پھر خان میں دکان میں بیٹھ گئی۔ اس نے مجھ سے [illegible] چلو۔ وہاں سے تو میں جا سکتی ہوں۔

تھوڑی دیر میں وہ آ گیا تھا۔ اس نے مجھے دکان سے [illegible] بہت دور ہے اس کا گھر [illegible]

راستے میں اس نے گاڑی میں [illegible] شک ہو جائے۔

"خان [illegible] وہ بہت نیک آدمی تھا۔ اس نے مجھے حویلی سے تھوڑی دور [illegible] ہمارے خانوں سے مل لیں۔ وہ بہت اچھے ہیں [illegible]

پھر [illegible]"

"واقعی وہ بہت اچھا آدمی تھا [illegible]

آسمان [illegible] تھی۔

"پھر تمہیں [illegible] قسمت اچھی [illegible]

[illegible]

"اس نے تم [illegible]" وہ [illegible]

"ایک ہو [illegible] شادی کر رہی تھی [illegible]

[illegible]

[illegible] بھی مر جائے گی۔"

[illegible]

"خان میں نے [illegible]

[illegible]

"[illegible] جانوں [illegible]"

"کہاں [illegible]"

"اچھا... آجا" صالحہ اسے ہنستی ہوئی [illegible]

صالحہ واللہ جانے کہاں غائب ہو گئی تھی اور [illegible] ایک گرد جھاڑ رہی تھی۔
کمرے کا دروازہ [illegible] ایک [illegible] صورت باہر آ رہی تھی۔

اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور دھک سے رہ گئی۔ ایک نوجوان [illegible]
میں کوئی لغت سا پھیلائے بیٹھا تھا۔ [illegible] دروازے کی چرچراہٹ پر چونک کر [illegible]

"جی... تشریف لائیے آپ کون؟" اس [illegible]

"جی... وہ جی... السلام علیکم۔" وہ گھبراہٹ میں بے جا بولی تھی۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بیٹھیے۔" اس شخص کی آنکھیں تک مسکرا رہی تھیں۔

"وہ جی... تیمور خان ادھر نہیں ہیں؟ ابھی تھیں؟" وہ پلٹنے لگی۔

"سنیے" اس شخص کی ہنسی کی آواز سماعت سے ٹکرائی۔

"آپ تیمور کی کون ہیں؟" وہ دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اس قدر تو آپ جواب سے گھبرا کر [illegible] ہی ہو گئی۔

"میں جی... کوئی بھی نہیں ہوں ان کی۔" وہ بہت گھبرا رہی تھی۔

"جب کوئی کسی کو [illegible]" وہ بہت اطمینان سے [illegible]

"آپ یقین کریں۔"

"اس انداز میں یقین دلا رہی ہیں کہ مجھے [illegible]" عجیب شرارتی انداز تھا۔
اس کے سر سے گزر گیا۔ اسے ایک دم اپنی اوقات یاد آ گئی۔

"آپ مہمان ہیں [illegible]" اس نے [illegible]

"چائے بھی [illegible]"

وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ پیچھے آئی۔ صالحہ اب بھی [illegible] وہ کچن میں چلی آئی۔

"اسے یہاں کا [illegible]"
محسوس ہونے لگی تھی۔ وہ ایک [illegible]

"بی بی! تو یہاں کیا کر رہی ہے۔ [illegible] چاہتے تھے۔ جا تو آرام کر، میری آنکھوں میں تو ابھی تک [illegible]
ہیں۔ [illegible] کیا کرتی ہوگی۔"

"کہاں چلی گئی تھیں خالہ! میں تمہیں ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔ پریشان ہو گئی تھی میں تو۔"
وہ روہانسی ہو کر صابرہ کے گلے سے لگ گئی۔

[illegible]

"ہاں... بس یونہی [illegible]"

"وہاں بس کوئی مہمان [illegible]"

"کون آیا ہے؟" صابرہ نے پوچھا۔

[illegible]

"جی وہ [illegible]"

"تیمور خان بھی پتا نہیں کہاں چلے گئے۔" [illegible]

صابرہ نے [illegible]

[illegible]

"کھانا [illegible]"

[illegible]

[illegible]

گی۔

اس کے سامنے حویلی کی شمع [illegible] جیسی بڑی ہوتی تھی صبح کچن میں ما۔۔۔ وہ [illegible]

وہ خود مشین بنی ہوئی تھیں۔ تقریباً حویلی کے سارے ہی مرد صبح ناشتہ کرتے تھے۔ چائے [illegible]

اوپر سے ہی کام میں لگ جاتی تھی۔ ایک افسر کی ان کے اس پر بچھانے لگی۔

"آپ نے خود ہی چائے کیلئے کہا تھا۔"

وہ اسی طرح اچھل پڑی۔ سامنے مہمان سٹیری اور سنگ کاٹن کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سامنے کھڑا تھا۔

وہ ایک دم سے الٹھ کھڑی ہوئی۔

"السلام علیکم جی۔" وہ گھبرا کر کہہ پائی۔

"وعلیکم۔۔۔ ویسے وعلیکم السلام۔" وہ پرشوق نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

"وہ۔۔۔ خالہ نے کہا تھا گئی تھیں۔" اس نے سر ہلایا۔

"مگر مجھے خالہ کی بنی ہوئی چائے سے تو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے تو چائے کیلئے آپ نے کہا تھا۔" [illegible]

بے جھجکی کا مظاہرہ ہوا۔

"مگر۔۔۔ خالہ محبت اچھی چائے بناتی ہیں۔" وہ اس کی نگاہوں سے بے حد گھبرا رہی تھی۔

"اچھی بری کا سوال نہیں ہے۔ چائے بنانے اور لانے والے کا مسئلہ ہے۔"

"آپ خان کے رشتے دار ہیں؟" اس نے خود پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے سوال کیا اور ماحول کا تناؤ کم کرنے کی

لاشعوری کوشش کی۔

"آپ خان کی کون ہیں؟" وہاں سے الٹا سوال کر دیا گیا۔

"میں ان کی ملازمہ ہوں۔" وہ بڑے سکون سے اور اعتماد سے گویا ہوئی۔

"اوہ!" مہمان نے سیٹی بجانے کے انداز میں ہونٹ سکوڑے۔۔۔ اور پہلے سے زیادہ بے خوف انداز میں اس کے سراپا

کا جائزہ لیا۔

"بڑے خوش قسمت ہیں یہ خان زادے۔" [illegible]

ہونے لگی تھیں۔ سال بھر میں سے محسوس ہوا تھا وہ۔ ان کے وجود سے آتی ہوئی آنچ اس کا تن من جھلسا رہی تھی۔

"ویسے ایک بات بتاؤ تمہیں۔ ہم بھی خان زادے ہی ہیں۔ اس قبیلے کا فرق ہے۔ مگر تم خان زادوں [illegible]

چاہتی ہو؟" وہ ذرا آگے بڑھ کر قریب آ گیا تھا۔

سرخ و سفید بانی پھولوں کا کرتہ شلوار اور سر پر خوبصورت کڑھائی والا دوپٹہ اوڑھے۔ صبح کے وقت اجالے میں اس کی رنگت

بے داغ کی طرح چمک رہی تھی۔

"ایک بات بتاؤ۔" وہ جیب سے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر نکالتے ہوئے اس کے چہرے پر نظریں جمائے گرم ہوا۔

وہ صاف سوچ سے اس کی بات کا انکار کرے گی۔

"تم خان زادوں کے ہاں سے خوش ہو؟" اس کا انداز عجیب سا تھا۔

"جی بہت خوش ہوں۔ سب مجھ پر بہت خیال رکھتے ہیں۔" وہ ایک انجانے خوف کا شکار ہو رہی تھی۔

"یہ مجھے کون کس طرح کا خیال رکھتے ہیں؟" وہ دھڑکن کے بیچ سے کہہ رہا تھا۔

"میں اس کہنا چاہتی ہوں ان لوگوں سے اپنے خاندان کی بہت عزت کرتی ہوں کہ سب عورتوں کی عزت کرتے ہیں

"

اس نے اپنی طرف سے بڑی بات بہت ہی جھجک سے کی۔ شاید وہ مہمان کی نظروں سے آنکھ کی اس میں کمی سے جا رہی تھی

گئی تھی۔

"شاید تمہارے خاندانوں کی عزت زیادہ ہی عزیز ہے۔" اس نے مسکرا کر کسی اشکالوں پر جس بات کہہ دی۔

(تمہاری اس بات سے مجھے بھی پورا پورا اتفاق ہے) جو مشرقی سوچ رکھتی ہیں۔

"تم احمد جانتی ہو؟" اس نے گاڑی بھجائے ہوئے خان زادوں کی اجازت چاہی۔

"اس طرح کرو چائے لے کر آ جاؤ گی؟" اس نے پھر سے اس کی طرف اشارہ کیا۔

"مہمان سے سوال پوچھوں گی بات کیسے کرتی ہیں؟" اس کی انتہائی سادگی پر گھبرا گئی۔

"کون۔۔۔ وہ جو ابھی کام کر رہی ہیں؟" اس میں مہمان نے گہری نظر سے پوچھا۔

"جی۔" وہ اٹھی ہے۔۔۔ ہو گئی۔

"اوہ۔۔۔ تم کیا خان سے تمہارا؟" [illegible]

"تم۔۔۔ گھر والی نے انہیں بہت خیال رکھتے ہیں۔" وہ اسی انداز میں گویا ہوئی۔

مہمان کے دل پر گھونسا پڑا [illegible]

"کیا جی۔۔۔ تم کی والدہ کی مہمان [illegible]

"جی۔" وہ نظریں جھکا کر بولی۔

"یعنی خان تمہارا خیال رکھتی ہیں۔ اوہ۔۔۔ اچھی بات ہے۔" [illegible]

کی بہت بہت محبت کرتی ہیں۔"

"جی۔۔۔ ماشاء اللہ سے انہیں اللہ نے بڑی عقل دی ہے۔" وہ سادگی سے مکمل کی تعریف میں مصروف تھی۔

اتنی سادگی کہ مہمان کو بولا آ گئی۔ جانے ایسی کس کس سوچ پہ۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔ ہم خود ہی چائے کیلئے کہیں گے۔"

اس نے محبت سے مہمان کی شکل دیکھی۔ [illegible] وہ بھی کچن کا غصہ چڑھ کر

گئی۔

"اوکے۔"

انہوں نے بہت ریلیکس انداز میں ریسیور رکھا۔ اور لاؤنج سے باہر آ گئے۔

"صابرہ!"

"جی خان!" صابرہ فوراً کہیں سے نمودار ہوئی۔

"دیکھو اسے تکلیف ہے۔ اس سے کام مت کرواؤ۔ [illegible] کھانے پینے کیلئے ابھی [illegible] انرجی کمیں ہوتی ہے۔ ہمارا مطلب ہے طاقت آتی ہے۔ اسے جلد سے جلد فریش ہونا ہے۔ [illegible] تیار کرو۔ [illegible] خوش ہو۔"

"اتنا خیال کر رہے تھے تیمور خان اس کا۔ اسے اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ جیسے [illegible] روشنی میں آ کھڑی ہوئی تھی۔

انگ انگ میں سرمستی سی اترنے لگی۔

"اماں جی اور بابا صاحب۔ حسن ہے رات کو آ جائیں گے اور وہ صبح کو ضرور آ جائیگی۔ اس کا [illegible] ہم باہر کام سے جا رہے ہیں۔ [illegible] واپس آئے تو اسے کہنا [illegible] ملاقات ہو گی۔"

وہ جیب میں چابیاں ڈالتے آگے بڑھ گئے۔

"ہائے اللہ۔۔۔ اماں جی آ رہی ہیں۔" سمیرا تو جیسے خوشی سے ناچ اٹھی۔

"جو بات سب سے پہلے بتانا چاہیے تھی وہ بعد میں بتائی۔ تیمور خان بھی بس۔ اماں جی کو [illegible] بہت پسند ہے۔ میں خود بناؤں گی۔ اماں جی کیلئے انہیں [illegible] کی چٹنی بھی بہت پسند ہے۔ [illegible] لگے۔ ٹھیک ہے ناں خالہ" وہ سر سے پاؤں تک خوشی سے چور تھی۔

"ہاں۔۔۔ ہاں کیوں نہیں۔ ہماری دلہن تو بہت ہی سادہ ہے۔ کتنا لمبا دستر خوان ہے حویلی کا۔ اور اماں جی کے کھانے میں بھی سادگی۔ میں تجھے غور سے دیکھ رہی تھی ابھی۔ کتنی محبت کرنے لگی ہے تو اماں جی سے۔"

صابرہ نے اس کی شکل خوشگوار حیرت کے ساتھ دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"او۔۔۔ وہ ہیں ہی اتنی اچھی۔ [illegible] غلطی ہو جائے تو [illegible] جاتی ہیں۔ [illegible] سمجھاتی ہیں۔ اگر اماں جی مجھے کہیں کہ ساری رات [illegible] تو میں ساری رات [illegible]" وہ سادگی سے کہتی [illegible] میں گم تھی۔

"اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اماں جی بہت اچھی ہیں۔ مگر تو بھی بڑی اچھی ہے۔ [illegible] کی قدر [illegible] ہے اللہ تیرے نصیب اچھے کرے۔"

"سب کاٹ کر دوں۔ کھانے کی۔ تیمور خان کہہ کر گئے ہیں تجھے ابھی [illegible] کھلاؤں۔" صابرہ نے فریج کھولتے ہوئے کہا۔

"[illegible] میں بھیج گئے ہیں خان۔ [illegible] طاقت کا کیا کروں گی میں؟" وہ شرارت سے بولی۔

ہونٹ دبا کر مسکرائی۔

[illegible] ہنس ہنس کر دہری ہو گئی۔

"بے وقوف [illegible] طاقت بھی کوئی فالتو ہوتی ہے۔"

"[illegible] اماں جی کہتی ہیں [illegible] چلتی ہوں۔ تھکتی نہیں ہوں۔"

"پگلی [illegible] اس طرح [illegible] اللہ شکر کرتے ہیں [illegible] نظر لگ جاتی ہے" صابرہ نے [illegible] کہا۔

"سب [illegible] کی کھلائی پلائی کا کمال ہے۔ [illegible] کھانے [illegible] جلدی [illegible] جاتا ہے [illegible] سارا کھانا پڑا رہے [illegible] نہیں آتی تھی۔"

"خالہ [illegible]" وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی۔

صابرہ [illegible] حیران سی اس کی باتیں سن رہی تھی ایک دم چونکی۔ "ہوں؟"

"خالہ میں اپنی [illegible] کب دیکھوں گی؟" اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ "میں نے [illegible]"

"[illegible] اماں [illegible] کوئی نہیں کہیں گی۔"

"[illegible]" صابرہ نے [illegible] پوچھا۔

"[illegible]" وہ [illegible] کر کے یکدم اداس نظر آنے لگی تھی۔

وہ سونے کیلئے لیٹ گئی تھی جب ہی صابرہ آ گئی۔

"بیٹی۔۔۔ خان بلا رہے ہیں ڈرائنگ روم میں ہیں۔"

"غصے میں ہیں؟" وہ اٹھ بیٹھی۔

"نہیں۔ غصے میں تو نہیں لگ رہے۔" صابرہ مسکراتے ہوئے بولی۔

وہ دوپٹہ سر پر جما کر ڈرائنگ روم کی طرف چل پڑی۔

دھڑکتے دل سے اس نے قدم اندر رکھے تھے۔

"آؤ بھئی۔۔۔ [illegible]؟" تیمور علی خان دروازے کے مقابل صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"جی!" اس نے دھک دھک کرتے دل کو قابو میں کرتے ہوئے جواب دیا۔

"دل لگ گیا ہے یہاں؟" وہ عام سے انداز میں پوچھ رہے تھے۔

اس نے نظریں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔

"اماں جی اور خالہ بہت یاد آ رہی ہیں۔" وہ [illegible] سے گویا ہوئی۔

"آج رات بالکل [illegible] وہ یہاں آ ... [illegible]"

"اچھا۔۔۔ یہ 15۔۔۔ تم اوپر گئی تھیں؟" وہ اصل موضوع پر آگئے۔

مطربہ کا دل [illegible] سے ... وہ [illegible] کے پیچھے گیا۔

"آپ نے تو منع کر دیا ہے۔" وہ بمشکل گویا ہوئی۔

"خالہ جان نے منع کرنے سے پہلے تم اوپر جا چکی تھیں۔" وہ بہت غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

مطربہ کی پیشانی پر سوئی چبھنے لگے۔ (خان کو کیسے پتا؟)

وہ خاموش رہی۔ کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

"جواب دو مجھے۔"

"جی۔۔۔ جی۔۔۔ وہ خالہ کو ڈھونڈنے گئی تھی۔" اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"کوئی ملا تم سے؟" وہ سینے پر بازو لپیٹے اطمینان سے پوچھ رہے تھے۔

"نن نہیں تو۔" ڈر سے اس کی حالت غیر ہونے لگی۔

"جھوٹ بول رہی ہو تم۔" وہ ناراض ہوئے۔

"خان اللہ کی قسم مجھے تو پتا نہیں تھا۔ خالہ نے منع کر دیا تھا۔ ورنہ میں چائے لے آتی۔" وہ رو پڑی۔

"چائے۔ خان حسن یہ چائے کہاں سے آگئی؟" وہ الجھے۔

"چائے ہی کی تو بات ہوئی تھی۔ مہمان نے کہا تھا کہ چائے خود [illegible]۔ خان [illegible] تو پھر کسی کے سامنے مت جانا۔ [illegible] لئے میں نہیں گئی تھی خالہ چائے خود لے کر چلی گئی تھیں اور انہوں نے ابھی آپ سے میری شکایت لگائی ہوگی۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ہم سے کسی نے شکایت نہیں کی۔" تیمور علی خان نے بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

"سچ؟" وہ [illegible] ان کی شکل دیکھنے لگی۔

(یہ کیا کر دیا اس نے خود ہی ساری بات کھول دی)

"تم نے اندازہ لگایا کہ [illegible]" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے۔

وہ خاموش کھڑی آنکھیں صاف کرتی رہی۔

"کچھ پوچھ رہے ہیں ہم تم سے۔" وہ پھر گویا ہوئے۔

وہ ہونٹ کاٹنے لگی۔ "وہ آپ کے مہمان ہیں آپ جانیں۔" وہ بہت ہچکچاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"نہیں ہم بالکل بھی نہیں جانیں گے۔" انہوں نے اطمینان دلایا۔

"وہ۔۔۔ پتا نہیں کیسی باتیں کرتے ہیں [illegible]" وہ [illegible] ہوگی۔

"ہوں تو آج میں بھی [illegible]" تیمور [illegible]

وہ اسی طرح بیٹھی تھی۔

"وہ ہوش [illegible]" اس کی آواز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"پاگل نہ ہو۔ جب چوٹ تازی تھی تو روئی نہیں تھی۔ اب اتنا رو رہی ہے" اماں جی نے سر پر ہاتھ رکھ کر [illegible] سے کہا۔

"او کچھ کی ظالم تو تیری" خالہ سو آنے بھی بکی سے اس کی پشت پر تھپکی دی ہوئی تھی۔

"چل چپ ہو جا۔ شکر کر تو اللہ نے تیرے بھاگ بدل دیے۔ سب تجھ کو بھول جائیں گے۔ کیا ٹھاٹھ باٹھ انگریزی بولتا ہے۔ پولیس والا ہے۔ خوب عزت ہوگی تیری۔ پولیس والی کہا کریں گے لوگ تجھے۔"

ترمین نے اسے چھیڑا۔ وہ خاموشی سے آنکھیں پونچھتی رہی۔

"یہ تو جی آپ لوگوں کا بڑا پن ہے اور اس کے اچھے نصیب ہیں" خالہ سو آنے جواب دیا تھا۔

"اماں جی کیا شادی کرنا بڑا ضروری ہوتا ہے؟" اس نے ناک پونچھتے ہوئے سادگی سے پوچھا۔

ترمین کو گدگدی ہوئی۔ مگر اماں جی کے لحاظ میں کچھ بولی نہیں تھی۔

"شادی تو عورت کی طاقت ہوتی ہے۔ نصیب کھلنا کہتے ہیں۔ عورت پوری ہوتی ہے۔ گھر میں بیٹھے بیٹھے [illegible] سب سے بڑی خوشی کی پہچان ہوتی ہے۔ اس کا مرد اس کو سنوارتا بھی ہے اور سنبھالتا بھی۔ اس لیے ضروری ہوتی ہے شادی" اماں جی نے پیار سے اس کے سر پر چپت لگائی۔

"شادی تو ہونے دو پھر پوچھیں گے تجھ سے" نازمین کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔

"اللہ اسے عقل دے" خالہ سو آنے بھی مسکرائیں۔

"اماں جی ابھی بچے کے تو قابل نہیں ہے۔ ایسے ہی دلہن بنے گی یہ؟" ترمین نے [illegible] سے اس کی طرف دیکھا۔

"ارے اسے تو اللہ نے سجا کر بھیجا ہے" اماں جی نے محبت سے کہا۔

"ان کو بھی کھول دیں کر دیتی ہے" نازمین نے ترمین کو آنکھ ماری۔ دونوں بے ساختہ ہنس پڑیں۔

اماں جی تو ان کی شرارت نہیں سمجھیں۔ البتہ خالہ مسکرا کر کچھ کہتے ہوئے واپس پلٹ گئیں۔

"صدقے کی بھولی بچی"۔

شام کو نکاح ہو گیا تھا۔

علی کے چہرے پر [illegible] ہوئے تھے۔ [illegible] "سو تو وہی ہوتا تھا" [illegible]

[illegible] ہوا ہوا تھا۔

نکاح میں علی اور تیمور علی خان کے چار پانچ دوست [illegible] اور بابا صاحب شریک ہوئے تھے۔

اس کا چہرہ [illegible] تھی۔ وہ کسی شرم میں [illegible] ہو رہی تھی۔

[illegible] اور [illegible] سے بات اس سے [illegible] گئی تھیں۔ دونوں میں [illegible] جانے کی سوچتی رہی۔ [illegible]

[illegible] وحشت [illegible] کھڑی ہوئی تھی۔

نظر کے سامنے [illegible] وہ [illegible] ایک [illegible]

وہ ایک [illegible] تھیں [illegible] وہ [illegible] گئی۔ [illegible]

[illegible] وہ [illegible] اس [illegible]

"وہ بھی۔ کیا نام ہے تمہارا۔ یہاں کیوں کھڑی ہو؟" تیمور علی خان کے لہجے میں بڑی حیرت تھی۔

"کوئی ایک [illegible] پر [illegible] اور [illegible] نہیں [illegible]"

[illegible] ایک [illegible] اس [illegible] ان کی طرف دیکھنے کا ارادہ تھا۔

"کیا پوچھ رہے ہیں ہم؟" وہ [illegible]

"[illegible] کھڑی ہوں خان۔" آگے کچھ بولی ہے [illegible] "اس نے [illegible] میں [illegible]

[illegible] جواب دیا۔

"وہ کسی بات پہ یہ اس طرح نہیں کھڑے ہوتے۔"

وہ [illegible] مجھے اپنی بات کہنے میں [illegible] بہت وقت [illegible]

"کس طرح خان؟" اس کے ہونٹوں پر [illegible] مسکراہٹ ابھری اور فوراً ہی معدوم ہو گئی۔

"کیا وہ تمہاری شادی ہو گئی ہے" وہ اپنی بات کر کے [illegible]

"شادی کے بعد کیا غلطی ہوا ایسی کھڑے [illegible] ہوتے؟" اس کا لہجہ [illegible]

تیمور علی خان [illegible] کو [illegible]

"ہم [illegible] کر [illegible]" [illegible]

وہ اس سے [illegible] ہوئی [illegible]

"آپ مجھے کچھ کہیں خان [illegible] میں [illegible] لگا دوں گی" اس کے [illegible]

"ہاں نہیں۔ [illegible] اور [illegible] قسم کی لڑکی ہو۔ [illegible]"

"[illegible] آپ نے میرے ساتھ [illegible] بھی نہیں بھول پاؤں گی"

"[illegible] سے [illegible] اور [illegible] میں انہیں [illegible] چلی گئی۔

"جب آپ مجھ سے بات کریں تو حویلی کے کسی شخص کا ذکر بیچ میں نہ لایا کریں۔"

اس کی آواز میں کسی پاتال کی سی گہرائی اور دکھ کی کاٹ تھی۔

عجیب تاثر ہے ان کا [illegible] کے چہروں کی وحشت، رقابت کی ہر لہر کو دل سے [illegible] محسوس کرتے لگتے ہیں۔ [illegible] مجھے آپ جانے لگی ہیں۔

حالانکہ اس نے کتنا مصمم ارادہ کیا تھا کہ وہ علی کو ہر طرح سے مایوس کرے گی۔ [illegible] گی۔

اور علی کے وارفتہ اور التجا بھرے لب و لہجے نے اسے بے حد کمزور کر دیا تھا۔ اس بار سے وہ نفسیاتی [illegible] محسوس کرتی جاتی ہے۔ [illegible] نے اسے یہاں پہنچانے سے پہلے جانے کتنی قسم کی تنبیہیں کی تھی۔ علی کیلئے اس کے دل میں ایک دروازہ بے آواز کھولنے کی کوشش کی تھی۔ اس وقت تو وہ علاوت دلی کے مرحلے سے گزر رہی تھی۔ [illegible] ایک لفظ اسے چھلنی کر رہا تھا۔ مگر علی کے لب و لہجے کی خواب پرور علاوت یادداشت کے خفیہ گوشوں سے [illegible] دل دھڑکا لائی تھی۔

ایک بے توقیر اور حقیقی رشتوں کی محبت سے محروم اور پھر بے حد کم عمر اتنی وحشی کہاں تھی کہ ایک بھرپور مرد کا مقابلہ کر پاتی۔

اس پر مستزاد ایک بے ماں کے معصوم بچے کا ذکر۔ اس کی تمام مزاحمت دیا کر سے کہ [illegible] کرنے لگی۔

"آپ کی بیوی" اس نے کچھ بولنا چاہا۔

"وہ تو اب آپ ہیں" وہاں سے برجستہ جواب آیا۔

"میرا مطلب ہے کہ" حیا نے اپنی قوت مجتمع کر کے کہا۔

"وہ عشق کرتی تھی مجھ سے۔ میرے اپنے چچا کی بیٹی تھی۔ بچپن کی مانگ تھی مگر پھر ایسا ہوا کہ ہمارے خاندانوں میں قتل کی وجہ سے دشمنی ہو گئی اور دشمنی بھی اب تک ہے۔ اس وقت میں پڑھ رہا تھا اس دشمنی کے نتیجے میں ہماری منگنی بھی ختم ہو گئی۔ دکھ تو مجھے بھی بہت تھی۔ میں کیونکہ مرد تھا اور میرے باپ دادا مجھے صبح شام غیرت و مردانگی جس کا مطلب خون کے بدلے خون تھا، کا سبق پڑھاتے تھے۔ اس لئے میری توجہ کی جگہ بٹ گئی تھی۔ مگر اس کی توجہ صرف ایک سمت تھی۔ یعنی میری طرف۔ وہ مجھ سے جدا ہونے پر کسی قیمت پر راضی نہیں تھی۔ ایک رات وہ ڈھیروں سونا لے کر میرے گھر بھاگ آئی اور فرار ہونے کیلئے ضد کی۔ اس کی شادی کہیں اور طے کر دی گئی تھی۔ وہ بہت جذباتی ہو رہی تھی۔ میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تو اس نے مجھے بزدلی کا طعنہ دیا اور کہا اگر میں نے اس کا ساتھ نہ دیا تو وہ کنویں میں چھلانگ مار دے گی یا اپنی شہ رگ کاٹ لے گی۔ وہ جس انتہا پر پہنچ چکی تھی، کچھ بعید نہیں تھا وہ یہ کچھ کر گزرے گی۔ [illegible] مجھے اس کی شدید محبت نے سب کچھ بھلا دیا۔ پانچ ہزار روپے اور ایک رائفل لے کر میں اپنے قبیلے کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر آگیا۔ ہمیشہ کیلئے اس لئے کہ اس اقدام کے بعد میں اپنوں کیلئے قابل قبول تھا اور نہ اس کے رشتہ داروں کیلئے۔ آج بھی وہ میرے سر کی قیمت لگائے ہوئے ہیں۔"

سطر سے گزر کر علی مرتضیٰ اس کی سمت جھک گیا۔ [illegible] آنکھیں۔ گہری اور نرم آنکھیں۔ [illegible] اس نے سطر کو نظر بھر کے دیکھا اور [illegible] شرارت آنکھوں میں سمو کر وہ اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"ساتھی چھوڑ گئی؟" بہت احتیاط سے سوال ہوا۔

سطر نے عجیب سے انداز میں [illegible] "ہم؟" اس نے لفظوں سے تجاہل کی۔ اس کے حساب سے ابھی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔

"سطر کو ہم نے کتنی محبت میں شادی کی۔ میں نے تعلیم کا سلسلہ [illegible] رکھا۔ اس دوران مجھے معمولی ملازمت بھی کرنی پڑی۔ وہ مجھ سے بے حد محبت کرتی تھی۔ [illegible] اور میری ایک بیٹی ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر اپنی حقیقی منزل کی طرف لوٹ گئی۔

مجھے اس کے چلے جانے کا بہت دکھ تھا۔ وہ مجھے چاہے جانے کی عظیم جذبے کی لذت سے آشنا کر گئی تھی۔ اس نے صرف مجھے دیا۔ مجھ سے کبھی کچھ مانگا نہیں۔ ان لوگوں کی اس محبت میں اس نے مجھے ہر موڑ پر بہت اہم ہونے کا احساس دلایا تھا۔ بہت خود غرض ہوں میں پر اس کی محبت نے مجھے۔ میں نے اسے کچھ بھی نہیں دیا۔ اب بھی اس کا بال بال اس کا مقروض ہوں۔ فرشتے اترتے تو کچھ دیر کے مرحلے آتے۔ اسی [illegible] ہو چکی تھی۔

آپ بھی تو مجھے اس کے حوالے سے ملی ہیں۔ اس رات وہ اپنی جذباتی طاقت سے مجھے قبیلے سے نکال کر میرے آپ کے ملنے کے لیے کوشاں تھے۔ ایک [illegible] اور ایک بے حد حسین اور سادہ [illegible] تھی۔ یہ اسی کی طرف سے آئے ہوئے تحفے ہیں۔

مجھے اب [illegible] آپ اس پر وہ کی [illegible] رقابت محسوس نہیں کر رہی۔"

"جی؟" سطر کچھ نہیں۔

"مطلب یہ کہ آپ کو اس کا ذکر گوارا نہیں گزر رہا؟" علی کے انداز میں سنجیدگی تھی۔

"وہ کھوئی ہوئی اور بزدل نہیں تھی۔ اتنی اچھی عورت تو ہونی بھی نہیں ہے۔" اس نے سادگی سے کہا۔

علی نے بے ساختہ اس کا ہاتھ [illegible] اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

"مجھے کیا اعلان یاد رکھا ہے؟"

سطر نگاہیں جھکائے خاموش رہی۔

"آپ کو دیکھ کر اس کا خیال آتا ہے" وہ پھر سے [illegible]

"آپ مجھے آپ کیوں کہہ رہے ہیں؟" اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ حسن کے آگے بے بس ہوں" وہ شریر ہوا۔

"آپ کو مجھ سے اپنی عزت پیاری ہے [illegible] میں آپ سے محبت نہیں کروں گا بلکہ آپ کی عزت بھی کروں گا۔ ہمیشہ [illegible] آپ ہے۔"

[illegible]

"امی... [illegible]"

[illegible]

"اماں جی [illegible]"

[illegible]

"تمہیں [illegible]"

[illegible]

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور کوٹ اتارنے لگا۔

معطریہ کو [illegible] دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر [illegible]

پڑی۔

علی کوٹ صوفے پر اچھال کر اس کی سمت متوجہ ہوا۔

"معطریہ... جان... کیا ہوا؟"

وہ مزید ہچکیاں لے کر رونے لگی۔

"پلیز بتاؤ ناں، کیا میری کسی بات سے تمہیں تکلیف ہوئی؟" وہ بہت پریشان ہو گیا۔

"نہیں، جو کچھ آپ مجھے دے رہے ہیں... وہ میری اوقات سے بہت زیادہ ہے۔"

"بڑی قناعت پسند ہو، ابھی کچھ دیا ہی کب ہے۔" وہ ہنس دیا۔

"دیکھو، چپ ہو جاؤ [illegible]

نہیں پھر اور مجھے کوئی الزام دینا۔"

معطریہ کے تمام [illegible] اس کی وارفتگی [illegible] کے سامنے ابھر رہے تھے۔

"بی بی جان! کیا یہ کپڑے بھی رکھوں؟" معطریہ نے [illegible] کی سمت اشارہ کیا۔

"بے وقوف، اب یہ کپڑے پہنے گی؟ اماں جی نے [illegible]

ہیں اتنے کپڑے [illegible]" نازنین ہنسیں۔

"معطریہ اللہ کی قسم قیامت لگ رہی ہے [illegible]

ہوش میں [illegible] آتی ہیں ناں؟" نازنین شرارت سے ہنسیں۔

معطریہ کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھر گئے۔

"اب تم... اب بھی [illegible]؟" نازنین نے چھیڑا۔

اسی دم تیمور علی خان ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے [illegible] کھڑی تھی۔

"السلام علیکم خان۔" اس کی آواز [illegible]

"وعلیکم السلام... اماں جی کہاں ہیں؟" انہوں نے [illegible]

"کمرے میں ہی تو بیٹھی ہوئی تھیں... وہاں نہیں ہیں کیا؟" نازنین نے جواب دیا۔

"نہیں وہاں تو نہیں ہیں۔" انہوں نے پھر ایک اچٹتی ہوئی نگاہ معطریہ پر ڈالی۔

[illegible]

[illegible]

"بی بی جان... اگر میں ان سے کہوں تو کیا مجھے بھی لے جائیں گے۔"

"[illegible] اماں جی کی بات؟"

"جی اماں جی۔"

"اللہ بھاگ لگائے، نصیب اچھا کرے۔ حویلی کے دروازے کھلے ہیں۔ جب چاہے آ جانا [illegible]
بہت آئی گی مجھے۔ بڑی خدمت کی ہے میری۔"

"اماں جی! آپ ایسی باتیں نہ کریں۔ مجھے رونا آ رہا ہے۔" وہ رونے کو ہو گئی۔

"اچھا بھئی، دھیان سے اپنی چیزیں رکھ لے۔ کبھی ادھر پریشان ہو۔ چھوٹی دلہن، وہ شال بھی [illegible]
لائی تھی۔ ساتھ ہی رکھ لے گی۔ کبھی ادھر میں دھیان نہ دے۔"

"وہ رکھ دی ہے اس کے کپڑوں میں۔" نازنین نے جواب دیا۔

"پھر کبھی کیا ہوا ہے؟" سوال بھی دھیان آیا۔

"یہ کیسی، میں تو صبح سے اوپر نہیں گئی۔" وہ اپنی مخصوص سادگی سے بولی۔

"کیوں؟" نرگس نے شوخی سے سرگوشی کی۔

وہ حیا آمیز انداز میں خاموشی سے کپڑے تہ کرنے لگی۔

"پاگل..... کیوں نہیں گئی اوپر۔ اس کا سامان نہیں باندھے گی۔" اماں جی مسکرائیں۔

"اصل سامان تو ساتھ بندھا چلا جا رہا ہے۔" نازنین بہت سروں میں ہنسیں۔

"یہ چلی جائے گی تو تم بھی اپنے میکے ہو آنا۔" اماں جی نازنین سے مخاطب ہوئیں۔

"جی اماں جی۔ امی بھی فون پر پوچھ رہی تھیں کہ کب آؤ گی۔ نرگس بھی رات کو اپنے سسرال چلی جائے گی پھر آپ اکیلی
کیا کریں گی؟ آپ میرے ساتھ چلیے گا۔"

نازنین نے ساس کو بہت محبت سے دیکھا۔

"ہاں خیر، نرگس تو مجھے بھی جانا ہے۔ چلوں گی۔" وہ بولیں۔

"آپ کے کپڑے استری کرنے کو دے دوں؟" نرگس بولی۔

"ہماری بھی سن لیجئے۔ سیٹ کنفرم ہو گئی ہے ہماری، پرسوں رات کی فلائٹ ہے۔ آج ہم حویلی جا رہے ہیں۔ پرسوں
شام کو پہنچیں گے واپس۔ ہم سے الوداعی ملاقات حسن علی کو کرنا ہے۔ ابھی کر لو۔"

"پرسوں..... بس جا رہا ہے؟" اماں جی نے دل گرفتگی سے دیکھا۔

"جانا تو ہے اماں جی!"

"تجھے پھر برسوں نہیں آنا تھا۔" وہ آبدیدہ ہو گئیں۔

"اماں جی..... پھر وہی..... ہم ہمیشہ کیلئے تو نہیں جا رہے۔ آنے کیلئے جا رہے ہیں۔ جہاں اتنی مدت دکھائی ہے تھوڑی
اور سہی۔"

وہ ماں کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

وہ ماں کی محبت [illegible] ان کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا۔
[illegible]
وہ ماں کی سمت سے بالکل پشت کر لی۔

وہ رات گئے حیدرآباد پہنچے تھے۔ سارا شہر نیند کی آغوش میں تھا۔ تیمور علی خان نے گاڑی [illegible] کے ساتھ روکی
تھی۔

پرانی وضع کا گھر [illegible] کے باہر ایک زرد رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ [illegible] آواز سنائی
دی تھی۔

"کھولو اماں... میں ہوں علی۔"

دروازہ فوراً ہی کھل گیا تھا جس شوق سے دروازے میں آئی تھی اسی حیرت سے پیچھے ہٹی تھی۔ [illegible]
سبز سوٹ اور سنہری بارڈر والی چادر، پھولوں کی خوشبو۔ چوڑیوں سے بھری کلائیاں۔ اور جھکی جھکی آنکھیں۔ اس پر [illegible]
حسن بھی بے مثال۔

"[illegible] نہیں ہو گی اماں۔ مگر [illegible] ضرورت بھی۔ آپ کے [illegible] کیلئے [illegible]
علی کے انداز میں اس کی فطری شوخی جھلک رہی تھی۔

عورت پیچھے ہٹ گئی مگر حیرت اپنی جگہ برقرار تھی۔

"اماں ذرا تیرا بہت تھک گیا ہوں۔ جھٹ کھول دو دروازے، جانے پانی کا پوچھو۔"

"وہ تو [illegible] چاولوں کی [illegible]"

"اوہو۔ یقین نہیں آیا ابھی تک جب ہی تو دلہن کے سر پر ہاتھ پھیرنا بھی نہیں دی۔ تمہاری قسم اماں۔ نکاح کیا ہے۔"

بڑی بی کے اوسان ذرا بحال ہوئے۔ تو آگے بڑھیں اور علیزے کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"کہاں سے لے آیا یہ چاند سی دلہن۔ سارے گھر میں روشنی سی ہو گئی ہے۔" وہ بہت پرشوق انداز میں [illegible] لے رہی
تھیں۔ "آ بیٹی۔ یہاں بیٹھ جاؤ۔"

انہوں نے اسے تھام کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"میں نے آپ کو [illegible]
[illegible] دیتے ہیں۔"

"تو اماں [illegible]"

اس کی [illegible]
[illegible]

"علی اماں دلہن بھی [illegible]"
[illegible]

"کہاں جا رہی ہو؟" علی نے کوٹ اتار کر اس کی سمت بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

مطربہ نے درمیان ہی میں اٹھ کر [illegible] تھام لیا تھا۔ علی نے بہت غور سے اس کی سمت دیکھا۔

"تم تو بیٹھا کرو... [illegible] بار گھر آئی ہے" [illegible] آگے بڑھتے ہوئے بولیں۔

وہ علی کا کوٹ [illegible] کی جگہ [illegible] کر رہی تھی [illegible] نظروں ہی نظروں میں۔

"انتہائی حسین روپ ہے [illegible] محترمہ [illegible]

سلسلوں میں بھٹک رہا ہوں۔ ابھی تک یقین نہیں آ رہا" علی نے اپنے بازو [illegible] اس کی آنکھوں میں [illegible]

"اماں آ رہی ہیں" وہ اس سے گھبرا کر دروازے کی سمت دیکھا۔

"تو کیا ہے آنے دو" علی نے شرارت سے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا۔

"شرم نہیں آتی آپ کو" حیا سے اس کی حالت غیر ہو گئی۔

"دھیان نہیں دیا بھی اس پوائنٹ پر" اس نے قہقہہ لگا کر بازو ہٹاتے ہوئے مطربہ سے [illegible] ادھر ہو گئی۔

"ارے [illegible] بھی ہے گھر میں۔ شام کو بچے کیلئے یہ سٹرو لایا تھا" اماں ٹرے اٹھائے تھوڑی دیر بعد آ گئی تھیں۔

"اماں! تم نے بیٹھک کا دروازہ کھول دیا بہت سامان آیا ہے کھانے پینے کا ان کی طرف سے [illegible] بھی ہیں ڈھیروں مٹھائی ہے۔ صبح اٹھ کر محلے میں بانٹنا شروع کر دینا۔ کئی دن میں بٹے گی۔ تب جا کر ختم ہو گی۔"

علی نے [illegible] کے اوپری بٹن کھول کر سٹرو پیالی میں انڈیلتے ہوئے [illegible] سے کہا۔

"ماشاء اللہ بڑے دل والوں کی اولاد ہے۔"

مطربہ کا چہرہ [illegible] سفید سا پڑ گیا۔ [illegible] لگیں۔

"یہ لیجئے محترمہ" علی نے بہت شوخ انداز میں اس کے سامنے پیش کی۔ اس پر اماں کے جملے نے کوئی اثر نہیں ڈالا تھا۔ [illegible] اپنے اعصاب [illegible] بہت کنٹرول تھا۔

مطربہ نے پیالی تھام لی۔

"کھانے کیلئے لایا ہے" علی نے اسے پیالی کی سمت گھورتے دیکھ کر چونکایا اور وہ حقیقت میں چونک پڑی۔

"کس دھیان میں ہیں آپ؟ یہ دنیا بڑے دل والوں کیلئے ہے۔ چھوٹے چھوٹے دل والے ان خوشیوں سے بھی محروم رہتے ہیں جن پر ان کا حق ہوتا ہے۔ [illegible] کسی قسم کی [illegible] کی ضرورت نہیں۔ میں آپ کو بہت خوش دیکھنا [illegible] میں ڈال کر [illegible] لوگ پوچھیں گے [illegible] تو صاف کہہ دیا کروں گا [illegible]"

مطربہ نے [illegible] ہاتھ رکھ کر [illegible] ضبط کی۔

"ابھی ہم آپ کو [illegible] سے ملوائیں گے۔ [illegible] پہلے ہی جاگ جاتا ہے۔ [illegible]"

[illegible] کرتے [illegible]

"بہت [illegible] ابھی [illegible] ہے" مطربہ [illegible] کر رہی تھی۔

"ابھی ہم آپ کو ایک [illegible] دکھائیں گے۔ [illegible] آپ کے [illegible]

[illegible] ہے۔"

مطربہ نے پیالی واپس رکھ دی تھی۔

"آئیں ناں [illegible] پہلے [illegible] دکھاتے ہیں آپ کو" علی نے اٹھ کر اپنے ساتھ [illegible]

وہ پیچھے پیچھے چل پڑی۔

علی اس کو دکھانے کیلئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وہ بھی اس کی تقلید میں قدم بڑھانے لگی۔

زینے کے [illegible] دروازہ کھول کر [illegible] داخل ہو گئے۔ اور مطربہ بھی۔

[illegible]

"یہ [illegible] آپ [illegible]"

"ہائے اللہ" مطربہ [illegible]

"ابھی [illegible] رک کیوں گئیں [illegible]"

مطربہ نے [illegible]

[illegible] آپ ہی سے پیار کرتے ہیں۔"

اس نے [illegible] اس کی پیشانی [illegible]

"محترمہ [illegible] آپ کیلئے" علی نے مطربہ کو شانوں سے تھام کر [illegible]

کی۔

[illegible]

[illegible] ڈالی تھی۔

[illegible]

"اسے تھکا دی ہے۔" وہ بولا اور بچے کو بہت قریب سے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اسے آنے کی کوٹھری میں نہ ملی جو اماں جی نے اوپر آرام کے لیے کھلوایا ہے۔" [illegible]

"کو وہ چلا اسے لے چلے آرام سے سو جائے گا۔" اماں جی نے [illegible]

"اسے کیا پتا ہو گی۔" تیمور نے شرارت سے کہا۔

"جی" وہ جھجک کر مسکرا دی۔

"تو اس عمر میں تو یوں ہی بھوت جاتا ہے۔" اماں جی مذاق میں [illegible]

"جی، اماں جی ابھی اس کی عمر کیا ہے۔" وہ تھوڑا سا ہنس دی۔

"ارے میں بچے کی بات کر رہی ہوں۔ ماشاء اللہ دو سال کا تو ہو گیا ہے اس؟" اماں جی نے پھر سوال کی وضاحت کی۔

"جی ... یہ ... تو دو سال کچھ مہینے کا ہو گیا ہے۔" وہ بولی۔

"ہائے ظالم کیا آفت لگی ہے۔" [illegible]

وہ یہیں سے کچھ نہ کی۔

واقعی لگ رہا تھا کہ جیسے اس طرح کے وقت انکار کرے گی۔" [illegible]

[illegible] کا چہرہ ایک دم بے تاثر ہو گیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس نے خود پر قابو پا کر بچے کو شانے سے لگایا اور اندر کی سمت بڑھ گئی۔

[illegible] علی خان کی رسم [illegible] کا ہنگامہ تھا۔ [illegible] مصروف تھی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انداز میں پوچھا۔

"کون؟"

"کون ... تیمور علی خان" دوسری طرف سے آواز آئی۔ وہ جیسے اچھل پڑی۔

"السلام علیکم خان"

"[illegible]؟" وہاں سے استفسار ہوا۔

"جی خان" اس کا لہجہ [illegible]

"جی ٹھیک ہے۔"

([illegible])

"جی ٹھیک ہے۔"

"اچھا، [illegible]"

[illegible] وہ ہال میں داخل ہوئی۔

"آپ کو کون ہے [illegible]" اس نے [illegible] کہا۔

"وہ ... تیمور [illegible] السلام علیکم [illegible]"

"جی"

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی طرف بڑھی تھی۔

[illegible]

[illegible]

وہ ایسی سوچوں میں گم اماں جی کے کمرے میں آئی تھی۔

"اماں جی ... مجھے خان کا فون ہے۔" اس نے عام سے انداز میں [illegible]

"اچھا" وہ ایک دم پلنگ سے اتر آئیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

"جی" [illegible]

"بہت خوش قسمت ہے یہ [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"وہ اماں جی کو [illegible] کی طرف [illegible]

ولیمے کی شام وہ [illegible] کمرے میں [illegible]

کمرے کی طرف [illegible] بیٹھا تھا۔

"خیریت سے ہو؟" ایک جانی پہچانی آواز پر وہ چونکی۔ [illegible] عارف کھڑا تھا۔

"ہاں۔ خیریت سے ہوں" اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے لاپروائی سے کہا۔

"تم تو بڑی خوش ہو گی۔ سنا ہے، کسی پولیس والے سے شادی ہوئی ہے" وہ اس کے سراپے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"جس طرح انسان پیدا ہوتا ہے، کھاتا پیتا ہے اسی طرح ایک دن سب کاموں کی طرح شادی بھی ہو جاتی ہے۔ اس میں خوشی کا کیا سوال۔ انسان کو خوش رہنے کا شوق ہو تو شادی کر کے بھی خوش رہ لیتا ہے [illegible] سے بھی کیا ہوتا ہے"۔

اس نے قدرے سرد مہری سے اسے دیکھ کر جواب دیا۔

"لیکن وہ تو اپنی شادی پر بہت خوش ہوتا ہو گا جسے اپنی مرضی کا ساتھی ملتا ہو گا۔ جیسے کہ تمہارا خاوند" وہ [illegible] رہا تھا۔

"شاید۔ مجھے تو یوں بھی یہاں ہر شخص ہی خوش دکھائی دیتا ہے" اس نے بے نیازی سے جواب دیا۔

"ہاں۔۔۔ دراصل تمہیں غور سے دیکھنے کی عادت نہیں ہے" اس نے ہنس کر کہا۔

"تو ضرورت بھی کیا ہے۔ اور ہاں سنو تم مجھے تم نہیں کہو۔ میرے میاں نے سن لیا تو برا منائیں گے۔ وہ بھی مجھے تم نہیں کہتے۔ گھر والے نہیں ہیں۔ خاندانی ہیں"۔

اس نے ناگواری سے ٹوکا۔ اسے عارف کا یوں تفصیل بات کرنا بہت کھل رہا تھا۔

"تمہاری چال سے لگتا تھا کہ تم بہت اونچے خواب دیکھتی ہو۔ [illegible] خوشی کی بات ہے۔ خواب پورے ہو گئے" وہ بہت سادہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

"شاید تمہیں میرے اونچے خوابوں پر اعتراض تھا" وہ قدرے تلخی سے مسکرائی۔

"آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں۔ کیا تھک گئی ہیں؟" علی کسی سمت سے نمودار ہوا اور عارف کی طرف دیکھا۔

"نہیں تھکی تو نہیں [illegible] میں اطمینان سے کھانا کھا لوں گی"۔

"میں آپ سے کہہ بھی رہا تھا کہ اماں کو ساتھ لے جائیں۔ خیر۔ ٹھیک ہے [illegible]

[illegible]

وہ پھر [illegible] گیا۔

"آپ کی تعریف؟" اس نے عارف سے سوال کیا تھا۔

"یہاں گاؤں میں ہی رہتے ہیں [illegible]

[illegible]

وہ [illegible] علی کی [illegible]

"[illegible] ہوتا ہے" [illegible]

"اچھا مجھے [illegible] جائیں [illegible] ٹھیک؟"

وہ [illegible] کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر [illegible] کی طرف بڑھ گیا تھا۔

عطر بھی عارف [illegible]

اور عارف [illegible]

"یہاں اکیلے کھڑے کیا سوچ رہے ہو یار؟"

وہ [illegible] سے مسکرایا تھا

کئی آوازوں کے ہمراہ تھے یہاں ان میں

آج تک سوچ رہا ہوں وہ [illegible] آنکھیں!

[illegible]

"[illegible]"

"جی" وہ [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"ٹھیک ہے جی" [illegible]

"ہاں۔ [illegible]"

"جی" [illegible]

[illegible] پرسکون انداز میں آگے بڑھ گئی۔

[illegible]

[illegible]

وہ اپنے حق میں [illegible] خان [illegible] تھے۔ [illegible]

ضرور کرتی۔

مگر اب پھر ان کی آواز سنائی دی تھی۔ جو وہ اب بھی سننا نہیں چاہتی تھی۔

وہ جانے کیا کیا سوچتی رہی اور جانے کب آنکھ لگی۔

فون کی بیل جانے کب سے بج رہی ہوگی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی اور بدحواس انداز میں ریسیور اٹھایا تھا۔

''جی خان..... السلام علیکم۔ میں کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی آپ کے فون کا۔'' اس کی آواز میں [illegible]

[illegible] تھا۔

''کون سے خان کے فون کا انتظار کر رہی تھیں۔ [illegible] صرف میرے فون کا انتظار کرنا چاہیے آپ کو۔''

وہ ٹھٹک سے رہ گئی دوسری طرف علی تھا۔

''آپ؟'' اس کے منہ سے بس یہی نکلا۔

''کوئی شک؟ کیا میرا فون آنا کوئی حیرت کی بات ہے؟'' وہ دوسری طرف بڑی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

''نہیں تو..... وہ..... بس..... وہ ایسے ہی۔'' وہ گھبراہٹ میں بے ربط ہوگئی۔

''ہادی کہاں ہے؟'' وہ بہت بدلے ہوئے لہجے میں بات کر رہا تھا۔

''سو رہا ہے۔''

''کیا امی کی طرف [illegible] چھوڑ گئی ہیں آپ؟''

''نہیں، [illegible] ہے اس کے پاس۔'' وہ جانے کیوں [illegible] انداز پر گھبرا رہی تھی۔

''تم کیا ہوا ہے اس وقت؟'' وہ اپنی نیند کا اندازہ کر کے پوچھ رہی تھی۔

''حیرت ہے آپ کو نہیں پتا؟ ہادی کی وجہ سے اس وقت فون کرنے کا خیال آیا تھا۔''

''کہاں سے فون کر رہے ہیں؟'' [illegible]

''اسٹیشن سے آج ابھی تک یہاں [illegible] ہوں [illegible] خیال رکھنا [illegible]

ہے۔ خدا حافظ۔''

وہ [illegible] رہ گئی۔ [illegible] آج [illegible]

اس سے [illegible] اس کا [illegible] فطرت تھا۔ [illegible] اس کی زندگی [illegible]

سادہ سے [illegible] عورت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو رہے تھے۔

اس نے کوئی بات کرنے اور سننے سے پہلے ہی [illegible]

[illegible] تھی۔

[illegible] سے [illegible] تھی۔

''ٹھیک ہے [illegible] ہوں۔ [illegible]'' [illegible]

[illegible] تھی۔

[illegible]

رات اس کی بہت [illegible] کی تھی۔ [illegible] اس کی زندگی کا اہم حصہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

صبح ہی اس نے [illegible]

''[illegible]'' [illegible]

[illegible] سے ہوئی تھیں۔

''[illegible]''

''[illegible]'' [illegible]

''[illegible]'' [illegible]

[illegible]

[illegible]

''[illegible]'' [illegible]

[illegible]

[illegible]

''[illegible]'' [illegible]

[illegible]

''اچھا [illegible]'' [illegible]

''[illegible]'' [illegible]

[illegible]

"نہیں بی بی جان! ایسے ہی کچھ طبیعت ہی خراب ہے۔" اس نے خالی خالی نگاہوں سے [illegible] دیکھا تھا۔

"اماں جی! میں سامان باندھ رہی ہوں... بس آپ مجھے مجبور نہ کریں۔"

"ہاں ہاں۔ کہہ تو دیا، تیرے سفر کا انتظام ہو جائے تو علی کو بھی فون کر دوں گی، ٹھیک ہے۔" تسلی دی۔

"عظیم الدین کو بھی جلدی ہے [illegible] جانا چاہے گا... تیرے خان! اکیلی کو وہ بھیجے گا نہیں۔"

وہ خاموش رہی۔ [illegible] کسی اور کے [illegible] سوائے اس کے کہ وہ اس [illegible] قریب سے [illegible]

پھر دیکھا تو [illegible] ہو رہی تھی [illegible] جیسے [illegible] برس رہا تھا [illegible] اماں کو اس کی بیماری کی طلب [illegible] صورت [illegible] اسے [illegible] کا سودا کر [illegible]

ہی سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

علی اس کو لینے آیا تھا۔ جیپ ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس لئے رسمی بات چیت کے علاوہ دونوں نے آپس میں اور کوئی بات نہ کی تھی۔

مگر رسمی بات چیت کے دوران بھی علی اسے بہت دور محسوس ہوا تھا۔ اس لئے اس کی ہمت نہیں پڑی تھی کہ وہ خود سے کوئی عام سی بات بھی کر لیتی۔

حالانکہ اسے بہت تھکن محسوس ہو رہی تھی۔ مگر پھر بھی اس نے کھانا خود بنایا تھا۔ علی اس کو گھر چھوڑ کر دوبارہ [illegible] چلا گیا تھا۔ اور [illegible] وہ گھر واپس آیا۔

وہ ہادی کو سلاتے سلاتے خود بھی سو گئی تھی۔ حالانکہ ایسا ارادہ تو نہیں تھا۔

رات کو اچانک آنکھ کھلی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔ [illegible] پر لگے [illegible] پر نگاہ ڈالی۔ رات کا ایک بج رہا تھا۔

اس نے ہادی کے ہاتھ پاؤں درست کئے اور [illegible] بے خبر سو رہی تھی۔

وہ آہستہ سے [illegible] خواب گاہ میں آئی۔ خواب گاہ میں روشنی تھی۔

علی جاگ رہے ہیں؟ وہ حیرت سے سوچنے لگی۔

اور دھیرے سے دروازہ کھولا۔ علی اپنے [illegible] کام میں مصروف تھا۔ مگر اس نے دروازہ کھلنے کی ہلکی سی آواز سن لی تھی اور سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا۔

"ہادی کو سلاتے سلاتے میں خود بھی سو گئی۔ پتا ہی نہیں چلا۔" اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے [illegible]

"کھانا [illegible] آپ کے انتظار میں۔ آپ نے کھانا کھا لیا ہے؟"

وہ دراز سے [illegible] نکالتے ہوئے بولی۔

"ظاہر ہے [illegible] رات گزر چکی ہے [illegible] صبح [illegible] ہے۔"

وہ مصروف انداز میں اس کی سمت دیکھے بغیر گویا ہوا۔

"آپ [illegible] ہیں؟" وہ [illegible] بات [illegible] کر رہی تھی۔

"میں نے سوچا آپ تھکی ہوئی ہیں۔" وہ اسی طرح [illegible] مصروف [illegible]

وہ [illegible] ہوگی۔ [illegible]

[illegible] رات [illegible] پیش کرے گی۔

[illegible] وہ [illegible] میں [illegible] تھی۔

"[illegible] آپ نے کیا؟" وہ بہت [illegible] کرے گی۔

"[illegible]" [illegible]

"اس طرح [illegible] آپ میرے ساتھ [illegible] میں اس قابل نہیں تھی۔" اس کی آواز بھرا گئی تھی۔

علی جواب میں خاموش رہا تھا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ وہ [illegible] نکال [illegible] گی۔ حالانکہ دل تو بالکل بھی نہیں چاہ رہا تھا۔

"آپ... آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟" وہ [illegible] پوچھ رہی تھی۔

"الحمدللہ... بالکل ٹھیک ہوں۔" وہاں سے [illegible] جواب آیا۔

"پھر کیا بات ہے۔" اس نے مزید ہمت کی۔

"کوئی بات نہیں... کیوں؟" وہاں انداز [illegible] سا تھا۔

"جب انسان کو کچھ [illegible] ہے تب ہی اس طرح ہوتا ہے۔" [illegible]

"مثلاً کس طرح کا؟" وہ بہت پرسکون تھا۔

"جس طرح آپ ہو رہے ہیں۔" وہ [illegible] ہوگی۔

"اچھا۔" مسکراہٹ بہت معنی خیز تھی۔

"کوئی بات نہیں ہے تو آپ فکر مند کیوں ہیں؟" [illegible] سے سوال ہوا۔

"فکرمندی کی [illegible] ہے۔ آپ بہت [illegible] محسوس ہو رہے ہیں۔" وہ بہت ہمت کر رہی تھی [illegible]

[illegible] رہا تھا۔

"وہم ہے آپ کا۔ دراصل مصروفیت بہت ہے۔" علی نے سادہ لہجے میں کہا۔

"نہیں وہم نہیں ہے۔ دراصل وہ [illegible]"

"ہوں... اچھا؟" علی نے [illegible] اس کی طرف دیکھا نہیں۔

☆—☆—☆—☆—☆—☆—☆—☆

[illegible]

[illegible]

ایک روشنی [illegible] تھا اس کے قلب سے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible]

"آپ لوگ مجھے معاف کر دیجئے [illegible]" [illegible]

نکل گئی۔

"واہ صاحب! کیا اطاعت ہے۔ سیدھی جنت میں جائیں گی" روشن آرا نے ہنس کر کہا۔

"ہاں تو اچھی بات ہے ناں۔ اپنے مرد کا خیال رکھنا چاہیے" اماں بی نے اس کی [illegible] کہا۔

"بہت خوش نصیب ہیں اماں جی! آپ بھی۔ اس طرح کی گھریلو محفلوں میں تو سب [illegible] ہوتی ہے تو اس سے [illegible] بہت گہری ہوگی۔ [illegible]

اس کا سب سے بڑا [illegible] تھی۔"

ثمین کا تجزیہ دل کو لگنے والا تھا۔

محفل میں عجیب اداسی در آئی تھی۔

رات [illegible] تھی۔ اور صبح ہادی کے جلد اٹھ جانے کی وجہ سے بھی [illegible] آنکھوں میں [illegible]

یوں لگتا تھا سب سو رہے ہیں۔ وہ ہادی کی انگلی تھام کر کچن میں آ گئی تھی۔ صائمہ معمول کی مصروفیات میں لگ گئی۔

"ناشتہ کرو گی [illegible]" وہ اس کی شکل دیکھتے ہی گویا ہوئی۔

"نہیں خالہ! مجھے تو بس ایک کپ چائے دے دو۔ البتہ ہادی کو [illegible]" وہ [illegible] ہادی کو کرسی پر بٹھا کر [illegible] کرنے لگی۔

"میں کر لوں گی سب۔ رہنے دو" صائمہ نے ٹوکا۔

"کوئی بات نہیں خالہ۔ اتنے میں تم ایک کپ [illegible]" وہ اسی کیفیت میں [illegible] ہوئی تھی۔

"طبیعت ٹھیک نہیں لگتی تیری" صائمہ غور سے اس کی شکل دیکھ کر بولی۔

"نہیں ٹھیک ہوں" وہ پھیکی سی ہنسی ہنس کر بولی۔

"گھر والا یاد آ رہا ہوگا؟" صائمہ نے ماحول خوشگوار کرنے کی کوشش کی۔

"وہ بھولتا ہی کب ہے۔ [illegible]" [illegible]

"آج تو سب دیر سے اٹھیں گے۔ [illegible]

دیکھو ناشتہ [illegible]" صائمہ [illegible] کر رہی تھی۔

اس کا [illegible] "آ گئے" [illegible]

"ہاں۔۔۔ ماشاء اللہ [illegible] اچھی صحت ہو رہی ہے۔ [illegible]

صائمہ کے انداز میں [illegible] تھا۔

"[illegible]" [illegible] ہادی کی [illegible]

[illegible]

"[illegible]" [illegible]

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"کون ہے؟" وہ اٹھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔

"یہ بیٹا" اماں بی نے نظریں جھکا کر جواب دیا [illegible]

"خاندان تو مجھے جانتی تھی [illegible]" تیمور علی خان نے [illegible]

"کیا مطلب؟" علی کے لہجے میں حیرت سے بھرپور استفسار تھا۔

"مطلب یہ کہ آپ کی بیگم صاحبہ سے پوچھا۔ فون پر کون ہے تو فرما رہی ہیں [illegible] نام (Noun) [illegible] (Pro Noun) سے گزارا ہو رہا ہے۔"

"نہیں یار! نام تو اسے بھی اداس کہتے ہیں۔ اس قدر حسین ہو تو [illegible]" علی کا قہقہہ [illegible]

"بس اپنی اپنی قسمت ہے۔ تم تو [illegible] کر کے [illegible] ہو جاؤ گے اور ہمیں [illegible]" وہ [illegible]

وہ تیمور کو [illegible] کو چھوڑ کر باہر نکل گئی تھی۔

[illegible] رات گئے تک جاری رہا۔ اس نے [illegible] لیٹ [illegible] شاید پانی [illegible] سو گئی تھی۔ اس لیے [illegible] چونک کر جاگی تو [illegible] شاید پیاس لگی ہے۔

اس نے [illegible] کی سمت دیکھا۔ پھر کچھ سوچ کر کمرے سے باہر آ گئی۔ اس وقت [illegible] خواہش ہو رہی تھی۔ وہ [illegible] اور [illegible] ادھر سے ادھر [illegible] کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ [illegible] اس کی گھبراہٹ [illegible] ہو گئی۔

اس نے کھڑکی کے شیشے سے [illegible] ہو گئی۔

اماں بی، بابا صاحب اور تیمور علی خان [illegible] کی کیفیت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ [illegible] ہو گئی تھی۔ [illegible] سے [illegible] ہو گئی تھی۔

"کیا ہو گیا اماں بی۔ آج رات ہو گئی آپ سوئیں نہیں ابھی تک؟"

اسے ان کا چہرہ دیکھ کر [illegible] آنکھوں سے اس کی سمت دیکھ رہی تھیں۔ [illegible] تک اس کے بالوں میں [illegible] رہی تھیں۔ [illegible] ہو رہی تھیں۔ [illegible] تھے۔

"ادھر آ میری بچی۔ میرے [illegible]" اماں بی کی آواز بھرا رہی تھی۔

"اماں ۔۔۔ ہوں۔ کیا کر رہی ہیں آپ۔ [illegible] کا وقت ہے۔" بابا صاحب کا [illegible]

قرار [illegible]

اس کا دل بیٹھ گیا۔ "کیا ہوا اماں بی؟" اس کی آواز لرز رہی تھی۔

"کچھ نہیں۔" بابا صاحب نے تیمور کی سمت دیکھا۔

"[illegible] آپ اب تک رات کو کون جاگتی ہے؟" [illegible]

"[illegible] میں [illegible] کے [illegible] ہیں گے۔" اماں بی کے [illegible]

"[illegible] کہاں [illegible]" اس کی [illegible] تھی اور [illegible] کو پیچھے [illegible] تھیں۔ [illegible] وجاہت [illegible] بات سے ہتک [illegible]

"[illegible] ہے کہ [illegible] ہو گیا ہے۔ [illegible] میں [illegible] ہے۔ [illegible] کی بات نہیں ہے۔" تیمور علی خان نے [illegible]

اسے [illegible] اماں بی کے [illegible] دیکھ رہا ہے [illegible] تھی۔ [illegible] نظریں [illegible] ہی تھی۔

[illegible] چہروں سے [illegible] اور [illegible] محسوس ہوتے ہیں۔ وہ [illegible] اماں بی [illegible] ہے۔

"اماں بی مجھے [illegible]" اس کے حلق سے [illegible]

اماں بی کی آنکھوں سے [illegible] گئے۔ اور [illegible] پیچھے [illegible] لگے۔ اس [illegible] کی کیفیت طاری ہو گئی۔

"[illegible] بیٹی [illegible] کے [illegible] ہم [illegible] ہیں۔ آج بھی [illegible] اماں بی اسے [illegible] کر چکی تھیں۔

[illegible] طرح ان [illegible] ہوئی تھی۔ [illegible] اور تیمور علی خان بھی [illegible] تھیں۔

"[illegible] وہ [illegible] کو [illegible] ہیں۔"

بابا صاحب نے [illegible] آواز میں [illegible]

"[illegible]" انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"بیٹی [illegible] اتفاق ہیں اور [illegible] میں [illegible] ہیں۔ [illegible]

"[illegible]" اماں بی [illegible] آواز میں [illegible]

"[illegible]" اس کی آواز [illegible] آئی۔

"[illegible] بیٹی؟" وہ رو پڑیں۔

"وہ [illegible] ہے۔ [illegible] آپ خان سے پوچھئے [illegible] آپ انہیں کوئی [illegible] ہی بچی [illegible] ہیں [illegible] اماں بی کی طرف [illegible] اماں بی [illegible] ہو گی۔ [illegible] اماں بی

"ابھی وہ جوری ہوں"۔

وہ بلک بلک کر رو دی۔

تیمور اپنی جگہ دم بخود سے بیٹھے تھے جیسے حرکت محال ہو۔ بابا صاحب الجھی ہوئی نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"اماں جی! مجھے تو جینے کا شوق تھا۔ یہ زندگی کیوں چھن گیا ہے؟ اماں جی! میں بیٹے کی کیوں ماں ہوں گی۔ میں کیسی ماں ہوں گی... [illegible] جان کے دشمن [illegible]"

"ہوش کرو عطرت!" اماں جی نے بے ساختہ اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ [illegible]

"بیٹی دیکھی [illegible] تیمور اسے تم سے لیے خوش ہوا کر [illegible] گھر بسا ہوا ہے [illegible]"

"میرا دل اجاڑ اماں جی" وہ چیخیں مار مار کر رونے لگی۔

بابا صاحب کو ایک گہری چپ نے گھیر رکھا تھا۔ تیمور اپنی انگلیاں چٹخا رہے تھے۔ نہایت اضطراری کیفیت تھی۔

شاید کوئی اور موقع ہوتا تو دلاور علی خان اس کی زبان پر انگارہ رکھوا دیتے مگر اب یہی سمجھا جا رہا تھا کہ [illegible] صدمے سے اس کا ذہنی توازن بگڑ گیا ہے۔

"مجھ دلا دے تیمور اسے میرے لیے... انہوں نے قسمت کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ تو یوں بھی کوئی کے شکار پر جاتے رہتے تھے۔ کہتا تھا کہ [illegible] سنبھال کر کے ہوئے ہیں۔ وہ مجھے مذاق میں [illegible] ہوں۔ ہر ملاقات کو آخری سمجھا کرو۔ وہ لوگوں کی گولی سے [illegible] اماں جی انہوں نے اجاڑنے کیلئے بنایا تھا۔ اماں جی! انہیں مجھ سے بہت [illegible] ہے انہوں نے مجھ پر [illegible] ہائے میرے اللہ [illegible]"۔

وہ بری طرح دھاڑیں مار مار کر رو دی۔

"تیمور" بابا صاحب کی آواز بہت دھیمی تھی۔

"جی بابا صاحب"۔ وہ کسی دھیان سے چونکے۔

"بیٹے! تم اس کے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ یہ اپنے ہوش میں نہیں ہے۔ [illegible]"

وہ بہت دھیمی آواز میں بول رہے تھے مگر اس نے سن لیا۔

"بیت... ہائے اماں جی!" وہ تیورا کر قالین پر آ گئی [illegible] گھر والے [illegible]

داخل ہوئے تھے۔ سب سے آگے بدحواسی کے عالم میں خالہ [illegible] آئی تھیں۔

"کیا ہوا اماں جی؟" [illegible] پریشان نظر آ رہی تھیں۔

"پانی لاؤ [illegible] اسے ہوش میں لاؤ"۔ اماں جی نے [illegible]

تھیں۔

"اماں [illegible]" [illegible]

[illegible] "بابا صاحب نے [illegible]

"جی اماں [illegible]" [illegible] آواز [illegible]

[illegible]

"کون [illegible] تیمور [illegible]

انہوں نے [illegible]

"نہیں [illegible]

"اللہ [illegible] مجھے [illegible]

[illegible] اماں [illegible] آواز [illegible]

[illegible]

"عطرت [illegible] اماں جی [illegible]

تیمور [illegible]

"تیمور [illegible]

"[illegible] آپ [illegible]

دلاور علی خان [illegible]

"میرا دل [illegible]

[illegible]

"اماں جی [illegible] تیمور علی خان [illegible]

"عطرت [illegible] ہوش [illegible]"

"تیمور [illegible]"

تیمور [illegible]

ہو گئی۔

[illegible] عطرت [illegible] آنکھیں کھول دیں۔ تیمور [illegible]

[illegible]

"عطرت [illegible]

"بی بی جان!" وہ ان کے شانے سے لگ کر بلک بلک کر رو دی۔ ترنگین کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے۔

تیمور علی خان فوراً باہر نکل گئے۔

"یہ کہاں گئے ہیں۔ یہ کیا ہو گیا ہے؟" وہ رو رہی تھی۔

اماں جی اپنی جگہ سے اٹھیں۔ "تیمور کو ہسپتال ہی میں [illegible] کمرے میں۔"

"اٹھو۔" زبیدہ بیگم نے بھی اسے اٹھایا۔

"بی بی جان اسے اوپر لے کر جا رہی ہیں۔ [illegible] سنبھال لو [illegible]۔" ترنگین نے زبیدہ بیگم سے [illegible]

"ہاں ٹھیک کہتی ہو چلو اسے میرے کمرے میں لے چلو۔" ترنگین نے زبیدہ بیگم کے ساتھ مل کر اسے مشکل سے اٹھایا۔

"بی بی جان! [illegible] کو بتا دیں کہ اس کا باپ [illegible] کہا گیا۔ اے اماں جی! میں بچے کا کیا کروں گی۔"

وہ بے حال ہو گئی۔ وہ سب خاموش رہ گئیں۔

"کیا کرتے ہیں بچے کا۔ تیمور کی اولاد ہے۔ تو رکھے گی اس کا خیال اور کون رکھے گا۔" اماں جی نے دکھ سے کہا۔

وہ باہر آ گئیں تو دیکھا تیمور علی خان پشت پر ہاتھ باندھے برآمدے میں ٹہل رہے تھے۔

"وہ بچہ مجھ سے زیادہ ان کا ہے۔ انہیں دے دیں۔ [illegible] انہوں نے [illegible] میں۔ ابھی کے ہوتے ہوتے کا ہے وہ بچہ۔ میرا کچھ نہیں لگتا۔"

وہ تیمور علی خان پر نظر پڑتے ہی پھر جذباتی ہو گئی۔

"اب دیکھئے گا۔ [illegible] میں نے بھی اپنے [illegible] اٹھالی انہیں۔ [illegible] دیکھے ہم کتنا خوش ہوں گے۔"

وہ پھر بے ہوش ہو کر زبیدہ بیگم کے بازوؤں میں آ رہی۔

تیمور علی خان نے ماں کی طرف دیکھا۔

"میں نے تو اسے بتا دیا تھا کہ میت نہیں آ رہی ہیں۔ اچانک دیکھی تو اور برا ہوا۔" وہ [illegible] کرنے لگیں۔

قرآن خوانی ہو رہی تھی۔ [illegible] برآمدے میں تھا غسل [illegible]

پھیلا رہی تھی۔

علیزہ [illegible] چادر پہنے کمرے میں [illegible] بیٹھی تھی۔ اور بچے [illegible]

[illegible]

بابا سائیں بار بار [illegible] دیکھتے تھے پھر اماں جی کی طرف [illegible]

[illegible]

[illegible] کے پاس آ گئے۔

تھوڑی دیر ہوئی تھی [illegible] چاپ ابھری۔ سب نے چونک کر [illegible]

[illegible]

پیچھے ہٹنے لگے۔

پھوپھو [illegible] تیمور [illegible] دیکھا۔

"ابھی تو [illegible]"

آنکھوں میں۔ "تیمور خان!" [illegible]

[illegible]

"آپ نے بڑی زیادتی کی ہے [illegible] اس کے ساتھ [illegible]

مجھے معاف کر دیجئے گا [illegible] مجھے معاف کر دیجئے۔"

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اماں جی اٹھ کر اس کے قریب آ گئیں۔

"[illegible]"

انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر انہوں نے [illegible] اٹھایا۔

"چلو اندر چلتے ہیں۔" [illegible] کھڑی ہو گئیں۔

اماں جی اسے لے کر اندر کی طرف بڑھ گئیں۔ [illegible]

[illegible]

"میں نے [illegible] سے معافی مانگ لی ہے۔ کیا مرا ہوا انسان معاف کر دیتا ہے؟" اس نے [illegible] اماں جی کو مخاطب کیا۔

"اسے تم سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ وہ تم سے بہت خوش تھا۔ بہت تعریف کرتا تھا۔" انہوں نے دلاسا دیا۔

"[illegible] آئے گی۔"

"[illegible] اماں جی! آپ [illegible] بہت اچھی لگتی ہے۔ تو کیوں پریشان ہوتی ہے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible] صاف [illegible]"

[illegible]

"[illegible] مشکل [illegible] ہے۔" انہوں نے [illegible]

"اماں جی اب کوئی عورت سے وہ ہوتی ہے جو سب سے زیادہ کرتا اس کی ماں کو ہو رہی ہے۔"

اماں جی خاموش رہیں۔

"پتا نہیں وہ سب کبھی کیوں یاد آ رہے ہیں جنہیں یاد نہیں آنا چاہیے۔" وہ بڑبڑا رہی تھی۔

"اماں جی اصل گاؤں لوگ کب سے جا رہے ہیں؟" وہ پوچھ رہی تھی۔

سب نے چونک کر اس کی شکل دیکھی اور شکر ادا کیا کر رہے تھے۔

شاید جہاز کی روانگی کے وقت وہ اس ماحول سے کٹی ہوئی تھی۔

حالانکہ پچھلے کی آوازیں دور تک اور آ رہی تھیں۔

"لے جائیں گے آرام سے۔ تم یہاں بیٹھو۔" زرینہ نے کہا۔

سوئم کے بعد وہ لوگ حویلی واپس آ گئے تھے۔ جبکہ روشن آرا اور زرینہ اپنے اپنے سسرال جا چکی تھیں۔

وہ کبھی بھی ہوتی تھی اسے تو یہ ہمیشہ بے وقت یاد آتی تھیں۔ ان کی شروع سے ہی بچپن گزرنے کی عادت کہاں نہیں نکلتی تھیں۔ اماں جی تک سے سہیلیوں کی طرح مذاق کرتی تھیں اسی وجہ سے ان کی غیر موجودگی بہت زیادہ محسوس ہوتی تھی۔ اور اب تو یکسر اور طرح کا موسم تھا۔

اسے ایک گہری چپ لاحق ہو چکی تھی۔ جانے کیا سوچتی رہتی تھی۔ جہاں بیٹھتی تھی بس بیٹھی رہ جاتی۔ علی ہادی کو سنبھال رہی تھیں یا وہ اماں جی کے پاس رہتا تھا۔

اتنے عرصے میں اس کا چھوٹا سا ساتھ نہیں اور تعلق بھی دور ہو چکی تھی۔ اماں جی کی ہدایت تھی کہ گھر کے نوکروں کے بھی سامنے نہ آئے۔ اسے پیچھے آخری بائیں کونے کا کمرہ ملا ہوا تھا۔ جہاں وہ زیادہ وقت گزارتی ہاتھ علیحدگی سے قرآن پاک پڑھتی تھی تاکہ ایصال ثواب کیلئے۔ آخر عدت پوری ہوئی مگر اس کے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اب بھی اس کا زیادہ وقت اسی کمرے میں گزرتا تھا۔ اماں جی اسے بہت کہتی تھیں کہ سب سے ملا جلا کرے۔ کچھ کھایا پیا کرے۔

آج وہ صرف پچھلے ہی صحن کے اس حصے میں آئی تھی۔

ہادی بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ کسی بچے کے ساتھ شرارت کرتے ہادی جلدی سے اس کی طرف بھاگا۔

"امی امی!" وہ اس کی ٹانگوں سے لپٹ گیا۔

"ہادی! مجھے تنگ نہیں کرو۔" اس نے اطمینان سے ہادی کے ننھے چہرے کے تاثرات کے ساتھ جھٹکا۔

مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ پہلے سے زیادہ گرمجوشی سے لپٹ گیا۔

"چھوڑو ہادی! اللہ کیلئے میرا پیچھا چھوڑ دو۔" اس نے ہاتھ ایک طمانچہ اس کے پھول سے رخسار پر جڑ دیا تھا۔ ہلکی سرخی اس کے گال پر ابھر آئی۔ ہادی بے یقینی سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔ اسی دم چھوٹی ماں اس کے سامنے آ گئیں۔ اور ہادی کا ہاتھ تھام کر اس کے مقابل کھڑی ہو گئیں۔

ہم ابھی سب برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم بھی ہیں جو دوبارہ اس سے بچھڑ گیا ہے۔

اور ہم کسی اپنے شہید کی بیوہ کو دیکھتے ہیں جو بہو بیٹی ہو کر گھر کے دروازوں کے اندر رہتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ

تم اب ہمارے ساتھ رہو۔ اس کے ساتھ ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم نے تمہیں کبھی پرایا نہیں سمجھا۔

یہ اس کا بھی گھر ہے۔ ہم اس کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی بھی برداشت نہیں کریں گے۔ جانتی ہو اس کے باپ پر کیا گزری تھی

جب وہ گیا تھا۔ اب ہم اس کا خیال رکھیں گے۔ گھر کے سب بچوں اور دادا صاحب کے ساتھ وہ بھی رہ جائے گا۔

جانتے تھے۔

ہم نے تمہیں بیٹی بنایا ہے سب سے زیادہ عزت دی۔ اس کی اولاد کو اس طرح کی بد سلوکی کر رہی ہو؟

"میرا دل بہت پریشان ہے چھوٹی ماں! ایک لمحہ کو بھی نہیں آتا۔ آپ کو پتا تو ہے آپ کے پاس آپ کی شادی ہی تھی

میرے سامنے بھی دیکھتے تھے۔ آپ ہی بتائیں کیا کروں۔ اس کا تو بہت ہی جانا ہو چکا ہے۔ آپ کی بات میں

سے ہی کیا گزر رہی ہوں؟"

وہ بھی کی وہی پرانی شفقت کے بعد اب بہت انتظار کرتی تھی۔ حویلی میں بھی اس کی "رخصتی" ہوئی تھی۔

اس کا ذکر بھی اسی کی اولاد پر تھا۔ اور وہ "بیٹی سے اصل" عورت جو اس کی ماں تھی۔ اس کی ذات میں سکون ہو رہی

تھی۔ جس کی وجہ سے ذات میں ایک صبر کی پہچان تھا۔ اس کا ذکر بھی پیچھے سے چھپتا تھا۔ اس کا "بہت یک" کے کچھ بھی

انداز تھے۔ اس سے تو یہ وہ اپنی اصل ایک اصولی بات تھی۔

ایسے اس کے اندر کے گھر سے چھوٹے سے دیکھ رہے تھے۔

"تم کو بہن اور ہادی کی پٹائی کیوں ہو گئی؟" ایک بیٹے نے افسوس سے بچے میں دیکھا۔

"ہاں کہو آپ لوگ۔ جاؤ بیٹا آپ بھی۔" انہوں نے ہادی کا ہاتھ چھوڑ کر ہی کہا۔

"حویلی میں رہنا ہے تو بچے سے بہت پیار کرنا ہو گا۔ اب تم اسے جو چاہے کہو۔ تمہاری حویلی میں کوئی اور اس کے

ساتھ سلوکی بد سلوکی کرتا پایا گیا تو اسی دن سے ہادی اس سے الگ کر دیا جائے گا۔ یہ ہم اس لئے کہہ رہے ہیں کہ تمہیں پتا

چلے گا کہ یہ ہادی تمہارا ہی نہیں ہمارا بھی ہے۔ یہ بات گھر میں آ گئی ہو گی۔"

وہ اتنا کہہ کر پورچ کی طرف چلے گئے۔

اسے اب کوئی کام کرنے کو نہیں کہتا تھا۔ وہ ویسے بھی کچھ کرنا نہیں چاہتی تھی۔ آج اس نے بال میں پہلی جگہ

کے پھول صرف کے بھاگ میں دھونے تھے۔ اور وہ ہاتھ میں تھکنے لگے۔ اب سمت کر بال میں آئی تھی۔ وہ دروازے پر ہی

تھی سامنے وہ کھڑی تھی۔

"تم اب گھر سے کہیں نہیں جاتی؟" اس نے رک کر پوچھا۔

"جی مجھے تو تمہیں پتا ہے تو مجھے اور کوئی کام ہی نہیں ہوتا۔" وہ بچی سی کہہ کر اندر داخل ہو گئی۔

"اچھا تم اور میں۔ بیٹھو یہاں پانی لے کر آؤ۔" وہ اٹھ کر اندر چلی گئی۔

"ان کے کمرے میں؟" اس نے جانا ضروری خیال کیا۔

"ہوں، وہ ہیں۔"

وہ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ [illegible]

[illegible]

"کس کیلئے بنا رہی ہو؟" ماما نے پوچھا۔

"پھوپھی امی نے کہا ہے۔" اس نے جواب دیا اور ٹرے میں برتن رکھنے لگی۔

"لاؤ میں بنا دیتی ہوں۔" ماما نے آگے بڑھ کر کہا۔

"کیوں اتنا تکلف کرنے لگی ہیں ماما، میں دے دوں گی۔" وہ تیزی سے [illegible] کام کرنے لگی۔

ماما نے [illegible] دیکھا تھا۔ [illegible]

اس نے بہت اہتمام سے چائے بنائی اور ٹرے اٹھانے سے قبل ماما کی طرف دیکھا۔

"ماما! [illegible]"

وہ اسی سے [illegible] ٹرے اٹھا کر باہر نکل گئی۔

حالانکہ وہ [illegible] چائے تیار کر کے لائی تھی مگر تیمور علی خان کے کمرے کے قریب [illegible]

[illegible]

"وہ ٹھیک ہے۔ بابا صاحب کے پاس [illegible]"

[illegible]

"آپ بابا صاحب کو [illegible]"

"ہوں، [illegible]"

[illegible]

ماہ نگین نے بہت افسردہ لہجے میں کہا۔

[illegible]

"شادی؟" [illegible]

تیمور خان کی شادی [illegible] وہ گم صم کھڑی تھی۔

"اس دن ان سے بات ہوئی۔ [illegible]"

[illegible]

[illegible] تیمور علی خان کی آواز [illegible]

[illegible]

"نہیں۔" تیمور علی خان کی آواز ابھری۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"السلام علیکم خان!" اس کا لہجہ قطعی سپاٹ تھا۔

"وعلیکم السلام" انہوں نے جواب دیا۔ [illegible] ان کی طرف بڑھا دی۔

"خیریت؟" ان کی [illegible] میں استعجاب تھا۔

"سب سے حویلی میں آئے ہیں۔ خیریت کے علاوہ سب [illegible]" [illegible] نہیں رہی تھی۔

تیمور علی خان نے کالی چادر میں لپٹی مسریٰ کی سمت ایک نظر دیکھا اور قلم کو کیپ لگا کر قلم بھی [illegible] رکھا [illegible] ہوں گی، ہاں اب بات کرو۔

"کیا ہوا؟" انہوں نے اس کے غیر معمولی [illegible] چہرے پر [illegible] سامنے کے [illegible] سرسری دیکھتے ہیں۔

"میں نے آپ سے [illegible] میری شادی کی بات [illegible]؟" [illegible] پست اور نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔

"[illegible] تمہاری طرح [illegible] کیا سمجھیں؟" [illegible]

[illegible]

"میں آپ [illegible] ہوں" [illegible] آنسوؤں میں ڈوب گئی۔

"عارف پسند نہیں ہے تمہیں؟" ان کے ذہن میں ایک [illegible] آیا تھا اور انہوں نے چونک

کر پوچھا تھا۔

وہ خاموش رہی۔

"[illegible] ہم سمجھتے ہیں کہ [illegible] عارف [illegible]

[illegible] تمہیں [illegible] سکتا ہے"۔

وہ [illegible] ہو کر رہ گئی۔

"[illegible] خان!" اس کی آواز [illegible]

"[illegible]"

"خان [illegible] میں نے [illegible]

تھی، اب اگر اس سے [illegible] میرے انکار کی وجہ [illegible] نگاہیں [illegible] ہوئی

تھیں۔

تیمور علی خان کی گہری خاموشی طویل ہوتی چلی گئی۔

[illegible]

آئی۔

[illegible]

"ہاں۔۔۔ اس کا خیال رکھنا چاہیے یہ بہت الگ تھلگ رہنے لگی ہے۔" یاور علی خان نے [illegible] ہوئے کہا۔

"خیال رکھنے کی کوشش تو کرتے ہیں۔ [illegible]" خانم نے جواب دیا۔

"مجھے [illegible] ہے [illegible]" وہ [illegible] آگے بڑھ گئی۔

وہ چاروں ایک لمحے کو خاموش سے ہو کر رہ گئے۔ [illegible] یاور علی خان نے [illegible] ایک [illegible] پیدا کر دی تھی۔

"اب یہ طے ہے کہ" تیمور علی خان نے [illegible] کہا۔

"میرے خیال میں اماں بی کا فیصلہ درست ہے۔" یاور علی خان نے [illegible] کہا۔

"ہمارا بھی یہی خیال ہے۔" تیمور نے تائید کی۔

"ہمارا خیال ہے آج نہیں۔" تیمور علی خان کے انداز میں الجھن تھی۔

"جو کام آخر ہونا ہی ہے اس میں پھر آج اور کل کیا؟" یاور علی خان نے حیرت سے کہا۔

"مسئلہ یہ ہے یاور بھائی! [illegible] آپ نے دیکھا نہیں [illegible] بہت آتا ہے مگر [illegible] برداشت کر رہی ہے۔"

"لیکن جلد تبدیلی اسے [illegible] کر دے گی۔ [illegible]" یاور علی خان [illegible] اس لیے ان کا [illegible] بہت واضح تھا۔

"ہوں۔۔۔ تو کوشش کر دیکھیے۔" تیمور نے گویا اتفاق کر لیا تھا۔

"میرا خیال ہے، اماں بی [illegible] میں ہیں۔" یاور علی خان نے [illegible] کہ انہیں یہاں سے اب چلے جانا چاہیے۔

[illegible] وہاں سے آگے بڑھ گئیں۔

[illegible] یاور علی خان کی [illegible]

"ہاں تو تم کیا کہہ رہے تھے تیمور؟" یاور علی خان نے گفتگو کا سلسلہ جوڑا۔

[illegible] تیمور علی خان کے کمرے میں [illegible] اماں بی نے [illegible] بلایا ہے۔

وہ چونک پڑے تھے۔ جب انسان [illegible]

[illegible]

لیکن کمرے میں پہنچتے ہی [illegible]

[illegible]

[illegible]

"جی۔۔۔ [illegible]"

[illegible]

"آپ نے مجھے بہت پیار دیا۔ میں کبھی نہ بھول پاؤں گی۔"

"کیا مطلب؟" اماں بی [illegible]

[illegible]

"اماں بی! [illegible]"

[illegible]

اماں بی تو ایک لمحے کو [illegible]

اماں بی نے اسے ہاتھوں میں لے کر گود میں بٹھایا۔

"اماں بی! اچھی کاکا جان جیسی بی بی [illegible] بھی لوں گی؟" [illegible]

"ہاں ہاں۔۔۔ تجھے [illegible] بھی لا کر دیں گے۔"

"اور میں کاکا جان والے [illegible] بھی لوں گی۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ تیرے کاکا جان [illegible] لے آئیں گے۔ تو جو کچھ کہے گی ہم [illegible]" [illegible]

ہنس کر بولنے لگیں۔

اماں بی بھی مسکرانے لگیں۔

اسی دم تیمور علی خان سلام کرتے ہوئے دالان میں چلے آئے۔

"ماشاءاللہ [illegible] میں۔ مگر جب دیکھو کاکا جان کا۔" [illegible] تیمور علی خان کی طرف [illegible]

"کیا ہوا ہے بارش؟" تیمور علی خان نے بارش کا رخسار چھوا۔

"بچی کہہ رہی ہے [illegible] کپڑے [illegible] کاکا جان جیسا سوٹ پہنوں گی۔" اماں بی نے بتایا۔

"اسے ہم ضرور [illegible] اپنی جان کے صدقے۔ ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ تمہارا باپ تمہارے [illegible] ہے [illegible] کرو بارش۔"

تیمور علی خان نے اس کا سر تھپتھپایا اور ایک [illegible] ڈالی۔

"اماں بی! آپ فوراً اس کی پسند کے کپڑے سلوا دیں۔"

"بیٹے! بچوں کو بہلایا کرتے ہیں۔ ہر ضد پوری نہیں کرتے۔ [illegible] کل تمہارے اپنے بچے ہوں گے تو تب [illegible] سکو گے؟"

"اگر ایسی بات ہے تو یہ ہمارا پہلا بچہ ہوگا۔ اماں بی ہماری [illegible]
کے باپ [illegible] ہر طرح کے [illegible]۔"

"چلو بارش [illegible] چلتے ہیں۔" انہوں نے [illegible]

"اسے کہاں لے جا رہے ہو؟"

"[illegible] ہیں ہم باباصاحب کے ساتھ۔ [illegible] شہر [illegible] باباصاحب کے ساتھ ہی"

"جاؤ بیٹا، چلو بارش۔"

بارش فوراً گود سے نیچے اتر گئی۔

"کاکا جان! امی بھی؟" اس نے [illegible] اپنی کالی چادر درست کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔ [illegible] وہاں امی نہیں جاتیں۔"

"امی کہاں جاتی ہیں؟" اس کی نگاہوں میں معصوم سی حیرت تھی۔

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

"[illegible] پولیس والے نے [illegible]" [illegible]

[illegible]

[illegible] سکوت طاری ہو گیا۔

بارش نے [illegible]

تیمور علی خان نے [illegible]

نہیں کرتے۔" [illegible]

"امی۔۔۔ آپ بھی [illegible]"

اس کے حساب سے [illegible]

[illegible]

اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پریشان نظر آ رہی تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"آپ تک آنے کا کہا ہے؟" ماورہ نے اپنی فکر مندی چھپاتے ہوئے پوچھی۔

علیزے نے چونک کر ان کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی۔

"لندن سے آیا ہوگا" اس نے سرد لہجے میں کہا۔

اس بار وہ بھی نے چونک کر اس کی سمت دیکھا تھا (اسے کیسے پتا؟)

"لندن سے"۔ اماں جی نے اول کر پوچھا تھا۔

"نہیں ۔۔۔۔ لگتا ہی ۔۔۔۔ لندن سے نہیں ہے"۔ وہ عجلت میں کہتی ہوئی باہر چلی گئیں۔ ظاہر ہے وہ مزید کوئی بات نہیں چاہتی تھی۔

تھا۔

"ہونہہ ۔۔۔۔ چھوٹی دلہن آپ کے چہرے پر لکھا ہے کہ فون لندن سے آیا ہے۔ اللہ جانے آخر معاملہ کیا ہے"۔
اس کے اندر لاوا سا کھولنے لگا۔ آنکھوں سے تپش آنے لگی۔

وہ ہال کی صفائی کی غرض سے جھاڑن ہاتھ میں لیے اندر آئی تھی مگر ٹھٹک کر رک گئی تھی۔ تیمور علی خان نہایت روانی سے انگریزی میں فون پر بات کر رہے تھے۔ اس کی آمد کا انہوں نے کوئی نوٹس نہیں لیا تھا۔ انگریزی یوں بھی اس کی سمجھ میں نہیں آسکتی تھی۔ مگر ان کا انداز اتنا بے تکلف اور مخلص تھا کہ وہ کس سے مخاطب ہیں۔ یوں لگ رہا تھا کہ وہ کسی کے کان میں سرگوشی کر رہے ہوں۔ عجیب سے رنگ ان کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ تھی۔
یہ چہرہ جو کئی بار خواب میں اسے اپنے قلب میں جھلملاتا نظر آیا تھا۔ ہوش کی دنیا میں ۔۔۔۔ انہی رنگوں کے ساتھ کتنا اجنبی تھا۔

وہ بے خبری کی کیفیت میں انہیں دیکھتی رہی۔

"وہ بھی کیا نام ہے۔۔۔ کیسے ۔۔۔ کھڑی ہو؟"

وہ ہاتھ فون پر رکھ کر روکھے لہجے میں مخاطب ہوئے۔

وہ چونک سی گئی۔ "کام کر رہی ہوں خان۔ آپ فکر نہ کریں۔ میرے انگریزی سمجھ میں نہیں آتی"۔

وہ طنزیہ مسکرا کر دوبارہ فون پر کیا کہنے لگے۔

"ہاں ۔۔۔۔ کیوں۔ تیمور علی خان بھلا کر۔۔۔۔ پھر فون کی طرف متوجہ ہو کر وہ مصروف ہو گئے۔

"تم ۔۔۔۔ ڈارلنگ ۔۔۔۔ ڈارن یو ۔۔۔۔ ٹی ۔۔۔۔ اوہو ۔۔۔۔ اوں ۔۔۔۔ ہاں"۔

"دل بھی کرنے میں بجھا تھا۔ اس نے جھاڑو رکھ دی اور کام ادھورا چھوڑ کر باہر آگئی۔

"علیزے ۔۔۔۔ تیمور کو دیکھا ہے کہیں؟" سامنے ہی سے یاور علی خان اٹھ کر۔۔۔۔ زبردست غصے میں گزر رہی تھی۔

"خان ہال میں ہیں، شاید لندن بات کر رہے ہیں"۔ وہ بے ربط لہجے میں بولی۔

"ہوں ۔۔۔۔ اچھا ایک کپ چائے میرے لیے لے آؤ"۔ ان ہی کچھ ادا ہونے لگی۔

وہ اسے ۔۔۔۔ کے ۔۔۔۔ تھے۔ ۔۔۔۔ سے ۔۔۔۔ چلا کر ۔۔۔۔ وہ چائے لے آئی۔

وہ بے تکلف ۔۔۔۔ گھر ۔۔۔۔ کے ۔۔۔۔ ان ۔۔۔۔ اندازہ ۔۔۔۔ تھی۔

"جی ۔۔۔۔ خان ۔۔۔۔ جھاڑن ایک طرف رکھ کر ان کی طرف ۔۔۔۔ دیکھا۔ وہ لندن ۔۔۔۔ بات کر رہے تھے۔

ماں نے اس ۔۔۔۔ بس ۔۔۔۔ نہیں ۔۔۔۔ کے ۔۔۔۔ سمجھ ۔۔۔۔ سے ۔۔۔۔ کی ۔۔۔۔ تھی۔

ایک تو خوبصورت عورت کے ساتھ شادی شدہ زندگی گزارنے کے ۔۔۔۔ وہ اس قسم کی اب ۔۔۔۔ ایک ۔۔۔۔ دیکھی تھی۔

قدموں سے ۔۔۔۔ چکے تھے ۔۔۔۔ سال ۔۔۔۔ اس ۔۔۔۔ عادی تھا۔ اس نے بہت اہتمام سے ۔۔۔۔ چائے ۔۔۔۔ تھی۔

چھوٹی یاور علی خان چائے ۔۔۔۔ پسند کرتے ہیں۔

اس نے ۔۔۔۔ میں ۔۔۔۔ کوئی بات ۔۔۔۔ میں ۔۔۔۔ اور ان کے کمرے میں چلی آئی تھی۔

یاور علی خان صوفے پر بیٹھے کوئی فائل دیکھ رہے تھے۔ وہ کپ ۔۔۔۔ چائے ۔۔۔۔ لگی۔

"چھوٹی دلہن کیا تیمور گھر میں ہیں خان؟"

"جی ۔۔۔۔ ہاں ۔۔۔۔ شاید ۔۔۔۔ ہاں نہیں"۔ وہ اپنی مصروفیت کے دوران فقرے چھوڑ گئے۔

"آپ پوچھیں؟" وہ تعجب سے مسکرائی۔

"وہ تو حویلی میں بہت مصروف رہتی ہیں۔ ۔۔۔۔ ہے"۔ وہ اسی انداز میں گویا ہوئے۔

"جی آپ کے ساتھ تو وہ کم ہی نظر آتی ہیں۔ میرے خیال میں تیمور علی خان سے ان کا مزاج زیادہ ملتا ہے۔ اس لیے بس انہی کے ساتھ رہتی ہیں"۔

وہ بے تکلفی کے ساتھ ان سے مخاطب تھی۔

"ہوں ۔۔۔۔ ٹھیک ہے"۔ انہوں نے اسی مصروف انداز میں تائید کی۔

"ایک دن کہہ رہی تھیں کہ تیمور خان اس گھر میں رہتے تو حویلی میں رہنے کا کوئی مزہ آتا۔ وہ بہت اچھے ۔۔۔۔ ہیں اور باتیں بھی بہت اچھی کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی ۔۔۔۔ حویلی کے سب ۔۔۔۔ تیمور خان جیسے ہوتے"۔

اس نے چائے کا کپ یاور علی خان کے سامنے رکھتے ہوئے سادگی سے بتایا۔

"ہوں"۔ یاور علی خان کے انہماک میں کوئی کمی نہیں آئی۔

"اماں جی سے کہہ رہی تھیں کہ یاور خان بہت ۔۔۔۔ ہیں۔ ۔۔۔۔ بات کرتے ہیں اور ۔۔۔۔"۔

"بابا جانی نے بھی ۔۔۔۔ کی شادی تیمور خان سے ۔۔۔۔ بہت اچھا"۔

"شٹ اپ ۔۔۔۔ واٹ ۔۔۔۔ نان سینس"۔ یاور علی خان نے فائل صوفے پر پٹخ دی۔ "آئی ڈونٹ ۔۔۔۔ تمہیں ابھی تک بات کرنا ۔۔۔۔ نہیں ۔۔۔۔ کس سے کس طرح کی بات کرنی چاہیے۔

اب ۔۔۔۔ یاور علی خان ۔۔۔۔"۔ یاور علی خان ۔۔۔۔ غصے سے ۔۔۔۔ ہو گئے تھے۔ "ان کو ۔۔۔۔ کی ۔۔۔۔ ہمت"۔

۔۔۔۔ لگا ۔۔۔۔ اس پر کوئی اثر نہیں تھا۔ ۔۔۔۔ کیفیت میں تھی جیسے کوئی بات ہی نہیں تھی۔

"جاؤ تم یہاں سے۔ بری اپ ..." وہ اسی آف موڈ میں کہہ رہے تھے۔

"خان ..... حویلی کے سامنے تو سب ہی دادا آپ سے پیار کرتے ہیں۔ اسی لیے تو آپ اُدھر بہت کم ہوتے ہیں۔ تو ہم لوگوں کو بہت کم ملاتے ہیں۔ کسی کو کچھ نہیں کہتے۔" وہ مجھ سے کہہ رہی تھی۔

"اچھا اب جاؤ۔"

"خان آپ غصہ نہ ہوں۔ مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے۔ ہم آپ کے دشمن نہیں ہیں کہ آپ کو مفت میں پریشان کریں۔ بھلا آپ تیمور خان سے پوچھ لیں۔ وہ کبھی بھی شیخ رفیع کی لڑکی سے شادی نہیں کریں گے۔ بلکہ اب تو اگر انہیں پاکستان کے بادشاہ کی لڑکی سے شادی کرلیں تب بھی نہیں کریں گے۔" وہ یہ کہہ کر تیزی سے باہر نکل آئی۔

"ہو ہو لولی اِل لٹریٹ گرل۔ اتنا بھی نہیں پتا پاکستان میں بادشاہت نہیں۔" انہوں نے جھلا کر اخبارات سمیٹنا شروع کر دیے۔

ہال کمرے میں عجیب شور و غل مچا ہوا تھا۔ روشن آرا بچوں کے ساتھ آئی ہوئی تھیں۔ چھوڑے سے بھی اماں جی کے میکے سے مہمان آئے ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے گھر میں غیر معمولی چہل پہل تھی۔ لیکن یہ چیز بھی خاص اہتمام تھا۔ عالم تاب اور اماں جی کو پتا ہے کہ کچن میں بھی چکر لگا رہی تھیں۔ یادگار علی خان شہر سے آئے تو سب کی آمد کا سن کر سیدھے ہال میں ہی چلے آئے تھے۔

ہاجرہ ..... اماں جی کے دوپٹے پر کروشیے کی بیل ٹانک رہی تھیں اور ساتھ باتیں بھی چل رہی تھی۔

"یہ چھوڑو بیٹے پر ہاتھ ہی دھرنے نہیں دے رہا۔ اب تم بتاؤ ہم کیسے منائیں گے۔ شیخ رفیع کے گھر والے بھی کئی بار جتا چکے ہیں کہ ان کی لڑکی کے بہت پیام آچکے ہیں۔ وہ لوگ جلد کوئی فیصلہ کرنا چاہ رہے ہیں۔" اماں جی نے روشن آرا سے کہا تھا۔

"ارے چھوڑیں اماں جی۔ ایک منٹ میں سمجھا لیں گے انہیں۔ فکر ہی نہ کریں۔ مگر وہ ہیں کہاں؟ بلوائیں انہیں پھر دیکھیں کیسے انکار کرتے ہیں آپ کو بھی۔"

روشن آرا کے لہجے میں بڑا اعتماد تھا۔

"ارے رو پادوی۔ دیکھنا ذرا چھوٹے خان کدھر ہیں۔ کہنا گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں۔"

اماں جی نے رو پادوی کو برتن اٹھا کر باہر جاتے دیکھا تو ساتھ ہی نیا کام بتا دیا۔

"ان کے انداز دیکھو اور کہہ رہے ہیں۔ خوامخواہ محنت کر رہے ہیں آپ لوگ۔" ہاجرہ نے دھاگے کا گولا سنبھال کر گنگنانا شروع کیا۔

یادگار علی خان نے لاشعوری طور پر ایک لمحے کو ہاجرہ کے چہرے پر نظر ڈالی تھی۔

"ارے یوں نہ کہو اماں جی کی تو جان ہی ہوئی ہے شیخ رفیع کی لڑکی بھی۔" عالم تاب نے لقمہ دیا۔

"تم سے کہا ہے کہ ..." اماں جی پریشان ہو گئی تھیں۔

"بیٹے تو وہ کسی سے ہوں ... بات کریں۔"

یادگار علی خان [illegible] تیمور علی خان کی طرف مسلسل دیکھ رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد تیمور علی خان اندر داخل ہوئے۔ [illegible]

"آؤ ... تیمور ... بیٹھو ..." [illegible]

عالم تاب نے بھی [illegible] اپنی طرف متوجہ کیا۔

"کیوں ..." [illegible]

"ہیں۔ کون سی بات؟" تیمور [illegible] بیٹھ کر حیران نظر آئے۔

"آپ کی منگنی کی رسم ادا کرنے [illegible] اب تو آپ کی بھی ہو جانی چاہیے۔"

یادگار علی خان تیمور علی خان کی [illegible] مسکرا رہے تھے۔

"منگنی!" تیمور علی خان کو جیسے شاک لگا تھا۔

"کیوں اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟ کیا لوگوں کی منگنیاں نہیں ہوتیں؟" یادگار علی خان نے [illegible]

"پلیز ..." [illegible] تیمور علی خان کے لہجے میں [illegible] اور حقیقت میں اس قسم کے رشتے سے کوئی دلچسپی نہیں۔

"تو کیا آپ کو یہاں بلوایا گیا ہے۔" ہاجرہ کے چہرے پر شرارت کھیل رہی تھی۔

تیمور علی خان کے چہرے سے کچھ نہیں سمجھ آ رہا تھا۔

"سوری ..... اماں جی [illegible] کریں گے۔ کوئی اور بات کریں آپ لوگ۔" وہ غیر معمولی سنجیدہ نظر آ رہے تھے۔

"ارے ... کیوں اور بات کریں۔ ہم نے تمہیں یہاں بلوایا ہی اس لیے ہے کہ [illegible] اس بات پر اماں جی کا انداز بھی فیصلہ کن تھا۔

"سوری ... اماں جی [illegible] ہماری منگنی کا ارادہ [illegible] اور اماں جی آپ سے گزارش کرتے ہیں۔ آپ کے ملنے والوں میں کہیں کوئی لڑکی ایسی نہیں جس سے ہم شادی کر لیں۔"

"تو اس میں ... وہ کیسی لڑکی ہے۔ بڑے خاندان کی ہے [illegible] کون سے ... گے انہیں گے اس میں؟"

اماں جی کو خواب [illegible] پورا کیا جو اصل سے ان کا چہرہ فق ہو کر رہ گیا۔ انہیں جیسے جھٹکا لگا تھا۔

یاور علی خان کی منگنی [illegible] سے کر دی گئی تھی۔ حالانکہ کوئی بات طے نہیں تھی۔ اس سے پہلے [illegible] بات ہوئی تھی۔ مگر وہ آج اچانک یہ بات سن کر چونک گئے تھے۔ انہوں نے [illegible] ساتھ گزر رہی تھیں۔ اور وہ بھی [illegible] کے ساتھ گزر رہی تھیں۔ [illegible] گھر میں موجود ہونے کے باوجود [illegible] اس نے زندگی میں کوئی خواہش نہیں کی ہوگی۔ تم لوگ ان سے [illegible] واحد جائے پناہ ہوئی ہے۔

"اچھا تو یہ شرط ہے کیا کہ تمہاری دلہن بالکل پھوپھی جیسی ہونا چاہیے؟" روشن آرا نے استفسار کیا۔

"ان کے جیسی تو شاید ہی کوئی ہو۔ مشرق کا نادر نمونہ۔ جب اس [illegible] کام کو سوٹ پہن کر [illegible] میں بات کرتی ہیں تو بس دیکھنے والی چیز ہوتی ہیں۔"

تیمور علی خان نے اپنے مزاج کے مطابق بہت کھل کر اپنے جذبات بیان کیے۔

سب تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھیں۔ "میرے خدا [illegible] کام کو سوٹ۔" عالم آرا [illegible] لوٹ پوٹ رہی تھیں۔

"آپ کوئی تبصرہ نہیں کریں گے یاور بھائی! آپ کی پھپھی کی تعریف میں زمین آسمان ایک ہو رہے ہیں۔" روشن آرا نے سوچ میں گم یاور علی خان کو چونکایا۔

"ان کو بہت عرصے سے [illegible] شاید ہم لوگوں نے دھیان نہیں دیا۔"

"وہ تو بھولے ہیں بیچارے۔ آپ نے واقعی انہیں دیکھا ہو گا؟ آپ کو اپنی کتابوں سے فرصت کہاں [illegible] آپ [illegible] سے گزر جاتے ہیں۔"

روشن آرا نے تنقید کی۔ یاور علی خان کا جملہ درمیان ہی میں کٹ گیا تھا۔

"واہ آپا [illegible] کیا شاعرانہ وزن میں جملہ کہا ہے۔" تیمور علی خان نے بے ساختہ داد دی۔

"اچھا [illegible] تم باتیں نہ بناؤ [illegible]

[illegible] ایک قہقہہ پڑا تھا۔

"کہہ تو رہے ہیں اماں جی۔ ابھی نہیں کریں گے شادی۔ جب کریں گے ہم خود کہہ دیں گے۔"

"پھر کیا کرو گے۔ ابھی لڑکیاں [illegible] اپنی بہنوں بھاوجوں سے پوچھو [illegible]"

انہوں نے [illegible] ہو سکتی ہے۔

یاور علی خان نے [illegible] کی سمت دیکھا [illegible] خاموش تھیں اور یاور علی خان کو اس کی خاموشی پر کوئی حیرت نہیں ہوئی [illegible]

"اماں [illegible] شادی کرنے کا کوئی ارادہ [illegible] نہیں" انہوں نے [illegible]

"اماں جی [illegible] ہو گئے ہیں [illegible]"

[illegible] کی کوشش کی۔

[illegible] یاور علی خان چونک کر [illegible] دیکھنے لگے۔

"آپ [illegible]" اماں جی [illegible] لگا۔

"[illegible] کر رہی ہیں۔"

اماں جی کی آواز [illegible] کیفیت محسوس کی جا سکتی تھی۔

"اماں جی [illegible] خوشیاں [illegible]" [illegible]

گو ہوئے۔

"ختم کریں [illegible]" اماں جی [illegible] گئیں۔

"جی" تیمور علی خان کے انداز میں [illegible] یاور علی خان بہت [illegible] نظروں سے بھائی کو دیکھ رہے تھے۔

"چلو ٹھیک ہے [illegible] شادی [illegible]

نہیں ہے؟"

انہوں نے بہت [illegible] سے تیمور علی خان سے سوال کیا۔

"ماشاءاللہ [illegible] شادی [illegible] کیا

ہے۔ شادی تو انسان کی اپنی ذات کیلئے ہوتی ہے [illegible] کیا ہے؟"

بہت [illegible] عجیب و غریب جواب تھا۔

"شادی کا [illegible]" اماں باپ کے [illegible] اپنے بچوں کے [illegible]

کرتی ہیں۔

اماں جی کے لب و لہجے سے شدید [illegible] کا اظہار تھا۔

"[illegible] آپ [illegible] اپنی طرف سے [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] اماں جی [illegible] انکار [illegible]

تیمور علی خان نے اماں کے ہاتھ تھام کر [illegible] کی کوشش کی۔

"[illegible] باتوں میں۔"

انہوں نے [illegible]

"اماں جی [illegible]" [illegible] تیمور علی خان

نے پھر ماں کو سامنے کی کوشش کی۔

"کوئی خیال نہیں ہے تمہیں میرا۔ بس اپنی اپنی سے ہو۔" ان کی وہ دکھتی رگ تھی آسانی سے [illegible] وہ جانتی تھیں کہ ایک انسان جسمانی کی بڑا امید اللہ نے پوری کی وہ ان کیلئے تو [illegible] امید کچھ ہو جا سامنے سے گزرتی ہیں۔"

"آپ سمجھائیں ناں بابا اور بھائی پلیز۔"

"ضرور صبر کریں گے۔ مگر یہ ان تو آئیں۔ مصروف ہیں۔"

بادر علی خان کی والی کیفیت اصل اور بے کے انتشار سے وہ دوچار تھی۔ وہ "سب اچھا ہے" بیٹے کے سارے [illegible] بیٹے کی آرزو تھی۔ وہ یہ تو گوارا کر لیں کی اکیلا پن بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ انہیں لگتی تھی کہ "سب اچھا ہے"۔ [illegible] جائے اور وہ عطریہ کو سر عام کوسنے لگی ہیں۔ انہوں نے بہت اچھی امید کے ساتھ بھانجی سے [illegible] دریافت کی تھی۔

تیمور علی خان نے ایک لمحے کو دانین کی سمت نظریں اٹھائیں۔ "سوری ابھی ہم کوئی ریزن نہیں دے سکتے۔"

بادر علی خان کے دل میں کچھ ہوا۔ وہ ایک دم اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تم جو بھی ہو وہ ہو جائے گا۔ سب ایک روز سامنے آ جائے گا آپ لوگ کیوں بے کار کی بحث کر رہے ہیں۔"

وہ تیکھے انداز میں کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

تیمور علی خان اور دانین ان کے اس انداز پر چونک سے گئے تھے اور خاموشی حیرت سے انہیں جاتے ہوئے دیکھا۔

آج وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہے تھے۔ حال ہی میں انہیں [illegible] ہوئے تھے۔

اسی دم دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ کسی دھیان سے چونک پڑے۔

دانین تو نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنی خواب گاہ میں دستک دے کر کیوں آئے گی۔

"یس۔۔۔ کم ان" وہ دروازے کی سمت دیکھنے لگے۔

دروازہ کھلا اور عطریہ اندر داخل ہوئی۔

"تم یہاں۔" وہ بہت عرصے بعد ان کے بیڈ روم میں بن بلائے داخل ہوئی تھی۔

"جی۔ سب کیلئے چائے بنائی تھی۔ خیال آیا کہ آپ تو رات دیر تک لکھنے پڑھنے کا کام کرتے ہیں۔ آپ کو بھی چاہئے ہو"

"ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے لے آؤ۔"

وہ واپس مڑ گئی۔

"عطریہ" انہوں نے بے ساختہ [illegible] میں آواز دی تھی۔

"جی خان" وہ پلٹی۔

"تم [illegible] بھولی [illegible] گئی ہو۔"

"امی" [illegible] کھڑی ہو گئی۔

"ہاں۔ وہ چھوٹے خان کے ساتھ عطریہ کھیلنے ادھر چلی گئی ہے۔ بہت دیر ہو گئی۔ [illegible]"

"آپ [illegible] نہیں"

"عطریہ کھیلنے [illegible]"

"نہیں کوئی ضرورت نہیں۔ ٹھیک ہے تم جاؤ اور وہاں سو۔" انہیں کچھ یاد آیا۔

"جی"

"باقی لوگ سو گئے؟"

"نہیں سب جاگ رہے ہیں۔ ماں جی اپنے کمرے میں [illegible] پڑھ رہی ہیں۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔" وہ سگریٹ کا کش لینے لگے۔

عطریہ خاموشی سے باہر نکل گئی۔

"چاروں جواب لینے کیلئے بیٹھی ہیں [illegible] کیا جواب دوں؟ اس کو تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی۔"

اماں بی آج [illegible] تیمور کے کمرے میں آئی تھیں۔

عطریہ نے چاروں کو بھی [illegible] اماں بی کو بھی تیمور کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو [illegible] دروازے سے کان لگا کر کھڑی ہو گئی تھی [illegible] اپنے اختیار کی حد [illegible] تھا۔

"ایک ماں [illegible] آپ نے [illegible] آپ چاروں کا [illegible]" وہ سمجھا کر کہہ رہے تھے۔

"یہ گھر [illegible] میں اتنا آسان لگ رہا ہے [illegible] آسان نہیں ہے۔"

اماں بی کی جان [illegible] کر رہی تھیں۔

"[illegible] آپ [illegible] ضرور [illegible] مطلب [illegible] جب اس کے کام [illegible] دیکھتے وہ جائے اور دل اپنے [illegible]۔"

"اللہ کا واسطہ تیمور [illegible] میرے کانوں میں [illegible] رہتے ہیں [illegible] اس سے تو بہتر ہے تم مجھے [illegible] کر دو [illegible] آتی ہے۔"

"سوری اماں جی۔ ہمارا مطلب ہے [illegible] کی ضرورت"

[illegible] خاموشی [illegible]

"[illegible]" اماں بی کا دل [illegible]

"ثبوت کر دیں گے [illegible]

کے ساتھ اچھا ہی ہوا [illegible]

یوں بھی اس کا [illegible] ہے"۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ مگر ایک سوچ یہ آتی ہے کہ [illegible] شادی سے انکار [illegible]

کہیں کوئی اور [illegible]

"ہم آپ کو کہہ رہے ہیں ناں۔ چلیے۔ ہم خود بابا صاحب سے بات کرتے ہیں۔ [illegible]

[illegible] آپ پرسکون ہو جائیے اور ذہن سے ہر قسم کا بوجھ اتار دیجیے۔ [illegible]

لیں گے وہ [illegible] نہ کرے۔

"آیئے۔ بہت وقت ہو گیا ہے [illegible] آپ [illegible]

ہم بابا صاحب کے پاس جا رہے ہیں"۔

[illegible] کی طرح بھاگی اور بھاگتی ہوئی [illegible]

لیٹ گئی۔

"مجھے کوئی نکاح [illegible] کے ساتھ۔ بچے کے ساتھ [illegible]

[illegible]"۔

[illegible] سانس چل رہا تھا [illegible]

"اب میں [illegible] کے ساتھ [illegible] نہیں ہونے دوں گی۔ اب کسی کے پہلو میں [illegible]

علی خان صاحب [illegible] تمہاری [illegible] محسوس کروں۔ [illegible]

تو پھر میرے کیا لگتے ہو؟"

اس [illegible] نکاح ہو تو کیا خوب تھا [illegible] جاگیرداری کا [illegible]

"۔

ایک اس [illegible] آگ کے شعلوں میں وہ جل کر راکھ ہو رہی تھی۔

"تم [illegible] اس وقت؟" یاور علی خان نے چونک کر گھڑی دیکھی۔

"علی خان [illegible] آپ اور [illegible] آئی تھی۔ آپ [illegible] کا انکار کر رہے ہیں [illegible]

تھی۔

یاور علی خان [illegible] خاموش رہے۔

"خان [illegible] آپ بہت اچھے ہیں۔ بہت [illegible] آدمی ہیں۔ مجھے بھی آپ کے ساتھ [illegible]

[illegible] تھی۔

"[illegible]" یاور علی خان [illegible]

"[illegible] آپ کے ساتھ [illegible] کر رہا ہے۔ [illegible]

حالات [illegible]" معصومہ [illegible] تھا۔

"[illegible]" یاور علی خان [illegible]

"آپ [illegible] ہے خان۔ [illegible] آپ [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] کے سامنے [illegible]

سامنے جواب دوں گی۔" یاور علی خان [illegible]

"آپ چاہتی ہیں [illegible]" وہ [illegible] کہہ رہی تھی۔

"[illegible] تمہاری بات نہیں سمجھا" یاور علی خان [illegible]

"[illegible] آپ کے [illegible] خان۔ مگر آپ [illegible] کی بات نہیں ہے۔

آپ ان دونوں [illegible] سامنے ہو سکتے ہیں"۔

[illegible] لڑکی۔ [illegible] تھی۔ [illegible]

"[illegible]" [illegible] تھے۔

"[illegible] بہت اچھے ہیں۔ [illegible] میں آپ کی [illegible] کرتی ہوں [illegible]

[illegible]"

"[illegible]" [illegible] تھے۔

"[illegible] خان۔ مگر [illegible] آپ [illegible] ایک [illegible] کے

ساتھ [illegible]

"تمہیں [illegible]" [illegible] تھے۔

"[illegible] کچھ [illegible]

[illegible] آپ [illegible] میں نے [illegible] آپ [illegible]

[illegible] لے لے گی۔

[illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] تھے۔

"[illegible] خان۔ [illegible]" وہ بولی۔

یاور علی خان تو پیچھے کوٹھی میں چلے گئے۔ [illegible] ایک اہم [illegible]
اور معصوم لڑکی ہے۔ وہ حقیقت جو [illegible] کوئی بے وقوف ہی کر سکتا ہے۔ [illegible]
اسے بااختیار لوگوں کے سامنے اس کی حقیقت پیش کر سکیں۔ [illegible]

"سنو۔" یاور علی خان نے اسے مخاطب کیا۔

"جی خان۔"

"آئندہ ... ہم سے اس قسم کی بات نہ کرنا۔ ہم میں بھی برداشت ہے [illegible] کر سکیں اب تم جاؤ۔"

وہ ان کے تیور دیکھ کر ایک لمحے کو واقعی خوفزدہ ہو گئی تھی اور جلدی سے باہر نکل گئی تھی۔

"آپ نہیں بھیجیں گے تیمور آباد؟" نازنین نے کوفت بھرے انداز میں یاور علی خان سے پوچھا۔

"نہیں ... نہیں کا مطلب نہیں ہوتا ہے نازنین بیگم۔"

"دیکھیے اماں جی۔ یہ کراچی بھی نہیں گئے تھے میرے ساتھ۔ [illegible]" اس کے انداز میں زبردست اصرار تھا۔

"بیٹے چلے جاؤ [illegible]" اماں جی نے بھی بہو کا دل رکھا۔

"تیمور جا رہا ہے اماں ... بس ٹھیک ہے۔"

"دیکھیے۔ آپ آپ ہیں، تیمور تیمور ہیں۔ ہم آپ کو اصرار نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے آپ بالکل ہی [illegible] جائیں۔" وہ روہانسی۔

[illegible] اماں جی کے پیچھے [illegible] اور ان کی [illegible] آ رہی تھی۔

"[illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible]" اماں جی نے قدرے ناراضی سے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے اماں جی ... [illegible] کوئی فرق نہیں پڑتا ... [illegible] کرنا۔" وہ بہت بے دلی سے کہہ رہے تھے۔

"ٹھیک ہے پھر میں نہیں جا رہی۔" نازنین کا موڈ آف ہو گیا۔

"بیٹے ... [illegible] ہو گیا جاتا ہے۔" اماں جی کا انداز سمجھانے کا سا تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ دروازے پر ہی [illegible] یاور علی خان نے چونک کر کتاب سے سر اٹھایا تھا۔ حیرت سے دیکھا۔ سامنے اماں جی تھیں۔ وہ ایک دم سنبھل گئے۔

"آپ اماں جی ... مجھے بلوا لیا ہوتا۔ آپ نے کیوں زحمت کی؟"

[illegible]

"کی اماں جی ... [illegible]"

[illegible]

یاور علی خان تو پیچھے کمرے میں چلے گئے۔ [illegible]

اور معصوم لڑکی ہے۔ وہ حقیقت جو مجھ پر کھلی [illegible]

اسے با اختیار لوگوں کے سامنے اپنی حقیقت پیش کر سکیں۔ [illegible]

"سنو۔" یاور علی خان نے اسے مخاطب کیا۔

"جی خان۔"

"اچھا..... ہم سے اس قسم کی بات [illegible] ہم میں اتنی برداشت ہے وہ ہم کر چکے۔ مگر ہو سکتا ہے [illegible]

کر نہیں۔ اب تم جاؤ۔"

وہ ان کے چہرے کو ایک لمحے کو دیکھتی رہی [illegible] اور جلدی سے باہر نکل گئی۔

"آپ نہیں چلیں گے خان آغا؟" نازنین نے کوفت بھرے انداز میں یاور علی خان سے پوچھا۔

"نہیں..... نہیں کا مطلب نہیں ہوتا ہے نازنین بیگم۔"

"دیکھیے اماں جی۔ یہ کراچی بھی نہیں گئے تھے میرے ساتھ۔ [illegible] آپ کہیے نا انہیں۔" اس کے انداز میں زبردست اصرار تھا۔

"بیٹے جانے دو۔ جو وقت اپنی نہیں کرتے۔" اماں جی نے بھی بہو کا دل رکھا۔

"تیمور جا رہا ہے نا اماں..... بس ٹھیک ہے۔"

"یہ لیجیے۔ آپ آپ تیمور تیمور ہیں۔ ہم آپ کو اصرار نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے آپ بالکل ہی گھر میں پڑے رہ جائیں۔" وہ روہانسی ہو گئی۔

[illegible] اماں جی کے پیچھے بھی [illegible] کر رہی تھی۔ اور ان کی نگاہ [illegible] نظر آ رہی تھی۔

"دل تو ہوا ہو جاتا ہے۔ [illegible]" اماں جی کا تو دل [illegible] سے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے اماں جی..... [illegible]

کرو نا۔" وہ بہت بے دلی سے کہہ رہے تھے۔

"ٹھیک ہے پھر میں نہیں جاتی۔" نازنین کا موڈ آف ہو گیا۔

"بیٹے [illegible]" اماں جی کا انداز سمجھانے کا سا تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور وہ اندر آئیں۔ یاور علی خان نے چونک کر کتاب سے سر اٹھایا۔ حیرت سے دیکھا۔ سامنے اماں جی تھیں۔ وہ ایک دم سنبھل گئے۔

"آپ اماں جی..... مجھے بلا لیا ہوتا، آپ نے کیوں زحمت کی؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"بہت اداس لگ رہی ہیں۔" وہ [illegible] مسکرا کر [illegible] دیکھا۔

[illegible]

[illegible]

وہ بہت رنجیدہ تھیں۔

"کیا اماں جی..... اب تو سب [illegible]

[illegible]

ہے۔ ایک عرصہ میں گزار ... بھی وہ جہاں اکرم میں رہ رہی ہیں اس طرح جیسے ہمیشہ سے ہی اس ماحول میں رہی ہوں۔

"کسی فرق کیا ہوا؟" جہان بی ... حویلی میں ... ماحول ہے۔ تمھاری ... تو نہیں ہو رہی؟"

وہ قدرے جھلا سے بیٹھے وہ اس موضوع پر بات کرنا نہیں چاہتے ہوں۔

"تمھیں کوئی شکایت ہوگئی ہے اس سے؟" اماں بی نے گہری نظروں سے ان کا چہرہ دیکھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ میں دراصل بہت مصروف ہوں ... اور ہوتے ہیں۔" انھوں نے ... لیں۔

"نہیں اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ۔" وہ شاید کمرے سے جہان کے تحت بات کر رہی تھیں۔

"اماں جی! کوئی بات نہیں ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔"

"فکر مند کیسے نہ ہوں۔ میری بہو پریشان ہے زور دی ہے، حد کرتے ہو تم۔" وہ دراصل سے بولیں۔

"اٹھو۔ چلو میرے ساتھ ... " وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ "چلو۔"

"آپ جائیے میں آتا ہوں۔" وہ جزبز ہوئے تھے۔

"نہیں تم میرے ساتھ چلو ... کوئی ... کر کے گھر ... ہیں۔ خوشی ملتی ہے۔ آؤ۔"

"اماں جی کے انداز میں قطعیت تھی۔ وہ ... اٹھ گئے۔

اماں بی چل پڑیں اور وہ ان کے پیچھے ہولیے۔

ان کا خیال تھا کہ اماں بی ہال کی طرف جائیں گی مگر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

"واقعی بہت ذہین ہو نازنین بیگم۔" وہ دل ہی دل میں گویا ہوئے۔

اماں بی کے پیچھے وہ کمرے میں داخل ہوئے۔ مگر ... نازنین اماں بی کے بستر پر ... اور جیمو علی خان کری ان کے قریب بیٹھے ... تھے۔ ... آنکھیں ... تھیں۔

"کیا ہوا؟ طبیعت خراب ہے؟" وہ مگر ... قریب بیٹھے گئے۔ آواز بالکل سپاٹ تھی۔

نازنین خاموش رہی۔

"یہاں اماں بی کے کمرے میں کیوں ... ہو؟ ... چلو۔" وہ ... ہو گئے۔

نازنین پھر خاموش رہی۔

"ہاں بیٹی! جاؤ اپنے کمرے میں آرام کرو۔ ... "

اماں بی بہت محبت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

"اماں بی ابھی انھیں ٹھیک ہو جائیں گی۔" اس نے ... دوسری طرف ... ہوئے کہا۔

"ہوں ... " وہ ... آپ کو ... ہے۔

... تھی۔

... کے ... تھی۔

... وہ ... ہوئے ... ہیں۔

... نہیں ... ۔

ہے۔

"اماں بی ... ٹھیک ہے ... آپ بھی چلیں ... " اس نے ...

"آ گئے ... " وہ اٹھ کر ...

"جی نہیں ... " اس ...

"اماں چلو ... " وہ ...

"تو اس میں شک بھی کیا ہے۔" نازنین نے ... کہا۔

"اگر کسی کے ساتھ ... ہوتی ہے ... " ...

تیمور علی خان اس وقت ... تھے۔

... علی خان اس کے ... پہلے ہی نکل گئے تھے۔

"بہت ... " ...

اماں بی نے کھانے کے ...

"اماں بی ... " ...

... ہے۔

انھوں نے بھی اماں بی ...

"بہت ... آپ ... " ...

"وہ ... پڑی۔

"کیا ہوا؟" اماں بی نے ...

"... " تیمور علی خان ...

"... " اس کی ... تھی۔

"... آپ ... " تیمور علی خان نے ...

"مجھے ... " ...

... ہے ...

اماں بی نے تیمور علی خان کو اس طرح ...

[illegible]

"تو کیا کہنا چاہتی ہو؟" [illegible]

"کہنے کو تو بہت کچھ ہے خان۔ مگر [illegible]"

وہ خود فراموشی کے عالم میں تھی۔ [illegible]

[illegible] باہر نکل گئے۔

[illegible]

"ابھی وہ کیا نام ہے [illegible]

بڑی شدت تھی۔ بہت مشکل ہو جاتی ہے۔"

"تم بھی ہو یہاں پر؟" وہ جاتے جاتے پلٹے۔

"جی۔" [illegible]

"او کے [illegible] فون پر کوئی خاتون ہوں گی [illegible]"

"جی۔"

تیمور علی خان تیزی سے باہر نکل گئے۔

"ہونہہ [illegible] خاتون [illegible] کون سی خاتون ہوں گی۔ [illegible] تیمور علی خان [illegible]

[illegible]

"تم کچھ نہیں کر سکتے مگر کسی کو اس کے حال پر تو چھوڑ سکتے ہو۔"

[illegible]

فون کی بیل ہوئی تو چونک پڑی۔ [illegible] فون کی طرف بڑھی۔

دوسری طرف کسی مرد کی آواز تھی۔

"آصف حسین خان [illegible] تیمور [illegible]"

"بلاتی ہوں" اس نے ریسیور رکھ دیا [illegible]

ہوئی تیمور علی خان کو بلانے چلی گئی۔

[illegible]

"فون آ گیا ہے خان!" [illegible] "مگر کسی آدمی کا ہے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جواب نہیں [illegible] گہری گہری سانسیں لینے لگے۔

"بھائی [illegible]" [illegible]

انتہائی نفرت سے کہا۔

[illegible]

[illegible]

وہ [illegible] کی طرف بڑھ رہی تھی۔

[illegible]

نازنین تیمور کے پیچھے پیچھے نکل آئی تھی۔

"تیمور کیا ہو گیا ہے آپ کو؟" وہ دھیمی آواز میں کہہ رہی تھی۔

"کچھ نہیں بھائی [illegible]" وہ درحقیقت بہت پریشان تھے۔

"کیا مطلب؟" وہ حیران ہوئی۔

[illegible]

ہوئی تھی۔

"پریشان نہ ہوں۔ [illegible]"

[illegible]

"مجھ سے کیا غلطی ہو گئی ہے؟" وہ بھرائی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی۔

[illegible]

"اس کا؟" وہ گھبرا کر پوچھ رہی تھی

[illegible]

انداز میں کہہ رہے تھے۔

[illegible]

پریشان تھی۔

[illegible]

وہ بھی ہوگی۔

[illegible]

"آمین [illegible]"

[illegible]

اٹھائی دیئے۔ اس نے سکون کا گہرا سانس لیا۔

[illegible]

"آپ... آپ نے بھائی جان کو بلوا کر پوچھا تھا۔ کیا بات ایسی ہوگئی آپ کو؟"
وہ کچھ سوچتے ہوئے مخاطب تھے۔
"جی... کیا مطلب ہے کیا سوال ہوا، سارا دن یہاں رہتی ہیں، گھر کے کام بھی کرتی ہیں۔ میں ان کو جانتا ہوں۔"
وہ بہت ہی حیرت سے شوہر کو دیکھ رہی تھیں۔
"اچھا، آپ ان کے حسن و جمال سے متاثر ہوئی ہوں گی۔" وہ جیسے خود ہی کسی نتیجے پر پہنچ گئے۔
"یہ کیا بات ہوئی، حسن و جمال دیکھنا تو میرا کام ہے، صرف حسن دیکھ کر نہیں پسند کیا ہے۔ وہ اچھی پڑھی لکھی ہے اور خاندان بہت اچھا ہے، دونوں سے کھاتے پیتے لوگ ہیں۔ ان کی ماں بہت اچھی اور سمجھدار ہیں۔ وہ دو لفظ جانے سے پہلے وہ ہمارے پاس آ کر رہیں۔ آپ سے بھی بات ہوئی تھی۔ اب تو وہ آپ کی بھی پسندیدہ ہوئی تھیں۔ آپ نے نہیں دیکھا کتنی عقل مند اور طریقے کی عورت ہیں۔ اور شادی کے بعد دونوں خاندان ملیں گے، بچیاں چہک کرتی ہے۔ یہ آپ کو کیا سوجھی؟" ان کی حیرت سوا تھی۔
"خاندان تو خیر بہت اچھا ہے یہ تو ہم بھی جانتے ہیں۔" وہ کچھ کہتے کہتے رک گئے۔
"یہ بتائیے، کیا وہ معطر کو پسند نہیں کرتیں؟" انہوں نے بالکل ہی مختلف سوال کر دیا۔
اماں جی ہکا بکا ان کی صورت دیکھنے لگیں۔ "کیا مطلب؟ ایسی تو کوئی بات نہیں، معطر تو ان سے بہت محبت کرتی ہے۔ ان کے کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہے۔ اس کا بس چلے تو وہ دلہن کے بال بال موتی پرو دے۔" انہوں نے جواب دیا۔
"پتا نہیں آپ کون سی دنیا میں رہتی ہیں؟ آنکھ بند ہے۔ جب ہی ان کا وجود حویلی میں برداشت نہیں۔" وہ قدرے ناراض ہوئے۔
"ہیں؟" وہ پھر دھک سے رہ گئیں۔ "نہیں نہیں ایسا نہیں ہے۔ آپ دونوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" انہوں نے بڑی بے یقینی سے شوہر کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"اور بھلا معطر سے کسی کو کیا... تین میں نہ تیرہ میں۔ معطر ہو گئی۔" انہوں نے پیشانی پر ہاتھ مارا۔
"ہوا کیا ہے؟ کبھی آپ چھوٹی دلہن کی بات کرتے ہیں، کبھی رقیہ (؟) کی... یہ معطر بھی بات میں آ گئی۔" پریشانی چھپا نہ پائیں۔
"بقول آپ کے وہ چھوٹی دلہن سے بہت محبت کرتی ہے۔ پھر چھوٹی دلہن اس کی دشمن کیوں ہو رہی ہیں؟" بابا صاحب نے وضاحت کی۔
"کیا دشمنی ہوگئی ہے۔ کل دوپہر تو وہ دونوں بالوں میں تیل ڈال رہی تھیں... وہ اچھی خوش گپیاں کر رہی تھیں۔" اماں جی کا حیرت سے برا حال تھا۔
"کل دوپہر کی نہیں کوئی دن پہلے کی بات ہوگی۔ آپ شاید بھول رہی ہیں اور بہت سی باتیں۔"
"حد ہے... کہیں سٹھیا گئی ہوں۔" اماں جی پریشان تھیں۔

"بھولی ہو گئی ہیں بات پتہ ہو دوسرے معطر سے نکلوائی ہے، وہ آرام کیوں کر رہی ہیں۔" انہوں نے اپنا سوال جاری رکھا۔
"ہیں! وہ... آپ سمجھیں ان کی کوئی بات نہیں ہوئی گھر سے جانا تھا۔ پھر کوئی..." وہ گئیں۔
"صرف اتنا ہی کافی ہیں، پہچان گئی ہیں۔" بابا صاحب نے مزید انکشاف کیا۔
"پھر وہ اس کے گھر کو بے کار کیسے سمجھ سکتی ہے جب کہ... اس کو اپنی ان کی گود میں کھیلنا ہے۔ کے وہ مرد اچھی دنیا میں آنے والا ہے۔" ان کی حیرت بڑھتی ہی جا رہی تھی۔
"ہم نے آپ کو اس لیے بلایا تھا کہ آپ سے ضروری معلومات حاصل کریں گے۔ مگر یہاں تو آپ ہی بے خبر ہیں۔"
"وہ کن اُلجھنوں میں گم کب سے تھے۔"
"بابا جی... کیا بات ہوگئی ہے۔ تمہارے بابا صاحب تو مجھے الجھا رہے ہیں۔ معراول بھی بہت گھبرا رہا ہے۔" وہ یار علی خان کی طرف متوجہ ہوئیں۔
"بابا صاحب کو اب علم ہے کہ آپ کو بتا دیں گے اماں جی۔ معراج اپنا دماغ پیچھے کو ہے۔" ان کی آواز سے تشویش ظاہر تھی۔
"ہیں..." اماں جی اور رو گئیں۔
ان کا دل ہولنے لگا، اندیشوں سے ہو کے پتے کی طرح کانپنے لگا۔ یار علی خان کی بات بھی ان کے ایک ایک لفظ میں اتر گئی تھی۔
"چھوٹو اور چھوٹی دلہن کی قسمت پھر کی معطر کو حویلی میں رکھنے پر تیار نہیں ہیں۔ ان کا بس چلے تو وہ ابھی اس کا ہاتھ پکڑ کر حویلی سے باہر کر دیں۔"
"ہیں... اب یہ بھی آ گیا بیچ میں۔" اماں جی نے بابا صاحب کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی بے چینی سے کہا۔
"یہی بات آپ کو سمجھانا چاہ رہے ہیں کہ بات کچھ دور نکل گئی ہے۔ ان دونوں کو معطر کا وجود حویلی میں گوارا نہیں ہے۔ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے، معطر کو ان سے کیوں لڑانا چاہ رہے ہیں؟" بابا صاحب نے کہا۔
"دوسری بات... یار علی کہہ رہے ہیں اب وہ حویلی میں نہیں رہ سکتا۔" انہوں نے بہت گہری آواز میں اماں جی کو مطلع کیا۔
اماں جی پھر ان پریشان ہو کر یار علی خان کی شکل دیکھ رہی تھیں۔ استعجاب اتنا زیادہ تھا کہ وہ کچھ بولنے کے قابل نہ رہی تھیں۔
"آپ معطر کو بلائیں... اپنے پاس اکیلے میں... اس سے بات کریں۔ حقیقت کیا ہے اس لیے کہ ہم نے ابھی تک اس کو یقین نہیں کروایا ہے اور خدا کرے جو ہم نے سنا وہ غلط ہو۔"
"بیٹے... اتنی اگر بری بات ہوئی ہے... تھوڑی آزمائش ہے۔ طبیعت میں ذرا خفگی اور... آگے جا کر دیکھو۔"

دلاور علی خان نے یاور علی خان کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بہت تشفی لہجے میں کہا۔

"میں قیامت تک اس طرح کی کسی بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا مگر بابا صاحب [illegible]
ان دونوں کے سامنے اپنی کہی ہوئی باتیں دہرانے کو تیار ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟" وہ بے وقوف [illegible]
انداز [illegible] کہ کیا ہے اور بات غلط ہونے پر آپ کے دشمن اس کا کیا شر ہو سکتا ہے آپ ان [illegible]
کر رہا" یاور علی خان نے سمجھنے کے سے انداز میں سمجھانے کی کوشش کی۔

"اسی بات نے ہمیں بے حد پریشان کر دیا ہے" ـ وہ ہارے ہوئے انداز میں گویا ہوئے۔

"اماں بی!" [illegible] انداز میں دونوں کو دیکھ رہی تھیں ان کا اعتماد کسی بہت بڑے خطرے کی [illegible]
تھا۔ جس کے سبب ان کی قوت گویائی سلب ہو کر رہ گئی تھی۔

"اب یہی ہے کہ تمہاری اماں عطریہ سے تنہائی میں حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد ہی سوچا جا سکتا ہے
کہ آگے کیا کرنا چاہیے۔"

"کیا وہ سچ کہہ رہا ہوگا؟" اماں بی کی آواز کانپ رہی تھی۔

"یہی کہ وہ بات جو آپ سے کرنا چاہتے تھے اس نے یاور سے کہہ دی؟ کیوں اسے پریشان کیا ہو سکتا ہے [illegible]
اس نے سمجھا وہ صرف اسی کی انتقامی سوچ ہو۔"

طوفان سر پر پہنچا ہوا محسوس ہوا [illegible] سے کسی بھی گھڑی آ سکتا ہے [illegible]
اور اب خان دلاور علی خان کچھ سمجھے کہ سر پٹخے پر آ گئے تھے۔ انہیں اب صرف کچھ دو چار ہے تھا [illegible]
مرحلہ ہوتی نہیں کچھ سے۔

"کیا بات کی اس نے یاور سے؟" اماں بی کی معصوم آنکھوں سے خوف اور تشویش جھانکنے لگی۔

حالانکہ وہ بات جو ان تک پہنچنے والی تھی اس کا بہت کا خیال تو انہیں بہت پہلے ہی میں جا کر بھی آ سکتا تھا۔ ان کا [illegible]
کسی اور ہی سنگین جرم کے جرم کی طرف اشارہ تھا۔

"یہی کہ یاور کے ساتھ دوش ہیں وہ [illegible]"

"ارے آسمان پھٹ جائے گا۔ کچھ خوف خدا کریں۔"

ان کی حیات تو اتنی چونکی تھیں کہ ادھوری بات سے انہوں نے پوری کہانی اخذ کر لی۔

"لاحول ولا قوۃ... میں عطریہ کی بات کر رہا ہوں ــــــ اے میرے اللہ" ـ وہ ایک طرف ہٹ گئے۔ [illegible]
باپ بیٹے ان کی طرف حیرانی سے دیکھتے رہے۔

"یاور! اپنی ماں کو سنبھالو" ـ دلاور علی خان نے خادم کو بلانے کیلئے گھنٹی بجائی۔

"میں ابھی آتا ہوں" ـ وہ [illegible]

"یاور! تمہاری ماں کا دل بہت کمزور ہے بیٹے" ـ وہ [illegible]

"مجھے اسی بات کا تو ڈر تھا بابا صاحب! ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ مجھے خاموشی سے [illegible]" ـ وہ روتے
ہوئے بولے۔

"مگر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں، تم اور وہ دونوں [illegible]"

وہ اماں بی کے پاس [illegible] ہوئے کہہ رہے تھے، دلاور علی خان ان کو سہارا دے رہے تھے۔ [illegible]
بعد یاور بھی کمرے میں داخل ہوا۔

"ارے... وہ اماں بی کو [illegible] ایک گلاس پانی [illegible]" دلاور علی خان نے [illegible] کرتے ہوئے پاس
روانہ کیا۔

عطریہ سب سے پہلے کمرے میں داخل ہوئی۔ مگر تیمور علی خان کو دیکھتے ہی [illegible]
ماں کے پاس قریب بیٹھے تھے۔ انہوں نے دروازے کے کھلنے پر دیکھا عطریہ کو اندر آتے ہوئے۔
وہ بے تابی سے [illegible] اماں بی کو اس طرح دیکھتی رہی [illegible] تیمور علی خان نے [illegible]
کر خاموش بیٹھے ان کا ہاتھ سہلاتے رہے۔

"اماں بی! آپ جاگ رہی ہیں؟" اس نے دروازے سے اماں بی کو مخاطب کیا۔ تیمور علی خان کو مخاطب کرنے کی جرأت
نہیں ہوئی تھی۔

"کون؟ عطریہ ہو؟" اماں بی نے آنکھیں کھول دیں۔

"جی... سب ٹھیک ہے نا بیگم؟ آپ کیسی ہیں" ـ وہ دھیمی آواز میں کہنے لگی۔

"ہاں آؤ... ہم تمہیں کہیں کر رہا [illegible]" ـ وہ ہارے ہوئے انداز میں گویا ہوئیں۔

"تھوڑا ہی... آپ نے تو بہت کچھ کہہ دیا، مرتی جا رہی ہے" ـ وہ [illegible] کے انداز میں گویا ہوئی۔

"مرتی کا ہو یا بات کا [illegible] کیوں، پھر اول نہیں کر رہا... [illegible]" ـ وہ اسی سادگی بیزاری انداز میں گویا
ہوئیں۔

"[illegible] اماں بی ــــ گھر والوں کو پتا چل گیا..." تیمور علی خان نے بہت خوشدلی انداز میں کہا۔

"تو آپ اپنی پریشانی بتاتے، ہم سب بیٹھے ہیں آپ کیوں پریشان ہیں؟" تیمور علی خان نے محبت سے ماں
کا ہاتھ دبایا۔

"کچھ نہیں... جاؤ تم بھی اپنا کام کرو... میں ٹھیک ہوں" انہوں نے بیزاری سے جواب دیا۔

"ایسے کیسے چلے جائیں... [illegible] آپ کو کیا پریشانی ہے۔ آپ بتا دیں گی تو دور کرنے کی کوشش
کریں گے۔"

وہ کھانا آ رہا تھا... وہ [illegible] سے کوئی بات نہیں کہہ رہی تھیں۔

"مجھے [illegible] برداشت نہیں ہوتی... [illegible] اس بے آبرو کی کو یوں پریشان کر رہے ہیں... [illegible]

"حویلی سے"۔۔۔ وہ جیسے پھٹ پڑیں۔

"کاش تم ٹھیک رہتے [illegible] سمجھ رہے ہیں۔ پتا نہیں [illegible] اب آپ کو کیا [illegible]"

"اس کی جگہ کوئی اور انسان ہوتا تو وہ ہمارے لیے [illegible] جس میں سکون [illegible] اور خود بھی سکون سے رہتا، مگر اسے [illegible] ہم تو لندن چلے جاتے، مگر [illegible] آپ کے لیے [illegible] اماں بی آپ نے اس کے ساتھ [illegible] آپ بھول بیٹھی ہیں [illegible] ٹھیک ہے ہم [illegible] لیے آئے تھے، مگر [illegible] آپ نے اس کی [illegible] اصل دیکھی نہیں ہے۔"

"[illegible] ایک کونے میں پڑی رہنے والی ہے [illegible]"۔ اماں بی نے ان کی بات کاٹ دی۔

"کاش ایک کونے میں پڑی رہنے والی ہوتی۔ حویلی کے معاملات میں مداخلت کرنے لگی ہے۔ یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔"

☆—☆—☆—☆—☆

تیمور علی خان ماں کی حالت کے پیش نظر لوٹ آئے تھے مگر بہت الجھ گئے تھے۔ [illegible] ہے۔

وہ پھر بے کل انداز میں ماں کے پاس دوبارہ آ گئے تھے۔ [illegible]

اماں بی آنکھیں موندے لیٹی تھیں، وہ خاموش انداز میں ان کے قریب پڑی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے تھے۔

"[illegible] اور دل [illegible] کے ساتھ [illegible] جاتی ہیں"۔ وہ بے اختیار رو رہی تھیں۔

"مجھے اللہ تعالیٰ [illegible] میری عزت رکھ لے"۔ وہ پھر رو پڑی تھیں۔

تیمور علی خان بری طرح چونک پڑے۔ جانے کیا ان پر الہام ہونے لگا [illegible] پیچھے سے [illegible] اعصاب ہونے کے باوجود ان کی آنکھوں کے سامنے [illegible] چھانے لگی [illegible]

[illegible]

"خاندانی کا طرّہ نسب سے کیا ہوتا ہے، کہہ تو دیا سرکار ﷺ نے کہ تقویٰ سے بلند کوئی نسب نہیں۔ آج [illegible] سادات کی ساری عظمت جتا رہی ہوتی ہیں۔ یہ ہم بھی [illegible] ہوئے اماں، اسی نسب کی حقیقت کو بھی نہیں پایا ہے۔ تو یہ بات ہے، اگر یہ بات ہے تو پھر [illegible] کا آغاز کس سے ہونا چاہیے۔ ہم نہیں سمجھ پائے۔" مگر اسے ان کی آنکھوں سے لہو چھلکنے لگا۔

"اماں جی [illegible] تھوڑے سے [illegible] آپ کے حقوق کی حفاظت کرنے کے معاملے میں تھوڑے سے چپ اور متقل ضرور ہیں۔ مگر اس [illegible] ہو گئیں ہیں۔"

وہ خود پر کنٹرول کھو چکے تھے اور کچھ اس بات کی بھی جلدی تھی کہ اماں کو تکلیف دہ عمل سے بچائیں۔ اماں جی جس کے سبب ان کی جان پر بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے بے اختیار اماں کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ ان کی آواز شدت جذبات سے لرز رہی تھی۔

اماں جی نے چونک کر آنکھیں کھول دی تھیں۔ تیمور کے بلکنے نے انہیں تڑپا کر رکھ دیا تھا۔

"ہاں مجھے یقین ہے تیمور بیٹا ایسا نہیں ہو سکتا۔" اماں جی کی آنکھوں میں نئے سرے سے جھلملاہٹ آ گئی۔

"جب آپ کو یقین ہے تو پھر آپ کی یہ حالت کیوں ہوئی؟" تیمور علی خان کے لہجے میں شکوہ تھا۔

"یہ تو اس بات کا صدمہ ہے کہ ہمارے گھر میں اس طرح کی بات ہوئی کیوں۔ [illegible] ورنہ اس ایسی بات کا کبھی بھی تصور نہیں کیا جا سکتا۔"

اماں جی میں نئے سرے سے توانائی آتی محسوس ہو رہی تھی۔

"تو پھر جھگڑا کیا ہے۔ جب کوئی بات ہی نہیں ہے۔ [illegible] ایک طرف تمہارا [illegible] ہے بیٹے۔ چھوڑ دو اسے اس کے حال پر۔"

وہ تیمور علی خان سے گویا سفارش کر رہی تھیں۔

"حد ہو گئی اماں جی ... ابھی بھی آپ اس کی سفارش کر رہی ہیں۔ اب تو آپ کو چاہیے کہ پہلی فرصت میں اسے یہاں سے شفٹ کر دیں تاکہ آئندہ اس قسم کا کوئی مسئلہ دوبارہ سر نہ اٹھا سکے۔ اتنی گھٹیا الزام تراشی وہ بھی ہم پر۔" غصے اور دکھ کی ملی جلی کیفیت تھی اس وقت ان کی۔

"کم عقل ہے ... سمجھاؤں گی اسے ... [illegible] جانے کس بات کو کس رنگ میں لے بیٹھے۔"

"میں تمہارے ماما صاحب کو بھی سمجھانا چاہ رہی تھی کہ اس طرح غصے اور [illegible] میں فیصلے نہیں ہوتے۔ [illegible] ایک جیسے ہوں۔"

"[illegible] کو اس قصے میں کیا [illegible]؟" تیمور علی خان [illegible]

اماں جی ان کی شکل غور سے دیکھنے لگیں۔ [illegible]

[illegible]

دونوں [illegible] تھے۔

[illegible]

وہ دونوں بیٹے [illegible] بیٹھے، [illegible] گئے تھے۔

اماں کی حالت [illegible] تکلیف [illegible] رہی تھی۔

"ہم آپ سے پوچھتے ہیں اماں جی [illegible] اس قصے سے کیا تعلق [illegible] ہیں جس نے [illegible] آپ کی نظروں سے گرانے کی کوشش کی ہے۔ [illegible] میں کہاں سے آ گیا؟"

اس بچارے تیمور علی خان [illegible] کے سینے میں ایک ذرا سے دل نے [illegible] جو کچھ میں آ رہی تھی [illegible] تھی کہ اس وقت انہیں [illegible] انتہائی اقدام سے باز رکھ سکے۔

"آپ چپ کیوں ہیں اماں جی؟ [illegible] سامنے ذکر کیا پھر کیسے گا۔"

وہ انہیں سمجھانے لگے۔

"[illegible] ہیں۔"

اماں جی رو پڑیں [illegible] باہر نکل گئے تھے۔

سامنے ہی ماما آ گئی تھی

"ماما صاحب کہاں ہے؟"

سنا ہے جب انسان پر خون سوار ہوتا ہے تو اس کے خون سے حجاب اتر رہا ہوتا ہے۔ ماما کو ان کے وجود سے گوشت کی بو آنے لگی۔ [illegible] آنکھیں [illegible] رہی تھیں۔

ماما [illegible] ہو گی۔

"[illegible] ابھی تو بیٹھے تھیں [illegible] اپنے کمرے میں [illegible] پانچ منٹ [illegible] کام کیا۔"

"ماما انہیں ٹھیک [illegible] ہم تمہیں شفٹ کر دیں گے۔"

[illegible] کوشش میں اصل [illegible] ہو گی۔

"[illegible] آئی تھی"

[illegible]

آنا۔

مگر تیمور علی خان کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

اسی دم عطرت [illegible] ہاری کی انگلی تھامے ایک موڑ سے راہداری میں نمودار ہوئی۔ وہاں کی صورتحال پر [illegible] کی کوشش کر رہی تھی۔

"تیمور علی خان اس کی طرف عقاب کی طرح جھپٹے تھے۔ عطرت کے حواس اڑتے چلے گئے تھے کہ وہ ان کی آنکھوں میں [illegible] کر رہ گئی۔

وہ ہاری کو وہیں چھوڑ کر بابا صاحب کے کمرے کی طرف سرپٹ بھاگی۔

دلاور علی خان ٹیلی فون پر کوئی بہت ضروری بات رازدارانہ انداز میں کر رہے تھے۔ [illegible] عطرت کے [illegible] چہرے اور [illegible] نظر آئی تو انہوں نے مخاطب کو مطلع کئے بغیر ریسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا عطرت بی بی؟" وہ حیران بھی تھے اور پریشان بھی مگر صرف [illegible] کر رہے تھے۔

"تیمور — خان!" وہ ان کے پیچھے کی پشت پر آ کھڑی ہوئی۔ "خان وہ تیمور خان — مجھے بچا لیں۔"

ابھی وہ اتنا ہی بول پائی تھی کہ تیمور [illegible] قدموں سے اندر داخل ہوئے۔ [illegible]

اندازہ نہیں کر سکتے تھے۔ عجیب سی [illegible] ان پر چھا گئی تھی۔

ادھر اماں بی نے [illegible] کو پورا کرنے کی غرض سے یاور علی خان کو [illegible]

"کیا ہوا بیٹے — ہوش میں آؤ۔ عورت ذات ہے۔"

وہ بہت ہی گھبرائے ہوئے انداز میں تیمور علی خان کو سمجھا رہی تھیں۔ یاور علی خان بھی بابا صاحب کی خواب گاہ میں داخل ہوئے۔

"یہی بھول ہم سب سے ہو گئی ہے۔ یہ عورت ذات نہیں ہے۔"

عزت نفس پر ایسی کاری ضرب لگی تھی کہ سارا [illegible] ساری [illegible] ایک [illegible] دیا تھا۔

"بیٹے اس نے کچھ نہیں کیا، کچھ نہیں کہا۔ تم میری بات تو سنو۔" اماں بی [illegible] انداز میں تیمور علی خان کی [illegible] کر رہی تھیں۔

"اچھا اس نے کچھ نہیں کیا [illegible] یاور [illegible] سے [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"آپ [illegible]"

"بابا صاحب کی پہ حالت [illegible] اماں بی [illegible] کی طرح ساکت بیٹھی تھیں [illegible]

[illegible] کی کوشش کر رہی تھی۔

یاور علی خان ان کے قریب [illegible] تیمور علی خان [illegible]

"تم — [illegible]"

وہ [illegible] سے [illegible] عطرت [illegible]

عطرت [illegible] بابا صاحب [illegible]

بابا صاحب [illegible]

[illegible]

جس صوفے پر تیمور بیٹھے تھے وہ دروازے کے بالکل ساتھ تھا اور جس کرسی پر یاور علی خان بیٹھے تھے وہ [illegible]

[illegible]

ایک یاور علی خان اور عطرت کے درمیان بابا صاحب [illegible]

[illegible]

"تمہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"کیا تمہیں [illegible] یاور علی خان سے تم خود بات کرو۔" [illegible]

"[illegible] آپ [illegible]" تیمور علی خان نے [illegible]

عطرت [illegible] علی خان کی سمت [illegible]

"[illegible] یاور علی خان [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور نہیں تو پھر وہ کون [illegible] آواز کے ذریعے [illegible] ایک طرف ہو جائے [illegible]
لئے مجبور ہوئی تھی۔ [illegible]

پھر اس [illegible] گیا ہے۔ میرے دل کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ میں بغیر خوشی کے رہ سکتی ہوں تو وہ سب کیوں نہیں رہ سکتے؟ [illegible]
[illegible] دیکھتی ہوں۔

اگر یہ سب بے قصور ہیں تو میں بھی بے قصور تھی۔ [illegible] ہے۔

تمہیں کیا پتا خان۔ [illegible] عورت کی سب سے بڑی طاقت اور سب سے بڑی [illegible] ہے۔ [illegible]
عورت [illegible] معاف نہیں کرتی [illegible]
بہت نقصان ہوا ہے۔ میں کسی پر رحم نہیں کھاؤں گی۔ سب کو جلا کر خاک کر دوں گی۔ جب میں رو سکتی ہوں تو دوسرے کیوں نہیں رو سکتے۔ جب میں [illegible] سکتی ہوں تو اور کیوں ایسا نہیں کر سکتے۔

جب میری [illegible] کے بغیر آس پاس خوشی رہ سکتی ہے۔ جب [illegible] کے بغیر اس کے بچے ہی اس کے ماں باپ زندہ رہ سکتے ہیں۔ جب اس کے بغیر [illegible] چل سکتا ہے۔ جب میرے بغیر میری ماں زندہ رہ سکتی ہے۔ [illegible] طوائف کی جھولی میں ڈال سکتا ہے تو پھر سب کچھ ہو سکتا ہے۔ [illegible]

"[illegible] کیا ہو گئی ہے۔ [illegible] خان؟"

اماں بی نے اس کی مسلسل خاموشی پر [illegible] سے ٹوکا۔

"کیا؟" [illegible] "جی خان [illegible] کیا پوچھا آپ نے؟"

"[illegible] اس طرح کی بات کرتے ہو؟"

اماں بی کو [illegible] نے شریک حیات کی عادت کی۔

"[illegible] بہت [illegible] انسان ہیں۔ [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"مجھے تاؤ کے حالات جانتے ہوئے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ اللہ [illegible] ہے پر گھر کس سے اچانک ضروری کام سے ملنے جانا پڑ گیا۔ کوئی سرکاری [illegible] ہے ایک دو دن میں آ جائے گا۔" [illegible] نے دلاسا دیا۔

"وہ زندگی موت کی جنگ لڑ کر [illegible] ہے۔ دیکھو کس طرح سے پرسکون [illegible] ہے۔ مجھے [illegible]" ان کا انداز درخواست گزار کا سا تھا۔

"جی ۔۔۔ آپ فکر نہ کریں۔ کس طرف ہے ان کا کمرہ؟" انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں [illegible] پوچھا۔

"آؤ ۔۔۔ میرے ساتھ۔" اماں جی نے اپنی چادر درست کر کے [illegible] ایک طرف کو چل پڑیں [illegible]

طویل راہداری میں دونوں دروازوں کا ایک طویل سلسلہ تھا۔ اماں جی ایک دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھیں۔ انہوں نے اندر قدم رکھتے ہوئے [illegible] اپنے چہرے پر [illegible] کی کوشش کی تھی۔ [illegible] واش روم کے دروازے سے باہر آتے دیکھا۔ ایک نرس اس کو سہارا دیئے ہوئے تھی۔

اس کے سر پر [illegible] اماں جی کی [illegible] میں وہ بہت ہی زرد محسوس ہو رہی تھی۔

[illegible] آزاد تھے۔ [illegible] اس کے باوجود وہ اسی طرح [illegible] تھا جس طرح [illegible] حالت میں ہوتا تھا۔

وہ [illegible] کو دیکھ کر [illegible] انداز میں مسکرائی۔

"السلام علیکم" [illegible] نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام" [illegible] کیا بھتیجی کی پیدائش سے خوشی نہیں ہوئی۔ ایک اور بھتیجا چاہیے تھا؟"

وہ [illegible] آواز میں [illegible] ہوئے بیٹھنے لگی۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ [illegible] آپ کی طبیعت خاصی [illegible] ہے۔ [illegible] انتظار کر رہا تھا۔" انہوں نے جلدی سے جواب دیا۔

"چلو خیر [illegible] تم تو پھر بھی آ گئے [illegible]" وہ [illegible] مسکرائی۔

"کیسی باتیں [illegible] زندگی [illegible] جلدی [illegible] کرتے۔"

"اچھا [illegible] مجھے [illegible] کیسا ہو رہا تھا؟"

"[illegible] بھابی! [illegible] کی طرح [illegible]"

وہ [illegible] کی طرف بڑھ گئے۔

[illegible] رہی تھیں۔

اماں جی دونوں کو [illegible] کرتے ہوئے [illegible]

"ابّا [illegible] معصوم چہرے پر [illegible]" اس نے [illegible] سے کہا۔

"اماں جی آپ بیٹھ جائیے نا" [illegible]

"میری بچی [illegible] ہے [illegible] کوشش کر۔"

[illegible]

انہوں نے آگے بڑھ کر [illegible]

وہ اماں جی [illegible]

"اماں جی [illegible] بہت [illegible]"

[illegible]

"اماں جی [illegible] کیا ہے" وہ [illegible]

"اس صدمے [illegible] زندگی میں [illegible]"

[illegible]

"[illegible] اماں جی؟" وہ [illegible]

"بھابی [illegible]"

[illegible]

ابھی پتا چلا ہے ابھی تک آپ لوگوں نے اس کا نام بھی نہیں رکھا

"[illegible] اماں جی ہم آپ کی اجازت سے [illegible] نام رکھیں گے [illegible]"

"[illegible] بہت اچھا ہے" [illegible] اماں جی نے خوش ہو کر [illegible]

"[illegible] سب [illegible] ہیں۔ تمہاری خوشی کی خاطر [illegible]"

[illegible] اماں جی [illegible]

"[illegible]"

اماں جی نے دوسوٹے پر بیٹھتے ہوئے تیمور علی خان کی سمت دیکھا جو [illegible] آئے تھے۔

"ہوں"۔ انھوں نے بکھرے بالوں سے سر اٹھا لیا۔

"کیا ہوا جی؟" تزئین نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ایسے ہی طبیعت خراب ہے"۔ وہ جھوٹ بولتے ہوئے بہت الجھن محسوس کر رہی تھیں۔

"بہت ہی غم لگا لیا ہے اس نے اپنی جان کو۔ سنبھال نہیں پا رہی"۔ تزئین نے دکھ سے کہا۔

اماں جی خاموش رہیں۔

"کیا وہ بھائی کب تک آ جائیں گے؟ اگر تیمور آ گئے تو ان سے ملاقات نہ ہو سکے گی"۔

اماں جی کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا۔

"لے بیٹا! تھوڑا سا اور کھا لے۔ شاباش"۔ اماں جی نے توجہ ادھر کی۔

"اماں جی! بھابی کچھ گم صم سی لگی ہیں اس مرتبہ۔ کیا بھائی کی [illegible] پر خوش نہیں ہیں؟"

"نہیں۔ تمہارا وہم ہے۔ کمزوری ہے نڈھال ہے۔ دو چار روز میں ٹھیک ہو جائے گی"۔ اماں جی نے تو اسے کہہ کر بات ختم کر دی۔

"آپ کہتی ہیں تو مانے لیتی ہوں۔ مگر مجھے تو کچھ اور محسوس ہو رہا ہے۔ روشن آپا بھی کہہ رہی تھیں"۔ تزئین کو یقین نہیں آ رہا تھا۔

اسی دم ماما ہال میں داخل ہوئی۔

"بی بی جان! آپ کو بڑی بیگم اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں"۔

"اچھا... چلو... آ رہی ہوں"۔ وہ چارپائی پر ٹیک لگا کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"جی... شیروانی صاحب... جی تیمور علی خان بات کر رہا ہوں۔ بتایا تھا آپ کے پی اے نے؟"

"جی جی... ہوں"۔

"پرسوں... کچھ بتایا نہیں کہ پھر کہاں چلے گئے تھے۔ ہوں۔ ٹھیک۔

اب کب آنے کا امکان ہے؟ کچھ اندازہ تو ہوگا؟

"جی... ٹھیک ہے۔ تھینکس... او کے"۔

تیمور نے ریسیور دلی سے کریڈل پر ڈال دیا۔ اماں جی تو کان کھڑے کیے بڑی توجہ سے سن رہی تھیں۔

"پرسوں کہاں آیا تھا؟" وہ بے تابی سے پوچھ رہی تھیں۔

"منٹو چھاؤنی"۔ انھوں نے نہایت اختصار سے جواب دیا۔

"اب کہاں ہے؟" اماں جی تو اس احساس سے [illegible] تیمور علی خان کو [illegible] دیکھ رہی تھیں۔

"تو پتا چل جائے تو مسئلہ کیا ہے؟" وہ کچھ الجھے انداز میں گویا ہوئے۔

"ہوں جی"۔

"اماں جی صبح نے چائے کے لیے کہا ہے؟" وہ [illegible]

"اماں جی نے [illegible]

"اماں جی۔ بھائی کا جواب [illegible] ایک [illegible] بس یہ لڑکی [illegible]

"وہ ہم سے بھی کہتے تو [illegible] کرتے ہیں۔ مگر اب ہو کر رہے ہیں۔ اس کے [illegible] جواب [illegible]

ہی اماں [illegible] ہے؟"

ان کے انداز میں بڑی [illegible] تھی۔

"وہ ایسا نہیں ہے [illegible] بھائی [illegible] بات ہے۔ [illegible]

گئیں۔

"یہ ایسا تو تھی کہ صبح سے [illegible] کے دماغ میں فرق آ گیا ہو [illegible]

ہے"۔ یکدم ان کے دماغ میں نیا خیال آیا۔

"دیکھا نہیں علی کی موت والے دن بھی ان کے حواس جواب دے گئے تھے۔ [illegible]"

گویا ہوئیں۔

تیمور علی خان نے سکتی ہوئی نگاہ اماں پر ڈالی۔

"بہت سیدھی ہیں اماں جی آپ... جب آپ کو کیا کریں"۔ وہ [illegible] سے گویا ہوئے۔

"اگر ہمیں بھابی کا خیال نہ ہوتا تو اس کا [illegible] آج حال کر دیں۔ مگر ہم نہیں چاہتے کہ بھابی کے کان میں اس قسم کی کوئی بات بھی پہنچے"۔ اماں جی نے [illegible] کی [illegible] تھی۔

بھاوج کی نیک فطرت کا اندازہ لگانے والا کج رو بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟

"تم مجھے [illegible] کے کمرے کی چابی دو۔ میں اس سے پوچھوں تو کہ اس نے اس طرح کی بات کس دشمنی کی بنا پر منہ سے نکالی"۔

"بیکار ہے اماں جی... ہم خود [illegible] لیں گے۔ بس ذرا پاپا اور بھابی [illegible] لگ جائیں۔ ان کے [illegible] اصل کچھ بھی [illegible] ہوگا۔ اس کا یہاں موجود رہنا بہت ضروری ہے"۔ وہ بہت الجھے ہوئے تھے۔

[illegible] وقت ہو چلا تھا۔ اماں جی [illegible] کیلئے [illegible] تھیں۔ انھوں نے رومال سے پیشانی کا [illegible] صاف کیا۔

"جاؤ بیٹے! اللہ کا نام [illegible] بات کرو۔ اماں جی [illegible] ہے۔ [illegible] کیا ہے"۔

انھوں نے ہاری کی پیشانی سے بال سمیٹتے ہوئے نہایت رحم سے کہا۔

"ادھر آ یار"۔ تیمور علی خان نے ہاری کو بلایا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان کے قریب چلا گیا۔

اماں جی نے دور صوفے پر بیٹھے ہوئے تیمور علی خان کی سمت دیکھا جو ٹیلی فون پر بات کر رہے تھے۔

"ہوں"۔ انہوں نے بمشکل ابھرتے ہوئے پر اکتفا کیا۔

"کیا ہوا امی؟" تزئین نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ایسے ہی طبیعت ٹھیک نہیں ہے"۔ وہ جھوٹ بولتے ہوئے بہت الجھن محسوس کر رہی تھیں۔

"بہت ہی غم لگا لیا ہے اس نے اپنی جان کو۔ سنبھال نہیں پا رہی"۔ تزئین نے دکھ سے کہا۔

اماں جی خاموش رہیں۔

"پتا نہیں بھائی کب تک آ جائیں گے۔ اگر تیمور آ گئے تو ان سے ملاقات نہ ہو سکے گی"۔

اماں جی کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا۔

"لے بیٹا! تھوڑا سا اور کھا لے۔ شاباش"۔ اماں جی نے توجہ ادھر کی۔

"اماں جی! بھابی کچھ گم صم سی لگی ہیں اس مرتبہ۔ کیا بھائی کی دوستی پر خوش نہیں ہیں؟"

"نہیں۔ تمہارا وہم ہے۔ کمزوری ہے نڈھال ہے۔ دو چار روز میں ٹھیک ہو جائیں گی"۔ اماں جی نے تو اسے کہہ کر بات ہی ختم کر دیا۔

"آپ کہتی ہیں تو مانے لیتی ہوں۔ مگر مجھے تو کچھ اور محسوس ہو رہا ہے۔ روشن آپا بھی کہہ رہی تھیں"۔ تزئین کو یقین نہیں آ رہا تھا۔

اسی دم ماما ہال میں داخل ہوئی۔

"بی بی جان! آپ کو بڑی بیگم اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں"۔

"اچھا۔۔۔ چلو۔۔۔ آ رہی ہوں"۔ وہ چارپائی پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"جی۔۔۔ شیروانی صاحب۔۔۔ جی تیمور علی خان بات کر رہا ہوں۔۔۔ بتایا تھا آپ کے پی اے نے؟"

"جی جی۔۔۔ ہوں"۔

"بہرحال۔۔۔ کچھ بتایا نہیں کہ پھر کہاں چلے گئے ہیں۔ ٹھیک۔"

اب کب آنے کا امکان ہے؟ کچھ اندازہ تو ہوگا؟

"جی۔۔۔ جی ٹھیک ہے۔ تھینکس۔ او کے"۔

تیمور نے بے دلی سے کریڈل پر ڈال دیا۔ اماں جی تو کان لگائے بڑی توجہ سے سن رہی تھیں۔

"بہروز کہاں گیا تھا؟" وہ بے تابی سے پوچھ رہی تھیں۔

"شہر سے باہر"۔ انہوں نے نہایت اختصار سے جواب دیا۔

"اب کہاں ہے؟" اماں جی کو اس احساس نے تڑپا دیا کہ تیمور علی خان کو کچھ علم ہو گیا ہے۔ وہ اٹھ بیٹھیں۔

"وہ مل جائے تو مسئلہ کیا ہے؟" وہ کچھ الجھے انداز میں گویا ہوئے۔

"ہاں جی"۔

"اماں جی [illegible] کیا ہو گیا ہے؟" وہ [illegible]

"اماں جی۔ بہروز بھائی [illegible] ایک [illegible] لڑکی [illegible]

وہ ہم سے [illegible] وقت گزارتے ہیں۔ مگر اب [illegible] کیا جواب [illegible]

پی اماں جی [illegible] بھی ہے؟"

ان کے انداز میں بڑی تشویش تھی۔

"وہ ایسا نہیں ہے۔ [illegible]

گئیں۔

"یہ ایسا تو نہیں کرے گا [illegible] دماغ میں فرق آ گیا ہو [illegible] کر رہی

ہے"۔ یکدم ان کے دماغ میں خیال آیا۔

"دیکھا نہیں [illegible] کی موت والے دن بھی اس کے حواس جواب دے گئے تھے [illegible]

گویا ہوئیں۔

تیمور علی خان نے [illegible] ہوئی نگاہ ماں پر ڈالی۔

"بہت سیدھی ہیں اماں جی آپ۔ [illegible] آپ کیا کریں"۔ وہ [illegible] گویا ہوئے۔

"اگر ہمیں بھائی کا خیال نہ ہوتا تو اس کا [illegible] آج [illegible] کر دیں۔ مگر ہم نہیں چاہتے کہ بھائی کے کان میں اس قسم کی کوئی بات بھی پہنچے"۔ اماں جی نے بیٹے کی اصل [illegible]

بھاوج کی نیک فطرت کا اندازہ لگانے والا [illegible] کیسے ہو سکتا ہے؟

"تم مجھے [illegible] کے کمرے کی چابی [illegible] اس سے پوچھوں تو کہ اس نے اس طرح کی بات کس دشمن کی شہ پر منہ سے نکالی"۔

"بیکار ہے اماں جی [illegible] ہم خود [illegible] لیں گے۔ بس ذرا بہروز بھائی ہاتھ لگ جائیں۔ ان کے علاوہ اصل کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اس کا یہاں موجود رہنا بہت ضروری ہے"۔ وہ بہت الجھے ہوئے تھے۔

[illegible] کا وقت ہو چکا تھا۔ اماں جی [illegible] کیلئے اٹھ گئی تھیں۔ انہوں نے رومال سے بیاری کا منہ صاف کیا۔

"جاؤ بیٹے! [illegible] سے باتیں کرو۔ اماں جی [illegible] [illegible] ہیں کیسا [illegible] گیا ہے"۔

انہوں نے بیاری کی پیشانی سے بال ہٹاتے ہوئے نہایت رحم سے کہا۔

"ادھر آؤ یار شیرو"۔ تیمور علی خان نے بیاری کو بلایا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان کے قریب چلا گیا۔

"کیسی عقل مندی ہے، [illegible] کیسی ہو جاتی ہیں، سر چڑھ جاتے ہیں؟"

"کاکا جان [illegible] ایسے بالکل صبح سلام کہتے ہیں۔" وہ [illegible]
اپنے اعصاب [illegible] ماحول میں مسکراہٹ [illegible] مگر وہ اپنے ہونٹوں پر آنے والی [illegible] مسکراہٹ روک نہیں سکے۔

"دیکھا۔۔۔ ماشاءاللہ کیسی پیاری باتیں کرتا ہے۔" اماں جی بھی مسکرا دیں۔

"کاکا جان۔"

"میری جان؟"

"امی ڈاکٹر کے پاس سے کب آئیں گی؟" اس کی آواز بھرا رہی تھی۔

"آ جائیں گی۔۔۔ پارٹنر۔۔۔ یہ اتنے سارے لوگ آپ کے پاس ہیں، آپ اکیلے تو نہیں ہیں" انہوں نے اسے [illegible]
پچکارا۔

"ہم آپ کو گھوڑے کی سیر کرائیں گے۔ آپ کو شیر دکھانے لے جائیں گے۔"

"کتنے؟ بہت سارے شیر؟" اس کے اندر ایک نیا جوش پیدا ہو گیا۔

"بہت سارے تو نہیں، ایک شیر، ایک شیرنی اور ان کے دو بچے۔"

"شیرنی بچوں کی امی ہوتی ہے؟" وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔

"[illegible] پارٹنر۔ [illegible]
ہمارے [illegible]" وہ پھر کسی خیال میں ڈوب گئے۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو تیمور؟ اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

اماں جی جاتے جاتے ٹھٹھکیں اور بہت فکرمندی سے گویا ہوئیں۔

تیمور علی خان بڑی بے بسی سے مسکرا کے رہ گئے۔ [illegible] اندر قدم رکھے تھے۔

وہ بالکل سادہ سوتی لباس میں تھی۔ اس کے بالوں میں [illegible] چمک رہا تھا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ [illegible]
بال کھلے ہوئے تھے۔ [illegible]
پاؤں میں [illegible]

"اماں جی! کہاں ہے وہ معصوم؟" اس کے انداز میں ایک بے تابی تھی۔

"کون بیٹی؟ [illegible]" اماں جی نے گھبرا کر [illegible] تھام لیا۔

"کہاں چھپا دیا ہے آپ لوگوں نے اسے۔ اگر نہیں تو پھر جان لیجئے کہ [illegible]" وہ بھری ہوئی
تھی۔

"[illegible]"

[illegible]

"آپ کو میری بات [illegible]
[illegible]
[illegible]
پاگل ہیں۔"

[illegible] اماں جی پر وحشت طاری ہو گئی۔

"اماں جی! وہ صرف [illegible] خوبصورت [illegible]"

[illegible] اماں جی کے شانے سے سر [illegible] کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"پاگل نہیں ہو۔ یہ کیسے وہم [illegible] بیٹی [illegible]
[illegible]"

اماں جی نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

"تیمور! آپ کیوں چپ ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]"

"آپ ہم میں سے کسی سے بھی [illegible]
پریشان ہو رہی ہیں۔"

تیمور علی خان نے بہت [illegible] سے صورتحال [illegible] کی کوشش کی۔

"نہیں نہیں، آپ [illegible] اماں جی [illegible]"

"بیٹی! مجھے سب پتہ ہے، یقین کرو بات وہ نہیں جو تم سمجھ رہی ہو۔"

"تو پھر بات کیا ہے؟" اس نے تیزی سے اماں جی کی بات کاٹ دی۔

اماں جی تیمور کی سمت ایک سوالیہ نگاہ ڈال کر خاموش ہو گئیں۔

"[illegible]
[illegible]"

"آپ لوگ چھپانے کی کوشش کریں [illegible]
[illegible]"

"نئی بات [illegible]"

"اماں جی نے اس کی پشت پر [illegible]"

[illegible]

"تیمور علی خان نجمہ ان پریشان ہاری کو دیکھنے لگے کر ان دونوں کی سمت بڑھے تھے۔

"ہاں کا بھائی اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم آپ کو ان سے ملوائیں گے۔ وہ ٹھیک ہیں۔ [illegible]"

نازمین نے بے یقینی کے انداز میں ان کی سمت دیکھا۔

"کہاں ہے؟" اس کی بے تابی قابل دید تھی۔

"بابا صاحب نے اسے حویلی سے دور ٹل کر دیا ہے۔ اب یہاں جلتی ہماری اور عزتیں آ گئی [illegible] انشاءاللہ ہم آپ کو ان سے ملوا دیں گے۔"

مگر بابا صاحب نے اسے بے دخل کس وجہ سے کیا ہے؟ امی جی سے ماں جو بھی کہہ رہی ہیں؟"

"ٹھیک ۔۔۔ بات بگھ دور ہے ۔۔۔ امی ابا ۔۔۔ پلیز آپ میری زبان کا اعتبار کریں۔"

"پلیز تیمور ۔۔۔ آپ مجھے بتا کیوں نہیں رہے کیا بات ہے ہوا کیا ہے پلیز۔"

اماں جی بابا اور تیمور کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ مگر تیمور کرن کو بہت محسوس ہو رہا تھا۔

وہ نگاہ چرا کر ایک طرف ہو گئے۔ دکھ سے اماں جی کا کلیجہ پھٹنے لگا۔ یہ کیسا وقت ہے۔ کیسی بات ہے [illegible] حال ہے اور وہ بدنصیب کتنے آرام سے کہہ گئی۔

"آپ مجھے ابھی اسی وقت اس سے ملوائیں۔" نازمین بچوں کی طرح مچل گئی۔

"ایزی ۔۔۔ بھابی ۔۔۔ ایزی پلیز۔ ہم کہہ رہے ہیں نا کہ ضرور ملوائیں گے۔ آپ کو ہماری زبان پر اعتبار کرنا چاہیے۔ بابا صاحب نے اس سے ملنے پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ وہ اس سے کچھ گھر والا چاہتے ہیں۔"

"دیکھئے ہاری بھی ہمارے پاس ہے۔ پلیز آپ آرام کریں۔" وہ اسے پرسکون کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"کیا اگر وہ چاہتے ہیں بابا صاحب آ جائیں تو جو ہم سوچ رہے ہیں۔" نازمین نے تڑپ کر ان کی طرف قدم بڑھائے۔

"ہرگز نہیں۔ جو آپ سوچ رہی ہیں وہ تو ہرگز بھی نہیں ہے۔ اماں جی آپ بھابی کو لے کر ان کے کمرے میں جائیں۔ آؤ ہاری ہم باہر چلتے ہیں۔"

انہوں نے سہمے ہوئے ہاری کی سمت ہاتھ بڑھایا تو وہ جلدی سے صوفے سے اتر گیا۔

تیمور علی خان اسے لے کر باہر نکل گئے۔ اور ان کے پیچھے اماں جی نازمین کو شانوں سے تھام کر چل پڑیں۔

"ماما سطرہ کے کمرے کی چابی آپ کے پاس ہے کھانا تو آپ ہی لے کر جاتی ہیں۔"

تیمور علی خان کچن کے دروازے میں کھڑے ماما سے مخاطب تھے۔

"جی خان ۔۔۔ آپ ٹھہریں میں ابھی لا کر دیتی ہوں۔" ماما [illegible] وہ باہر نکل گئی۔

تیمور علی خان راہداری میں پشت پر ہاتھ باندھ کر ٹہلنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ماما واپس آ گئی۔ [illegible] چابی ان کی [illegible]

[illegible] کی سمت بڑھ رہے تھے۔ وہ جانچ کرنے میں مصروف تھے جہاں [illegible]

تیمور علی خان [illegible] کے کمرے [illegible] ایک [illegible] کونے میں کھڑا [illegible]

[illegible] تمام [illegible] ایک [illegible]

[illegible] حویلی کے [illegible] تھی۔

[illegible] کھڑکی [illegible] کھلی ہوئی تھی [illegible]

تیمور علی خان نے تالا کھول کر دروازہ [illegible] میں کھڑی تھی۔

کی آواز پر چونک کر پلٹی تھی۔

سامنے تیمور علی خان کو دیکھ کر [illegible] اس نے بے ساختہ ان کے ہاتھوں کی سمت دیکھا [illegible]

[illegible] تیمور علی خان کی سمت دیکھا تھا۔

"دیکھو بی بی ۔۔۔ وہ کیا نام ہے تمہارا ۔۔۔ ہم تمہارے پاس [illegible]

"

"نہیں کریں مجھے خود ہم [illegible] کسی سے کوئی بات بھی نہیں کرنی۔ آپ کے پاس دولت اور خاندان کی طاقت ہے۔ آپ ابھی [illegible]

[illegible] وہ [illegible] کر رہی تھی [illegible]

"کیا چاہتی ہو تم؟" وہ بہت حیرت سے کام لے رہے تھے۔

"آپ کیوں نہیں چاہتے؟" وہ سراپا سوال تھی۔

"دیکھو ہمارے بھائی کی حالت بہت خراب ہے۔ انہوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے انہیں کس بات کی سزا دے رہی ہو تم ہم نے تمہاری خاطر ایک بہترین انسان سے [illegible]"

"ہاں بھی کریں خان اور آپ کی بہترین [illegible]

اگر وہ لڑکی سے نکاح کرتے ہوئے [illegible]

ہاں ہار گئی [illegible] کیا دل [illegible] آپ ہی کے پاس ہے؟"

"اگر وہ [illegible]

[illegible] بات ہے۔

"تمہیں آپ [illegible]

طاقتوں میں سے ایک ہے۔ [illegible] حسن سے بات نہیں بنتی سطرہ بیگم۔"

تیمور علی خان کے انداز میں واضح استہزا کی جھلک رہی تھی۔

"ہم پر [illegible] ظاہر کرنے کے [illegible] شروع سے ہی [illegible]

نے [illegible] بھائی کو [illegible] کی کوشش کر رہی ہو۔"

"سطرہ بیگم [illegible]

انتہا درجے کی تمہاری تصویر کے ساتھ کہ جہاں نظر آئے [illegible]
گئیں جرم کیا ہے اس نے جو [illegible] جرم ہے۔

"ہم اس وقت صرف تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تمہیں اور عبادل کے سامنے [illegible]
عاصم کرم نے محض اپنی تسکین کیلئے [illegible] صرف ہم نے انتقام لینے کی نیت ہے۔

"[illegible] اور انتقام بھی اس بات کا کہ تمہارے حسن کو [illegible]
تمہارا رشتہ کیوں چھوڑا۔ یہی بات ہے ناں؟"

"اگر کرم ایسا کرتو ہم تمہیں [illegible] ہیں کہ ہم تمہیں معاف کریں گے کوئی بھی تمہیں [illegible]"

"[illegible]"

"مہر [illegible] نقصان پورے [illegible] خان۔ [illegible] آپ کو دیکھتے ہی ایک [illegible]
[illegible] دل پر زور کیوں چلایا۔ اگر یہ اتنا آسان کام ہوتا تو آپ [illegible]
[illegible] نہیں کرتا۔"

وہ بہت زور سے [illegible] گی۔

"مطربہ! تمہیں [illegible] ہم اپنے بھائی کا گھر بچانے کیلئے یہاں [illegible] کرنے کو تیار ہیں [illegible]
[illegible] سے شادی کرلیں۔ [illegible]
[illegible]"

وہ بھی سے [illegible] تھے۔

"یہ صرف آپ کے نقصان پورے [illegible]" [illegible]

"ہم اپنا گھر [illegible] کرکے [illegible]"
ڈاکٹر [illegible] تھا۔

☆---☆---☆---☆---☆---☆

[illegible] نظروں سے اس کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مطربہ نے ان کی سمت ایک [illegible] ڈالی۔

(مجبوری میں شادی بھی کرلیتے تو [illegible] کی لڑکی کے ساتھ [illegible] اپنے نقصان کے [illegible]
[illegible] خان کی گولی [illegible])

[illegible]

[illegible]
[illegible]

"آپ جائیے [illegible] خان [illegible] اب مجھے کچھ نہیں کہنا۔" وہ [illegible] سے [illegible] کی جانب بڑھی۔

"[illegible]"

وہ شکست حال نظر آ رہے تھے۔

"میں کہیں کسی سے انتقام لے رہا ہوں" [illegible] خود سے ہی گویا ہوا۔

ایسا عظیم الشان سا جاگیردار ان کے سامنے [illegible]

"کیا تمہیں اپنے بھائی کو گھر چھوڑنے کیلئے [illegible] شادی کر لینا چاہیے؟" وہ اچانک [illegible]

تھے۔

سطر نے چونک کر بڑی حیرت سے گھوم کر ان کی سمت دیکھا تھا۔

گلے میں گلابوں کے ہار ڈالے [illegible] حسین شہزادہ سے محبت سے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

مگر ہاں وہ کوشش کے [illegible] ایک زندہ انسان [illegible]

سسام سے دور جھکی جا رہی [illegible] یہ جاگیردار ہیں [illegible] احسان کرتے ہیں [illegible]

نہیں ہیں [illegible] کوئی طلب نہیں [illegible] احسانات سے [illegible]

آرائش ہو [illegible] ہی حشمت ہیں۔

"آخر کار انجام یہ ہے کہ [illegible] کو گھلایا جائے گا۔ جب ہو سکے تو آپ [illegible]

ہیں؟" وہ صرف بات [illegible] پلٹ گئی۔

"یہ بہت [illegible] گئی ہے" انہوں نے اپنے [illegible] کی کوشش کی۔

"ہم تمہیں آسان موت [illegible] اگر نقصان ہوتا [illegible]

پاگل ہوں کو نقصان سے بچانے کیلئے اپنی حیثیت تک فراموش کر دی۔ مگر [illegible] دیکھو ابھی وقت ہے" وہ [illegible]

راستوں سے گزر رہے تھے۔

"کیا چاہتے ہیں آپ؟" وہ ان کی طرف سے پشت کئے کھڑی تھی۔

"بتاتے ہیں تمہیں کیا چاہتے ہیں ہم۔"

"مجھے اور کچھ نہیں کہنا [illegible] جو آپ نے سنا ہے" اس میں کسی طرح کی کوئی لچک نہیں [illegible]

تھی۔

"آزادی کے حساب [illegible] تمہاری [illegible] زندہ درگور [illegible]

بند کرنے [illegible] سوائے موت کی دعا [illegible]

تیمور علی خان [illegible]

محسوس ہوا [illegible] کشمکش میں [illegible]

محسوس ہو رہی تھیں۔

"اب بھی اس سے [illegible]" وہ خود سے ہی گویا ہوئے۔

[illegible]

[illegible]

تیمور علی خان [illegible] بابا صاحب کے کمرے کی طرف آ رہے تھے۔

[illegible]

"[illegible]" بابا صاحب کی آواز میں بھی حیرانی تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیمور علی خان نے چونک کر اپنے [illegible] کی سمت دیکھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] ہمارے لیے [illegible] اہم [illegible] ... مگر [illegible]
کر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ایئر ٹکٹ آپ فوری طور پر منگوا لیں [illegible] ہم نے اپنے [illegible]
بچانے کی کوشش کی ہے۔ اور وہاں ایک ہم علی [illegible] امانت ہے [illegible] اس کی [illegible]
اسی کے ساتھ رہتے ہیں۔ لیزا بھی انہی کے پاس ہے۔ جس ڈاکٹر نے اس کا علاج کیا ہے اس نے [illegible]
حاصل کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ اب لیزا خود بھی [illegible] کر سکتی ہے [illegible]
ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ ہمیں [illegible] یقین دلا رہے ہیں کہ حویلی میں اس کی جگہ [illegible] واپس آ جائیں گی [illegible]
ہم نے کوشش کی۔ مگر اماں کی [illegible] وہ بہت جلدی پریشان ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی صحت [illegible]
ہو جاتا ہے۔ آج سے پہلے ہم نے بھی فیصلہ کیا تھا کہ آپ کو سب کچھ بتا دیں گے پھر آپ خود ہی اماں جی کو ہینڈل کر لیں گے
ہم نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو سب کچھ بتا دیں گے۔ پھر آپ خود ہی اماں جی کو ہینڈل کر لیں گے۔ ہم ان سے یہ بات
بات کریں گے تو [illegible]۔ ہمیں پتا ہے ہمارے اس اقدام سے آپ کو صدمہ ضرور پہنچا ہو گا۔ مگر بابا صاحب [illegible] انسان
سب سے زیادہ [illegible] حفاظت ہوتی ہے۔ وہ انسان نے ایک عمر ساتھ گزاری ہوتی ہے [illegible] کرنے والوں کو کیا کہا جا
سکتا ہے؟"

تیمور علی خان نے اعتراف جرم کے ساتھ ساتھ اپنی صفائی کو بھی بیان [illegible] کیا۔

"ہوں" بابا صاحب نے ہنکارا بھر کر [illegible] گزارا۔

"صدمہ تو [illegible] واقعی ہوا ہے [illegible] بیٹا [illegible] گھر [illegible] بچے کی
جانے والے ماں باپ کے جو احساسات و جذبات ہوتے ہیں۔ وہ [illegible] باپ کو ہوتی ہے [illegible]
اور [illegible] انتظار کے بعد ماں باپ دو دن دیکھتے ہیں۔ اپنی زندگی ہی میں اس سے محروم ہو [illegible]
ہے۔ بیٹے زندگی میں؟"

"[illegible] ولایت میں بھی [illegible] کسی وجہ سے [illegible]
شاید [illegible] قبر میں لے جاتا [illegible] کیا کہیں [illegible]
[illegible] افسوس ہوتا ہے [illegible] حویلی میں [illegible]
ہیں کہ [illegible] اطلاع [illegible]
ہے۔"

تیمور علی خان کی [illegible] بات آ گئی [illegible] علی خان نے اپنے [illegible]
کی [illegible] کے [illegible] تھی۔
[illegible]
[illegible] ہوں۔

[illegible] سے لگے۔
"ہم [illegible]"
"[illegible]" بابا صاحب نے [illegible]
"[illegible]" [illegible] سے [illegible] گئے۔

"[illegible] کہانی [illegible]" [illegible] اماں جی کے [illegible] میں [illegible]
"ان میں کہانیاں نہیں سناتے [illegible] رات کو [illegible]" اماں جی نے [illegible] سے اس کی
پیشانی پر [illegible]۔
"[illegible] کہانی [illegible] اماں جی [illegible]"
[illegible] کے [illegible] کر رہی تھی۔ [illegible] کے [illegible] کر کے
[illegible] رہی تھیں۔
"اماں جی! آپ [illegible] آپ سے [illegible] اللہ سے دعا کر رہی ہوں۔ [illegible]
[illegible]" اماں جی کی آواز بھر آ گئی۔
اماں جی نے [illegible] خاموش رہیں۔
"[illegible] آپ [illegible]" [illegible] نے [illegible]
[illegible] مگر اماں جی [illegible] خاموش رہیں۔
"[illegible] ہے [illegible] آخر [illegible]" [illegible]
[illegible]
"[illegible] اللہ [illegible]"
"[illegible] اماں جی۔ [illegible]"
[illegible] رہی تھی۔
"اماں کے [illegible] اللہ تمہیں ہر طرح کی خوشیاں [illegible] آمین۔"
"[illegible] سے [illegible] ہیں۔"
[illegible] گئی۔
"[illegible] پریشان ہونے کی کیا بات ہے" [illegible]
"[illegible] اماں جی [illegible] ہو گئی تھی
[illegible] جاتی ہو [illegible] تھی [illegible]۔۔۔"
[illegible] گزرتے وقت کے ساتھ [illegible] تھی۔

دوسرے سے آگاہ ہوگئی پریشانی۔ جب تک وہ زندہ رہے بچے کو ماں باپ کے چہرے پر مسکراتی نظر [illegible]
اترتی۔ [illegible] ہونے سے پہلے ہی قبول کر لیا جاتا ہے۔ جب ہی تو [illegible] کے گھر میں [illegible]
بھولے بھولے بھالے سوالات [illegible] جن سے گزرے بغیر ان کی تشفی ادوری نہیں ہوتی۔

"نہیں۔ یہ کیا الٹی بولی بول رہے ہیں؟" اماں جی بھونچکی سی رہ گئیں۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جی۔ تو کیا آپ کو تو قسم اٹھا لوں۔"

اماں جی اپنی جگہ سے اٹھ کر نازنین کے قریب چلی آئیں۔

"تو پھر کیا بات ہے۔ کیا کوئی تجربہ میں محسوس کر سکتی ہوں جو بات بھی ہے وہ آپ کو بابا صاحب کو اور تیمور کو بتانے سے گریز کرتی ہیں۔" نازنین نے سر تھام لیا۔ "وہ کیا بات ہے جو آپ لوگ مجھ سے چھپا رہے ہیں۔"

ماں اس بحث میں کہیں بھول گئی۔ ایک لمحے کو ساس بہو کی طرف دیکھا۔ پھر وہ وہاں سے کھڑے ہو کے چلی گئی۔

وہ باورچی اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی کہ کب نازنین اپنا تھا ہوا سر آزاد کرے اور وہ پھر سے سوال شروع کرے۔

"اماں جی! چھوٹی دلہن آپ سے لڑائی کر رہی ہیں؟"

بڑی اماں جی کی پشت پر کھڑا ہوا تھا اور قدرے پریشان کن انداز میں دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ اماں جی نے اسے کھینچ کر اپنی گود میں بھر لیا۔

"ہاں ہاں ... تم ایسے بچے لڑائی تو دشمن لوگ کرتے ہیں۔ ہم تو بات کر رہے ہیں۔"

"چھوٹی دلہن کہہ رہی تھیں بابا اور خالہ راستہ بھول گئے ہیں؟ آپ نے انہیں ان میں کہانی سنائی تھی اماں جی؟"

وہ اتنی کم عمری کی معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔ ایک لمحے کو وہ سب دم بخود ہو گئیں۔

"ماشاء اللہ ... اللہ نظر سے بچائے کتنا ذہین ہے۔ ہر بات پر دھیان دیتا ہے۔" اماں جی نے اس کا ماتھا چوم لیا۔

خالہ سوا آنے منہ ڈھانک کر بے اختیار رونے لگیں۔

"اماں جی! مجھے معاف کر دیں۔ وہ غصے میں ہی نے کر ڈالی تھی۔"

"سوا آنے! انجیوں سے کیا گزری ہوگی۔ بیٹیوں کے ہاں بھی صرف بیٹیاں نہیں ہوتے۔ تم جو بھی بات کرو تو اللہ نے خونوں میں فرق کر رکھا ہے۔ وہ کون سا تیری اولاد ہے۔ جو تجھے کوئی کیسے گا کہ کیا ہے نہیں پالی اور وہ دکھی ہے وہ تو ہے کم عقل۔ اپنی کم عقلی کا احساس ہو تو خود ہی معافی مانگنے کی شرمندہ ہوگی۔"

"چاہے میں اتنے میں برباد ہو جاؤں۔" نازنین گلے سے لگ گئی۔

"اللہ نہ کرے۔ اللہ میرے بچے کو سلامت رکھے۔ اس سے تجھے قدم قدم خوشیاں ملیں۔ آمین۔ بڑی بات نہیں ایسی کہنے۔ تیرا دل بہت کمزور ہے۔"

انہوں نے نازنین کے ہاتھ تھام لیے۔

"اب تو آپ ہی کو بڑی گو جانا ہے۔ [illegible] آنکھیں نہ کریں ... [illegible]"

"بھابی بیگم! آپ [illegible] کی طرف سے ان کی ہیں آپ کی طرح مت سمجھنا ہیں۔" تیمور علی خان [illegible]
بالکل ہو گئے۔

"کوئی بات نہیں بیٹے۔ بیٹی ہے بیٹیوں۔ اس کو دل لگانے لگیں ہے۔ میں ان کی باتوں کو نہیں مانتی۔" اماں جی نے بے ساختہ دلی سے کہا۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟" انہوں نے تک سے تیمور علی خان کی طرف دیکھا۔

"جی۔ ہم کو جانا ہے۔ پہلے تو ہیں ہاں بھائی کے پاس ہوتا ہوں کل بھائی۔"

"اچھا۔" اماں جی کے چہرے سے خوشی چھلکنے لگی۔ "وہاں پہنچتے ہی فون کرنا ہے اور میری بات ضرور کرانا۔"

"جی ضرور ... انشاء اللہ ... بس ہم آپ کو ابھی اطلاع دیتے آئے تھے۔"

"ٹھیک ہے جاؤ۔ تیری خیر اور اللہ کی امان میں دیا۔"

"کا کا جان! بابا اور خالہ راستہ بھول گئے ہیں۔ اماں جی نے انہی دنوں میں کہانی سنائی تھی۔" بڑی اماں جی کی طرف سے بارش کی اپنی بھتیجی سے کہا۔

تیمور علی خان نے الجھی ہوئی نظروں سے ماں کی سمت دیکھا۔

"کا کا جان ... میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ بابا اور خالہ کا ہاتھ پکڑ کے لے آؤں گا۔ مجھے راستہ آتا ہے۔"

بڑی اماں جی کی گود سے نکل کر تیمور علی خان کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"ابھی ہم اسے لینے جا رہے ہیں۔ آپ یہاں دادی کے پاس رہو۔ ورنہ وہ رونے لگیں گی۔" انہوں نے اس کا ماتھا چوم لیا۔

"کا کا جان! وہاں آئس کریم کیوں نہیں کھاتے؟ آئس کریم تو اچھی ہوتی ہے۔" اس نے قدرے پریشانی سے پوچھا۔

"جب وہ آپ کی طرح بھاگنے لگیں گی تو آئس کریم بھی کھانے لگیں گی۔"

"کون بیگم (مرغی کی بچی) ابھی؟" وہ ان کی بات کاٹ کر بے تابی سے بولا۔

"اوہ ... تیمور ... پارٹنر ... ضرور کھائے گی۔"

"اچھا ہم چلتے ہیں۔ دیکھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ خالہ آپ سب کا خیال رکھیے گا۔" وہ خالہ سوا آنے سے مخاطب ہوئے۔

"بیٹے! اتنی تو بیچاری بھی ہے۔ آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہوں۔" وہ بازو سے ہونے لگے مخاطب ہو گئیں۔

"بیگم! مجھ سے کوئی بات نہیں۔ اچھا اماں جی۔ بھابی خدا حافظ۔"

"خدا حافظ کا کا جان!" بڑی ذرا بہ باری سے مخاطب ہوا۔

"خدا حافظ پارٹنر ... اماں جی کو پریشان بالکل نہ کیجیے گا۔" وہ باہر نکل گئے۔

"کا کا جان ... بیٹے کو پتا کہاں ہے؟"

اماں بی نے سکون کا سانس لیا مگر ذہن میں کچھ اسی طرح بے چینی سی رہی۔

"جب سے لڑکیاں (روشنی اور نسرین) گئی ہیں گھر بالکل ہی سونا سونا ہو گیا ہے"

اماں بی عالم جہاں سے مخاطب ہوئیں۔

"بابا صاحب نے بلوایا ہے آپ کو۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ شام کی چائے آپ ان کے کمرے میں ہی لیں گی۔"

عالم جہاں نے ان کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے اپنی سوچ سے باہر آ کر سانس کو پیغام دیا۔

اماں بی کا دھیان پوری طرح عصر کی طرف گیا۔

"کیا کچھ بول پڑیں اب زیادہ ہو؟ کیوں اسے کمرے میں بند کر رکھا ہے۔ کچھ تو پوچھ جانے گی وہ۔"

"اماں بی! کسی تھے کے ساتھ آج کی زرعی زمینات نہیں بہت بڑا آ گیا ہے؟ ہم کافی دیر سے … وہ عصر کی …

کر۔"

عالم جہاں کی آواز سے … واضح تھی۔

اماں بی سنتا … بچے کی طرح گھبرا کر چپ ہو گئیں۔

"اچھا میں عصر کی نماز پڑھ لوں۔ اپنے بابا صاحب کو کہو میں آ رہی ہوں ابھی۔"

وہ دھیمی آواز میں کہہ کر وضو کرنے چل پڑیں۔ عالم جہاں نے بابا صاحب کو … پیغام پہنچا چکی تھیں۔

اماں بی نے عصر کی نماز کے بعد معمول کے مطابق تسبیح پڑھی۔ اپنے کمرے سے … بابا صاحب کے کمرے میں آ گئیں۔

"آئیے بیگم کی اماں۔ بہت دیر لگا دی۔"

"نماز پڑھ رہی تھی۔" اماں بی نے سر پر دوپٹہ درست کرتے ہوئے نظریں جھکا کر جواب دیا۔

"آؤ بیٹھو۔ بہت سی باتیں جمع ہو گئی ہیں جو آپ سے کرنی ہیں۔"

بابا صاحب نے اپنے پہلو میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"اتنے دنوں میں کتنی باتیں جمع ہو گئیں" وہ … پوچھ رہی تھیں۔

"ایک تو آپ ساری عمر … ہی رہیں۔ آپ سے کوئی بات کرو تو ہر طرف سے انتظام کرنا پڑتا ہے" بابا صاحب نے آج … کہا تھا۔

اماں بی سہم کر رہ گئیں۔

"کوئی شکایت ہو گئی ہے؟" وہ سادگی سے پوچھ رہی تھیں۔

دلاور علی خان … ہنس … پھر … گئے۔

"… اماں … آپ … میں۔"

"یہاں ہر کسی کو کوئی نہ کوئی مسئلہ ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے۔ اور میں آج تک سمجھ نہیں پائی … ہے مگر دوسری الجھنیں … اوقات اس قدر … جاتی ہیں … احساس تک … ہے۔ … کا سارا … ہوا ہے۔"

"پوری طرح سے … خوشیاں … ان کے اپنے … آ جائیں … ہے۔"

"… سب … ہے … مسئلہ ہے … کوئی … نہیں ہے …

زندگی میں … مسائل تو چلتے رہیں گے … انسان کو ہمت سے کام لینا چاہیے۔"

"آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" اماں بی کا دل … گیا۔ بات سے پہلے ہی … محسوس کر رہی تھیں۔

"کچھ نہیں ہوا۔ فکر نہ کریں … آپ … دوسری بات ہے" دلاور علی خان نے کہا۔

اماں بی کے دل کو کچھ … ہوئی … کا انتظار کرنے لگیں۔

"ماشاءاللہ ہمارے چار بیٹے ہیں۔ تین بچوں کی آپ شادیاں کر چکی ہیں۔ اللہ نے بڑی عزت دی … کرنا چاہیے۔ اب اگر چھوٹا اپنی پسند سے … شادی کرنے … تو کیا حرج ہے … وقت اور زمانہ … والے بچوں کا بھی ہے۔ سب سے … کر … کسی … کے ارادے … آپ … بچوں کی زندگی … سے بڑی خوشی حاصل کر … بات خوشی کی ہونا چاہیے … بچوں کی خوشیاں تو ماں باپ کی … کی ہوتی ہیں۔"

"مجھے چاہیے … لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔ اگر آپ اس کی مرضی پر … میں بھی … ہوں۔"

"مگر … آنکھوں کی … سے کبھی … بات … کی۔ وہ … آنکھوں پر … کر رہی تھیں … اور … دلاور علی خان نے انہیں … سے تھام لیا۔

"… اپنا … میں … ہے … کو … ہے۔ وہ … آپ سے … بات کرے گی۔"

"آپ کو … یہاں لائے تھے … کیا … تھی … کس طرح … ہیں کہ … زبان … بھی … آپ کی … پٹھان … گئی … کر … ہے … گھر میں … پشتو بولی جاتی … آپ کا … زبان نہیں آتی تھی۔

… خاندان میں آپ کے علاوہ … نہیں تھی۔ مگر … کر سکتا ہے کہ آپ … میں …

… دلاور علی خان … کا … استعمال … بابا صاحب نے …

ساتھ پھرتی کو دی تھیں۔

"پھر آپ مجھے لندن بھجوا دیتے تیمور کے ساتھ۔ خود اپنا ساتھ جا دادوں گی۔ شاہ زریع کو دیکھ کر۔"

"اس آج کے بعد شاہ زریع کی کارکردگی کو اگر ان حقوق میں حویلی میں نہیں ہو تو ہم کرو اس لیے مجھے زینب کی ان کی بات۔" دلاور علی خان نے تفصیت سے کہا۔

"پھر انھیں اس کی ماں میں بھیج دوں گی۔"

ان کے منہ سے بلا ارادہ نکل گیا۔ خلاف توقع تجربہ عجیب طرح کی بے اختیاری تھی۔ وہ دلاور علی خان کو ہر بستر اور بیٹے کی حمایت میں وہاں سے ساتھ ہی کی بات بھری کی وجہ سے ان کے اوسان خطا نہیں ہوئے تھے۔ گر جانے کیوں وہ مکمل اور احساس کر رہی تھیں۔

"زینب کی ماں انہار سے بیٹے کو کر اس کی عادتوں سے ہو سکتا ہو گا۔ تب ہی تو اس نے ایسا اقدام اٹھایا ہے۔" انھوں نے سمجھایا۔

اماں بی سر جھکا کر کسی سوچ میں گم ہو گئیں۔

"آ... آپ نے اس طرح کی باتیں کبھی پسند نہیں کیں۔ یہ کیا ہو گیا... اب آپ کو پہلے مکمل بتیجہ ملی ہو گی تو آپ کو معاف کر دیں اور ہو گا۔ حالانکہ تیمور بے حساب سے تو آپ کو غصہ آنا چاہیے۔"

وہ چند لمحوں کے توقف کے بعد گویا ہوئی تھیں۔

دلاور علی خان جواب میں خاصی دیر خاموش رہے۔

"آپ ہماری شریک حیات اور شریک راز ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وقت آخر بھی ہمارا اسی طرح ساتھ ہو۔ آنکھوں کے سامنے ہو۔ ایک بات بتاتے ہیں آپ کو۔" وہ بہت گہری سوچ میں ڈوب کر مخاطب ہوئے تھے۔

"جب زینب بانو نے ہمارے سامنے زبان کھولی اور بعد میں تیمور نے اس پر الزام لگایا... ہمارے آپ کے سامنے تو ہمارے دل کو بہت افسوس ہوا گیا تھا۔

یہی خیال دل میں جم رہا تھا کہ تیمور سے غلطی ہو سکتی ہے۔ یہ مرد ذات کی کمزوری ہے۔ سامنے اس طرح کی عورت کم از کم نہیں کر سکتی... یقین جانو زینب کی ماں اس رات ہم ایک ہی کو کسی بھی نہیں ہے۔ اگر چہ ہم نے مصلحتاً خاموشی اختیار کی ہے کہ ہم تیمور کو مکمل بے قصور مان چکے ہیں۔ جو خطا ہے اسی لڑکی کی ہے۔

اس حقیقت کو ہم سے کے پیچھے بھی بہت سی حیثیتیں ہیں۔ تیمور ماشاء اللہ موجودہ لوگوں میں سب سے سمجھدار ہے۔ انگلستان میں رہتا ہے۔ بات کرنے کا ڈھنگ جانتا ہے۔ اس پر کسی کا دل آ جانا کوئی انہونی بات نہیں۔ لاکھوں لوگ زمانہ ہمیں پاگل ہوا کریں ہیں۔ غلطی ہو سکتی ہے۔"

"تو کیا اب آپ جتنی بھی ادن صاحب میں تجھ... گئی؟... ایک بھی... پر جس تعجب سے جا رہے ہیں۔" اماں بی ششدر رہ گئیں۔

دلاور علی خان جیسے صدمے والوں سے اٹھیں۔

... انگلستان کا ہو گیا ہے اسے تو وہ جگہ نہیں ... ہم نے زینب ہی کی ماں کے ساتھ تمہاری ...

"آپ کے بیٹے کا مکمل ہونے کو وہ بیان کیا ہے۔"

زینب عادت کو آ گئی۔

اب یہ شادی تو اب آپ حویلی کے پیچھے بہت ہی بیتا ہیں کے ساتھ والی ... انگلستان سے لائے ہیں۔

... بھی تو ہم زینب ہی کو وہاں بھیج دیتے ... اب بیٹے کو ...

کیوں کیا ... وہ بھی اچھا ہے آپ ... کے پیچھے ...

... ہم نے ... کر ... ہم نے ...

گیا ہو گا۔"

دلاور علی خان کی پیشانی کی شکنیں گہری ہو گئیں۔

اماں بی کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"خدا خیر کرے بیٹے کا معاملہ ہے۔" وہ بے اختیار اٹھ کر بولیں۔

"تیمور کو تو ہم نے یہ بات... بتا دیا کہ ہم چاہتے ہیں وہ وہاں اپنی ... کے ایک بنگلے میں ہے ... دلاور علی ... کرنے دیں ہیں۔ ہم نے

فون پر یہ ... کیا ... ہم نے ... ساری بات ... کے ساتھ ... دوں گی وہ بھی ٹھیک ہے۔"

"اب یہ ہمارا کام ہے ہم خود ہی کر لیں گے کیس بتا دو جو تم اس کے ساتھ تم نہیں

بیٹے ہم خود اس کی پرورش کریں گے۔ وہ ہمارا ... ہے ہم اپنی مرضی کی تعلیم ... میں ... رہیں گے

"دلاور علی خان نے بیوی کی بات کاٹ کر تسلیم کیا۔

"وہ ہے بہت پیار کرتے ہیں۔" وہ بے ساختہ بولیں۔

"ہم سب کچھ بھلا دیں گے آپ فکر نہ کریں۔"

"ہم مکمل ہے... معاملات کو ... معاف کر دیجئے گا۔" خلاف معمول انداز کی گفتگو سے معاف کی گئی۔

"زینب کی ماں انجام ... بات ہے۔ حقیقت کو سامنے آنے دو۔" وہ ... کل تو

وہ ... رہے تھے۔

"اس خیال سے کوئی زیادتی نہ ہو جائے۔ ہم بھی بال بچوں والے ہیں۔" انھوں نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہوں... فی الحال تو زیادتی ہمارے ساتھ ہو رہی ہے۔ ہمارے بیٹے اپنے ... کام ... کر رہے ہیں۔" دلاور علی خان نے گھمبیر انداز میں بیوی کی طرف دیکھا۔

"اللہ اطلاع فکر کرنے کی ضرورت نہیں ... تیمور نے اطمینان دلایا ہے کہ ... مسلمان ہو گئی ہے ماشاء اللہ ہم کو ... ہے۔"

"آپ ... اگر ... میں ... ہو گی؟" وہ ... بہت ... پوچھنے لگیں۔

مطرب کے لئے بیں اس جانب کی طرف بھی اشارہ کر دیا تو میں نے فون چھوڑ دیا [illegible]

اس رات تو اچھا خاصا یقین ہو چکا تھا جب آپ دونوں مطرب کو حویلی سے نکالنے کی بات کر رہے تھے۔ کیا بھی حویلی میں [illegible] مظلوم حقیقت ہے۔ یہ بات ہر ہی ادا سی ہے۔ آپ دونوں کی آنکھوں میں بھی تھی۔

مگر اس رات بھی میں نے خود کو سمجھایا کہ ابھی مجھے مزید تحقیق سے کام لینا چاہیے مگر آج جس طرح اس نے بات کی [illegible] بابا صاحب سے [illegible] ابھی بات سے ہر ادا کیا ہے کہ اب کیا ہونا چاہیے؟

کوئی لمحہ بے وقوف ہو کر خان اور علی خان کے سامنے بے دوبارہ بات کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔

گرہ یہ دل افسوس ہے۔ سایہ اڑی سوچنے کی بات ہے۔ چھوٹی سی عمر ہے۔ ان کے بیٹے سے تو اس نے یہ افتخار عزت اور زندگی کی لذت بھی۔ وہ بھی گئی کیوں کر رہی تھی؟ پھر آپ سے تو اس کی نہ ہی دوستی تھی۔ مگر بے وقوف انسان اسی نیٹورک ہوتا ہے مصلحتوں سے عاری ہوتا ہے۔

مجھے مصلحت میں سے وہ ہر بار خوار ہوا
بالشبہ وہ نرم دل تھی کہ کسی کے ساتھ کوئی خوفناک زیادتی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

ہارون تیب احمد!

میرا وسطی رات کا قانون دان حضرات کے ساتھ رہتا ہے۔ میں انصاف کے تقاضوں سے بے بہرہ نہیں ہوں مگر حویلی کی عظمت کے تحفظ کے لیے بیٹھ ہیں وہاں گواہیاں خرید لی جاتی ہیں گی۔ اس قسم کا انصاف ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا جس سے حویلی کی عظمت پر آنچ آتی ہو۔ میں جانتا ہوں بابا صاحب اپنے حسب نسب کی زیبائش میں کسی قسم کی کوئی برداشت نہیں کریں گے۔ وہ اپنی اولاد کو قربان کر دیں گے مگر آپ اولاد کی [illegible] کو مٹنے نہیں دیں گے۔

ان میں انتقام آتی قوت ہے کہ وہ تیمور کو اس راز داں سے ہٹا سکتے ہیں۔ اور آپ چھٹنے کو ایک پل جانے کیلئے اور آپ کو ایک جگہ جانوروں کی طرح باندھ رکھنے پر مجبور کریں گے۔ بلکہ ایسا کر کے وہ اس نیک گمری کی اذیت تک وہ گزر سکتا ہے۔ ایک پالیسی جو چاہے تو دن کو رات بنا دے۔ یہ عمر کا حافظ ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ میرا بیان تاکید ہے، اسی لحاظ سے گزارش کی ہے کہ ابھی مختصر روایات کے سبب کوئی مستقبل مل جائے اور آپ کیلئے مستقل نہ کریں۔ بابا صاحب کے دم ایک لحاظ ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے اور آپ بھی اسے جانتے ہیں۔ مگر اس مظلوم پر اتنا بھی (تو بچ) [illegible] کر کے بابا صاحب [illegible] کو حویلی چھوڑ جائے۔

آپ کا کوئٹ سے فارغ التحصیل ہیں۔ حویلی کا ماحول بھی آپ کیلئے [illegible] بھی سازگار۔ مگر میں نے کوشش کی تھی کہ آپ کو ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ مزاج کا حوالہ دے کر [illegible] ابھی ہو سکتا ہے کہ وہ بھی آپ کے ساتھ ہر [illegible] ہو مجھے آپ نے اپنے آئیڈیل سے بہت متاثر کیا ہے۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ ہم چاہوں بھائی ایک دوسرے سے کس قدر مختلف ہیں۔

ہارون تیب احمد! گیا آپ یقین کریں گی کہ آج میں بہت ہی [illegible] بالکل پرسکون محسوس کر رہا ہوں۔ جیسے ہر تنگ دھوپ میں چلنے والا سائے میں آ بیٹھا ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ مجھے آپ سے معذرت کرنا چاہیے یا آپ کو مبارکباد۔

[illegible] مجھے ان کی بیچ کیا ہوا [illegible] ہوں۔ اس لئے میں اسی بات کی وجہ سے تعلق کو [illegible]

اسی چاہیے کہ کیا بات پہلے بیان کرنے میں [illegible] سے مخاطب ہوا۔

بھی بس بیٹا کی جیب کو [illegible] کے کام سے مخاطب ہے۔

یہ ہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس حوالے میں مجھے نہیں سمجھیں گی۔ جب حویلی میں داخل ہوں گی مگر آپ کرنے کے تحفظ ہے تو اس کے لئے ان کی ان سے یہ ہوتی ہے [illegible]

ہارون علی خان

پھر خاموشی اسی طرح حویلی میں پائی جاتی تھی۔ میاں قلعے میں چھپ گئی تھی۔ بابا صاحب کو بھی [illegible]

پھر کوئی لوکی تھی۔ خاص کے ہاتھ میں تھا۔

بابا کی بھی کہ وہ اچانک نے پہنچ ہے اس پر کوئی نرالی کا کام کر رہی ہے۔ بابا علی خان کی بیوی میں مشغول رہا۔

"مبارک ہو بی بی۔ چھوٹی دلہن سمیر خان کی دلہن کو دیکھ کر بیوی سے آگئی ہیں۔ اس لئے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ بھی کمرے میں آ جائیں۔ ساری حویلی میں الجھن کی بنی ہے۔ خاص دلہن کی اگر دے دو تو بہت اچھا ہے۔ اس بار خان کا انتظار ہے۔"

بابا نے حویلی کی روشنی کے بجائے ہی سے بڑی [illegible] لئے وہ اپنی اٹھنے میں لگی۔

"اس کے کہہ دیں گی کہ اگر کوئی قسم کی کر گئی تو میں بچھی کو کسی کو کوئی احساس نہیں۔ اپنی اپنی جگہ ہے۔"

جواب میں پھر خاموشی تھی۔

"سمیر خان کی دلہن کی صحت پہلے سے بہت اچھی ہو گئی ہے۔ ماشاءاللہ۔ اب تو سب سے باتیں بھی کرنے لگی ہیں۔ پہلے تو بہت چپ چاپ رہتی تھیں۔"

اس مرتبہ بابا بھی۔ جواب میں کوئی رد عمل ہوا یا نہ ہوا۔ وجود میں کوئی حرکت تو ہوئی جو انسان عام حالات میں فطری طور پر کرتا ہے۔ بابا قریب چلی آئی۔ مگر خوف زدہ ہو کر زمین کو دیکھنے لگی تھی۔ زمین کے دونوں ہاتھ جن میں خط تھا۔ گود میں تھے۔ زرد اور خاموش وہ بیٹھی ہوئی تھی اور آنکھیں دل میں بہتے گرتے آنسو پر گری ہوئی تھیں۔

ایک لمحہ میں تو کسی لمحے کا گمان ہوتا تھا۔

"چھوٹی دلہن" ماما نے خوف اور تعجب سے اسے پکارا۔

اب وہ بولے سے باہر ہی بھاگ گئی۔ عالم اب سامنے سے آتی نظر آئیں۔ وہ دو بابا کی بے حواس انداز پر ٹھٹھک کر رک گئی تھیں۔

"کیا بات ہے ماما؟" وہ پریشان نظر آئیں۔ بابا علی خان کے اچانک چلے جانے سے ان میں بھی ایک وحشت کا سا رنگ آ گیا تھا۔

"کوئی بات ہے؟ چھوٹی دلہن نے نہیں انہیں کیا ہو گیا ہے؟ آپ چل کر دیکھیں۔"

ماما نے بے اختیار انداز میں عالم تاب کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔ عالم تاب ایک لمحہ ضائع کیے بغیر [illegible] چلی گئیں۔
نازمین ان کی نگاہ کے سامنے سوالی کی طرح نصب تھی۔
"ناز!" انھوں نے اسے شانوں سے تھام کر جھنجوڑا۔ وہ ڈھلک کر ان کی گود میں آ رہی۔ عالم تاب ایک چیخ کے ساتھ ساکت ہو گئیں۔

"ماما! اصیر سے کہو کہ گاڑی نکالے۔ اسے ہسپتال لے کر جانا ہے، جلدی کرو۔"
وہ گود میں گری نازمین کے ہاتھ پاؤں درست کرنے لگیں۔
ماما فوراً دوڑ گئی۔
چند لمحوں بعد ہی بڑے بابا (عالم تاب کے شوہر) اور اصیر علی خان اندر کمرے میں داخل ہوئے۔
"کیا ہوا بھابی بیگم؟" اصیر علی خان پریشانی سے پوچھ رہے تھے۔
"ہٹو ایک طرف" بڑے بابا کے اعصاب شاید سب سے زیادہ مضبوط تھے۔ انھوں نے نازمین کو بازوؤں میں اٹھایا۔
"آپ کوئی چادر لے کر گاڑی میں آ جائیں۔" انھوں نے باہر کی سمت بڑھتے ہوئے بیوی کو مخاطب کیا۔
قدموں کی دھمک سے راہداری اور پورچ گونج اٹھے۔ گاڑی کے دروازے کھٹاک کھٹاک کھلنے کی آوازیں بھی شامل تھیں۔ جو شور برپا ہوا تھا۔ عالم تاب پچھلی سیٹ پر بیٹھیں اور نازمین کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا تھا۔ اصیر علی خان عالم تاب کے شوہر بیٹھ گئے تھے۔ گاڑی ایک دھکے سے رکی پھر ایک شور کے ساتھ موڑ کاٹ کر دوڑ پڑی۔
اتنی دیر میں گھر کے بہت سے لوگ پورچ میں آ کھڑے ہوئے تھے۔ اور حیران پریشان دھول اڑاتی گاڑی کو منظر سے غائب ہوتا دیکھ رہے تھے۔
خط نازمین کے ہاتھوں میں ابھی تک بھینچا ہوا تھا۔ عجیب سے انداز میں۔ عالم تاب نے بہت رسانیت سے اسے ان کے ہاتھوں سے آزاد کیا اور تہہ کر کے اپنے گریبان میں رکھ لیا اور بہت افسردگی سے نازمین کا چہرہ دیکھتے ہوئے اس کے بالوں اور پیشانی پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔ گاڑی پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی۔

پورے گھر میں موت کا سا سکوت طاری تھا۔ امی جی اور بابا صاحب بھی ہسپتال گئے ہوئے تھے۔ رومی نے رو رو کر ایک الگ سنسنی پیدا کر رکھی تھی۔ ماما اسے گود میں لیے ٹہل ٹہل کر چپ کرا رہی تھی۔
عشاء کی اذانوں سے کچھ دیر پہلے حمزہ علی خان نے حویلی میں قدم رکھا تھا۔ سامنے ہی آنے والی ماما پر نظر پڑی۔
"السلام علیکم ماما جان۔"
"وعلیکم السلام بیٹا۔" انھوں نے رومی کی سمت اشارہ کر کے کچھ جتانا چاہا۔
"رو رہا ہے کیا؟" وہ افسردہ سے انداز میں گویا ہوئے۔
"بھابی کہاں ہیں؟" جانے کیوں ایک وسوسہ سا ان کے اندر دوڑ آیا تھا۔

"ہسپتال میں" ماما نے مختصر جواب دیا۔
"کیا ہوا؟" وہ بری طرح [illegible]
[illegible]

"ابھی آ جائیں گے [illegible] کیا ہوا بھابی کو؟" [illegible]
"انھیں شاید [illegible]"
پھر رو پڑی۔
"کیا ہوا تھا آپ کی بات سے؟"
وہ [illegible] کر چھت کی جانب [illegible]
واضح تھی۔
"پتہ نہیں بی بی میں تو رومی بی بی کو دیکھنے گئی تھی۔ چھوٹی بی بی [illegible] بیٹھی تھیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اصیر خان بھی ساتھ ہیں۔ [illegible]
"[illegible]"
ماما نے تفصیلی رپورٹ پیش کی۔
"[illegible]" ماما نے [illegible]
"ہوں۔" حمزہ علی خان نے [illegible]
"نازمین کو ہسپتال لے جانے کے بعد کوئی اور بھائی کے بیڈروم میں گیا تھا؟"
وہ کچھ سوچتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔
"بی بی جان (دادی بیگم) گئی تھیں۔" ماما نے [illegible] بتایا۔
"بی بی جان کیا ہسپتال گئی ہیں؟" حمزہ علی خان نے قدرے چونک کر پوچھا۔
"وہ گئی تھیں [illegible] کے ساتھ [illegible] ابھی تھوڑی دیر [illegible] واپس آئی ہیں۔"
"اصیر بھائی کہاں ہیں؟ آپ ابھی آئے ہیں کیا؟"
"[illegible] کمرے میں [illegible] بی بی جان کے پاس [illegible]" [illegible]
حمزہ [illegible] کی طرف بڑھے تھے۔
[illegible] بیگم کے کمرے کا دروازہ [illegible] ہوا تھا اور وہ جائے نماز پر [illegible] دعا مانگ رہی تھیں۔

پھر بھی انہوں نے احتیاطاً تک دی کہ وہ ان کے بھول کرنے کے کسی بھید میں موجود ہوں۔

رضیہ بیگم دروازہ ... ہاتھوں میں ... جا رہا ہے محسوس ہو رہا تھا ... دیکھ کر چونک پڑی تھیں۔

تیمور کو دیکھ کر ان کی نظریں جھک گئیں۔ بعض نظریں بڑا رعب رکھتی ہیں۔ بعض اوقات تو وہ مقابل کو [illegible]
سب کر لیتی ہیں۔

"ہم ادھر آ نکلے تھے" وہ ان کی آواز سن کر جلدی سے کسی نتیجے پر پہنچنا چاہتے تھے۔

"ہوں" وہ بس اتنا ہی کہہ کر رہ گئیں۔

"آپ اپنا کام پورا کر لیں، ہم چلتے ہیں" وہ بظاہر اطمینان سے گویا ہوئے۔

"کر لیا ہے میں نے اپنا کام ... بیٹھو ... ملاقات ہوئی دوست؟"

وہ جائے نماز کا کونہ موڑ کر ان کے قریب چلی آئیں۔

"ابھی آئے ہیں اب کیا ہوا ہے بی بی جان؟" انہوں نے آدھے سوال کا جواب دے کر اپنی طرف سے سوال کر دیا۔

"بس اب تو کھیل ختم ہو گیا۔ اب تو بس آغاز ہوں گے ... فی الحال تو وہ رنگ پریشان نظر آتی ہے۔"

وہ بھائی کے پہلو میں بیٹھ کر نہایت دل گرفتہ انداز میں گویا ہوئیں۔

"کیا مطلب؟ آغاز بھائی؟" ایک خوفناک خیال سے ان کی جڑیں تک ہل گئیں۔

"فی الحال تو موت سے لڑ رہی ہے" وہ دکھ سے بولیں۔

"پھر آپ کی بات کا کیا مطلب لینا چاہیے؟" وہ بے قراری سے پوچھ رہے تھے۔

رضیہ بیگم نے پہلے خود پر قابو پایا۔ ایک خیال جو ان کی ... اچانک آ گیا تھا جو سراسر چھٹی حس کے تحت تھا۔

"بابا صاحب تو نہیں آئے ہیں ابھی؟" یہ سوال اسی خیال کے تحت تھا۔

"شاید نہیں" تیمور نے جلدی سے کہا جیسے کچھ ... ہوں پھر وہ اپنی بات کو اصل بات بتائیں۔

"ہوں۔ میرا خیال ہے بات ختم ہونے سے پہلے ... کو ہوش آ جائے گا۔"

"آپ ہماری بات کا جواب دیجئے ... [illegible]

ہمیں پتا چلا ہے جب ان کی یہ حالت ہوئی تو وہ ... اوقات سے ... ہسپتال جانے کے بعد ... آپ ان کے کمرے میں گئی تھیں۔ کیسے تھے؟ وہ ... آپ نے ... ہوں گے ... [illegible]

تلخی اور خودی لیے ہیں ان سے مخاطب تھے۔

رضیہ بیگم بری طرح گھبرا رہی تھیں۔ انہوں نے اپنے دادا کے ... وجیہہ بھائی کو کبھی ... سے ربط رکھا۔ ان کی جان تو اسی دن ... جب ان کی ماں نے ... کی حیثیت سے انہیں شریک ... تھا۔

"یہ کبھی نہیں ... ادھر ادھر ... بابا صاحب ... تھے" وہ نظریں چرا کر ... آواز میں گویا ہوئیں۔

"نہیں ... معاف ... بیگم ... آپ کی ... [illegible]

... وہ ... انداز میں گویا ہوئے۔

"ان کی ... [illegible]

تھیں۔

تیمور علی خان کی ساری اعصابی قوت ... انہوں نے ... [illegible]

"آپ انہیں ... ہم اطمینان سے ... "

"کچھ بھی نہیں ہے ... حالت بہت ... پریشان ہے" ... [illegible]

"آپ ایسا کیوں کر رہی ہیں بی بی جان ... کیسے برداشت کر سکتی ہیں ... [illegible]

"اب کوئی بات ... تو کیا ... "

"بی بی جان ... [illegible]

آپ کے سامنے ... حقیقت چھپا رہی ہیں ... [illegible]

انہوں نے ... طرف کی جیب ... [illegible]

رضیہ بیگم ... [illegible]

... بھی ... [illegible]

"تیمور ... [illegible]

والی ہوں گی۔

عطیہ کے کمرے کا دروازہ ... تیمور علی خان نے ... ایک فائر ... [illegible]

... دروازہ کھولا ... رضیہ بیگم بھی ان کے قریب آ چکی تھیں۔

عطیہ پہلے فائر پر تو بچ گئی تھی ... [illegible]

... [illegible]

تیمور کے ... [illegible]

"تیمور ..." رضیہ بیگم کے حلق سے ایک چیخ ابھری اس چیخ میں عطیہ کی چیخ بھی شامل ہو گئی ... [illegible]

پھٹ جائے اس کی ...

رضیہ بیگم نے تیمور کو دونوں بازوؤں میں دبوچ لیا۔

"... [illegible]

وہ پوری قوت سے انہیں دور اور دھکا دے کر عطر بیگم کو بھاگنے کا موقع دے رہی تھیں۔

''چھوڑ دے پاپی جان آپ ایں''۔

ان کے پستول سے ایک شعلہ اور لپکا۔ مگر رانی بیگم کی [illegible] کی وجہ سے نشانہ خطا ہو گیا۔ عطر [illegible] اور خون اہل کر بہہ رہا تھا۔ خوف سے وہ سفید پڑ چکی تھی۔

''خان ——— مجھے ایک موقع دیں، میں ——— آپ''۔

''شٹ اپ'' ایک فائر اور ہوا۔ عطر نے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی۔ گولی اس کی ران میں گھس گئی تھی۔ اس نے ہولناک چیخ ماری تھی۔ رانی بیگم نے اپنی پوری قوت صرف کر کے تیمور علی خان کو دھکا دیا۔ ان کے اندازے کے مطابق اس وقت پستول میں ایک گولی بچی ہوئی تھی۔ وہ چاہ رہی تھیں یہ گولی کسی طرح ضائع ہو جائے [illegible] آتشی اسلحے کے استعمال کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ مگر اس وقت ان کو [illegible] کے علاوہ اپنے [illegible] پر بھی تھا۔ انہوں نے تیمور کے ہاتھ پر دباؤ ڈال کر گولی دیوار پر ضائع کروا دی۔ یہ تو وہ جان چکی تھیں کہ تیمور کو ان کے ارادے سے باز رکھنا مشکل ہے۔

دوسرے ہی پل تیمور اس طرح گھبرائے تھے کہ عطر بھاگ کر گرتے پڑتے باہر بھی نکل چکی تھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رانی بیگم کی بھیگی آنکھوں کی وجہ سے تیمور علی خان جیسا [illegible] انسان [illegible] نہیں رہ سکتا تھا۔

عطر [illegible] انداز میں ایک طرف لڑھک گئی تھی اور تیمور علی خان کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔ انہوں نے [illegible] لوہے پاس ہی [illegible] ان سے [illegible] کر لپٹ گئی تھی۔ اب رانی بیگم اور ماما دونوں انہیں دروازے سے باہر لے جانے کی جدوجہد کر رہی تھیں۔ ان کی مزاحمت سے تیمور علی خان زخمی شیر بنے ہوئے تھے۔

[illegible]

وہ تیمور علی خان کے پیچھے سے لگ کر بری طرح رو پڑی تھیں۔

تیمور علی خان نے [illegible]

[illegible]

ولاور علی خان نے [illegible]

"منیر صاحب [illegible] آپ ابھی تک [illegible]"

"جی خان [illegible]"

"ٹھیک ہے [illegible]"

"اپنے کمرے میں ہے وہ [illegible]"

ڈاکٹر [illegible]

ایک لمحے کو تو خان ولاور علی خان سوچ میں پڑ گئے۔ [illegible]

"بہتر ہے کہ اسے مرنے دیا جائے۔ [illegible]"

[illegible]

"کیا سوچنے لگے خان صاحب؟ [illegible]"

ڈاکٹر انہیں سوچ میں [illegible]

"[illegible]"

وہ چھڑی اٹھاتے ہوئے [illegible]

[illegible]

تیمور علی خان [illegible]

[illegible]

"کیسی طبیعت ہے اماں بی کی لاڈو کی؟"

"اچھی ہے، ٹھیک ہے۔ ہوش میں ہے۔" [illegible]

تیمور علی خان [illegible]

"بچے! کہاں جا رہے ہو۔ بہت رات ہو گئی ہے [illegible]"

وہ پلٹ کر تیمور علی خان سے مخاطب ہوئی۔

"[illegible]"

وہ بہت کمزوری محسوس ہونے لگی تھیں۔

"تمہارے دادا صاحب آ گئے کیا؟ [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"آپ"

[illegible]

"کیسی ہیں بھابی آپ؟"

[illegible]

خاموشی چھائی رہی۔

[illegible]

[illegible]

"بھابی"

[illegible]

اماں جی کلیجہ تھامے بیٹھی تھیں۔ انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ اب سب ختم ہو گیا ہے اور انہیں کچھ ہونے والا ہے۔

وہ بار بار بے ہوش [illegible] آ گئی تھی۔ ان کی ایسی حالت میں انہیں سنبھالنے والے [illegible] نے ان کی اطلاع کر دی تھی۔ انہوں نے رضیہ بیگم کو بلا بھیجا تھا۔ ان کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی۔

رضیہ بیگم تھکے تھکے قدموں سے ماں کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

''آپ نے بلایا اماں جی؟'' وہ ماں کے قریب بستر پر بیٹھ گئیں۔

''ہاں۔ تم لوگ کیا ہمیں بچہ سمجھتے ہو جو اتنی اہم باتیں چھپاتے ہو۔'' وہ ناراضگی سے گویا ہوئیں۔

''ایسی تو کوئی بات نہیں اماں جی! آپ تو پہلے ہی پریشان تھیں۔ سو چاہا کہ آپ کو پریشان نہ کریں۔'' انہوں نے وضاحت کی۔

''تمہیں میری قسم۔ سچ بتاؤ وہ زندہ ہے [illegible] تو نہیں ہو گیا میرے بیٹے سے؟'' وہ بے قراری سے پوچھ رہی تھیں۔

''اللہ نہ کرے اماں جی۔ وہ تو شکر ہے [illegible] میں ہو گئی تھی۔ [illegible] خون [illegible] تو ہوش ہی نہیں آ رہا تھا۔''

وہ [illegible] بولیں۔

''تو اسے تم نے بتا دیا تھا کہ؟'' ان کی آواز بھرا گئی۔

''میں کیسے بتا سکتی تھی۔ باہر ماما جی سے سوال جواب ہو رہے تھے ان سے اس نے کہا [illegible] پہلے مجھے پاس بلا رہا پھر۔'' وہ بولتے بولتے رک گئیں۔

''پھر کیا؟'' اماں جی نے بے تابی سے پوچھا۔

''پھر کیا اماں جی۔ آ گئے آپ کو پتا چل ہی گیا ہے۔'' رضیہ بیگم [illegible] سے چور چور تھیں۔

''بچ تو جائے گی نا وہ۔ کوئی کہاں گئی۔'' وہ [illegible] لگیں۔

''بس۔ اللہ نے کرم کیا۔ [illegible] ایک [illegible] ہو جاتی تو [illegible] نکلنے والا ہے۔'' رضیہ بیگم نے دھیمی آواز میں بتایا۔

''[illegible] کسی کا خون [illegible]'' اماں جی نے [illegible] کہا۔

''[illegible] اس طرف آگ لگا دی ہے۔ [illegible] تب تک سکون کی سانس نہیں لیں گے [illegible] ٹکڑے ٹکڑے [illegible] اللہ نے میرے [illegible] خون نہیں لگایا۔''

''یوں بدلہ [illegible] انجام [illegible] زبان [illegible] بدی کا [illegible] انجام ہوتا ہے۔ قدرت کا اصول ہے۔''

اماں جی اپنی فطرت سے مجبور تھیں دل ہی دل میں [illegible] لگیں۔

[illegible]

''[illegible] فطرت کا اصول ہے [illegible]''

[illegible]

رضیہ بیگم [illegible] آنسو [illegible]

''[illegible]'' [illegible]

[illegible] ان کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔ [illegible] دونوں طرف [illegible]

[illegible] کوئی بات [illegible]

''[illegible] اماں جی؟'' [illegible] نکل گئیں۔ ''اماں جی میرے [illegible]'' [illegible]

رو رہی تھیں۔ آنسو پونچھنے والا کوئی نہ تھا۔

''[illegible] اللہ میرے کس گناہ کی سزا ہے۔'' اماں جی سسکیاں بھرنے لگیں۔

ماما کسی کام سے کمرے میں آئی اور [illegible] کے کمرے کا دروازہ [illegible]

[illegible] اماں جی کے کمرے میں [illegible] ان کے پیچھے [illegible] کمرے میں [illegible]

[illegible] ان کے [illegible] ساتھ [illegible] ہو رہی تھیں۔

''[illegible] چپ ہو جائیے۔ دیکھئے اماں جی کی حالت خراب ہو جائے گی۔'' انہوں نے [illegible] کہا۔

''[illegible]'' رضیہ بیگم [illegible]

''[illegible] کسی طرح [illegible]'' [illegible] بیٹھ گئے۔

''[illegible] بیٹی جانے اللہ نہیں [illegible]''

وہ [illegible] کے [illegible] پیشانی [illegible] لگیں۔

''[illegible] سوالی [illegible] ساتھ۔''

''[illegible] اماں جی کی طرف دیکھتے [illegible]''

[illegible]

[illegible] خان نے [illegible] سمجھایا۔

''[illegible] تو [illegible] سو قربانی کا جذبہ [illegible] برداشت کر لیتا۔ [illegible] اپنے بچوں کی خاطر [illegible] اٹھایا۔ اسے [illegible] ماں کا بھی [illegible]'' وہ [illegible]

بصیر علی خان کی قوت گویائی جیسے سلب ہو گئی... وہ [illegible] دیکھتے رہ گئے۔

"ساری جاگیر اس کو دے کر بھی نقصان پورے نہیں ہو سکتے... ذرا سوچو بصیر۔"

"تم [illegible] بڑی امیر [illegible] میری خاطر [illegible]"

نے بڑی ہمت سے اپنے آنسو روکے۔

"دیکھو تیمور آج آ [illegible] خود کو سنبھالو [illegible] اسی حال میں گھر آئے [illegible]

ملیں... ملازمہ کو [illegible] اماں صاحب [illegible] پتہ نہیں کس پریشانی میں ہوں گے [illegible]"

اماں بی کی ہمت کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔ جس کی امید کسی کو بھی نہیں ہو سکتی تھی۔

"بصیر اب تم تیمور کا راستہ دیکھو۔ بھائی کو سنبھالو [illegible] بڑی کڑی آزمائش ہے اس پر۔"

"ٹھیک ہیں اماں بی! آپ فکر نہ کریں۔ ادھر [illegible] آپ آرام [illegible] اماں بی جان آپ بھی آرام کر لیجئے۔"

بصیر علی خان نے انہیں سہارا دے کر اٹھایا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔

اماں بی اپنی نماز کی چوکی کی طرف بڑھ گئیں۔ ان کی چال سے لگتا تھا جیسے وہ گھسٹ رہی ہوں۔

بصیر علی خان بھی اپنے چہرے کے [illegible] کمرے سے باہر نکل گئے۔

وہ رات بے حد طویل تھی۔ اماں بی بھی [illegible] انہوں نے [illegible] اجازت دی۔ وہ وضو کر کے جائے نماز پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر [illegible] قدموں کی چاپ [illegible] وہ خود ہی [illegible]

"امی... کیا بات ہے؟ آگئے میرے لال؟"

"جی ہم ہیں اماں بی..." تیمور علی خان کی آواز [illegible]

ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اماں بی [illegible] تسبیح پڑھنے میں مصروف ہو گئیں۔

وہ بڑھ کر [illegible] چوکی کے پاس [illegible] بیٹھ گئے۔

"ایک تو آپ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے [illegible]"

[illegible]

"ساری جاگیر [illegible]"

[illegible]

اماں بی [illegible]

"اچھا ہوا [illegible]"

[illegible] انہوں نے [illegible]

"[illegible] گولی چلانے [illegible]"

"آپ کو کیا معلوم بصیر [illegible]"

[illegible]

ان کی آواز آنسوؤں میں بھیگ گئی۔

"اماں بی! ہم [illegible]"

"بیٹے [illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible] اماں بی [illegible]"

[illegible]

"[illegible] تمہارے بابا صاحب آ گئے اب تو بہت رونق ہو گی [illegible] جانے کن ماحول میں [illegible]

ہو گئیں۔

"چلو ہم [illegible] کس احساس کے تحت ان کی طرف [illegible] آپ کے پاس [illegible]

طبیعت ٹھیک تھی [illegible] اداس ہیں؟"

"ہاں۔ میں ٹھیک ہوں تم اپنے باپ کی فکر کرو جا کے" [illegible]

حویلی میں اگر کوئی مہمان آ جاتا [illegible]

[illegible] پھولوں کے تختے، [illegible] سایہ دار درخت [illegible]

ہوئے جیسے ابھی [illegible] ہال [illegible] دروازے [illegible]

ہوتے تھے۔ [illegible] پر لٹکتے [illegible] شام [illegible]

خوبصورت اور مرغوب طلسمہ [illegible] آتے۔

ان کے باوجود اتنی گہری خاموشی اور ویرانی [illegible] دل [illegible]

مستقل طور پر حویلی آ گئی تھیں۔ ان کے شوہر [illegible]

گود میں تھی) کے ساتھ وہیں آ گئی تھیں۔ [illegible]

جانے کے بعد خاص طور پر [illegible]

گھروں میں انہوں نے حویلی میں قدم رکھا ہے۔

ہر طرف [illegible] کا عالم [illegible]

جیسے کوئی قدم [illegible] کھانے کے وقت [illegible]

ہوتا تھا۔ بچوں کے گھروں میں [illegible] رہ جاتی تھی۔

[illegible] کے بارے میں خان [illegible] علی خان [illegible] کمرے میں [illegible]

ہر کوئی اس کے پاس جاتے ہوئے [illegible]

تیمور علی خان [illegible]

اجازت [illegible]

[illegible] علی خان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تھی [illegible] خاموش [illegible]

تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مہمانوں کی آمد [illegible]

[illegible] حویلی [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] تیمور علی خان [illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]" تیمور علی خان [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible] علی خان [illegible]

[illegible]

[illegible] حویلی [illegible]

[illegible]

اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ ہمارے وارث کی ماں باہر کے کسی آدمی کے ساتھ دوسرا نکاح کرے۔ [illegible]

کچھ دروغ ہیں اس بات کا بہت خطرہ ہے کہ وہ [illegible] کے وارث سے [illegible] بچے کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ مگر

ہم اپنے بچے کو حویلی سے باہر نہیں جانے دیں گے۔

"ہم اپنے خون کو دور نہیں ہونے دیں گے۔"

وہ اتنا کہہ کر پھر خاموش ہو گئے اور سوچ میں پڑ گئے۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ بچوں کے [illegible] اس کا ساتھ دیجئے۔ [illegible]

ہیں۔ بڑے آغا صاحب مشورہ دے سکتے ہیں آپ کو۔"

تیمور علی خان گم سے ہو گئے۔

"پہلے پیچھے ہٹ جانے کا وقت نہیں ہے تیمور۔ حقیقت کا سامنا اور مقابلہ کرنے کا وقت ہے۔"

"آپ کے خیال میں ہم کیا رول ادا کر سکتے ہیں؟" وہ بے بسی سے پوچھ رہے تھے۔

پھر ایک بے بسی کی خاموشی دونوں کے درمیان حائل ہو گئی۔

"ہمارے ہاں بیٹے۔ بزرگوں کی [illegible] ہو تو بہت آسانی سے [illegible]

سکتا ہے۔"

بہت مشکل بات تھی بہت مشکل سے کہی گئی۔

تیمور علی خان نے یہ تو [illegible] کر باپ کی سمت دیکھا۔ جیسے انہیں [illegible]

گی۔

"ہم نے بہت سوچا ہے تیمور۔ بڑی راتیں جاگ کر سوچا ہے [illegible] بچے کے ساتھ زیادتی کی حد ہو گی [illegible]

کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔"

"مجھے بابا صاحب ضرور [illegible] دیجئے۔ مگر ہم بھی اتنے ہی بے قصور ہیں [illegible] آپ [illegible]

ساتھ زیادتی نہ کیجئے۔"

وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹے بات سمجھنے کی کوشش کرو۔" خان صاحب نے بڑی نرمی سے کہا۔

"بابا صاحب [illegible] ہم بھی بابا اور بھائی کی طرح [illegible] بابا صاحب [illegible]

گھر میں آپ شریک [illegible] آپ سے [illegible]

ہے اور آپ [illegible] مفادات سے [illegible]

[illegible]

کی توقع آپ ہم سے اس طرح کی کوئی بات کی [illegible] کریں گے۔"

"بیٹھ جاؤ تیمور۔" [illegible]

تیمور علی خان نے [illegible]

"تم اپنی عمر کے حساب سے ٹھیک ہو مگر ہماری بات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی زیادتی ہوتی ہے۔

ہماری طرف دیکھو تیمور [illegible]

"اس کے باوجود آپ اس کی جان [illegible]

جائے۔"

"ہم نے جو کہا تھا [illegible]

[illegible] ہو گی۔ تم جا سکتے ہو۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کے شعور ... یہاں تک نہیں ... اپنی عزت نفس کی حفاظت کے معاملے میں تمام [illegible]
حساس ہے۔ انسان عورت سے زیادہ کسی کو نہیں جانتا۔ اس لیے اپنی عزت نفس کا معاملہ اس سے بہتر کوئی [illegible]
سے ڈر سکتا ہے۔

اس حقیقت کا ثبوت [illegible] آج بھی [illegible]
نگرانی [illegible]
[illegible] حالت سے بچانے کے لیے اقدام کیوں کیے جاتے ہیں؟

تربیت یہی کہ [illegible] نگرانی [illegible] تربیت ہے کہ اپنی نگرانی انسان خود کرے۔

ابھی ہم نے اپنی عورت [illegible] اس لیے جب چاہیں اسے [illegible] دیتے ہیں۔ اس کا حوصلہ توڑ دیتے
ہیں۔ اس کا اعتماد چھین لیتے ہیں۔

دوسروں کی دیکھا دیکھی ہم اپنی عورت کو [illegible] رہے ہیں۔ [illegible] کی اجازت دے رہے ہیں۔ اس کی [illegible]
ہوتے دیکھتے ہیں۔ اور اپنے شعور کی [illegible]

جب عورت پر اس طرح کی [illegible] ہوتی ہے۔ ہم پہلی فرصت میں بندش کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ [illegible]
تک اس حقیقت کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ [illegible] اس کائنات کا [illegible] شعور [illegible] ہے۔

یہ دوغلی زندگی کا عذاب ہے [illegible]
جب تک ادھر کے مرد یہ امر تسلیم نہیں کر لیتے کہ [illegible] شعور [illegible] عورت [illegible] ہوتی ہے۔

یہ [illegible] عذاب ہے [illegible] وہ [illegible] کرتے کرتے اپنے گھر میں [illegible] گئے تھے۔

[illegible] حقیقت اپنی جگہ [illegible] صاحب نے انہیں [illegible] راستہ دکھایا تھا۔ [illegible]
سے کہہ گئے تھے [illegible] کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا [illegible] اور پر سکون ہو جاتا ہے [illegible]
دل اور [illegible] کی حالت سے [illegible] گھر میں [illegible] کے بعد
یہاں آئے کیوں؟

[illegible]

[illegible]

"تو یہ [illegible] رسوائی ہی رسوائی ہے۔ اس سے تو بہتر ہے کہ اسی رسوائی کو برداشت کر لیں۔"

اماں جی نے [illegible] ہاتھ رکھ کر [illegible] تھا۔

"[illegible] ابھی [illegible] ہے۔ [illegible] اگر وہ یہاں سے چلی
جاتی [illegible] کا نکاح [illegible]

جاتی ہے [illegible]
[illegible] اماں جی [illegible]

"[illegible] اس مشکل کو سمجھیں۔"

"[illegible]"

اماں جی کی آواز [illegible] رہی تھی۔

"اب [illegible] کر رہے ہیں۔"

"[illegible] صاحب [illegible]"

"آپ صورت حال سمجھنے کی کوشش کریں [illegible] بہت مشکل بات ہے۔"

"[illegible] خان صاحب [illegible]"

مشکل میں [illegible]

"پھر [illegible] حوصلہ [illegible]"

"نکاح کے بعد ہم اسے [illegible] بھیج دیں گے [illegible]"

[illegible]

"میں [illegible] اپنی بیٹی [illegible] آنکھوں کے سامنے [illegible]"

[illegible]

اماں جی کی آواز [illegible] آنسو [illegible]

"[illegible]"

"اگر آپ [illegible]"

انھوں نے [illegible]

"[illegible] ان کی آنکھیں [illegible]"

"ہم [illegible]"

خان ولا اور علی خان اب حریم شاہ سے کلام کر رہے تھے اور اپنی [illegible] پر واپس آ گئے۔ [illegible] رہ گئیں۔

"اس حادثے سے پہلے تک کی ساری زندگی عظمت تھی اور عظمت ہی تھی کیونکہ حادثہ ہوا [illegible] مکافات کی تکمیل کرا رہے ہیں۔"

خان ولا اور علی خان اس وقت پوری طرح حال میں آ گئے تھے۔ اماں جی کھڑی ہو گئیں۔

"ٹھیک ہے بیٹے۔ میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں۔"

"پہلے اونچ نیچ اور عظمت [illegible] مانے تو صرف ہمارا [illegible] جس کو ہمارے فیصلے سے اختلاف [illegible] اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔"

گنجائش رکھ کر بات کیجئے خان صاحب۔" اماں جی لرز کر بولیں۔

"ختم ہو گئی گنجائش۔ الفتنة اشد من القتل (فتنہ قتل سے بڑا جرم ہے) یہ اللہ کا فرمان ہے۔ [illegible] رہے ہیں۔ حادثہ [illegible] بڑے حوصلے سے بڑے فیصلے کرتے ہیں یہ گل کے بچوں کی بات نہیں اب آپ [illegible] کیا ہے ویسے کرو۔"

دونوں نے [illegible] کر کوئی نمبر ملانے لگے۔

اماں جی اچھل پڑیں۔ قدم [illegible] کے اور ہے تھے۔

[illegible] بیگم کی [illegible] نہیں پڑی تھی [illegible] کے پاس جانے کی [illegible] بھی تھیں اور [illegible] تھیں کہ [illegible] طرف [illegible] ڈال دیا جائے۔ اور [illegible]

ابھی عالم آراء بھی کمرے میں آ گئیں۔

ناز روشانے [illegible] کی [illegible] سر میں [illegible] ہوئی۔

اس نے دروازے کھلنے کی آواز پر گردن موڑ کر دیکھا تھا مگر بولی کچھ نہیں۔ عالم آراء چپ چاپ اس کے [illegible] بیٹھ گئیں۔

"آپ کو بھی بلوا لیتی [illegible] بھابی بیگم!" وہ [illegible] آواز میں [illegible] بولی [illegible] عالم آراء [illegible] اس کی سمت دیکھنے لگیں۔

"معصوم تو نہیں [illegible] آپ لوگوں نے میری بدبختی کی خبر مجھ سے [illegible] پہنچائی۔

اگر ایسا ہے تو بہت مہربانی آپ سب کی [illegible] مجھے اس لیے [illegible] اگر [illegible] اطلاع ہو گئی [illegible] آپ بچے ہوتے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible] ہیں۔

[illegible]

"[illegible]" وہ [illegible]

عالم آراء کی آنکھوں میں [illegible] وہ اس کی پشت سہلانے لگیں۔

"بھابی بیگم! میری ماں کا دل بہت نازک ہے [illegible] کروں۔ کہاں جاؤں [illegible] آسان موت [illegible]

پا لیتی تھی موت کی دعا [illegible] مانگتے [illegible]"

عالم آراء نے اس کی پیشانی چومی۔

"مجھے بابا صاحب نے تمہارے پاس بھیجا ہے [illegible] ساتھ [illegible] ہیں اب تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔"

"یا اللہ [illegible] کوئی امتحان؟" وہ عالم آراء سے الگ ہو کر [illegible] پوچھنے لگی۔

"نہیں کوئی امتحان نہیں۔ بابا صاحب [illegible] کے [illegible] نے کوئی فیصلہ کیا ہے کہ تمہارا [illegible]"

"بھابی بیگم [illegible] آرہی [illegible] کے [illegible] کرنے کا [illegible] قیامت تک کے لیے

میرے دل سے نکل چکے ہیں۔ آپ لوگ [illegible] زندگی کے [illegible] کے [illegible]

[illegible] شب [illegible] کی [illegible] کوئی اولاد [illegible] ہوں۔"

"[illegible]" عالم آراء نے اس کا ہاتھ [illegible]

"اگر [illegible] کی طرح کی کوئی [illegible] ہے تو مجھے [illegible]"

[illegible] بولی۔

عالم آراء نے اس کے [illegible] دیکھا اور [illegible]

"[illegible] کرو اور [illegible] انسان [illegible] اپنے فیصلے [illegible] اس طرح کی

[illegible]"

ہارون نے اپنی الجھن و حسین آنکھیں حیرت سے اس کے چہرے پر جما دیں۔ جیسے کچھ نہ سمجھی ہو۔

"دادا صاحب کا خیال ہے اگر تم اپنے ڈاکٹرز کے پاس بھی گئیں تو وہ ضرور تمہاری دوسری شادی کر دیں گے۔ ہمارے ہاں ہمارے وارثوں کی ماں غیر خاندان میں نہیں جاتی۔ تم بیوہ ہو یا طلاق یافتہ ہو تب بھی تمہاری حیثیت یہی ہے پھر اس پر کسی اور خاندان کا کوئی حق نہیں رہتا۔

تمہاری بیوی اگر ہے تو ادھر ہی رہے گی۔ تمہاری دوسری بیوی یہاں رکھ سکتا ہے۔"

بات بہت مشکل تھی اور بڑی مشکل سے کی گئی تھی۔

☆---☆---☆---☆---☆---☆---☆

عالم بیگم نے یہ دعا کر کے اپنی جگہ ختم کر دی تھیں۔ ان کی تمام سوچوں کا انقلاب حال تھا۔ انہیں طویل ہونے کا خوف ستانے لگا۔ مگر آواز پھر بھی دھیمی تھی۔ انہیں اندازہ تھا کہ وہ کیسی کیسی نسلوں کے تحت اس طوفان کی زد میں گزر رہے ہیں۔

ہارون نے نظریں اٹھا کر اپنی شعلوں کی نوک سے دیکھ رہی۔

"آپ کو اندازہ ہے بھائی بیگم آپ کیا کہہ رہی ہیں۔" ہارون کو یہ بات عجیب لگی۔ اس کے لیے یہ بالکل نئی بات تھی۔

عالم بیگم جواب میں خاموش رہیں۔

ایک مرتبہ پھر دونوں کے درمیان خاموشی حائل ہو گئی۔

"ابھی مجھے کچھ سوچنے کا وقت چاہیے۔ آپ لوگ انتظار کریں۔" اس نے دھیرے سے کہا۔

عالم بیگم نے کمال حیرت سے اس کی صورت دیکھی ان کا تو خیال تھا کہ ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوگا۔ وہ بھنا کر کچھ کہے گا

گی۔ لیکن اب ہی ان کی سوچوں سے پرے کی گتھیوں کے بندھن سے ہو گئی۔ وہ جانتی تھیں کہ اب وہ فیصلہ کر چکی ہیں۔ جیسے پھر

نہیں تو ہو جاتے کا ارادہ ایک انداز سے ... سے وہ حویلی سے نکل کر ... جا رہی تھیں۔

وہ کئی بار روشانے کو گود میں اٹھا کر کمرے سے باہر تو نکل گیا مگر وہ بار بار واپس آ گئی اس اضطرابی کیفیت میں ...

انسان کو خود اندازہ نہیں ہو سکا وہ کیا چاہتا ہے۔

چند لمحوں بعد جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ گئی اور روشانے کو گود میں اٹھا کر اس کی سمت آ گئی اور وہ دوسرے ...

ملازمہ نظر نہیں آئی تو وہ باہر سے دالان کی طرف بڑھی، وہاں روبا پا بوی فرش پر بیٹھی نظر آ گئی۔

"روبا!" اس نے اپنی تمام منتشر قوت کو یکجا کر کے آواز دی۔ ایک دلہن میں مگن روبا پا بوی چونک کر ادھر ادھر

دیکھا پھر نازنین کو دیکھ کر جھاڑو پھینک کر دوڑی آئی۔ کتنے عرصے بعد اس نے نازنین کو پہلے جیسی بے تکلف حالت میں دیکھا

تھا۔

"ہاں چھوٹی دلہن جی۔۔۔؟"

"تیمور خان ہیں۔۔۔ ان کو چھوٹی دلہن نے بلایا ہے۔ اور یہ بھی کہنا جب بھی آئیں۔ وہاں میں آ گئی اب انتظار کا

وقت آنے کی ضرورت نہیں۔"

وہ روبا پا بوی کے جوش سے بھرے چہرے کے لیے رکی تھی مگر یہ کہتے ہی وہ الٹے پاؤں پلٹ گئی۔ ابھی وہ اپنے کمرے میں آ کر

دوپٹہ کھول کر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"ہوں۔۔۔ کون ہے؟ آ جاؤ۔" وہ اسی طرح اندازے میں گویا ہوئی تھی اور تیزی سے دروازہ کھل گیا تھا۔

اس کا خیال تھا روبا پا بوی کوئی جوابی پیغام لے کر آئی ہے۔ مگر جب آنے والے پر نظر پڑی تو وہ حیرت سے ...

کر دیکھنے پر مجبور ہوئی۔

مگر ایک دم ہی وہ اداس ہو گئی۔ جانے سارے احساسات کہاں گم ہو گئے تھے۔

تیمور علی خان پشت پر ہاتھ باندھے نظریں جھکائے کھڑے تھے۔ نازنین کی کمزوری کا تاثر ان پر عیاں ہو گیا تھا۔

"السلام علیکم۔" انہوں نے کھنکار کر گلا صاف کیا اور پہل کی۔

"وعلیکم السلام۔ بیٹھیے۔" اس نے دوپٹہ درست کیا۔

تیمور علی خان نے احتیاط سے ... کمرے میں لیٹی روشانے کے رخسار کو چھو کر پیار کیا اور صوفے پر بیٹھ گئے۔

نازنین جیسے کسی لمحے میں گم ہو کر رہ گئی تھی۔ ایک بے خبری کی کیفیت تھی۔

"آپ بیٹھیے نا۔۔۔ پلیز۔" وہ لٹے ہوئے ایک لمحے کو رکا، نازنین جیسے گہری نیند سے جاگی اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

"آپ نے یاد فرمایا تھا؟" وہ اس کی خاموشی سے الجھنے لگے۔

"جی۔۔۔ جانتی ہیں آپ کو بھی ... علی خان سے ... آپ ہی ... آپ کے آگے

ہیں۔"

اس طرح بات کا انداز ... تھا۔

"ہمیں ان کے کہنے میں ... تیمور علی خان کا انداز ... تھا۔

"پہلے تقاضا ان سے ذکر کیجیے نہیں ... اس بات سے ... اس دم سے کمرے میں ... نظریں ... سے ...

اس نے ... تیمور علی خان کو ... ان کی نظروں ... وہ ... ان کی ...

... کر ... ہے ... کیا ...

"بابا صاحب نے ایک ... آپ کو معلوم ہے؟" نازنین نے ... آواز میں کہا۔ تیمور علی خان ...

جانے میں ... کے ... ان کے ... کی ... کر ... رہے ...

بیٹھے رہے۔

"میرے خیال میں بہت ہی ... صاحب ... ہے۔ انہوں نے اس ... آپ ... "وہ ...

انداز میں بولی۔

"ہمارا خیال ہے اب تو حویلی میں ... کا ... ہے۔" ان کا انداز ... تھا ...

جانے والا تھا۔

"میرا خیال ہے ... کی ... آپ ... میں ... ہوں گے ... آپ کے ...

... آپ کی ذات کے ... ہو سکتے ہیں؟" اس کے

لہجے میں بھی ... کے آثار جھلکنے لگے۔

"لیکن ہم ... کہ ... ہم نے ... آپ کو نقصان پہنچانے کا تصور تک نہیں کیا ... کر سکتے ہیں۔"

وہ کچھ ... ہونے لگے۔

"تو پھر ... سارے ... میں ... سے ... کسی کو نقصان پہنچانے کا ... ہے۔" وہ ...

بھی چاہی۔

تیمور علی خان کچھ خاموش ... ہو کر رہ گئے۔

"... کے ... ہے ..."

"... کی ... ہے ... صرف ... عرصے ... کی ... اپنی اپنی ایک

... زندگی ہے ... وہ ... سے ... پر ... کر ... آپ ... تشریف لے

جائیں گے وہاں آپ کی اپنی ایک الگ زندگی شروع ہو جائے گی۔ ... حویلی سے ... پانی ... کی ...

... سے ... کھلوں میں رونق ہو جایا کرے گی ... کی ..."

وہ ... اس کی بات ... ایک ... سے بولا۔

"... آپ کی زندگی میں ... سے ... ہو ... اب ... بہتر ... ہوا ..."

زمین کا پیوند لگا نہیں ہے۔ دوسری شادی کسی اور سے آپ کی ابھی ہو سکتی ہے۔"

"ہاں ہو سکتی ہے مجھے طلاق ہوئی ہے اور عورتوں کو طلاق ہو ہی جاتی ہے۔ [illegible]

آپ کی سوسائٹی کی طرح میں [illegible] مجھے [illegible]

رہے گا۔

میں کبھی ایسے شخص کی رفاقت [illegible] نہیں کر سکتی جو رات کو مجھ سے [illegible]

ساتھ [illegible] زندگی گزارنے سے بہتر ہے [illegible]

رونے والوں میں [illegible]"

بولتے بولتے [illegible] آواز بھرا گئی۔

"معروف اور معروف آپ [illegible] انسان ہیں، جس کی نگاہ میں میری اصلیت [illegible]

ہوں، یا تو میری اتنی مدد [illegible] بچوں کے ساتھ [illegible] جائے۔ [illegible]"

وہ خاموش ہو کر آنسو پونچھنے لگی۔

"پچھلے دنوں تو آپ کی شناسائیاں نہیں ہیں، اور [illegible] آپ کے والدین ہیں اور [illegible]"

"جی [illegible] والدین ہیں۔ ان کی نگاہ میں [illegible]

گے۔ صرف [illegible] عزت [illegible]

میں [illegible] کی طرح [illegible] زندگی گزار دوں؟"

وہ پھر رونے لگی۔

"بالفرض ایسا ہو جائے تو کیا زندگی میں کبھی آپ کو افسوس نہیں ہوگا کہ ہمارے ساتھ آپ نے بہت زیادتی کی

ہے؟" تیمور علی خان نے بہت [illegible] پوچھا۔

"نہیں۔ اس لیے کہ آپ نے اپنے بھائی کو [illegible] اپنی زندگی [illegible]

[illegible] جائے گا۔ [illegible]

[illegible] ہے۔"

وہ خاموش ہو رہی تھی۔ تیمور علی خان کو ہم بیٹھے تھے۔

(کتنا [illegible] زندگی [illegible] ہے۔)

وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"[illegible] آپ کی بات ہم تک پہنچ گئی ہے۔ [illegible]"

[illegible] آنکھیں پونچھ لیں۔

تیمور علی خان بہت آہستہ آہستہ [illegible] رہے تھے۔ [illegible]

[illegible] تیمور علی خان [illegible]

[illegible] اور ایک طرف

[illegible] ہوں۔

[illegible]

تیمور علی خان [illegible]

[illegible]

"[illegible] جس امتحان میں ڈال چکے ہیں وہ کوئی

چھوٹا امتحان نہیں ہے۔ [illegible]

سے کام ہے۔"

"جی۔"

"ہوں تو [illegible] ہم بہت [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوں۔" وہ [illegible]

ہوں۔

"بھائی نے بتایا تھا؟"

"[illegible]؟"

"جی نہیں [illegible] بھائی نے۔"

"اب وہ تمہاری بھابی نہیں ہے۔" [illegible]

"[illegible] بھائی کے بچوں کی ماں ہیں۔ [illegible]

[illegible] ہے۔"

"[illegible]"

آپ کی بات ان تک [illegible] کو دیکھا۔

"انہوں نے تو مجھے [illegible] کر دیا ہے۔"

[illegible] سوالیہ نظروں سے [illegible]

تیمور علی خان اس طرح خاموش ہو گئے جیسے [illegible] رہے ہوں۔

"ہم آپ کی بات سمجھ رہے ہیں [illegible] ہو سکتے ہیں مگر اس قدر نہیں جتنے آپ ہیں۔ ہمارا خیال تھا وہ آپ کے پرپوزل کو مکمل فرصت میں مسترد کر دیں گی اور [illegible] ہو جائے تو ہم آپ سے [illegible] بات کریں گے۔"

وہ بولتے بولتے چپ ہو گئے۔

بابا صاحب اسی طرح خاموش تھے۔ انہوں نے نظریں اٹھا کر گویا تیمور علی خان کو بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

"انہوں نے آپ کے پرپوزل سے اتفاق کر لیا ہے۔ اور [illegible] ہم انہیں تسلیم نہیں کرتے۔ وہ اپنی والدہ اور بھائی سے انتقام لینا چاہتی ہیں اسی لیے انہوں نے یہ پرپوزل منظور کرنے میں [illegible] نہیں لگائی۔" انہوں نے اپنی بات تمام کی۔

"ہوں... وجہ [illegible] یہ جان کر بھی ہم تم سے اتفاق کر سکتے ہیں کہ تمہارا خیال درست ہے۔"

انہوں نے کروٹ بدل کر مکمل طور پر ان کی طرف رخ کر لیا۔

تیمور علی خان نے اسی انداز میں بلکہ مزید آہستہ آواز میں [illegible] ایک ایک بات دہرا دی۔

"ہوں..." بابا صاحب نے سوچنے کے انداز میں ہنکارا بھرا۔

"ہم تمہارے خیال سے اتفاق نہیں کرتے۔ کوئی بھی بات ہو ہمیشہ کے لیے [illegible] نہیں ہوتی۔ کبھی بھی سامنے آ سکتی ہے۔ جو امکانات اس نے ظاہر کیے ہیں ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔"

"اب تمہارا کیا خیال ہے؟ [illegible] حویلی سے نکلنے میں مدد دو گے یا حویلی میں رہنے کا بندوبست کرو گے؟"

انہوں نے بہت رسانیت سے سوال کیا تھا۔

"بابا صاحب اتنا آسان نہیں ہے۔ پلیز، ہمارا خیال سمجھئے۔"

"تم بھی ہماری اولاد ہو [illegible] اور رشتے بھی ہمارا خون ہیں ہمیں ان کا بھی خیال کرنا ہے۔ ہم [illegible] تمہیں اس بات پر مجبور تو نہیں کر رہے کہ تم [illegible] کو چھوڑ دو... [illegible] فیصلہ تم اس کے [illegible] خاطر، ہماری خاطر، ہم تو تمہیں پہلے بھی نہیں کہتے [illegible] ہم تمہیں [illegible] بھی [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] سوچ پر چھوڑو۔"

"لیزا کسی صورت میں نہیں مانے گی۔"

"ہم کچھ نہیں سمجھتے" بابا صاحب نے فوراً بات کاٹ کر کہا۔

"آپ اسے نہیں سمجھتے۔ ہم بتا رہے ہیں ناں آپ کو وہ اور طرح کی لڑکی نہیں ہے اس سلسلے میں وہ [illegible] ہے۔ وہ خودکشی بھی کر سکتی ہے۔" انہوں نے گویا باپ کو ڈرا دیا۔

بابا صاحب نے تھوڑے پریشانی سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"تو پھر اس کو چھوڑ دو۔ کیونکہ اس کو چھوڑنے میں کوئی نقصان نہیں ہے اب اس کے [illegible] کوئی راستہ نہیں۔" انہوں نے کہا۔

"ہم [illegible]"

تیمور علی خان ساکت سے [illegible] کر باپ کی شکل دیکھنے لگے۔

[illegible] ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"ہم [illegible] نقصان ہوا [illegible] ان کی [illegible] میں [illegible] دوست کی زندگی میں [illegible] تھے؟"

تیمور علی خان جیسے [illegible] ایک دم جاگ گئے۔

"وہ بابا کی [illegible] کہاں ہے وہ بابا صاحب؟"

"اب کسی کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔ [illegible] کہ ہم [illegible] کوئی بات نہ کریں [illegible] کے پیچھے سے [illegible] نکلنے لگی۔"

"[illegible] نہیں۔ [illegible] اپنی طرف سے تو تم نے بھی [illegible] کوئی کسر نہیں چھوڑی۔"

تیمور علی خان خاموش رہے۔

"پتہ [illegible] بابا صاحب [illegible] اس کی حیثیت [illegible]"

تیمور علی خان نے تھوڑی خاموشی کے بعد [illegible] سے جواب دیا۔

"لیکن جب [illegible] ہو چکا ہوتا ہے [illegible] نقصان کا [illegible] ہے۔"

بابا صاحب زندگی میں بہت اہم اور بڑے فیصلے کیے تھے [illegible] وہ آج آسانی سے [illegible] اتفاق نہیں کر سکتے تھے۔

"ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ [illegible] کوئی حکم صادر کریں [illegible] پلیز۔" انہوں نے [illegible] لہجہ اختیار کیا۔

"ہاں... ہم غور کر چکے ہیں۔ [illegible] ہم تمہیں [illegible] سے [illegible] اور [illegible] ہوں سے [illegible] ہیں۔ [illegible] ہم بہت تنگ ہیں۔ [illegible] محسوس کر رہے ہیں [illegible] ہمارا [illegible]"

"[illegible] ہو کر پاؤں پھیلا کر لیٹ گئے [illegible] ہو گئیں۔"

تیمور علی خان [illegible] اٹھ کھڑے ہوئے۔

"[illegible] محبت میں [illegible] ہم [illegible] کی [illegible] ہی [illegible] کے [illegible] کیا فرق [illegible]"

انھوں نے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل گئے۔

"اچھا" اماں جی کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ "میری تو جیسے ذمہ داری ادا ہو جائے گی [illegible]
[illegible] مر جائے گی۔"

"مگر یاور؟" ان کی آواز بھرا گئی۔ "اس کی صورت کیسے دیکھوں گی [illegible] بہت دکھ ہوتا ہے اس کے ساتھ۔"

"اس نے اپنے ساتھ خود زیادتی کی ہے۔ ہم میں سے کسی پر اعتبار کرتے [illegible] تو بات نہ بگڑتی۔"

بابا صاحب نے مختصر کہا۔

"اگر یہ سب ہو جاتا تو وہ..."

"اس نے اپنی اولاد کی فکر نہیں کی۔ وہ بھی نہیں کر رہی ہے۔ مگر خیر آنے کو آ جائے گا۔ ایک دن ہوش [illegible]
رہ جائے گا۔"

بابا صاحب نے واقعی بہت تاسف سے کہا۔

"ایسا تو نہیں بات اور بگڑ جائے؟" وہ پھر خدشات میں گھر گئیں۔

"اب بگڑنے کو کچھ نہیں بچا۔ [illegible] سمجھوتا کر رہے ہیں۔"

انھوں نے [illegible] بہت بردباری اور متانت سے جواب دیا۔

"پھر تو شاید وہ بھی گھر آ جائے۔" اماں جی کو جیسے یاد آیا تو وہ سب کچھ بھول بیٹھیں۔

"آ جائے گا۔ ضرور آئے گا۔ اس کا بھی بندوبست کریں گے کہ وہ بے دھڑک یہاں آنے لگے۔ آپ بے کار پریشان [illegible]
[illegible] فی الحال تو مشکل حل نہیں ہوئی۔ تیمور راضی نہیں ہے۔ وہ ایک مرتبہ بالکل فیصلہ کر چکا ہے۔ اس کام میں [illegible]
[illegible] اب صرف آپ ہی اس سے بات منوا سکتی ہیں۔ یہی سمجھانے کے لیے آپ کو بلایا ہے۔"

انھوں نے اماں جی کی طرف بہت توجہ بھری نگاہ سے دیکھا۔

"میں کمزور سی عورت۔ میری کون سنے گا؟" وہ شکستہ انداز میں بولیں۔

"انسان [illegible] آپ کے پاس محبت کی وہ طاقت ہے۔"

"آپ کمزور ہی کہاں ہیں۔" بابا صاحب نے مختصر کہا۔

"اب تک تو یہ طاقت میرے کسی کام نہ آئی۔ [illegible] کیا خوب انعام ملا ہے میری محبت کا۔" اماں جی کی
آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔ "آپ مجھے [illegible]"

"اب کوئی ہم سے اس کے موضوع پر گفتگو کرے۔" بابا صاحب کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں۔ [illegible]
[illegible] درخواست ہے۔" بابا صاحب کو اماں جی کی [illegible]

"[illegible]" وہ [illegible] ڈرتے ڈرتے بولیں۔

"[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو گی۔"

[illegible] اماں جی دل [illegible] کر رہ گئیں۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] محسوس کرتے ہیں۔"

"بہر حال یہ سب آپ کے [illegible]
[illegible]
ہے۔"

بابا صاحب نے [illegible] سے کہا۔

"کوشش کروں گی۔ [illegible] آسانی سے [illegible] ہو جاتی؟" وہ [illegible] کے انداز میں
[illegible]

بابا صاحب [illegible] خاموش [illegible]

"میں چلوں۔ کوئی کام [illegible]" وہ [illegible] اندر [illegible] گئیں۔

"نہیں [illegible] آپ سے کہا ہے۔" [illegible]

تیمور ماں کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انھوں نے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

"السلام علیکم اماں جی!"

اماں جی نے ان کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر پیشانی پر بوسہ دیا۔

"وعلیکم السلام کہاں ہو تم؟ اتنے دن ہو گئے [illegible]"

"ابھی تک اس قید خانے میں [illegible] آزادی کے دن بہت یاد آ رہے ہیں [illegible]" اماں جی [illegible]

پر اماں جی تڑپ اٹھیں۔

"بیٹا [illegible] گھر میں ہم [illegible] سب تم سے محبت کرتے ہیں۔"

"رہنے دیجیے اماں جی، ہم باز آئے ان محبتوں سے، بہت [illegible] ہیں ہم ان محبتوں کا۔" انہوں نے [illegible]

کوائی کی۔

یک دم ہی اماں جی خاموش سی ہو کر رہ گئیں۔

"آپ نے ہمیں یاد کیا؟" اماں کی خاموشی پر پوچھے، وہ کسی احساس جرم میں مبتلا ہو گئے۔

"یاد تو ہر وقت ہی آتے ہو۔ کیسی مشکل پڑی ہے میرے بچوں پر۔" اماں جی نے اداسی سے کہا۔

"کیا ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے دوسرے بچے پر [illegible]" تیمور علی خان کے لہجے میں زہر گھل گیا۔

"ہاں [illegible] بیٹے [illegible] لگتا ہے۔" اماں جی کی آواز رندھ گئی۔

"دیکھو بیٹے مشکل پڑی ہے مگر زندگی کا راستہ بھی انہی میں سے نکلتا ہے۔"

اماں جی نے ان کا شانہ تھام کر [illegible] کہا۔

"ہم سمجھے آپ نے ہمیں کیوں بلایا ہے [illegible] آپ ہم سے اس موضوع پر کوئی بات نہ کریں [illegible] ہم آپ کے احسان مند

ہوں گے۔"

وہ باہر آنے والے انداز میں گویا ہوئے۔

"بس [illegible] تم سب چاروں طرف سے۔" اماں جی بھی [illegible] ہو گئیں۔

"اب وہ میری اور تمہاری بات ہو گی [illegible] اور اس وقت تک ہو گی جب تک تم [illegible] کرو گے۔"

ہم اپنا سامان اپنے گھر میں رکھنا چاہتے ہیں۔"

وہ اسی طرح [illegible] لہجے میں بولے۔

"[illegible] یقین [illegible] آپ کی قسم اماں جی!" اس بار لہجہ [illegible] تھا۔

"تو تمہیں قصور وار کون کہتا ہے۔"

"تو پھر سزا کیوں دے رہے ہیں آپ؟ اور قصور وار کون [illegible]" وہ [illegible] لہجے میں کہہ رہے تھے۔

"میری زندگی [illegible] دکھ [illegible] زندگی کسی [illegible]

[illegible]"

اماں جی ان کے [illegible] محبت [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۵۱)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" تیمور علی خان [illegible]

بولے۔

"[illegible] اصول [illegible] کی طرف [illegible] تمہاری سمجھ میں بات

[illegible]"

اماں جی [illegible] لہجے سے [illegible]

"[illegible] تمہاری سمجھ میں بات [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]

[illegible]"

"[illegible] اماں کے [illegible] اس وقت [illegible]"

اماں جی نے [illegible]

"اماں جی آپ [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible] اماں جی نے [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"ٹھیک ہے بیٹے! تم اس کی [illegible] پر سکون رہو [illegible] تمہارے ساتھ ہوں [illegible] تمہاری بات کا خیال رکھوں گی۔
اب تم جاؤ مجھے کچھ اور نہیں کہنا۔"

انھوں نے پاؤں اوپر کر کے لیٹنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

یہ حلیم الطبع [illegible] تھا۔ تیمور علی خان نے [illegible]
[illegible] انداز میں [illegible] اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

عصر کی نماز کے بعد حویلی میں چہل پہل شروع ہو جانا روز کا معمول تھا۔ [illegible] بچوں کی چہل پہل [illegible]
کے رستوں کی شگفتگی [illegible] ہوتی۔

اس لیے سب نہیں تو حویلی کے بہت سے لوگوں نے [illegible] سامان [illegible]
[illegible] پھاٹک کے سامنے [illegible] کی طرف [illegible]
بڑی سی چادر میں [illegible] چہرہ چھپائے [illegible]
کی طرف [illegible] مگر اماں جی [illegible] پیچھے پیچھے [illegible]
روشن آرا [illegible]

اماں جی نے [illegible] کی طرح [illegible] جواب [illegible]۔

"کہاں جا رہی ہے بچی؟ مجھے بتائے بغیر گھر سے۔"

وہ بھرائی ہوئی آواز میں مخاطب ہوئیں۔ [illegible] بچے کی طرح لرز رہا تھا۔

"میرا اس گھر سے کوئی رشتہ نہیں اماں جی [illegible] آپ کی محبتوں کی مقروض ہوں [illegible] بچوں کو آپ [illegible]
آپ پیار دیں گی [illegible] ماں باپ کو [illegible] جانے کی اطلاع نہیں دیں گی [illegible]
تو میں اپنے ماں باپ سے ملوں گی اور نہ بچے آپ سے۔"

اس نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"مگر آپ جا کہاں رہی ہیں بہو بیگم؟"

روشن آرا نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"کیوں کہہ رہی ہیں آپ مجھے چھوٹی بھابی [illegible] ہے میری شکل پر [illegible] عورت [illegible]
کوئی خوشی نہیں ہوئی۔"

وہ اسی طرح سرد مہری سے گویا ہوئی۔

"نہیں پیاری [illegible] تم ہماری ہو [illegible] پرورش پا رہے [illegible]
[illegible]

[illegible] جاتی ہے۔"

"[illegible] اماں [illegible]
[illegible]
[illegible] جاتا ہے۔"

"آپ [illegible] مجھے [illegible] بچوں کو آپ [illegible]

اماں جی روتی ہوئی [illegible] تھیں۔ [illegible] تھا۔

"میں [illegible] مر جاؤں گی [illegible]"

"یقین کریں اماں جی مجھے آپ [illegible]
[illegible] اماں جی میں [illegible] ہوں۔"

تیمور علی خان [illegible] میں سامان دیکھ کر [illegible] کوئی مہمان آیا ہے [illegible]
[illegible] چادر میں [illegible] عورت کے [illegible]
[illegible]

"کیا ہوا ہے بھائی بیگم؟" وہ [illegible] طرح پریشان ہو گئے۔

"[illegible] جا رہی ہے [illegible]"

زہرہ بیگم نے [illegible] انداز میں بھائی کو [illegible] جیسے [illegible] رہی ہوں۔

"کہاں؟" [illegible] امتحان میں پڑ گئی۔

"[illegible]"

"کیوں؟" وہ [illegible] طرح پریشان ہو رہے تھے۔

"[illegible]"

زہرہ بیگم نے [illegible] میں کہا۔

"[illegible]"

"[illegible]" روشن آرا نے [illegible] کے انداز میں بھائی کو گھورا۔

"[illegible] بچوں کو چھوڑ جانے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

"تمہارا مطلب ہے نہیں جاؤ۔"

"تیمور! ہم لوگ سارے معاملات میں الجھ کر کیوں اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں۔" رخشندہ بیگم نے بھی اس کی بات میں ہاں ملائی۔

"آپ کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے۔" تیمور علی خان نے بہت دکھ سے نازنین کو مخاطب کیا۔

"تم کس طرح کرنا چاہتے ہو۔ حریم صفت کی اہانت کا انکار کرنا چاہیے؟"

اس مرتبہ اماں بی بولی تھیں اور نازنین نے ان کی طرف عداوت، حقیقت اور حیرت سے دیکھا تھا۔ اس کے لبوں تک آیا جملہ اماں بی نے ٹھہرا دیا تھا۔

"خدا کو مانو۔ اگر یہ اپنے گھر جانا چاہتی ہیں تو ہم خود سارے انتظامات کرتے ہیں۔ اس طرح تو ہم بھی انہیں نہیں جانے دیں گے۔ بیٹھیے آپ اپنے کمرے میں چلئے اماں بی سامان اتروا لیجئے۔"

"ہم جو لوگ کر رہے ہیں۔" انہوں نے جواد کی طرف ہاتھ بڑھائے۔

"میں بچی نہیں ہوں۔ جو آپ کے الفاظ کے ہیر پھیر میں الجھ جاؤں۔ آپ مجھے نہیں روک سکتے۔ آپ لوگ بھی پریشان نہ کریں حق مہر کا چیک میرے پاس ہے میں بچوں کی کفالت کا بندوبست کر سکتی ہوں۔"

آدھا جواد اس نے بیٹے کو پھوپھی کی گود سے اتارنے کی کوشش کی۔

"ہم بابا صاحب کو لے کر آتے ہیں تب تک آپ انہیں روکیے۔" تیمور علی خان کو ایک حل سوجھا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے بابا صاحب کو بلانے کی۔ بات نہ بگاڑیں کوئی فائدہ نہیں۔ آؤ بیٹے" اس نے ہم جو لوگ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

رخشندہ بیگم نے روشن آرا کو آنکھ سے اشارہ کیا کہ وہ بابا صاحب کو بلا لائیں۔

"اس طرح جانا مناسب نہیں ہے ناز۔ آرام سے بیٹھ کر بابا صاحب سے بات کرو۔ وہ تمہارا دل ہر حال میں دیکھیں گے۔ تمہاری بات سنیں گے۔ کوئی ایسا حل نکالیں گے جو تمہارے حق میں ہر طرح سے بہتر ہوگا۔"

رخشندہ بیگم نے بہت نرم لہجے میں بہت پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

روشن آرا اس موقع سے ... [illegible] تھیں۔

تیمور علی خان اب خاموش کھڑے تھے۔

"نازنین تم میرے کمرے میں چلو۔ آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

اماں بی نے اسے شانوں سے تھام کر کہا۔

"مجھے معاف کر دیجئے اماں بی اب میں الجھنا نہیں چاہتی۔" نازنین کی آواز میں ضد پوشیدہ تھی۔

"ہاں تو ٹھیک ہے ہم تمہیں جانے نہیں دیں گے ... [illegible]" عالم ... [illegible] انداز میں کہا۔

تیمور علی خان نے ایک عالم بے بسی میں ان کی طرف دیکھا ... [illegible]

اماں بی ... [illegible] کی طرف ... [illegible]

تھیں۔

"نازنین ... [illegible] ... آج تک ان سے کبھی ... [illegible] کی تھی۔"

"پتا ہے ... [illegible]"

... [illegible] ... اور لوگوں کی طرف ... [illegible]

"بچے ... [illegible] ... تمہارا ... [illegible]"

"آپ کے ... [illegible] ... رہیں گے۔"

نازنین نے ... [illegible] ... آواز ... [illegible] تھی۔

"ہم تمہیں اس طرح کیسے جانے دے سکتے ہیں ... [illegible]"

... [illegible]

"اگر ... [illegible] ... ہو گی۔"

"بابا صاحب ایک ... [illegible] ... دیکھیں گے۔" ... [illegible]

... [illegible] ... تمہارے ... [illegible] ... کے حوالے ... [illegible]

... [illegible] ... معاف نہیں کر سکیں گے۔"

"... [illegible] ... بابا صاحب"

نازنین کے ... [illegible] ... طرف ... [illegible] گیا۔

"آپ ... [illegible] ... کپڑے ... [illegible]" وہ اماں بی سے مخاطب ہوئے۔

"... [illegible] ... تمہارا ... [illegible] ... کو بلایا ... [illegible]"

... [illegible] ... بہت ... [illegible] ... چاہیے ... [illegible]

جائے۔"

وہ ... [illegible] ... تیمور علی خان ... [illegible] ... رخشندہ بیگم ... [illegible]

... [illegible] لیا۔

... [illegible] ... اس کو یوں محسوس ہو رہا تھا ... [illegible]

... [illegible]

"... [illegible] ... تمہاری ... [illegible] ... تمہارا ... [illegible]

جاتی ہے۔ گی سے میرے سر سے چادر اتار دی تھی۔ میں نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح [illegible]

ثابت ہو جاؤ۔ [illegible] مجبور کیا جا رہا ہوں۔ مجبوری ہے کہ [illegible] اپنے اندر کی کمزوریوں کو [illegible]

غلطی ہو گی اب تمہاری بیٹی [illegible] ہوں گی۔''

''او بیٹی اللہ جانتے ہیں۔'' اماں جی نے اسے تھام کر بہت محبت سے کہا۔

نہ جانے کیوں تیمور کی طرف دیکھ کر انہیں ہول محسوس ہوتا تھا۔ [illegible]

''اگر میں [illegible] طلاق کا [illegible]''

وہ اماں کے ساتھ چلتے ہوئے [illegible] سوچ رہی تھی۔

''آج ہی کیوں۔ وہ چار روز بعد چلے جائیں گے۔'' اماں جی [illegible] علی خان کی طرف دیکھا۔

''نہیں آج ہی۔ آج کہانی کا باب مکمل ہو رہا ہے۔ [illegible] آپ اگر تیمور ان کے ساتھ [illegible]

ان کے ساتھ چلی جائیں۔ ہماری طرف سے اجازت ہے۔ [illegible] ہم بچے ان کے ساتھ نہیں بھیج رہے [illegible]

بالکل تیار نہیں۔ اور ایک دوسرے کے لیے گنجائش پیدا کریں اور حقیقت کا سامنا کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں

دور تک کی ہو گئیں۔

ہمارا خیال ہے ان دونوں کے درمیان آپ کی موجودگی انہیں [illegible] کا احساس دلانے میں [illegible]

گی۔''

وہ کہہ کر اس طرح خاموش ہو گئے جیسے اب ان کے پاس کہنے کو کچھ نہ رہا ہو۔ اماں جی [illegible] کی طرف [illegible]

تیمور علی خان کا کمرہ کھلا ہوا تھا۔ [illegible] علی خان کی دلہن دروازے ہی میں کھڑی تھیں۔

''[illegible] اس طرح بیچ دروازے میں کیوں کھڑی ہو۔'' [illegible] بولیں۔ آواز میں [illegible]

''بہت دیر [illegible] بے ہوش ہو چکی ہے۔ ابھی اسے سکون کی دوا دے کر [illegible]''

دیکھو بے ہوش تو نہیں ہے'' اماں جی گھبرا گئیں۔

تیمور کہاں ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔

''پتا نہیں۔ ابھی تو سوٹ کیس پیک کر رہے تھے۔'' [illegible] علی خان کی دلہن بولیں۔

اچھا میرے بھی دو تین جوڑے رکھ دو۔ اماں جی [illegible] رہی تھیں۔

''آپ کہاں جا رہی ہیں؟'' [illegible] بیگم حیران ہوئیں۔

تمہارے بابا صاحب کہہ رہے ہیں کہ مجھے ساتھ جانا چاہئے۔''

اسی لمحے تیمور علی خان [illegible] آتے دکھائی دیے۔

انہیں دروازے میں کھڑا دیکھ کر ٹھٹکے، پھر [illegible] درمیان راستہ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے [illegible]

راستہ دیتے گئے۔

وہ سب ہی ان کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گئیں۔

وہ بیڈ پر [illegible] آنکھیں بند تھیں۔ [illegible] علامت اس کے چہرے پر نہیں تھی۔ سوائے اس کے کہ سانس

چل رہی تھی۔ [illegible] تیمور علی خان [illegible]

[illegible]'' [illegible] بیگم نے انہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] اماں جی کی آواز [illegible]

تیمور علی خان نے [illegible]

[illegible]''

[illegible] اس کے ساتھ [illegible]

[illegible] لگی تم فکر نہ کرو۔''

انہوں نے [illegible] میں تسلی دی۔

تیمور علی خان [illegible] کی طرف دیکھا۔

''[illegible] اماں جی آپ؟'' [illegible]

[illegible]''

''اماں جی، چپ ہو جائیں۔'' [illegible] بیگم نے [illegible]

''آپ [illegible] اماں جی۔ اگر آپ [illegible]'' تیمور علی خان نے [illegible]

[illegible] صاف کیے۔

''[illegible]'' وہ پھر رونے لگیں۔

''[illegible]'' [illegible] بیگم نے [illegible]

''[illegible]''

''[illegible]'' اماں جی نے پوچھا۔

''[illegible]''

[illegible] انہوں نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ [illegible] کی طرف [illegible]

"تم یہاں ہو بیٹی میں ہوں، تیمور کے کمرے میں۔" یہ کہتے ہوئے تیمور کے دل کو کچھ ہوا۔

وہ آواز یکسر گویا ایک دم ہوا میں آ گئی۔ "اماں جی! ارشاد کہاں ہے؟"

"وہ عالم صاحب کے پاس ہے بیٹی۔ وہ اپنی پڑھائی کر رہی ہے۔"

"اماں جی! میں بچوں کو یہاں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ مجھے وہم آ رہے ہیں۔"

اس نے اماں جی کی طرف التجا کے انداز میں دیکھا۔

"ارے پگلی بیٹی۔ بچے اپنے گھر میں ہیں۔ تمہارے بابا صاحب کی تو جان ہے بچوں میں۔ جب وہ [illegible] کرتے ہیں تو پھر روشی اور [illegible] ان کی اولاد ہیں تم فکر نہ کرو۔"

اماں جی نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"میرا دل نہیں مان رہا۔" وہ ضد کے انداز میں گویا ہوئی۔

"تمہارے بابا صاحب کا حکم ہے بیٹی! انہوں نے سوچ سمجھ کر ہی کہا ہو گا۔" انہوں نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"[illegible] اماں جی! ارشی بہت چھوٹی ہے مجھے چین نہیں آئے گا۔"

"اماں جی! آپ بچوں کو ساتھ لے چلیں۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

تیمور علی خان نے مداخلت کی۔ "اور [illegible] بچوں کے [illegible] ہو جائے۔ ہم بھی بچوں کو یہاں چھوڑنے کے حق میں نہیں ہیں۔"

وہ کسی کی طرف دیکھے بغیر باہر نکل گئے۔

کمرے میں ایک دم سناٹا چھا گیا۔

"کتنا اچھا ہو گیا ہے [illegible] اپنی اولاد ہے [illegible] سب کیا [illegible] آنکھوں کا [illegible] ہیں اماں جی؟"

اماں جی روتی ہوئی [illegible] خود بھی باہر نکل گئیں۔

سرائے آئے انہیں ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔ [illegible] اماں جی بچوں کے ساتھ [illegible] رہتی تھیں۔ [illegible] روم میں [illegible] تھی۔ تیمور علی خان دن کی روشنی میں دکھائی نہیں دیتے تھے۔ رات کے پہلے پہر ان کی جیپ پورچ میں داخل ہوتی تھی۔

آج [illegible] ہو گیا تھا [illegible] جب وہ واپس آئی تو [illegible] ساتھ تھا [illegible] کھڑی ہو گی۔

تیمور علی خان [illegible] خاموشی سے اوپر چلے آئے تھے۔

"[illegible] یہاں اس طرح کیوں کھڑی ہیں آپ؟" وہ چونک پڑے۔

"آپ [illegible]" [illegible]

"آپ [illegible]" انہوں نے [illegible]

[illegible]

"اب آپ [illegible] چاہتے ہیں۔"

تیمور علی خان نے [illegible] کرتے ہوئے [illegible] تھا [illegible]

[illegible]

انہیں [illegible] کے بعد اس سے ملاقات [illegible] تھی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] تیمور علی خان [illegible] رات کے آخری پہر [illegible]

[illegible] جاتے تھے [illegible]

[illegible]

"[illegible] انہیں کیوں [illegible]"

"وہ آپ کا [illegible] آپ کا ہے [illegible] زندگی [illegible] گی [illegible] آپ کی پرسکون زندگی [illegible] ہوں۔ یہ سرائے [illegible] آپ کی [illegible] ہوں۔"

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] ایک [illegible] زندگی گزار رہی ہیں۔"

[illegible] کر [illegible] کھڑی ہو گئی۔

"[illegible]" تیمور علی خان نے [illegible]

[illegible] چلے جائیں [illegible] مجھے [illegible]

"[illegible]" وہ [illegible] کے انداز میں گویا ہوئی۔

"نکاح ایک ذمہ داری کا نام ہے۔ ہم اسے کھیل تماشا نہیں سمجھتے۔" وہ دوبارہ ہی سے گویا ہوئے۔

"مگر یہ نکاح [illegible] ہے۔ اس میں بحیثیت [illegible] آپ سے کوئی شکایت نہیں کر رہی۔"

ابھی فون کی گھنٹی بجی۔ ابھی رات کو وہ دونوں ہی چونک پڑے تھے۔

پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ [illegible] فون [illegible] نہیں کرے گی۔ اس لیے وہ اسی انداز میں بیٹھی [illegible]

ہی آگے بڑھ کر فون اٹھا لیا۔

"وعلیکم السلام علیم۔ کیا حال ہیں۔ ابھی رات کو فون کیا آپ نے خیریت ہے؟"

"آپ [illegible] ابھی [illegible] ہمارے [illegible] آپ پر فرض ہے اگر آپ

ایسا نہیں کیا تو یہ [illegible] احسان ہو گی۔"

"جی۔ جی۔ ہم سن رہے ہیں۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا وہ قیامت تک اس پر راضی نہیں ہوں گی۔ ظاہر ہے آپ کی خاندانی آن [illegible]

خاندان میں آ کر [illegible] غیر خاندان میں نہیں گی۔ آپ کو علم ہو گیا اس لیے آپ ان کی وکالت کر رہے ہیں۔ [illegible]

پاس نہیں جائیں گی کہ وہ کسی قیمت پر رضامند نہیں ہوں گی۔"

"جی۔ [illegible] آپ ان سے [illegible] پر غور کیوں نہیں کیا تھا۔ [illegible]

کہ ان سے [illegible] کریں۔"

"نہیں بس۔ [illegible] آپ بہت کچھ کرنے کی پوزیشن میں ہیں [illegible]"

"جی۔ جی۔ جی ہاں۔ ہم سن رہے ہیں۔ تو ٹھیک ہے انہوں نے کسر ہی کیا چھوڑی ہے [illegible]

لیں گے ہم نہیں [illegible]" تیمور علی خان نے شدت جذبات میں ہونٹ کاٹے۔

[illegible] ساکت و صامت کھڑی تیمور علی خان کی سمت دیکھ رہی تھی۔

تیمور علی خان فون بند کر کے اس کی سمت متوجہ ہوئے تو اسے [illegible] حالت میں دیکھ کر ایک دم [illegible]

کی طرف بڑھے اور بے ساختہ اسے شانوں سے تھام لیا۔

"کچھ نہیں ہوا، پریشان نہ ہوں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوں گی۔"

"تیمور [illegible]" اس نے تیمور علی خان کی سمت [illegible]

کے انداز میں دیکھا۔

"آپ [illegible] پریشان ہو رہی ہیں [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہم نے آپ سے [illegible]"

[illegible] آسانی [illegible] اطمینان [illegible]

[illegible]

"[illegible] بابا صاحب؟" اس نے [illegible] تیمور علی خان کی سمت دیکھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] آپ [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]" تیمور علی خان کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"ظاہر ہے [illegible]"

"[illegible] آپ [illegible]"

[illegible]

تیمور علی خان [illegible]

چند دن بہت خاموشی سے گزرے تھے۔ مگر [illegible] میں طوفان [illegible]
آ جاتا تھا۔ تیمور علی خان [illegible] لگ رہے تھے۔ اماں بی [illegible]
خانہ کا دل اماں بی کے بغیر نہیں لگ رہا تھا۔ [illegible]
آ گئی تھیں۔

اسی لیے دلاور علی خان سے اجازت لے کر [illegible] آ گئی تھیں۔ [illegible]
حادثے کی سب سے بڑی [illegible] شام کے [illegible] ہو رہے تھے۔ [illegible]
نازنین اماں بی اور بچوں کے ساتھ لان میں بیٹھی تھیں اسی دم گیٹ پر گاڑی [illegible]
ہارن بجا۔ چوکیدار [illegible] بھاگا۔ [illegible]
تھیں۔

چوکیدار کی پھرتی بتا رہی تھی کہ آنے والا اہم ہے [illegible] گیٹ کھلا [illegible]
خان اندر داخل ہوتے دکھائی دیے۔ نازنین اور اماں بی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔
دلاور علی خان [illegible] ان کے قریب پہنچے۔
"السلام علیکم" نازنین نے سر پر آنچل ڈال کر سلام کیا۔
"وعلیکم السلام۔ خوش رہو۔" انہوں نے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی۔
"تیمور کہاں ہے؟" انہوں نے ادھر ادھر نظر دوڑا کر [illegible] انداز میں پوچھا۔
"تیمور بیٹا [illegible]" دونوں ساس بہو [illegible] رہ گئیں۔
"وہ ابھی نہیں آیا۔ رات ہی کو آتا ہے۔" اماں نے بتایا۔
دلاور علی خان نے سرسری نگاہ نازنین کے چہرے پر ڈالی۔ [illegible]
"جی مجھے تو پتا نہیں [illegible]" وہ [illegible] کسی غلطی کا اعتراف کر رہی ہو۔
"اچھا [illegible] اصل معاملہ تو تم ہی سے ہے۔"
نازنین کا دل [illegible] دلاور علی خان [illegible] تھے۔ وہ خوف زدہ
نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔
"دیکھو بیٹی! [illegible] ہمارے پاس [illegible] میں۔"
"کیا مطلب ابا؟" اس کا دل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
"[illegible] بابا صاحب [illegible]" وہ [illegible] بولی۔
[illegible]

[illegible]
"جی خان [illegible]"
"ان بچوں کو باہر جیپ میں [illegible] وہ بھی گاڑی میں بیٹھے۔"
[illegible] دلاور علی خان نے [illegible] گود سے [illegible]
[illegible] گئے۔
[illegible]
نازنین [illegible] بابا صاحب کے پاؤں [illegible] لپٹ گئے۔
"مت کریں [illegible] ظلم [illegible] معاف نہیں کروں گی۔" وہ [illegible] بولی۔
[illegible]
[illegible]
جا۔"
بابا صاحب اتنا کہہ کر پلٹ گئے۔ [illegible] ان کے پیچھے چل [illegible] اماں بی کے اعصاب [illegible]
تھے۔ [illegible] نازنین [illegible] کے پیچھے [illegible] گیا تھا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انہوں نے [illegible] پوچھا۔

"میں تو یہاں کی اجنبیت سے [illegible] جاؤں گی۔ میں [illegible] ہوں [illegible]
مل جائیں۔"

"آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔" سعدیہ کی آواز ابھر رہی تھی۔

"تم نے مجھے الجھن کے [illegible] کی نوید دی ہے شاید اس لیے۔"

ماہین کی آنکھوں میں [illegible] نیند کا نشان نہیں تھا۔ [illegible] تو اس کے اندر [illegible]
ہو جاتا۔ بالآخر وہ [illegible] گی۔ وہ اپنے بیڈروم کی طرف بڑھی تو [illegible] اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"جلدی جاگ گئے یا [illegible] سوئے ہی نہیں میری طرح؟" اس نے [illegible] کے جواب پر [illegible]

☆—☆—☆—☆—☆—☆—☆—☆

"سلمیٰ [illegible] ہوں [illegible] اس وقت اکیلی ہوں [illegible] آپ [illegible]" وہ بات ادھوری چھوڑ کر خاموش ہو گئی۔

ماہین نے بغور اس کا چہرہ دیکھا جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔

"تمہاری طرح نہیں ہے [illegible]" وہ [illegible] میں کہہ رہی تھی۔

"ارے نہیں [illegible] میں تو [illegible] آئی ہوں۔" وہ [illegible] بولی۔

"[illegible] کام [illegible] جیسی [illegible] تھی
کرتے ہوئے کہا تھا۔"

وہ جیسے گرفت میں لے رہی تھی۔

"اس میں چونکنے کی تو کوئی بات ہی نہیں [illegible] آپ کا گھر ہے [illegible] آپ جب چاہیں [illegible] جہاں چاہیں [illegible]" وہ [illegible]
انداز میں بولی۔

"ٹھیک ہے [illegible] میں [illegible] پھر [illegible] آپ کے گھر [illegible]" وہ
[illegible] گی۔

[illegible]

[illegible]

عالم جاب خاموش ہو کر اپنی انگلیاں غور سے دیکھنے لگیں۔ یہ حرکت [illegible] کر رہی تھیں۔ دیکھ رہی تھی۔

"اچھا میں نے ایک بات اور نوٹ کی کہ حویلی میں کسی کی بھی تصویریں نہیں ہیں۔ [illegible] شوق تھا۔" جانے کیوں ماہا [illegible] سے [illegible] ہو سکتا تھا۔

اسی دم ماما چائے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"ماما ہاری [illegible] ماہین بلا رہی ہیں۔ انہیں کوئی کام ہے۔" عالم جاب نے ماما کو تاکید کی۔

ماما خاموشی سے چائے [illegible] دی گئی۔

"ہاں بس۔ حویلی میں رواج نہیں ہے عورتوں کی تصویریں وغیرہ رکھنے کا۔ سو میں نے تو کبھی اپنی بھی نہیں رکھی ہوں گی اور [illegible] دیکھوں گی میں۔"

وہ ٹالنے کے انداز میں جواب دے رہی تھیں۔

ماما نے کپ اٹھا کر پہلے عالم جاب کو تھمایا پھر ماہین کو۔

"ہمیں زمانے میں بچی بس تھیں۔ اس وقت تو ماما بلی ایک دم جوان ہوں گی۔ کیوں عالی بیگم؟"

ماہین نے دلچسپی سے ماما کو سراہا۔ "شادی کیوں نہیں کی ماما تم نے؟" اس نے ماما کے [illegible] دیکھا۔ "تمہارے تو بہت رشتے آتے ہوں گے؟"

"ضروری تو نہیں کہ ہر عورت کی شادی ہو۔ شادی کرتے نہیں ہیں ماہین بی بی۔ شادی تو ہوتی ہے۔ اب دیکھیں آپ اتنا وقت [illegible] میں گزار [illegible] گے جو آپ کو وہاں پسند کرتے ہوں گے مگر آپ کا دانہ پانی تو حویلی میں لکھا تھا کیوں عالی بیگم؟" ماما بہت شفیق انداز میں مسکرا رہی تھیں۔

"[illegible] سچی بات کی ہے ماما تم نے۔" عالم جاب نے تائید کی۔

"کبھی دل تو چاہا ہوگا ماما کہ [illegible] آ جائے۔" ماہین نے ماما کو چھیڑا۔

"دل کے چاہنے کو چھوڑیے ماہین بی بی۔ دل تو جانے کیا کیا چاہتا ہے۔ دل کے چاہے پر چلیں تو زندگی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ جو گھڑی تیری گزر جائے اچھی ہے۔" ماما [illegible] کھڑی ہوئی۔

"ارے ماہین بی بی کو جانے کیا کیا خیال آ رہے ہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے عالم جاب سے مخاطب ہوئی۔

"نہیں میں سوچ رہی ہوں [illegible]" عالم جاب [illegible] مسکرائیں۔

"ہاری [illegible] ماہین بی بی بلا رہی ہیں۔" [illegible]

"ہاں اچھا۔ ویسے [illegible] اگر [illegible] پہلے ہمیں [illegible] ابھی [illegible]"

[illegible] "ماما [illegible] ہوئی تھی۔"

"بس [illegible] کوئی بات نہیں [illegible]"

[illegible] اٹھا کر [illegible]

"کیا اس سے [illegible] آرام [illegible] وقت [illegible]" عالم جاب سے [illegible]

[illegible] جواب دیا۔

"دادی کی طرف سے [illegible] مگر [illegible]" عالم جاب نے [illegible]

[illegible] ہو رہی تھی۔

"بہت عجیب ہے [illegible] عورت [illegible] گزرتی ہے [illegible]" عالم جاب نے [illegible] اصلاح کے لیے [illegible] کوشش کی۔

"بات تو سننا چاہیے عالی بیگم۔ عورت [illegible] مشترک ہوتے ہیں [illegible] کوشش کرتا ہے [illegible] ہو سکتا ہے۔"

ماہین نے [illegible] انداز میں اعتراف کیا۔

عالم جاب نے ایک نظر ماہین کو دیکھا اور [illegible] خاموشی اختیار کی۔

عالم [illegible] حویلی [illegible] ہو چکی تھی [illegible]

[illegible] کی۔

[illegible] داخل ہو کر [illegible] اٹھایا۔

"بیٹھو۔"

"کون آ رہا ہے؟" [illegible] کی طرف [illegible] رہی تھی۔

[illegible] ایک دم [illegible] گا؟"

"جناب!" [illegible]

[illegible]

"[illegible] ہوں۔ [illegible] نہیں کرو۔" [illegible] ہوگی۔

"[illegible] آپ [illegible]"

[illegible] مسکرا دیا۔

"[illegible] میں ہو جاؤ۔"

ماہین کا چہرہ [illegible] ہو گیا [illegible] بولی۔

"ہارون!"

"جی؟"

"وہ تمہارے تیمور خان جو ہیں، ان کی حویلی کا فون نمبر ڈائریکٹری میں نہیں ہے۔ میں نے بہت کوشش کی [illegible] حویلی کے [illegible]" ماہین [illegible]

"تیمور خان سے آپ کیا بات کرنا چاہتی ہیں ان سے؟" [illegible]

"کیوں، کیا میں ان سے بات نہیں کر سکتی؟ وہ پاپا صاحب کے [illegible] بھائی ہیں۔ [illegible] رشتے داری ہے۔"

ماہین نے تیکھے انداز میں جواب دیا جس کی وجہ سے ہارون کو بات کرنے میں دشواری محسوس ہوئی۔

"اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو ایک بات کہوں آپ سے؟" وہ ہچکچاتے ہوئے کہنے لگا۔

"جب بات کہنے کا [illegible] ہو تو یہ پروا نہیں کرتے کہ کوئی مائنڈ کر جائے گا۔ بس بات کر دینی چاہیے۔"

وہ [illegible] محسوس ہوئی۔

"وہ بات صرف اتنی ہے کہ آپ تیمور خان سے بات کرنے سے پہلے پاپا صاحب سے اجازت لے لیں [illegible] ہے اگر آپ نے ان کی اجازت کے بغیر بات کی تو وہ ناراض ہوں گے۔ میں آپ کو کسی [illegible] سے بچانے کے لیے [illegible] یہ مشورہ دے رہا ہوں یا پھر آپ [illegible] خان سے [illegible] کر لیں۔"

"کیوں، پاپا صاحب کیوں اعتراض کریں گے۔ [illegible] کیا حرج ہے۔ [illegible] کا ایک حصہ ہے۔"

وہ [illegible] سے گویا ہوئی۔

"آپ ابھی [illegible] دونوں بھائیوں کے تعلقات ٹھیک نہیں ہیں۔ اس لیے [illegible] ہونے لگا۔

"کیوں؟ کس وجہ سے؟" اس نے ہارون کے چہرے پر نگاہیں جما دیں۔

"شاید [illegible]" وہ [illegible]

"پاپا صاحب کی موجودگی میں [illegible]" وہ [illegible] بولی۔

"میں تو اندازے سے بات کر رہا ہوں۔ حقیقت کیا ہے [illegible] جانتے ہوں گے۔" وہ [illegible] ہوا۔

"ہارون! مجھے ان کا فون نمبر [illegible]" وہ [illegible] انداز میں بولی۔

"آپ یقین کریں [illegible]" وہ [illegible]

"[illegible] پاپا صاحب [illegible] بات کروں گی۔" وہ [illegible]

"[illegible] آپ [illegible]"

"[illegible] بات کرنے کے بعد آپ کو [illegible]"

اس نے جان چھڑانے کے لیے ایک [illegible] نکالا۔

وہ [illegible] میں آ گئی۔

"ٹھیک ہے، تم ابھی [illegible] سے بات کرو اور مجھے نمبر [illegible] میں تمہارا انتظار کروں گی۔" وہ [illegible]

"ویسے [illegible] آپ تیمور خان سے کیا بات کرنا چاہتی ہیں [illegible]" اس نے [illegible] ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ساری حویلی میں صرف تم ہی [illegible] تیمور علی خان کا نمبر [illegible]" وہ کہہ کر چل پڑی۔

ہارون ایک دم گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

ایک تو طویل [illegible] ماہین [illegible] تیمور علی خان کے فون نمبر کے لیے اصرار [illegible] حویلی پہنچے اس کے اعصاب شل ہو چکے تھے۔ [illegible]

"سب سو گئے؟"

"جی خان، [illegible] جلدی سونے چلے جاتے ہیں۔" ملازم نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

"اور تمہاری [illegible] بی بی؟" اس نے [illegible] انداز میں پوچھا۔

"جی [illegible]"

ملازم کا انداز [illegible] تھا۔

"[illegible]" ہارون کی پریشانی چہرے سے ظاہر ہونے لگی۔

"[illegible]"

"[illegible]"

"خان [illegible]" ملازم نے [illegible]

جواب دیا۔ [illegible]

"اچھا تم ایسا کرو، کھانا گرم کرو۔ میں ذرا [illegible] کر کے آتا ہوں۔" وہ تیزی سے [illegible] کی طرف بڑھ گیا۔ [illegible] اس کے پاس۔

جلدی جلدی [illegible] لباس پہن لیا تھا [illegible]

[illegible] ملازم [illegible]

"کس طرف ہے بی بی کا کمرہ؟"

ملازم نے ایک سمت اشارہ کر دیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔" وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ملازم [illegible] پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

ہادی نے کمرے کے سامنے رک کر ملازم کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ یہی ہے؟

ملازم نے اثبات میں گردن ہلا دی۔

ہادی نے دروازے پر دستک دی۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے دوبارہ دستک دی۔ جواب میں وہی خاموشی۔ ہادی نے دروازہ [illegible]

"کیا بدتمیزی ہے [illegible]" روشی کے [illegible] کی کیفیت عیاں تھی۔

ہادی نے پھر دروازے پر دستک دی۔

"کہہ دو [illegible] مجھے پریشان نہیں کرو۔ جاؤ یہاں سے" وہ بری طرح دھاڑی۔

"بی بی! خان آئے ہیں آپ سے ملنے" ہادی کو مسلسل خاموش دیکھ کر ملازم سے [illegible]

"تم نے [illegible] کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے" روشی کی [illegible] آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ روشی [illegible] کر پیچھے ہٹ گئی۔

وہ اس طرح ہادی کو دیکھ رہی تھی جیسے [illegible] آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

ہادی نے آگے بڑھ کر [illegible]

کمرے میں [illegible] روشنی ہو چکی تھی۔ روشی ابھی تک حیران [illegible]

"[illegible]" ہادی نے [illegible] ملازم [illegible]

[illegible]

روشی ابھی تک [illegible]

ہادی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" وہ [illegible]

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" [illegible]

میری طبیعت [illegible]

وہ [illegible]

ہادی نے اس کی سمت [illegible]

"[illegible] کھانا کیوں نہیں کھایا؟" ہادی نے اس کا دھیان ادھر ادھر کرنے کی کوشش کی۔

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

"آپ کیا [illegible]" [illegible]

اس نے [illegible]

"پلیز آپ کھانا کھا لیں۔"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

ساتھ باتوں میں مصروف پایا۔ گہری سانس لے کر رہ گئی۔ بہت [illegible] سے بولی۔

اسے آتا دیکھ کر یاور علی خان [illegible] سیدھے ہو بیٹھے [illegible] طرف کا شیشہ [illegible] ماہین گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے [illegible] کی طرف بڑھی۔

"وہ ایک درخواست کی تھی آپ سے۔" [illegible]

"یہ انسانوں پر [illegible]"

"کیا آپ کی کتاب [illegible] ہے۔" وہ [illegible]

ماہین نے [illegible] کامیابی سے ہمکنار ہوئی ہو۔

بڑی تیزی سے وہ گاڑی کے کھلے دروازے تک آئی اور ہاتھ بڑھا کر [illegible] گئی۔

یاور علی خان [illegible] خوشبو [illegible] خوبصورتی [illegible]

"اس طرح کی [illegible] مجھے بہت الجھن ہوتی ہے۔ [illegible]" علی خان کے لہجے میں [illegible] تھی۔

"کیا یہ سر ورق ہے؟" ماہین کو ان [illegible]

یاور علی خان [illegible] ہاتھ میں پکڑی کتاب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ماہین [illegible]

"آپ کے کس کام کی۔ آپ تو ایسی کتابیں [illegible]" اس نے کتاب [illegible] کسی قیمت پر بھی نہیں [illegible] گی۔

"پڑھی ہوئی کتاب میں سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ [illegible] ابھی تو [illegible] ہے۔" انھوں نے کتاب کی طرف پھر ہاتھ بڑھایا [illegible]

ماہین نے بے بسی سے کتاب کی طرف دیکھا اور کتاب پر سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"آپ [illegible] آرام سے [illegible] توہین کرتے ہیں اور [illegible]"

اب ایک ہی تدبیر [illegible] کہ وہ انہیں کسی بحث میں الجھا [illegible] کتاب کی طرف [illegible]

"میں سمجھی نہیں۔" وہ واقعی حیران ہوتے ہوئے گاڑی سے باہر نکل آئی تھی۔

"[illegible] آپ کتاب پڑھیں۔"

"میں کیا کروں؟" وہ [illegible] انداز میں بولی۔

[illegible]

[illegible] ہو جاتی ہے [illegible]

انہوں نے [illegible] کتاب [illegible] میں رکھ دی۔

ظاہر ہے آپ بھی [illegible]

[illegible] ہوتی۔"

انہوں نے [illegible]

[illegible] یاور علی خان کا ایک [illegible]

"[illegible]"

"ہاں ہاں [illegible]"

[illegible]

"ہوں، ٹھیک ہے۔ [illegible]"

انہوں نے [illegible]

"[illegible]"

[illegible]

ماہین نے ان کا [illegible]

"آپ [illegible] سکیں۔"

یاور علی خان کی [illegible] گہری ہو گئیں۔

"کیا کیا ہے اس نے [illegible]"

"وہ ایک [illegible] کو کیا چاہیے ہوتا ہے؟"

ان کے لہجے [illegible]

[illegible] احساس [illegible]

[illegible] ہو جائے گی [illegible]"

جانے ابھی نکلیں گے یا [illegible] کے بعد" اسے ایک دم جواب سوجھ گیا۔

"کوئی بات نہیں۔ کبھی کبھی یوں بھی ہو جاتا ہے۔ آپ چائے منگوا لیجیے۔" ان کا انداز بڑا مشفقانہ تھا۔

"ماہین۔" ان کے سرد سے انداز نے [illegible] ماہین عجیب سی گو مگو سی رہ گئی۔

"جی۔"

"آپ کو کچھ اندازہ ہے کہ روشی علیم الدین کے ہاں رشتے پر کیوں رضامند نہیں ہو رہی؟"

یہ ان کا غیر متوقع سوال تھا۔

"جی۔ وہ مجھے کیا پتا۔ شاید علیم اسے پسند نہ ہو۔" اس نے گڑبڑا کر جواب دیا وہ ان کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیوں کیا وہ اس کے جوڑ کا نہیں؟" ان کے ماتھے کی شکنیں گہری ہو گئیں۔

"میرا خیال ہے شاید وہ اس سے کچھ چھوٹا ہے۔" اس نے جھجکتے ہوئے ان کی سمت دیکھا۔

"نان سینس۔ مرد بھی کبھی چھوٹا ہوتا ہے۔ [illegible] اگر [illegible] ہے جو [illegible] نہیں ہے۔ اس کی شادی بھی بڑی [illegible] ہو گی۔ آپ اس کا ذہن [illegible] کریں۔ ساتھ ہی [illegible] تیاری بھی۔ [illegible] تعلیم کے لیے اور میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ اور میں بھی چاہتا ہوں [illegible] ہو جائے اور بس۔"

وہ پھر کش لگانے لگے۔

ماہین خاموشی سے سنتی رہی۔

"میرا خیال ہے پاپا صاحب سے مشورہ کر کے روشی کی شادی اگلے مہینے کی کسی تاریخ کا طے کر دیتے ہیں۔"

"[illegible] شادی کے تحت [illegible] خود سے دور رکھنے کے لیے [illegible] فیصلہ کرتے ہیں۔" [illegible] ان کی بات کاٹ دی۔

"کچھ بھی سمجھ لیں۔ شادی کرنی [illegible] اچھا ہے۔ اپنی مکمل زندگی کا آغاز جلد [illegible] کرے۔"

"اتنی جلدی تو شاید [illegible]"

"مجھے کچھ نہیں سننا۔ میری ساری زندگی [illegible] چاہتا ہوں [illegible]

[illegible]"

بعض اوقات انسان کے [illegible] اس کی اپنی کسی غلطی کی وجہ سے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کا دل [illegible]

چاہیے۔" ماہین کے [illegible] ہو گی۔

[illegible] بھی تو انسان کو [illegible] کرتی ہے۔ اگر میں [illegible] ماہین اس کی [illegible]

[illegible] وہ [illegible] ہو کر [illegible]

اپنی عقل سے سوال ہو گئی وہ مگر [illegible] ہے۔

اسی لمحے ملازم نے دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ۔" ماہین نے [illegible] کے لیے کہا۔

داور علی خان بھی [illegible] کرنے لگے۔

ملازم نے ٹرے [illegible] کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔

"ہوں۔ بس جاؤ تم۔" ماہین نے [illegible] کر دیا۔

"پاپا [illegible] روشی کو چائے دی؟" ان کے [illegible] سوال کیا۔

"چائے [illegible] صاحب نے [illegible]" ملازم نے مودبانہ جواب دیا۔

"[illegible]"

"[illegible] بس۔ [illegible]" ماہین نے [illegible] داور علی خان کی سمت دیکھا۔

وہ [illegible] کی طرح تھا۔

ملازم ایک [illegible] کر باہر چلا گیا۔

"آپ کو گھر [illegible] آپ کی [illegible]" ماہین چائے [illegible]

ہوئے کہہ رہی تھی۔

"آپ نے گھر کا احساس [illegible]" [illegible] ہنسنے لگے۔

"[illegible]" ماہین نے

چائے میں شکر ڈالتے ہوئے [illegible] لہجے میں کہا۔

"آپ [illegible]" داور علی خان نے [illegible] لہجے میں کہا۔

ماہین خاموشی سے چائے میں شکر ملانے لگی۔ پھر اس نے چائے کا کپ ان کی طرف بڑھایا۔ داور علی خان نے کپ

تھام لیا۔

[illegible]

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

داور علی خان نے کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور [illegible] کتاب نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔

"[illegible] کتاب ہے [illegible]" انہوں نے [illegible] کہا [illegible]

[illegible] کپ اٹھا لیا۔

[illegible]

"ہاں خوش دل! اب مجھے صرف اسی کی فکر ہے۔ [illegible]

[illegible]

"دراصل وہ [illegible] آپ آگئی ہیں تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔"

[illegible]

"السلام علیکم بیگم صاحبہ۔"

[illegible]

"ہوں"

[illegible]

[illegible]

"السلام علیکم" [illegible]

[illegible]

[illegible]

آیا تھا اور بہت آہستگی سے دستک دی تھی۔

"ہوں۔ آ جاؤ۔" بابا صاحب کی آواز آئی۔

وہ اندر داخل ہو گیا۔

"جی خان۔ آپ نے یاد کیا؟"

"ہاں بھئی۔ ہم نے ہی یاد کیا۔ آؤ بیٹھو۔" [illegible]

بڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آج شام یاور کا فون آیا تھا۔" [illegible]

کرنے لگا۔

[illegible]

وہ [illegible] سے انداز میں پوچھ رہے تھے۔

[illegible]

ہادی نے قدرے جھجکتے ہوئے نظریں اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"ہوں۔ یہ درست ہے [illegible]

طرح سمجھا جائے گا؟"

[illegible]

ہو گئی تھی۔

[illegible]

[illegible]

کوشش کر سکتے ہیں؟"

تیمور علی خان کے لیے یہ توقع آ رہی تھی۔ سکون کا ایک لاوا تھا جس میں [illegible]

دلاور علی خان تو جیسے سانس لینا ہی بھول گئے تھے۔

"ہم [illegible] انہیں مزید دکھ نہیں دے سکتے۔ آپ ہمیں معاف کر دیں۔" [illegible]

دونوں کے درمیان ایک بے معنی خاموشی چھا گئی۔

"تم تیمور [illegible] اسے اچھا سمجھا تو سکتے ہو تیمور۔" دلاور علی خان نے [illegible]
ڈالی۔

"ہم نے چونکہ اس کی بات سمجھی ہے، اس لیے یہ کہا ہے۔ [illegible]
بات کہہ لیجئے۔"

"یعنی تمہارا مطلب یہ ہے کہ عظیم الدین کو جواب دے دیا جائے؟ مگر کیا تم [illegible]
بات سمجھائی ہے؟" بابا صاحب نے سوال کیا۔

"ہم آپ کے احسان مند ہوں گے۔ آپ [illegible] یہ رشتہ ختم کر دیجئے۔ آپ کے [illegible]
ہے۔"

"اب یہ اتنا آسان نہیں ہے تیمور۔ [illegible] اس کی شادی چاہتے ہیں۔" دلاور علی خان [illegible]
تھے۔

"آپ رشتہ ختم کریں گے تو وہ کیا کر سکیں گے۔ رشتہ طے بھی تو آپ ہی نے کیا تھا۔"

تیمور علی خان تو فیصلہ کن حالات میں تھے اس لیے ان کا ہر جواب دو ٹوک اور بے دھڑک تھا۔ [illegible]

"کیا [illegible] ہیں ہم سے؟" دلاور علی خان نے [illegible] شکست مان لی۔

"[illegible] بابا صاحب [illegible]
جائیے۔" تیمور علی خان کا لہجہ بھی شکستہ تھا۔

"بہت مشکل ہو جائے گا تیمور۔ [illegible] کوشش کرو۔" بابا صاحب گویا ہوئے۔

اگر اس مسئلے کا نتیجہ کسی [illegible] خوشی کی صورت میں [illegible] بابا صاحب مطمئن ہو جائیں گے۔" [illegible]

[illegible] اندازہ [illegible] تھے۔

دلاور علی خان نے آنکھیں موند لیں۔ [illegible]

"ہم ذرا بی بی جان سے مل لیں۔ [illegible]" تیمور علی خان اٹھتے ہوئے گویا ہوئے۔

"ہاں۔" دلاور علی خان نے [illegible] تیمور علی خان کمرے سے باہر آ گئے۔

[illegible]

[illegible] پوچھیے۔"

تیمور علی خان کے [illegible] اس خاموشی میں [illegible] تھی۔ [illegible]

[illegible] تیمور علی خان [illegible] کے کمرے کی طرف [illegible]

تھا۔

[illegible] تیمور علی خان [illegible] تھے۔

"ابھی کچھ پوچھیے نہیں [illegible] حسب معمول رکھو۔"

"ہو گئے۔"

[illegible] شرٹ میں [illegible] تیمور علی خان کا انداز بہت پرسکون تھا۔ [illegible]

[illegible] "نہیں۔"

"ہم بی بی جان کے کمرے میں [illegible]" وہ [illegible] گئے۔

"اب کچھ پوچھیے [illegible]" وہ [illegible] دل ہی دل میں [illegible]

[illegible]

"یہ کیا کہہ رہے ہیں بابا صاحب آپ؟" [illegible]
تھی اس کے [illegible] رک گئے۔

[illegible]

[illegible] عظیم الدین کو جواب دے چکے ہیں۔

"ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا [illegible]" [illegible]

"ٹھیک ہے۔ [illegible]"

"کیا ہو گیا؟" [illegible] چلی آئیں۔

"عظیم الدین کو جواب دے دیا ہے۔ [illegible]" انہوں نے [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

ماہین گہری سانس لے کے اس کی بات سن رہی تھی۔ روشی خاموش ہوئی تو اس نے گہری سانس بھرتے ہوئے [illegible]

"تم کیوں [illegible] کر کے گھوم رہی ہو؟" اس نے تعجب سے پوچھا۔

"پتا نہیں۔ البتہ مجھے حویلی کے اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ میں گیسٹ روم میں تھی [illegible]

صوفیاں سے میری ملاقات [illegible] میں ہوئی تھی۔ بڑی کیوٹ سی بچی ہے۔ کاکا جان کی [illegible]

ہے۔ بہت سمجھ دار تھا۔ ایک مرتبہ جب بابا صاحب اسے حویلی میں لائے تھے۔ اگر حویلی میں [illegible]

گزارنے کا اتفاق اگر بڑی بھی نہیں آئی تھی۔"

روشی اپنی بات کے اختتام پہ ہنس پڑی۔

"بہت [illegible] کی [illegible] تم نے [illegible] بی بی جان [illegible] کرتے تھے۔"

وہ بھی ہنس پڑی۔

"تم نے کوشش بھی نہیں کی ان کی وائف کو دیکھنے کی؟"

ماہین کے چہرے پر اس کی ہنسی کے جواب میں مسکراہٹ بھی نہ آئی۔

"[illegible] کہ اس کو سوچتا [illegible] تھا۔ اور پھر [illegible] کاکا جان کو تھا [illegible] ان کی [illegible]

سکتی تھی۔" وہ بڑی روانی سے جواب دے رہی تھی۔

"ہوں۔ ملازموں سے بھی تم نے ان کی وائف کے متعلق بات چیت نہیں کی؟"

"ملازم؟" روشی ہنس پڑی۔ "جتنے پراسرار کاکا جان نظر آتے ہیں [illegible] ان کے ملازم ان سے [illegible] لگتے ہیں۔

روبوٹ جیسے۔ چپ چاپ سے۔ سارے ایک ہی [illegible]۔" وہ اب بات بات پر ہنس رہی تھی۔

"اچھا صوفیاں سے تمہاری کیا باتیں ہوئیں؟" ماہین کسی خیال سے چونک کر پوچھ رہی تھی۔

"اوہ [illegible] کیا باتیں [illegible] دوست بنی ہے۔ اتنی پیاری باتیں کرتی ہے کہ دل چاہتا ہے [illegible]

اس پر اس کے [illegible] کیا [illegible] کاکا جان کی وائف [illegible]

کاکا جان سے [illegible] کہ وہ مجھے ان سے ملوا دیں۔ کیا زبردست [illegible]"

"آہستہ بولو [illegible] کاکا جان [illegible] تمہیں [illegible]

ماہین نے اسے ٹوک دیا اور وہ [illegible]

"[illegible] ہم نے بہت اہم بات نہیں کی ہوئی ہے۔ اور وہ کیا بات ہے کوئی نہیں بتاتا۔ بابا صاحب

[illegible] بھی دونوں بھائیوں کا [illegible]"

"اچھا۔ تمہیں اتنا انوالو ہونے کی ضرورت نہیں۔" ماہین نے اسے [illegible]

"[illegible]" روشی نے [illegible]

ڈال دی۔

"[illegible]" [illegible] ہو رہی تھی۔

"[illegible]" روشی بھی [illegible]

[illegible]

"[illegible]" ماہین نے [illegible]

"کیا آپ [illegible]"

"مجھے کوئی [illegible]

چلے گئے تھے۔"

"مجھے اب کاکا جان سے [illegible]" روشی [illegible]

"[illegible]" ماہین [illegible]

"[illegible]"

کاکا جان ان کے سگے بھائی ہیں۔ [illegible]

"اچھا اب خاموش ہو جاؤ [illegible]

گزارنے کا سوچا ہوا۔"

ماہین ایک دم [illegible]

"بہت [illegible]" روشی [illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

ماہین [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

جواب دیا۔

"فرسٹ کزن کا نکاح ہے، مجھے کسی سنانا تو نہیں ہے۔ بد مزا ہو گی۔" وہ بری طرح جھلا گئی۔

"ہاں تو صبح سے چلے جائیں گے۔ وہ اب وہ عام آدمی تو نہیں ہیں کہ جب چاہے [illegible]

سینٹ ہے۔ ان کی [illegible] میں اصرار کروں تو بھی نہیں [illegible]" اس نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"تو آپ ان سے یہ کہیں وہ ہمیں ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیں۔" روشی کے انداز میں ضد تھی۔ "[illegible] ان کو جانتے ہیں آپ تو انہیں اور آپ کی بات تو وہ سن لیں گے۔"

"وہ مجھے فیصلہ سنا چکے ہیں مجھے تو وہ ڈرائیور کے ساتھ بھیج سکتے ہیں مگر تمہارے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ تم [illegible] گی ان کے ساتھ جاؤ گی۔"

ماہین نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"تو پھر میں نکاح والے دن بھی نہیں جاؤں گی۔" وہ دھم سے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہو سکتا ہے آنے والے کل میں تمہیں ان سے اس سے بھی زیادہ اہم بات منوانا پڑ جائے۔ ان کا غصہ بڑھاؤ گی تو کسی مشکل میں پھنسو گی۔"

"اب بھی کون سی آسانی ہے۔ جیل میں ڈال دیا ہے اٹھا کر۔" اس کی آواز بھرا گئی۔

ماہین الماری کھلی چھوڑ کر تیزی سے اس کے قریب آئی۔

"بری بات ہے روشی! اتنا ناشکرا ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ [illegible] اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں تو [illegible] ہے۔ انہوں نے تمہیں پڑھایا لکھایا ہے۔ تمہاری شادی بھی اچھی جگہ کریں گے۔ تمہیں زندگی میں [illegible] آئیں گے تو وہ ڈھال بنیں گے۔ کوئی تمہارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کرے گا تو اس سے نمٹ لیں گے۔ [illegible] سخت سست کہہ لیں گے۔ مگر کسی دوسرے کو کبھی اس طرح کی حرکت کی اجازت نہیں دیں گے۔ [illegible] ساتھ زیادتی کر بیٹھوں تو وہ مجھے بھی معاف نہیں کریں گے۔"

وہ اسے گلے لگا کر بہت محبت سے سمجھا رہی تھی۔

"آپ کو اچھے پاپا سے بہت محبت ہے۔ اور مجھے اس بات پر افسوس نہیں بلکہ خوشی [illegible] بغیر زندگی ویران اور بے رنگ گزرتی ہے۔ بہت اچھی وکیل ہیں آپ پاپا کی۔"

روشی نے دوپٹے سے آنکھیں پونچھیں۔

"شکریہ نہیں۔" ماہین نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت رسید کی۔

"اس طرح [illegible] آپ ان کی وکالت نہیں کروں گی [illegible] ہیں اس کو کہتے ہیں۔" [illegible] "چلو موڈ ٹھیک کرو۔ پھر [illegible] تمہیں نکاح پر پہننے کے لیے کوئی اچھا سا سوٹ دلوا دیتے ہیں۔"

"[illegible] نہیں گی۔" [illegible]

"اچھا میں اتنا [illegible]

[illegible] ویسے مجھے [illegible] شرارت سے

[illegible]

"ہاں، آپ شادی سے پہلے بھی اتنا ہی کام کرتی تھیں۔ [illegible]

"آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]" ماہین نے اسے شرارت سے پچکارا۔

"پھر شاپنگ کے لیے کب چلیں گی؟"

"بتا دوں گی۔ پہلے تمہارے [illegible] سے ایک دن پہلے جانے والی بات تو [illegible] کے لیے [illegible] گی۔"

"ہاں اس [illegible] نہیں جاؤں گی۔"

"اچھا بابا، ویسے تم اپنے پاپا سے [illegible] کتنی بری بات ہے [illegible]

[illegible] اس طرح [illegible] دونوں کا غصہ [illegible] ہے۔"

"کروں گی سوری، مگر [illegible] سوری [illegible]

[illegible] اس نے [illegible] آواز میں کہا۔

"کیا مطلب؟" ماہین نے [illegible] کر اس کی صورت دیکھی [illegible] عجیب سی [illegible]

"کچھ نہیں۔" [illegible]

"سوری تو [illegible]

[illegible] آپ کی [illegible] اپنی قسمت ہے ہم دونوں [illegible] گی۔ [illegible]

[illegible] "ہمیں اس [illegible]

[illegible]

[illegible] ماہین نے [illegible]

[illegible] ہے؟"

"[illegible] جواب [illegible]

[illegible]

یاور علی خان کی موجودگی میں اب وہ [illegible] سے زیادہ [illegible] ہو جاتی تھی۔

کوشش کرتی تھی کہ ان سے کم سے کم سامنا ہو۔ [illegible]

[illegible]

"روشی کچھ کھانے کو [illegible]" ماہین نے [illegible]

وہ [illegible] رہی۔

"وہ [illegible] کی چابیاں تم نے [illegible] سے اٹھائی تھیں۔" ماہین کو ایک اور فکر نے ستایا۔

"جی۔" روشی نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہنے کی کوشش کی۔

ماہین کو [illegible]

"وہ [illegible] تم نے [illegible]" ماہین نے پھر ایک سوال کیا۔

"جی۔" اس نے جلدی سے رخسار اور آنکھیں چادر سے پونچھ ڈالیں۔ [illegible] ماہین گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

یاور علی خان نے [illegible]

[illegible]

ماہین اپنی سوچوں میں الجھی ہوئی تھی۔ "[illegible] تیمور علی خان شریک ہوں گے؟"

رات گیارہ بجے کے قریب وہ حویلی پہنچے تھے۔ [illegible]

[illegible]

"السلام علیکم بی بی [illegible]"

[illegible]

"السلام علیکم بی بی جان۔" [illegible]

"وعلیکم السلام۔" [illegible]

"السلام علیکم ماہین۔" [illegible]

"السلام۔" تیمور علی خان نے [illegible]

[illegible]

"[illegible] گیسٹ روم میں ہیں بی بی جان؟ آپ بابا صاحب کو بتا دیں۔"

انہوں نے ماہین کو [illegible]

☆—☆—☆—☆—☆—☆—☆

"بہت خاص بات ہے اس میں ہمارے صمد بھائی بھی ادھر، لاؤنج کر رہے ہیں بالکل صرف اسی طرح کا کھانا پک رہا ہے" روشی نے بڑے سنسنی سے کہا۔

"یعنی مطلب یہ کہ تمہیں اس طرح کا پتا نہیں ہے خاص بہت سے سب لوگ اگر بالکل نوٹ کریں" روشی نے جواب دیا اور گھوم کر اعلان کیا۔

"چلو ٹھیک ہے کتابی شرارت نوٹس کیوں سے روشی کا صرف لاک نہیں کریں گے بلکہ سمجھی میں ساتھ ہی کریں گے" روشن آرا نے مسکراتے ہوئے کہا اور گویا اپنی کیفیت میں تجسس پیدا کرنے کی شعوری کوشش کی۔

"امید ہے سمجھ آ گئی ہو گی۔ آخر بی بی جان نے کہا ہے بڑی مضبوط شکل ہے" روشی نے شرارت سے کہا۔

روشی یک دم چپ ہو گئی تھی اور نگاہیں بے ساختہ دروازے کی سمت اٹھ گئی تھیں کہ جیسے وہ وہاں سے جو ہو گزر رہا ہو۔

"میرے خیال میں ہال میں سانپ آ گیا ہے" بیرے نے سنجیدگی سے کہا۔

لڑکیاں گویا اچھل پڑیں۔ "کیا مطلب" وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں باغ میں کبھی کبھی سانپ نکل آتے تھے اس لیے خاندانی کا دماغ بھی سہمی گئی تھیں۔ روشن آرا اور ماہین بھی تشویش بھری نظروں سے ہال میں نظر دوڑانے لگی تھیں۔

"یعنی روشی پھر ڈری ہوئی ہے کہ کہیں سانپ سو گیا ہے"

"بدتمیز" سب جھنجھلا کر دوبارہ اپنی اپنی جگہ پر ٹک گئیں۔

"امی بتا رہی تھیں ایک مرتبہ آغا جان کو بھی سانپ نے ڈس لیا تھا۔ بہت حالت خراب ہو گئی تھی ان کی" کسی نے اطمینان کا سانس بھرتے ہوئے گویا اپنے جانے کی تو شیخ پیش کی تھی۔

"ہاں بی بی جان" تانیہ نے پھر بھی سے تصدیق چاہی۔

"ہوں" روشن آرا نے ٹالنے والے انداز میں ہنکارا بھرا اور ماہین پر اچٹتی ہوئی ایک نگاہ ڈال کر مسکرا دی۔ وہ ایک مرتبہ پھر وہ گم صم سی نظر آنے لگی تھیں۔

"آؤ ماہین۔ اوپر بھابی بیگم کے پاس چلتے ہیں وہ بہت شدت سے تم لوگوں کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں" کسی ماہین کی مصروف کی تھی۔ ماہین نے ان کے ساتھ ہیں۔ اب تو وہ حویلی والوں سے اتنی واقف ہو چکی تھی کہ کسی لڑکی کو کسی الجھن میں پڑتی تھی۔ اسے اندازہ تھا کہ اس وقت حویلی میں کسی طرح کی کھلبلی مچی ہوئی ہے شاید وہ سب ان کے سامنے بیٹھی ہوں گی۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں ان کے پیچھے پیچھے چل پڑی تھی۔

کھانے سے فراغت کے بعد لڑکیوں نے جلدی جلدی عشا کی نماز بھی پڑھ لی اور ادھر ادھر سے اکٹھی ہو کر بیٹھیں۔ ماحول تب کے تمام خواتین بھی وہیں آ گئی تھیں۔

روشی اکثر کو بھی کرے سے کچھ صدا آئی تھی اس کا جوش اور اس کا زبردست اعلان [illegible] جس جان ابھی یک نظر تھیں تو ایک انداز اس کا ذکر بھی کرتی تھی اب تو خیال ہی [illegible]

روشی بچی تو وہیں آتی ہوں گی کیا ہوا؟ مجھے کوئی کام تو نہیں ہے؟ آغا جان بولا اس نے روشی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ارے وہ وہی لڑکی ہے اس میں ہوتے کی چوڑی میں تمہیں یاد ہے"

"آخر بہت ہی لڑکیاں کی آواز میں ہے اس طرف سے چلو ابھی جائیں گے کہ ہم ایک ایک کر کے ساری ہی بیٹھے سرحد تک ہونا کر رہے گی بلکہ کے بچے بے چارے ایک تھیم گئے۔"

"بہت شیطان ہیں یہ" روشن آرا نے سب کو گھورتے ہوئے دیکھا۔

"پھر بی بی جان سے پوچھ لیں۔ ہم بھی آتے ہیں" آغا نے کہا۔

"اب بڑی ہی آتی کبھی کسی نئے کام پر اپنی آتی تھیں تو بچی رونق رہتی تھیں اور وہ پھر کی شادیوں میں بھی ڈھولکی بجاتی تھیں" آج پھر نے لڑکی نے روشن آرا کو چھیڑا۔

"ہیں بی بی جان بھی گا کرتی ہیں امی؟" آغا نے حیرت سے ماں کو دیکھا۔

"ارے تو کیا تمہیں کیسا آتے ہیں گانے والے۔ اسی لیے تو ہر طرح کے گانے کا شوق ہے اور پہلے کی بھی ڈھولکی بجاتی رہی تھیں" روشن آرا نے مسکرا کر ماہین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا امی۔ آپ کے زمانے میں جب حویلی میں شادیاں ہوتی تھیں تو سب سے پہلے کون گاتا تھا" حمنہ نے بڑی سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

خواتین کے چہروں سے مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی تھی لڑکیوں نے روشن آرا کی طرف بے ساختہ دیکھا تھا۔ ایک دہشت زدہ سی خاموشی ماہین نے ماحول میں محسوس کی تھی اس نے سب کے چہروں پر باری باری ایک بہت ہی گہری نگاہ ڈالی تھی اور سوچ رہی تھی وہ پوچھ رہی تھی۔

"کیا ہمیں امی؟" روشی نے روشن آرا کو جھنجھوڑا۔

"ارے کیا بے کار کی باتیں کرنے لگیں۔ چھوڑو اسے" روشن آرا نے جھلا کر کہا۔

"کوئی حرج والا سوال ہے یار نہیں آتا" جو ماہین پر ڈالے گی روشی ڈھولکی پر تھاپ لگانے لگی۔ بیرے نے دف بجانا شروع کر دیا۔

"کیا بات ہے پھر تم سب نے مل کر کیا کچھ نہیں گانا" روشن نے پکارا۔ "ہاں" روشی نے کہا۔ "ماہین" بیرے نے کچھ کہا۔

"ماہین بھائی کے پیچھے" روشی نے بتیلی پر تھپڑ دیا۔

"ارے اچھا تو آگرہ کی ہیں آتے ہوں گے" اس بار "ہمیں" مسکراتے ہوئے ماہین بھی ان کی طرف جاتی ہے روشی نے الجھن معلومات میں اضافہ کر دیا۔

اسی میں پھر ڈھولک بجنے لگے تھے۔ روشنی رکھنے کے ایک ہی جاوید کی طرف تھی وہ پھر لڑکیوں سے بھی گھر ماہین کے ساتھ کے ابھی تک انہیں لاڈ وش [illegible]

اندر ایک مستقل سی کیفیت [illegible] عمل میں آ چکا تھا۔ وہ ظاہر حال میں تھی مگر ذہن کہیں اپنے پیار بھرے موسم میں [illegible]
کبھی گیت روم میں [illegible] اس نے روشنی کی سمت [illegible] کے کپڑوں میں ایک [illegible]
اس کی آنکھوں میں روشنیاں اتر آئی تھیں۔

"بارات کہاں ہے ابھی تک [illegible]" وہ کسی دھیان سے چونک پڑی۔ [illegible] روشنی کے [illegible]
پڑ گئی تھی۔ اس نے بڑی شکر گزار نظروں سے ماہین کی سمت دیکھا [illegible] اس کا ساتھ ہو گیا۔

"خوشی کی تقریب ہے [illegible]"

"صبح منصور کے ساتھ [illegible] جا رہے تھے وہ دونوں گئیں" زبیدہ بیگم نے [illegible] کو جواب [illegible]
بیان کیا۔

"خوشی کا موقع ہے بی بی جان [illegible] کو بھی ادھر بلوا لیا کریں" ماہین کو [illegible] کی تنہائی کا دھیان آتے ہی [illegible] خیال آیا۔
"بابا صاحب نے چند دنوں کیلئے اسے کوہاٹ بھیج دیا ہے [illegible] ہسپتال میں داخل ہو گیا ہے [illegible]
اسے وہاں لگ جائیں گے" زبیدہ بیگم بہت آہستہ آواز میں بات کر رہی تھیں۔

"کوہاٹ میں اس کا کیسے ہے؟" ماہین نے دریافت کیا۔

"[illegible] رہتے ہیں خود ہی کہہ رہا تھا وہاں جانے کو" زبیدہ بیگم بولیں۔

"کس سے؟ بابا صاحب سے؟" ماہین نے جانے کیا سوچ کر پوچھا۔

"نہیں۔ بھابی بیگم سے [illegible]" وہ [illegible] کی سمت دیکھتے ہوئے [illegible]
تھیں۔

اسی لمحے لڑکیوں نے گیت چھیڑ دیا۔

[illegible]

وہ سب یکدم لڑکیوں کی سمت متوجہ ہو گئیں۔ [illegible] کے درمیان [illegible] شریک ہو
گئیں اور اشارے سے عشنا کو بھی حصہ لینے کیلئے کہا۔ ساتھ ہی ماہین کو بھی اپنے ہمراہ آ بیٹھنے کیلئے اشارتی اصرار کیا۔
عشنا تو اپنی جگہ سے [illegible] ماہین نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر معذرت کر لی۔
اسی دوران ہارون احمد داخل ہوا تھا۔ روشنی [illegible] اور سُر تال ملانے میں [illegible] کہ اس نے اسے اندر داخل
ہوتے ہوئے [illegible] دیکھا تھا اور جب وہ [illegible] بیگم کے پاس آ کر [illegible] روشنی پر ڈال کر [illegible]
روشنی جیسے کسی خواب کے عمل سے باہر آئی تھی مگر اب اس کی سمت ہارون کی پشت تھی [illegible]
تھا۔ [illegible] زبیدہ بیگم بھی اس کے ساتھ [illegible]
فاخر [illegible] بابا صاحب نے طلب کیا تھا۔

[illegible]

"ماہین [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گیت [illegible] آیا۔

[illegible] پاکستانی موسیقی [illegible] روشنی [illegible]

[illegible] روشنی [illegible] ابھی جاری تھے۔

[illegible] روشنی کی [illegible] کیفیت [illegible]

[illegible] بھی تھیں۔

"[illegible]" [illegible]

"[illegible]" روشنی [illegible]

"[illegible]"

[illegible] کو آ گئی۔

"[illegible]" روشن آرا بولیں۔

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"ابھی آ جاتی ہوں آپی! بیٹھے بیٹھے ٹانگیں بھی سو گئی ہیں۔" اس نے [illegible]

وہ تیزی سے باہر نکل آئی تھی [illegible] چادر [illegible] ساتھ بیٹھ گیا ہے۔

کافی کا کہہ کر آئی تھی کافی تو سادہ سی تھی مگر کچھ سوچنا تھا [illegible] سوچوں سے [illegible]

وہ بے خبری کی کیفیت میں کچن میں داخل ہوئی تھی مگر حسرت کے احساس سے پیچھے ہٹ آئی تھی۔

سامنے ہی بڑی ڈائننگ ٹیبل کے سامنے [illegible] اس کے دھیان میں بھی [illegible]
ہو سکتا ہے [illegible] کے سامنے کھڑی جانے کن سوچوں میں [illegible] تھیں [illegible]
دھو رہی تھی۔

"خیریت روشنی آپی! [illegible] جب بھی کوئی ایک جگہ اکٹھی ہوتی [illegible] ہوں گی سب سے پہلے [illegible]
دروازے میں ایستادہ روشنی پر پڑی ایک دم گڑبڑا کر گویا ہوئی۔

"کوئی نہیں [illegible] میں تو کافی بنانے آئی ہوں" وہ [illegible] کو نظرانداز کرتے ہوئے آگے بڑھی [illegible]
"[illegible] بنا لیتی ہوں کافی۔ سب پئیں گی؟" [illegible] اپنے مخصوص [illegible] انداز میں کہا۔

"[illegible] کے علاوہ تقریباً سب ہی پئیں گی۔ مگر کافی میں [illegible] آپ لوگوں کو [illegible]
جب ہی [illegible] مسکرا کر نظروں ہی نظروں میں [illegible] محسوس کرتی ہوئی گویا ہوئی۔

"ہم تو [illegible] کیلئے ہی کچن کا کام جلدی جلدی سمیٹ رہے تھے" "آپ لوگ تو بہت [illegible]
[illegible] آتے ہیں آپ کو" [illegible] نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

"ہم [illegible] ہی والے تھے یہاں سے کہ خان آ گئے ان کیلئے کھانا گرم کیا [illegible]
نکلیں" [illegible] نے مزید تفصیل بیان کی۔

"ہاں بھئی، خان تو [illegible] جب ہی دل چاہا کھا لیا [illegible]
[illegible] اس کی ساری توجہ اسی [illegible] کی طرف تھی [illegible]

"بے [illegible] بھی بے ادبی نہیں [illegible] ہوتی ہے [illegible] آدب [illegible]
اس نے [illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] مسکراہٹ [illegible]
روشنی کا دل [illegible] کے سامنے [illegible]

"خان [illegible] ہر صورت کیلئے [illegible] اس طرح کی [illegible] گھر والی کے [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible]

"[illegible] ہو سکتا ہے آپ [illegible] ہوں مگر [illegible]
[illegible]" وہ [illegible] سادگی سے کہہ [illegible] کی [illegible] کر رہی تھی۔

"[illegible] ہوتی ہیں" [illegible] نے [illegible]

"اگر [illegible] کی قسمت میں [illegible] سب [illegible]
[illegible] اپ [illegible] مگر [illegible] معلوم [illegible]
[illegible] کی شرارت [illegible] کرتی تھی۔

"[illegible]" [illegible]

[illegible] کچن کی [illegible]

"آپ فکر نہ کریں [illegible] آپ [illegible]

"[illegible] تکلیف [illegible] ایک [illegible] تکلیف [illegible]
[illegible] کی تکلیف [illegible] بھی [illegible] کیسی روشنی آپی! [illegible]
[illegible] مخاطب کیا۔

"مجھے کیا پتا [illegible] آپ کے پاس [illegible] مجھ سے اس کے
[illegible] بھی نہیں [illegible]" اس نے [illegible] جواب دیا۔

"[illegible] کسی کی [illegible] آپ [illegible] آپ کے پاس [illegible] اس نے [illegible]
[illegible]

"آپ کافی پئیں گے خان" [illegible] نے پوچھا۔

روشنی اس کے [illegible] انداز پر [illegible] کیلئے اس [illegible]
محسوس ہوا تھا۔ [illegible]

"[illegible] بھی [illegible] ساتھ [illegible] نہیں آ رہی۔ [illegible]
جب میں [illegible] ہیں۔ یوں بھی رات کو [illegible] نہیں ہوتی [illegible]
[illegible] رات [illegible] کی [illegible]
[illegible] کوئی خاص فرق نہیں"

"[illegible] آپ تو [illegible] کتاب [illegible] کریں [illegible]
[illegible] کر پوچھا۔

اس کی [illegible] کے کام [illegible] احساس [illegible]
[illegible] کو [illegible] معلوم [illegible]
[illegible]

"[illegible] سے چاہو [illegible] ہوں" [illegible]
[illegible] کر [illegible] کے اس سے پہلے کہ [illegible] جاتے [illegible]

"روشی بی بی کو ابھی پتہ نہیں چلنا چاہیے تو کوئی ساری [illegible] اب تو وہی چھوڑ کر چلی گئی۔" ماما نے ہاری کو [illegible]

ہوئے پیچھے سے بتانے سے انداز میں کہا۔

ہاری بھی کسی گہری سوچ میں تھا۔

"حویلی کی ساری لڑکیاں بڑی سادہ اور عام سی ہیں۔ حویلی میں [illegible] تو صرف روشی بی بی ہے۔ وہ [illegible]

[illegible] ہے اور شاہوں کے پاس [illegible] تو نہیں ہوتی۔ [illegible] ہے" وہ مسکراتے ہوئے ماما کو سمجھا رہا تھا [illegible]

کی حیرت کو ختم کر رہا تھا۔

"یہ تو بے تکلفانہ شروع ہی سے ان سے [illegible] لگتا ہے جو وقت [illegible] نظر آتی ہیں" [illegible] ہاری کی ہاں میں ہاں [illegible]

"اب پتہ نہیں [illegible] کی پالیسی" ماما [illegible] کرتے ہوئے کوئی [illegible] ہاری [illegible] سے ہو چکا تھا۔

ماہین تو اپنے اندر کی الجھن سے گھبرا کر ہال سے باہر آئی تھی اور علی خان کو دیکھ کر تو جیسے [illegible]

نظریں گیسٹ روم کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ [illegible] چاہ رہا تھا بھاگ کر وہاں جا پہنچے اور تیمور علی خان سے [illegible]

کھلی فرصت میں اپنی بہن سے ملنا چاہتی ہے تو وہ اسے [illegible] نہ پہنچیں ابھی اسی وقت۔

وہ آگے کی سیڑھیاں اتر کر گھاس پر ٹہلنے لگی تھی وہ اضطراری انداز میں اپنے ہاتھ مسل رہی تھی۔

اسے خود کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کس حساب میں اتنی مصلحت سے کام لے رہی ہے زیادہ سے زیادہ تیمور علی خان کے [illegible]

کی انتہا یہ ہوگی کہ وہ اسے چھوڑ دیں گے۔

ذہنی عذاب تو یوں بھی تھا۔ روشی کی شادی ہو جانے کی [illegible] ہو جائے گا تو اب [illegible]

ہی رہتا ہے۔ کم از کم اتنا تو ہو جائے گا کہ [illegible] اپنی اس سے [illegible] اپنے [illegible]

وہ بے اختیاری کیفیت میں گیسٹ روم کے دروازے تک چلی آئی تھی اس احساس سے بے خبر کہ کسی نے اسے اس

طرف آتے ہوئے دیکھ لیا ہو۔

اس نے دروازہ ناک کیا۔

کوئی آواز سنائی نہ دی اس نے دروازہ دوبارہ ناک کرنا چاہا ابھی ہاتھ فضا میں ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا۔ تیمور علی خان [illegible]

درحقیقت شاک لگا تھا۔

"اندر آنا چاہتی ہوں" اس نے آنکھوں میں [illegible] کر بے خوفی سے کہا۔

"تشریف لائیے" انہوں نے الجھن بھرے انداز میں ایک طرف ہو کر راستہ دے دیا۔ وہ اندر چلی آئی [illegible]

دروازہ [illegible] تیمور علی خان اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہے تھے۔ "بیٹھ سکتی ہوں؟" اس نے

اجازت طلب کی۔

"او شیور [illegible] پلیز" انہوں نے بہت [illegible] انداز میں صوفے کی طرف اشارہ کیا [illegible]

وہ [illegible] ضرور ہوں [illegible] اور اصل بات کرنے [illegible] سے [illegible] کی [illegible]

دیکھنے لگی۔

"پلیز آپ [illegible] اس طرح مجھے بات کرنے میں [illegible] ہو گی"

تیمور علی خان ایک طرف [illegible] اس کی نظروں میں [illegible] تھی۔

"ایک تو [illegible] آپ سے [illegible] لگی۔

[illegible] سے [illegible] گی۔

"آپ مجھے میری اس [illegible] اگر [illegible] مجھے [illegible]

تیمور علی خان اس کی طرف دیکھ [illegible] رہا۔

"جی [illegible] آپ ان کے پاس [illegible] ختم ہو گئے [illegible]

"جی [illegible] سے [illegible] آپ ان کی [illegible]

رہے ہیں۔ آپ [illegible] آپ ہی تو [illegible] آپ نے [illegible] کے ساتھ [illegible]

گی۔

تیمور علی خان کی [illegible] اس کی جانب [illegible] تھی اس میں [illegible]

[illegible] میں [illegible] نہیں [illegible] تھی۔

"[illegible] حویلی والوں کو کیا ہو گیا؟ آپ کے ساتھ [illegible] آپ سے [illegible]

[illegible] سے ملنا نہیں چاہتیں" تیمور علی خان [illegible] رہے تھے۔

[illegible] پر [illegible] کو ان [illegible] میں [illegible] اسے [illegible] اور [illegible] نظر آ رہے

تھے جتنا [illegible] سال پہلے [illegible] کے ہوش اڑانے کیلئے تھے۔

"ان کو [illegible] چھوڑ [illegible] ہی رہی تھی۔" ماہین نے [illegible] کہہ رہی تھی۔

"ہماری will [illegible] نہیں [illegible] ہم آپ کی [illegible] ان تک پہنچا دیں گے اور [illegible] ان کا جواب [illegible] آپ تک پہنچ

جائے گا۔"

"[illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] کریں گے [illegible] میں [illegible] جاؤں گی۔ [illegible]

روشی [illegible] سے [illegible] دیں" ماہین کا انداز [illegible] تھا۔

"ہم نے کہا نا، ہم [illegible] کوشش ضرور کریں گے۔ آپ کو اطلاع ہو جائے گی۔" انہوں نے [illegible] ان کے [illegible]

کہا۔ "حویلی میں کسی کو معلوم ہے آپ یہاں ہیں؟" وہ [illegible] ہوئے پوچھ رہے تھے۔

"نہیں اس نے کہ حویلی میں [illegible] کو [illegible] نہیں کہ مجھے معلوم ہے [illegible]" اس نے [illegible]

"ہم تو آپ کے لیے کافی [illegible] رہے ہیں، ورنہ ہم تو [illegible] گروپ میں آل ریڈی شامل [illegible]

[illegible] سمجھی گئی تھی۔

"دوسری بات یہ کہ ہم اپنے ساتھ آپ کو [illegible] لے جا سکتے ہیں۔ جب تک وہاں [illegible] آپ [illegible] اور آپ نے کیا سوچا ہے، ہمیں اس کا اندازہ نہیں ہے۔" تیمور علی خان نے [illegible] ماہین کی سمت ایک [illegible] ڈالا تھا۔

"میں کراچی چلی جاؤں گی [illegible] کے لیے آپ [illegible]" اس نے بہت خوش ہو کر تیمور علی خان کی سمت دیکھا تھا۔

"اگر وہ رضامند نہیں ہوئیں تو؟" تیمور علی خان نے امکان ظاہر کیا۔

[illegible] ماہین نے [illegible] کہا تھا۔

"تو پھر میں وہاں سے [illegible] خود پہنچ جاؤں گی۔" اس نے فوراً دوسرا راستہ [illegible] تھا۔

[illegible] آپ کے ساتھ یہاں سے بھی جا سکتی ہوں، مگر یہاں [illegible] پیدا ہو گئی ہے۔ اب ایک کام سکون سے ہو سکتا ہے [illegible] سکون ہو گا [illegible] لگ جائے۔ [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] آپ کی۔"

اس کے سر سے گویا بہت بڑا بوجھ سرک گیا تھا۔ وہ بہت پرسکون دکھائی دے رہی تھی۔

"اب بھی [illegible] حویلی میں [illegible] پیدا ہو گیا ہے۔" تیمور علی خان [illegible] کی چالیں [illegible] تھی۔

[illegible] ماہین [illegible] تیمور علی خان کے [illegible] رہی تھی۔

[illegible] تیمور علی خان [illegible]

[illegible]

"[illegible] آپ [illegible] کریں [illegible] کوئی مسئلہ نہیں ہے [illegible]

[illegible] تیمور علی خان کی [illegible] تھی۔

[illegible]

تھی۔

عجیب سے خیالات کی یلغار تھی۔

اس کے ہاتھوں کی گرفت ابھی تک ہاتھ میں تھی۔

[illegible]

[illegible] مسکرائی۔

[illegible]

ہادی کا قہقہہ بے ساختہ تھا اور وہ جزبز ہو کر رہ گئی۔ ہادی کے قہقہے نے احساس دلایا تھا اس نے کیا کہہ دیا ہے۔

"عقل مند وہ ہوتے ہیں جو گر کے دکھاتے ہیں اور [illegible] ہو جاتے ہیں۔ پہلے سے [illegible] نہیں کرتے۔ مجھے خود

حقوق لینے کی اجازت دے دی تھی۔ [illegible]

میں بلایا تھا آپ کو۔" وہ جاتے جاتے مڑ کر گویا ہوا۔ [illegible]

رہی تھی۔ کچھ غضب ڈھا رہا تھا۔

"ایسا ہی ہوتا ہے۔ امیر خسرو فرماتے ہیں کہ پی کی چھب دیکھ کر اپنی بھول جاتے ہیں۔ [illegible]

آپ؟"

"کیوں؟" وہ رک کر بولی۔ "پہلے تو تم نے مجھ سے کبھی اس طرح بات نہیں کی؟"

"پہلے رشتے داری نہیں تھی اب تو بڑی قریبی رشتے داری ہے۔" [illegible]

[illegible] اپنی خوش قسمتی کا یقین آ جائے۔" اس نے دروازہ وا کرتے ہوئے [illegible]

"میں نہیں آ سکتی۔ یہ کوئی آسان بات ہوتی ہے؟" [illegible]

"پھر آسان بات کیا ہوتی ہے۔ [illegible] احساسات کی [illegible]

[illegible] کوئی خوش رنگ پتھر نہیں ہوں۔ رشتے آپ نے قبول کیا تھا۔

[illegible] کوئی پابندی نہیں۔ لیکن پہلے آپ کو [illegible]

لیے کیا ہوں مجھے کوئی جلدی نہیں ہے بتا دے گی۔

[illegible] میں کیوں آپ کو کسی مشکل میں ڈالوں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مالک کے سوال گونج رہا تھا۔ وہ وضاحت [illegible] تھی۔

وہ خوف کی اس انتہا پر تھی جب [illegible] اور اسے کوئی نجات کا راستہ دکھائی [illegible]

"روشانے۔"

"جی چچا؟" بمشکل اس کی آواز نکلی تھی۔

"تم مجھے [illegible] ہو یا کوئی [illegible]؟" ان کا لہجہ سرد تھا۔

اس نے [illegible]

"میں کچھ نہیں چچا" اس کی آواز لرز رہی تھی۔

"چچا اس وقت [illegible] حالت ہے۔ آپ اس طرح کی باتیں نہ کریں۔ [illegible]

نے اپنی آواز کی لرزش پر قابو پانے کی کوشش کی۔

"[illegible] انتظار نہ کرو۔ [illegible] جو بات ہے [illegible]

بچے۔"

یاور علی خان کے لہجے میں کوئی [illegible]

تھا کہ کیا کچھ ہو چکا ہے۔

"آپ نے اگر پارس کی بات سن لی ہے تو پھر [illegible] ہی ہوا ہے۔"

"اچھا کیا ہوا؟" یاور علی خان نے تیزی سے بات کاٹی تھی۔

روشی خاموش رہی۔ درحقیقت اس کی سمجھ میں یاور علی خان کا سوال نہیں آیا تھا۔

"تمہاری شادی پارس کے ساتھ کرنے کا وعدہ کیا گیا [illegible]

معاملہ طے ہو چکا ہے [illegible]" پارس کی [illegible] مخاطب تھی۔

روشی اب خاموش تھی۔

"روشانے! میرا وقت ضائع نہ کرو۔" اس مرتبہ [illegible]

"نکاح ہوا ہے چچا۔" اس کی جان [illegible] نکلی تھی۔

کوئی دھماکا نہیں ہوا تھا۔ [illegible]

"صرف نکاح ہی ہوا ہے نا؟" یاور علی خان نے خاصی دیر بعد خاموشی توڑی تھی۔ ان کی آواز [illegible]

تھا۔

"صرف" [illegible] ان کی طرف دیکھا تھا۔

"جی۔ بس نکاح ہوا ہے۔" [illegible]

"[illegible]" یاور علی خان [illegible]

[illegible] کوئی نہ تھا۔

"[illegible]" اس مرتبہ [illegible]

[illegible]

"تم مجھے [illegible]" اس کا لہجہ [illegible] تھا۔

[illegible] یاور علی خان کے [illegible]

"نہیں [illegible]"

اس نے [illegible] روشی کی سمت دیکھا [illegible]

[illegible] ہو کر رہ گئے۔

"تم [illegible] کہنا چاہتی ہو؟" [illegible]

اس نے نفی میں گردن ہلا دی۔

"[illegible]" ان کے انداز سے [illegible]

روشی [illegible]

"تم مر گئی [illegible] ایک احمق انسان سے صرف [illegible] کی توقع کی جا سکتی ہے۔ تمہارے پاس

عقل ہوتی تو [illegible] ٹھیک"

"آپ [illegible]" "[illegible]" [illegible] میں سے کسی ایک کا انتخاب کرتے ہیں۔"

"[illegible]

ہو چکا۔

"آپ [illegible]" اس کی آنکھوں سے اشک بہنے لگے۔

"تم [illegible] کا احساس [illegible] بات یاد رکھو

[illegible] مجھے جواب ابھی چاہیے۔"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible] کی اولاد [illegible] یاور علی خان [illegible]

[illegible]

[illegible]" اس کی آواز میں اس مرتبہ بہت [illegible] تھی۔

"[illegible] مجھے [illegible] تو آپ [illegible]"

[illegible]

"باری! اجری اس میں ہے کہ تم اسے آزاد کر دو۔۔۔" وہ جیسے لگے کسی کشمکش میں تھا، "جواب ہے۔۔۔ [illegible]
لگی۔ یہ میری انا کا سوال ہے۔ اس وقت میری اس حویلی کی اس آن کا سوال ہے کہ میں اپنی زندگی سے [illegible]
قیمت دینے کو تیار ہوں۔ تم چاہو تو اس حویلی کی پرت پرت عیاں ہے۔ کیوں کہ جو آگ میں ہے اس کی [illegible]
ہو گئے ہو تم۔"

یاور علی خان کے لہجے میں دست بھی تھا اور دہی بھی۔

"میری اپنی رضا مندی بھی ہے اور وہ گھر ہے، میں تمہارا ہوں کہ یہ ہے" باری نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے
میں پھنسا کر اور گردن جھکا کر جیسے دبی سی آواز میں گویا اعتراف کر لیا۔

"اسی ہے تو تمہیں لگا ہے کہ تمہیں۔۔۔ وہ یاور علی خان کی بیٹی ہے" یاور علی خان نے بولی تلخی سے کہا۔

"مگر خیر، اگر کسی نے یا جیت کا کھیل شروع ہی کر دیا ہے تو میں پیچھے نہیں ہوں گا۔ اس میں کسی کا کوئی رول نہیں ہے۔
روشی بی بی کی فیصلہ کن تیر کا جس سمت سے اہم رول ہے۔"

"سب دن اس پر وال کر اپنی جان چھڑا رہے ہو۔ کاش یہ جملہ وہ بے وقوف اپنے کانوں سے سنتی۔" یاور علی خان دل
جلے۔

"آپ ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ میں قرآن کا شکر گزار ہوں۔ اب اگر نقصان بارش کی طرح برستے بھی پڑ جائیں تو
روشی بی بی کا رول تو اب ختم ہو چکا ہے۔ اب تو صرف رول کا رہا ہے۔ وہ بہت جا رہا ہو اور فیصلہ کن ہے۔ میں تو بھی اس
اولین نہیں کروں گا۔ ان کے لیے سول ثبوت حاصل کروں گا۔ قرآن پر بھی چلوں گا۔ میں ہر قسم کی سزا کے لیے خود کو ذہنی طور پر تیار
کر چکا ہوں۔ آپ جو چاہیں میرے لیے سزا تجویز کریں۔ صرف اس کے کہ میں انہیں آزاد کر دوں۔"

وہ کھڑا ہو گیا اور یاور علی خان کی کسی اگلی بات کا انتظار کرنے لگا۔

"تو اس انٹیلی جنس حاصل کرنے کے لیے صبح سے شام تک جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز کرتے رہتے ہیں۔ تم بھی کمال
کے لیے تیار ہو اور شکر کرو کہ کیا فرق پڑتا ہے۔"

یاور علی خان نے گلی سے کہا اور ٹہلنے لگے۔ باری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے ان کی سمت دیکھا۔

"میں نے آپ سے بھی کوئی غیر ضروری بات نہیں کی۔ مجھے افسوس ہے کہ آج میں بہت بکواس کر بیٹھا ہوں مگر کیا کروں،
برداشت بھی میرے ساتھ ہے۔" اتنا کہہ کر وہ پلٹ گیا۔ یاور علی خان کا ذہن ابھی یہ جا گئی الجھن جو بوجھ تھا اور لگا
چکا اور اب وہ کھڑے گئے ہوئے تھے۔

شہریار علی خان رات گئے سو کر اٹھے تو ذہن کچھ بوجھل سا تھا۔ رات کو ہی وہ ذہن پہ چھا گئی اور وہ اس کے
گھر کے بستر میں لیٹ گئی تھی۔ انہوں نے دوبارہ سوچا کہ وہ کیا تھا اور بہت احتیاط سے اور ادب سے انہوں نے
انہیں کر دیا۔ پیچھے کی طرف چلے گئے تھے۔ وہاں اس نے بیل کر کے دیکھا تو ہاتھ میں ایک لفافہ اور دیت دیا تھا اور انہوں نے

سے مقابلے کی طاقت بنی ہوئی تھی۔ ساتھ ہی ایک نگاہ بہت ہی تا تو اس میں نکلی ہوئی تھی اور وہ بڑی تیزی سے
ادارے میں ان کی چلتی پھرتی جا رہی تھی۔ وہ قریب پہنچ کر تھم گئے۔ ان سے پہلے ہی وہ اس سے ہی گزرا ہے۔ اسے
قریب کرنے کی تیاری میں تھا۔ دکھ کی ساری ہی رات میں وہ حویلی پہنچ گئے۔ کہ انہوں نے بہت ہی سفر طے کر کے بھی بیچینی سی
محسوس کر رہا تھا اس کے لیے اس نے شوروں میں گھر کی تھی، وہ وہیں وہ لوگ کے ساتھ تھے۔ اسے بس اس کے ساتھ جانے
گے اب بیان کرتے ہیں۔

باری بیٹی نے خاموشی اور بہت کروٹ بدلی تھی۔ جانے تیمور علی خان کے کس طرح بیانی کی وجہ تھی کہ اس کی نیند اڑ گئی
تھی۔ اس نے نیند بھری آنکھوں سے اپنے چہرے میں نظر ڈالی تھی۔ بڑی سی داڑھی اور بستر خالی نظر آیا تھا۔ جس پر ہاتھ
پھیر کر وہ لیٹ گئی اور کمرے میں نظر دوڑانے لگی تھی۔ سامنے تیمور علی خان اپنے بستر پر بیٹھے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"حویلی آ رہے ہیں؟" اس کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز کمرے میں ابھری تھی۔

"ہوں۔" انہوں نے صرف ہنکارا بھرا تھا۔

"کیا آئی تھی؟" اس نے جانے کس خیال کے تحت پوچھا تھا۔

"ہوں۔" انہوں نے ہنکارا بھرا۔

"اور وہ صاحب۔" اس کی آواز نیند کے سبب بھاری تھی۔

"ہم کون ہوتے ہیں کسی کے نصیب کا فیصلہ کرنے والے۔" تیمور علی خان نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

باری کی نیند جیسے اڑ گئی۔ آج پھر سائل بدلا ہوا تھا۔ گویا پھر سے ملت بڑے آئی ہے۔

"ہم پر سے بھی تو بڑا آیا تھا۔ اور اس روز میں آئے تھے تو سے تمہی نے انہیں روشی کو منگنی چھوڑی تھیں۔ ان کی باپ کو
تو دوڑ ایک پرمٹ میں جا چکا تھا۔" وہ بیٹھی تھی۔

"طبیعت کیسی ہے؟" اس نے بہت جھجکتے ہوئے پوچھا تھا۔

"آپ سو جائیں، میں ٹھیک ہیں ہم اور اب تمہیں سونا چاہیے ہوگا۔ بہت ہو چکا ہے ہمارے ساتھ۔"

"مجھے اس سے اختلاف نہیں کہ آپ کے ساتھ بہت ہو چکا ہے۔ مگر اب سلطان سے بیٹھ کر بات کرنے کا کیا فائدہ؟
سو جائیں آپ بھی۔" وہ کھوئی کھوئی نظروں سے ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں ہوئی؟" وہ بستر سے اتر کر ان کے قریب چلی آئی۔

"کچھ نہیں ہوا، آپ پریشان نہ ہوں، بیٹھیں۔" وہ بستر پر بیٹھ گئے۔

"کہتے مجھے لگتا ہے کہ آپ کی یہ کیفیت بچھڑنے کی ہوتی ہے۔ اولاد کو وہ ساری لگن اور جو بے پناہ محبت دی گئی ہے اور
اب ہم ہے۔ مگر آپ کی اس کیفیت سے تو کہ دوسرے سے محبت پر اس کا بوجھ پڑتا ہے تو میری گہری تحقیق ہے کہ کیسی
گزارتے ہوں گی۔"

تیمور علی خان کچھ دیر ٹہلتے رہے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ کی طبیعت یوں بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ [illegible]
جاگیں۔ ہم عام سے تعلقات ہوتے ہیں [illegible] آپ آرام کریں۔"
وہ دروازہ [illegible] کی روشنی میں [illegible]
رہی تھی۔
"بیٹا [illegible] کریں۔ [illegible]" وہ [illegible]
"قسمت [illegible] کیا کرتے ہیں؟" [illegible] پوچھ رہی تھی۔
"[illegible] آپ ہماری [illegible] کر رہی ہیں۔" وہ اس پر [illegible]
کہہ رہے تھے۔
"آپ کو کیا ہوا ہے؟" وہ اس کی پیشانی چھو کر تشویش سے گویا ہوئے۔
"[illegible] ہو۔" [illegible] نے چہرہ ان کی طرف سے پھیر لیا۔
"بہت [illegible] ہیں۔ کسی طرح [illegible] جائے۔ جس نے ہمیں [illegible]" [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible] کہہ رہے تھے۔
ایک گلاس میں پانی [illegible] رکھا ہوا تھا۔
"[illegible]" انہوں نے اسے [illegible] میں [illegible] "ایک تو آپ کے [illegible]
ابھی کے لیے [illegible]"
وہ [illegible] اس کے بال ایک طرف ہٹاتے ہوئے [illegible] تھے۔
"لگتا ہے ان کی [illegible] لگی ہیں [illegible]"
اس نے [illegible] سے ان کی [illegible] ان کے ہاتھ [illegible]
[illegible] کے اندر [illegible] گی۔
"[illegible] آپ [illegible] آرام کرنے کے [illegible] سوچتے گئے اس کو مطلب [illegible]"
اس کی سوچ ایک ہی [illegible] تھی۔
تیمور علی خان [illegible] ہی رات [illegible] تک [illegible] تھے۔
"[illegible] ہوا۔ [illegible] آپ کو۔" [illegible]
"[illegible]" [illegible] کو کوئی ہم سے [illegible]
[illegible] گھر میں [illegible] آپ کی [illegible] ہیں۔ آپ [illegible]
[illegible] اگر [illegible]
[illegible] تیمور علی خان [illegible]

[illegible]
[illegible] ابھی بہت [illegible] ہے۔ آپ [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible] آسمان [illegible] میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible] کے پاس [illegible]
[illegible]
[illegible] ان کے بازو [illegible] ہاتھ [illegible]

ساری رات [illegible] نے [illegible] اس سے [illegible] کی کوشش نہیں کی تھی۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں تھی۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رہی تھی۔

"مجھے لگ رہی ہو۔ ادھر آ کر میرے پاس بیٹھو۔" ماہین نے اسے مخاطب کیا۔

وہ چپ چاپ اس کے پاس جا بیٹھی۔

"آفتاب بھائی کر کے بیٹھی ہوئی ہو اور مجھے پتا تک نہیں۔ میرے سے بے شمار سوالات کھڑے کر رہی ہیں [illegible] جب دل کی بات چھپا رہی تھی مجھ سے خاموشی کی زبان [illegible] تم آفتاب [illegible] میرے ساتھ [illegible] کھڑی رہتی [illegible] بہت سارے [illegible] پیچھے ہوتے۔"

ماہین وارفتگی سے کہہ رہی تھی۔

"کوئی نہیں تو ابھی گمان ہے۔ کیسے یقین کر لوں گی۔ کیسے سنبھالوں گی یہ سب۔ [illegible] جب کیا ضرورت تھی اس طرح سے کرنے کی۔ ادھر تو پہلے ہی آسمان کھلا ہوا تھا۔"

ماہین شدید بے زاری کا اظہار کر رہی تھی۔ اور رشی بس ہاتھ مسلتے ہوئے سنے جا رہی تھی۔

"خالہ! میں اس لیے باہر نکل آئی تھی۔ بیلو۔" پھر اس نے لب سختی سے بھینچ لیے۔

"ابھی بڑی بات بغیر سوچے سمجھے پروگرام بنانے کیسے ہو سکتی ہے۔ آپ اتنا پاگل بھی نہیں ہو۔" ماہین نے برہمی سے کہا۔

"خالہ! آپ کو کوکا جان سے ساری بات پوچھ لیں۔ [illegible] کرے گی ناں آپ۔" اسے مقبول [illegible] سے سرخ میں حیران ہو رہی تھی۔

"ان کا کیا ذکر۔" ماہین نے تفصیل جاننے کے شوق میں [illegible] کر لیا۔ رشی کے انتظار میں ساری تفصیل سن کر چکی تھی۔

"ان ہی کی وجہ سے تو سب ممکن ہوا ہے۔" اس نے نظریں جھکا کر جواب دیا۔

"مگر ان تک تمہارے دل کی بات پہنچی کیسے۔" ماہین کی حیرانی بجا تھی۔

"پتا نہیں۔ وہ تو خود ہی سمجھ گئے تھے۔" اس نے قدرے جھینپتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"سبحان اللہ! بڑے دل والے ہو گئے ہیں تمہارے کوکا جان۔" اس بار ماہین نے بھی کرکی۔

اب رشی سے ماہین کا یہ [illegible] برداشت نہیں ہو رہا۔ [illegible] ماہین [illegible] گی۔

"خالہ! آپ ان کی کسی بات کا برا نہ مانیں۔ وہ تو [illegible] کوکا جان نے سب کچھ [illegible] کریں گے۔ مجھے بھی تاکید کی تھی اور بابا کو بھی۔ آپ بیاہ کی کوئی فکر [illegible] کریں وہ خود ہی سب کچھ ہینڈل کر لیں گے۔

بلکہ کیوں کر رہی ہیں؟" وہ بڑی طرح رو رہی تھی۔

"کیسے کروں۔ کوئی سر پیر ہے اس بات کا۔ کوکا جان کو اچانک کیا ہو گیا ہے۔ [illegible]" ماہین کی سوئی [illegible] ہوئی تھی۔

"کچھ طرح سے [illegible] رو رہی نہیں آگئی۔" اس نے [illegible] ہوتے [illegible]

"کیا آپ کو کوئی بات معلوم ہے؟" وہ روتے روتے پوچھنے لگی تھی۔

اور تمہیں نہیں پتا کہ کیا کہہ رہی ہو۔ میرے ساتھ [illegible] کہ تم اپنی [illegible] آج کل [illegible] کسی کے لیے میں تمہاری شادی ختم ہو سکتی ہے۔ تمہارے پاس کوئی بھی بات ہے [illegible]

[illegible] گی۔"

رشی نے چونک کر اس کے شانے سے سر اٹھایا اور [illegible] اس کی صورت دیکھنے لگی۔

"خالہ آپ [illegible] کیا کہا؟ پتا آپ کے ساتھ ہم [illegible] آپ کی وجہ سے وہ [illegible] سمجھنے لگے ہیں۔ اب [illegible] پاس بیٹھی ہیں۔ یہ اچھا ہی ہے۔

[illegible] آئیں ہیں؟"

"وہ تو پریشان ہو گی۔" جذب سے [illegible] ماہین کو بھی اس سے [illegible] اس کی آنکھیں [illegible]

"میری جان! یہ خبر بھی بڑی ہمت ہے۔ [illegible] کہانی کا سفر ہوتا ہے۔ [illegible] سے پہلے اور [illegible] ہے بیٹی تو شادی کوئی آسانی کی [illegible] کر کے [illegible] ہو جاتی۔"

"مگر کوکا جان کا پتا کیسے ہوا ہے۔ یہ [illegible] آدمی کی طرح ہے کہ کبھی [illegible] ہمیں [illegible] گئے ہیں۔" ماہین نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اور بابا بھی یہ بات [illegible] کوکا جان کی موجودگی میں۔ گو سب صحیح تو نہیں ہوا۔ اور [illegible] کے ارادے سے تو یہی [illegible] گئی تھی۔ کوکا جان کو بھی تو وہی خاندان ہے۔ [illegible] کوئی اعتراض نہیں۔ اس کا صاف مطلب تو یہ ہے کہ [illegible] میری اور کوکا جان کی حفاظت کرتے ہیں۔ [illegible] یہ تو بڑی زیادتی ہے۔ اگر ہم نے [illegible] اس کے بعد گھر میں [illegible] بیٹھے ہیں۔ [illegible] لوگ کیوں ہوا ہے۔ کوکھڑی کیوں بیٹھی رہے [illegible] کیوں ہو رہی جا رہی ہے؟"

وہ اسی انداز میں تو اترنے لگی رہی تھی۔

"ٹھیک ہے مگر نکاح تمہارے بابا اور [illegible] صاحب کی رضامندی کے ساتھ بھی تو ہو سکتا تھا۔ یہ ضروری ہے کہ تھوڑی ہمت [illegible] کے لیے۔"

"نہیں ہو سکتا تھا۔ [illegible] کوکا جان کوئی ہوم [illegible] نے فیصلہ کیا۔ میرے اصل [illegible] ماہین میں ہمیشہ نے میری [illegible] کو سمجھا اور بڑی ہمت اور حوصلے سے ہم [illegible] یہ کام کیا۔ [illegible] ان کی روشنی میں [illegible] میرے [illegible] کوئی [illegible] صرف [illegible] اور خاص [illegible] سے ہی [illegible] نے ان کی [illegible] اپنی مجبوری [illegible] ہیں۔"

"[illegible]" ماہین کی بات کاٹ کر بہت [illegible] انداز میں کہا تھا۔

یہ ادھورے رہیں گے۔" اس کی آواز لڑکھڑانے لگی۔ بکھرنے لگی۔

تیمور علی خان نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔

"اب ان سب باتوں کا فائدہ؟ اصل بات تو یہ ہے کہ وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔"

"ہم... مجھ سے...؟" وہ مارے حیرت کے دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"آپ سب کچھ تو جانتے ہیں ان سے۔ پھر آپ نے کیا کیا؟ ہماری ریاضتیں خاک میں ملا دیں۔ مجھے سب کچھ کرنا تھا وہ سب کیوں کیا تھا؟ اتنے عرصے بعد انتقام کا جوش بیٹھ چکا ہے؟" آپ تو وہ جوان ہیں، اب تو انہیں اس کی [illegible] ضرورت تھی۔ مگر تیمور علی خان میں تو شاید نہیں ہوں گی۔ یوں بھی زندگی مجھ سے ناراض ہو چکی ہے۔ بہت مایوسی ہوگی سب کو۔ یہ آپ نے کیا کر دیا...؟"

وہ نڈھال سے انداز میں کرسی پر بیٹھ گئی۔ پیشانی پر پسینہ چمکنے لگا تھا۔

تیمور علی خان نے دوسری کرسی کھینچ کر اس کے مقابل کی اور بیٹھ گئے۔ ان کی سیاہ چمکدار آنکھیں نازنین کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"یا تو کسی کو سمجھنے کا دعویٰ نہیں کرتے اور جب دعویٰ کر لیتے ہیں تو سمجھ کر بات کرتے ہیں۔ ہم بھلا ان سے اتنا قریب کس حساب میں ہوں گے؟ اور کیوں اپنی الجھی ہوئی زندگی میں مزید پریشانیاں مول لیں گے۔"

وہ اپنی بھاری اور جذب ہونے والی آواز میں اس سے دھیرے دھیرے مخاطب تھے۔ نازنین نے انہیں ان کی سمت دیکھا۔

"آپ علی کی طرح مجھے بھی یہ سوال پریشان کر رہا ہے کہ ان کے سامنے حقائق سے پردہ کس نے اٹھایا ہے؟ کسی پرانے ملازم کی یہ جرأت نہیں ہو سکتی۔ حویلی کے کسی فرد اور یہ حرکت نہیں کر سکتے۔" وہ سوچتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

نازنین کو ذرا سا اعتبار آ گیا تھا۔

"آئی ایم سوری تیمور علی خان!... پھر کس نے کی یہ حرکت؟

اگر "وہ" زندہ ہوتی تو میں سمجھتی یہ یا شرف فساد پھر اس کی طرف سے آیا ہے کہ اس کا خمیر ہی شر سے بنا تھا۔" اس کی رگ رگ میں آگ اترنے لگی۔

تیمور علی خان چونک پڑے۔ (وائی گوڈنیس... [illegible])

ظاہر ہے یا وہ علی خان تو یہ سب کچھ نہیں کر سکتے۔ اس سارے واقعے میں سب سے زیادہ قصوروار وہی تھے۔ وہ آپ بھلا کس طرح ماہین کے سامنے آ کر کہہ سکتے ہیں؟ اس میں تو سراسر نقصان ان کا وجود لگتا ہے (ویٹس پوائنٹ) انہیں [illegible] کی ایک [illegible] نہیں گے چھپ [illegible] الجھن سے [illegible] زنجیر جھلکنے لگے

اندھیرے میں پھر ابھر آ گئی ہو؟" [illegible] ماہین اتفاق سے [illegible]

"اچھا! آپ سے ایک طرف ہٹا دیں اور ہماری بات غور سے سنیں۔" انہوں نے سمجھانے کے انداز میں [illegible]

"آپ کی بات ابھی ٹھیک سے [illegible] ہیں۔ مگر آپ اس سے ملنے کے لیے [illegible] [illegible]

[illegible]

بھلا یہ ادا ہو گی کہ جب آپ [illegible] گھر میں آئی۔ تو وہ زندگی کی [illegible] کہہ رہی تھی۔"

تیمور علی خان سر جھکائے سن رہے تھے۔

"آپ نے ابھی تک اپنے فیصلے کو درست سمجھا ہے جو سوچا تھا وہی کیا ہے۔ مگر اب آپ کو ہماری بات سننا ہو گی۔ [illegible]" آپ چپ [illegible] تیمور علی کا انداز روک دیا تھا۔

"آپ ان سے مل لیں۔ مسائل ختم کرنے کے لیے نہیں صرف اس لیے کہ وہ آپ کی حقیقی بہن ہیں۔ [illegible] شاید ہی کسی نے اتنی قدر [illegible] انتقام لیا ہو۔ [illegible] آپ کے جذبات [illegible] ہوں گے۔ تھوڑی سی جرأت آپ اپنے اندر پیدا کر کے ان سے مل لیں۔ پلیز۔"

"فرض کریں [illegible] ملاقات [illegible] ماہین کے ساتھ [illegible] وہ شخص بہت [illegible] گزار رہی ہو۔"

"انہیں بہن وہ خوش۔ وہ بس آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔ بہن کی حیثیت سے۔ آپ کے اندر اس طرح کی خواہش نہیں ابھرتی؟ حیرت ہے۔"

تیمور علی خان نے [illegible] سے کہا اور اٹھ کر [illegible] میں ٹہلنے لگے۔

"آپ کے اندر ابھرتی ہے؟" نازنین کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا تھا۔

"ہمارے اور آپ کے کیس میں بہت فرق ہے۔" [illegible] انہوں نے آپ کے ساتھ تو کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔ اور ہم آپ کو کوشش اس لیے کر رہے ہیں کہ [illegible] وہ تب بھی آپ سے ملیں گی۔ وہ صرف ہمارے جواب کا انتظار کر رہی ہیں۔ اگر انہیں [illegible]

[illegible] کسی بھی وقت یہاں پہنچ جائیں گی۔"

[illegible] "انہوں نے [illegible]

گئی۔

"معمری بی بی اس بات میں جل رہی تھی۔ اور میں اسے دکھ دے رہی تھی۔ [illegible] اس۔۔۔ [illegible]
ہوں ذہن کے قابل آنے کے قابل ہے [illegible] کرنے کا سوچنے لگتے ہیں۔ مجھے [illegible] کرنے میں [illegible]
ہے؟ آپ یہ سب باتیں کو کہنا چاہتے؟" کیونکہ [illegible] ملاقات کرنے نہیں آئے گی۔ [illegible]
لائے گی۔ ابھی اس نے دیا آنکھیں کھول کر [illegible] اس لیے اس [illegible] خوش ہوں گی۔ [illegible]
زندگی [illegible] جو فیصلہ کر کے حویلی میں داخل ہوئی ہے [illegible]
کا باپ اس کی [illegible] میں شامل ہو [illegible] اس کے حق میں [illegible]
سکتی ہے [illegible] آپ۔ اسے [illegible] ہم [illegible] گے۔"

اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

"انسان اپنے گھر میں پالتو جانور رکھتا ہے تو ان سے محبت کرنے لگتا ہے۔ بیمار ہوتے ہیں تو ان کا علاج کرتا ہے۔ ان
سے لگاؤ محسوس کرتا ہے۔ ایک حسین خاتون جو ہمارے گھر میں عرصے سے ہے [illegible] رشتے میں [illegible] حویلی میں
آئی تھی [illegible] ہمارے اور اس کے درمیان محبت کے [illegible] ہے۔ اور جو دوسرا رشتہ ہے [illegible]
رفاقت کا سلسلہ ہے۔ اصل رفاقت تو [illegible] میں ہوتی ہے۔ [illegible] ہم اپنے [illegible]
ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔ [illegible] سے ہم [illegible] رہتے ہیں۔ کیا آپ نے بھی اس [illegible]
کیا کریں۔ [illegible]"

گزرے ہوئے بیس سالوں میں ایک مرتبہ بھی انہوں نے [illegible] نہیں کیا تھا۔ [illegible]
تھے۔ [illegible] استعمال کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی تھی۔

"[illegible] بہت دیر سے [illegible] کر رہا ہے۔ ہم [illegible] میں واپس آتے ہیں۔ [illegible]
گے۔ [illegible] گے۔" وہ [illegible] اس پر ڈال کر باہر نکل گئے۔

"اچھا۔ [illegible] بھی [illegible]"

وہ مسہری [illegible] کی طرف [illegible] تھا۔

"[illegible] رشتوں سے دوستی رکھنا چاہیے۔ [illegible] اچھا سلوک کرنے [illegible]"

"[illegible] دعائیں دیتے ہوں گے۔ تمہیں دعاؤں کی [illegible] گی۔" وہ کھلکھلائی۔

"آپ [illegible] تشریف لے آئیں اس کا مطلب ہے۔ [illegible] میں [illegible] ہوں گی۔ [illegible]
ہوگی؟" یاور نے [illegible] ہوئے [illegible] بدلی۔

"[illegible] گھروں میں [illegible] ہو جائے تو بھی [illegible] حویلی

وہاں سے [illegible] وہ [illegible] گئی۔

"[illegible]" [illegible]

"[illegible] صاحب [illegible] کی طرف [illegible]
ہو [illegible]" [illegible] بی بی کی [illegible]

[illegible] کر اس کی سمت دیکھا۔

"[illegible] ہے آپ کی [illegible] بی بی کے کیا حال ہیں؟" وہ [illegible]

"[illegible] بی بی کے [illegible]" وہ [illegible]

"[illegible] کیا ضرورت ہے۔ [illegible] ہمارا حال [illegible]"

[illegible] کی آواز بہت قریب [illegible] دونوں [illegible]

[illegible] آئی تھی۔

[illegible] وہ اس کا [illegible] شب [illegible]

☆—☆—☆—☆—☆—☆

"چلو تم ہی سے پوچھ لیتے ہیں تمہارا دل۔ شادی کیسی گزر رہی ہے۔ شکر ہے حویلی میں بھی خوشیوں کے شادیانے بجنا شروع ہو گئیں۔ لگتا ہے تمہاری روانگی بھی شروع ہونے والی ہے۔ وہ اپنی انگلی کے انگوٹھے سے بیگم صاحب۔ کیا خبر تم جیسا ہاں کی؟"

اس نے گہری نگاہ روشی کے چہرے پر ڈالی۔ ہاری کا پاپ کھسکا دیا، وہ چلا گیا۔

"لگتا ہے ہاری کو یہ موضوع پسند نہیں۔ حد لینے کا ارادہ نہیں۔" جمہور پھر کھلکھلائی تھی۔ "یہ چارا ہاری اور کر بھی کیا سکتا ہے۔ تم نے وہ دل تو زیک ہی ہو گا۔ جس کی آنکھوں پر چہرے کے 'دھکن' لگے ہوتے ہیں؟" جمہور کا انداز بے باک اور بے حیا سا تھا۔

"مگر یہ بے چارہ بے عقل نہیں ہے۔" روشی نے مسکرا کر جواب دیا۔

"مگر مجھے تو کوئی خاص فرق محسوس نہیں ہوتا۔" جمہور نے اس کو گھور کر دیکھا ہوتے ہوئے ہاری کو دیکھا۔

روشی کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑنے لگا۔ جمہور کی حسین صورت سے اسے وحشت ہونے لگی۔

"اس نے آپ کا کیا بگاڑا ہے بھابی! جو آپ اتنی اختلاف کر رہی ہیں؟" وہ کچھ بول نہ سکی۔

"ہائے! یہ تو وہی کہ بگاڑا تو کچھ نہیں۔" جمہور نے ایک آہ بھری۔ روشی کا ضبط جواب دے گیا۔

"یہ تو بہت ہی گری ہوئی بات ہے بھابی۔ آپ کو اپنے مقام کا تو خیال کرنا چاہیے۔"

"چاہتی... وہ اپنا مقام ہے جو اس حویلی میں۔" جمہور نے ایک لمبی سانس لی۔ "ایک ہاری ہے۔ تم کو یہ سمجھتی ہی نہیں۔ ابھی ہی سے ایک میں۔ تم کوئی مقام ہو گی ہوگی، کیا ہوں گی، کس پر جان دیتی ہوں؟ ہاں ہی نہ کر سکو گی۔ ابھی تو ایسے ہی چلے گا۔ نہیں ہوتی۔ اپنے اوپر کی خوشی اسی حویلی میں رہ کر سمجھو گی۔ سنو تو لہجہ ہی سمجھتی ہوں میں ہوں۔ تیرے نے عجیب طرح نکا اور یہ کا چہرہ ہے۔ روشی کا سامنے لگا۔ یہ پتا جائے۔ اس کو تو بن جانے دو۔ تیری ہی بات سے کوئی تو قائل ہو جائے۔" جمہور ہنسی سے بولی۔

"آپ سے پیچھے ہاں... میں چھوڑ..." روشی کی رگ رگ میں آگ سی دوڑ گئی۔

اسی دم موسی ان کی سمت چلی آئی۔

"بیٹی اوں بڑی بیگم بلا رہی ہیں۔" وہ جمہور سے مخاطب ہوئی۔

"بیٹی! چھوٹی بھی ابھی ہوں گی بڑی بی۔ مگر مجھے سب پتا ہے۔ ہاں میں آ رہی ہوں۔" وہ باہر نکلی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

روشی کچھ دیر چپ چاپ ہاری کے قریب کھڑی رہی۔

"تم اندر نہیں جا سکتے تھے۔ تم یہاں نہیں رہو گے تو وہ بھی یہاں نہیں آئے گی۔ کون یہاں کے مقام اور اپنے کرنے سے تمہیں اتنی تمہارے کاموں پر کھڑی ہے؟" وہ دکھی طرح سے بولی۔

"کس حساب میں آپ بھی جمہور سے کیا اختلاف ہی ہیں۔ ابھی جمہور آ رہی ہیں۔ آپ کو خاص خیال رکھنا ہے۔ مجھ سے پرہیز کریں۔" وہ مسکراہٹ دبائے ہوئے کہہ رہا تھا۔ نگاہ اور متوجہ تو ہوں پر تھی۔

"وہ تو شروع ہی سے ایسا ہے۔ کیا بات کیا ہے؟" وہ مسکرا کر بولی۔

"تم اتنے ایک بات پر توجہ کیوں دیتی ہو۔ سر اپنے ہی چاہ کر دو ہو جاتی ہیں۔" وہ شرارت سے کہہ رہا تھا۔

روشی ایک لمحے کو لاجواب سی ہو کر چپ ہو گئی۔

"خدا را آپ اندر جائیے۔ کسی کی نگاہ پڑ گئی تو آج ہی شوہر وکیل کر دیں گے۔ یاد رکھا ہاں اور آپ سے بڑی آسانی سے اقرار کر لیں گے عدالت میں کہ یہ بات ٹھیک ہی ہے۔"

"ہونہہ کیسی ہوئی باتیں کیں۔" وہ بگڑ کر بڑے انداز میں بولی۔

"اور تم؟ کیا؟" وہ مسکرا رہا تھا۔

"وہ بھی ہوں گی جو بھی کہیں گے۔ اور وہ بھی کی مقام تم ہو گے۔"

"مگر اس طرح کے کسی بھی میرا ساتھ تو دیتا نہیں۔" وہ واقعی حیران ہوا۔

"پتا ہے مگر میں تمہیں کیوں بتاؤں۔ وکیل صاحب پہلے سے تیاری کر رہیں؟"

"ابھی وکیل صاحب کہاں، ابھی تو کیسے اپنے نام کے ساتھ اس ان لگیں گے تب حویلی والوں سے آپ کو پتا لگ سکے گا۔ اور آپ ان کو اور پھر بھی آسٹن رواداری کا مظاہرہ بھی کرنا ہی رہے گی۔"

اس نے ہاں کہہ دیا۔ کیا ہی بھی چھوٹی اور رواداری کی صورت دیکھ کر ہنستی دل ہی دل میں مسکرا دی کیونکہ بہن کو ہنستی ہوئی تھی۔

ہو۔ سر پہ کوئی چادر تان لے ہو۔" ماہین نے بدستور شرارتی انداز میں کہا۔

"مجھے واقعی کوئی خوشی نہیں تھی۔ میں تو وہی کہہ رہا تھا۔ پہلے بھائی آ جائیں پھر۔" محترمہ۔

بھائی کے ساری بات گھر میں آ گئی تو اس نے سکون کا گہرا سانس لے کر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

دیکھو ہماری اس صورت حال تم پر واضح ہے کہ کسی لڑکی کو پیش ہے، معصوم سی الفت بات ہمارے لئے [illegible]

ہے اور ایسے بالکل اچھا پیدا ہو سکتے ہیں جو کسی لحاظ سے ٹھیک نہیں ہوتی۔ [illegible]" ماہین شرارتی انداز میں گویا ہوئی۔

"آپ بے فکر رہیں ہوں۔ میری جانب سے آپ بے فکر رہیں۔ اس محترمہ کا [illegible] کر سکتے۔ واقعی تم [illegible]

کیا کوئی اور بات باقی رہ گئی ہے؟" وہ اٹھتے ہوئے ماہین سے مخاطب ہوا۔

"نہیں۔ بس یہی فکر تھی کہ کیا کرے ہے وہ تم لوگ۔ اور "محترمہ" تو خیر میں دیکھ لوں گی۔ مگر ایک [illegible]

محترمہ کی کون سی خوبی ہے جس نے [illegible] ٹکرانے کا حوصلہ پیدا کر دیا۔ تم جیسا [illegible]

پرتو اس طرح آگ میں نہیں کود سکتا۔" ماہین ابھی [illegible] کھڑی ہوئی۔ اب اس کے [illegible] مسکراہٹ پھیل رہی تھی۔

"کئی بار یہ سوال میں نے اپنے آپ سے بھی کیا ہے۔" وہ بھی شرارت بھرے لہجے میں جواب دے رہا تھا۔

"ان کے پاس جانے کی ایک [illegible] جس حد تک بھی [illegible] کرے گی غالب ہو جائے گی۔ [illegible]

سے کرتی ہیں۔" وہ سنجیدگی سے کہتے کہتے یکدم ہنس پڑا۔

"کیا مطلب؟" ماہین بھی بے ساختہ مسکرا دی۔

"چلو تم جو یہاں الزام ہے جو تم اسی پر لگا رہی ہو۔ تمہیں احساس ہے؟" ماہین نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"وہ یہ الزام مجھ پر لگا کر حساب برابر کر سکتی ہیں؟" اس نے پھر مسکرا کر جواب دیا۔ اب وہ بہت [illegible] انداز میں

کھڑا تھا۔

"اچھا؟ بہت ذہین ہو۔ مانتے ہیں۔ کیا قیامت ہے اور کس قیامت کا سکون ہے تم میں۔ کامیابی سے پہلے [illegible]

[illegible] خود ایک خوشی [illegible] ہے۔ مجھے حیرت ہے عمر علی خان جیسا [illegible] اور بہت گہرائی میں سوچنے والا شخص جو تمہیں

پسند کرتا رہا ہے۔ اس [illegible] ساری دنیا [illegible] کے در پے [illegible]

پہنچ [illegible] یہ بھی بات ہو سکتی ہے۔"

اس نے خود ہی اپنے خیال کی [illegible] "بات یہ بھی [illegible]" ابھی [illegible] انداز [illegible]

تھا۔ "بہر حال وہ ایک نتیجے پر پہنچ گئی۔"

"یہ بات نہیں ہے۔ [illegible] ان کے اس انتہائی قدم میں ان کا ساتھ نہ دیا۔ اور [illegible] آپ بھی

بہت اچھی طرح جانتی ہیں [illegible] مجھے قبول نہیں کر سکتے [illegible]

میں تم [illegible] حساب سے تو [illegible] عمر علی خان کی اولاد ہوں [illegible]

انہیں بہت عزیز تھا۔

آپ کہاں ہیں [illegible] سوال کیا۔ [illegible]

ماہین [illegible]

[illegible] وہ اٹھ کر باہر نکل گئی۔

"میں [illegible] ایک لڑکی کے [illegible] آپ ابھی یہاں ہیں؟" [illegible]

وہ انہیں دیکھ کر [illegible] کی طرح [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible] انداز میں [illegible] مخاطب کر رہی تھی۔"

"[illegible]"

"تمہاری بات [illegible]" [illegible] انداز میں [illegible]

"[illegible]"

[illegible] سوال کیا [illegible] گم ہو گیا تھا۔

"نہیں۔"

"وہ تو بہت اچھی [illegible] آپ نے [illegible] انہیں ان سے ملنے سے کیوں [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] کرنے میں لگے تھے۔ ہم

[illegible] خود دیکھا تھا۔"

"کیوں [illegible] کسی بات سے [illegible]

[illegible] کر کے انہیں [illegible] نہیں کرتے۔" [illegible]

"جب ہم نے بھی ان سے بات نہیں کرتے اور آپ نے بھی [illegible] آئی تھیں؟ کیا ان [illegible]

ہیں؟" [illegible] کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

[illegible] کرنے لگی۔

[illegible] ٹھیک نہیں ہے۔" عمر علی خان [illegible]

[illegible] ہوئے تھے۔

[illegible] کی نظر [illegible]

"[illegible]"

"[illegible] ایک [illegible] آ گئی تھی۔"

نازمین نے اسے بازو سے اپنی طرف [illegible] اس کے چہرے پر [illegible]
تیمور کے تھپڑ کی نیت سے ہاتھ اٹھایا تھا۔ مگر تیمور علی خان نے درمیان ہی میں اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے صنوبر کو اپنی طرف کھینچا۔ [illegible] سے پست ہو گئی تھی۔ اور بلک بلک کر رو رہی تھی۔

"تمہارے خاندان کی عادت ہے [illegible]" نازمین [illegible]

صنوبر اب بے [illegible] کر رو رہی تھی۔ "یہ اچھی بات نہیں ہے۔"

"میری جان، آئی کو اب پریشان [illegible] کی طبیعت خراب ہے۔ جب بھی کسی بات سے منع کرتی ہیں۔ تو بچوں کو مان جانا چاہیے۔"

"جاگیرداروں کے ہاں جاگیردار ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اپنی منوانے والے۔ اپنی شرطیں رکھنے والے۔ [illegible] لے آئیں۔ [illegible] اچھی طرح سمجھ لیجیے [illegible] مجھ سے کوئی [illegible] کرے۔"

نازمین کے سانسوں کی بے ترتیبی بتا رہی تھی کہ اس وقت وہ اپنے حواس کھو چکی ہے۔ تیمور علی خان نے [illegible] لے کے صنوبر کا چہرہ صاف کیا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ جو بری طرح سے سسک رہی تھی۔

"آؤ بیٹا آپ کے کمرے میں چلتے ہیں۔" انھوں نے صنوبر کا ہاتھ تھاما اور [illegible] کرکے [illegible] میں بیڈروم سے باہر چلے گئے۔

نازمین بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ [illegible] اس نے ہاتھ اٹھایا تھا۔ اب اس کا [illegible] رہا تھا۔ وہ بری طرح رو رہی تھی۔

پندرہ بیس منٹ کے وقفے کے بعد تیمور علی خان اندر داخل ہوئے۔

"آئی ایم سوری۔ تیمور! پتہ نہیں میں کیا ہو گئی ہوں۔"

تیمور علی خان خاموش رہے اور وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے لگے۔

"بہت [illegible] سوال جواب کرنے لگی ہے۔ تنگ آ گئی ہوں میں۔ تیمور [illegible] ہر سوال جواب ہوتے ہیں۔"

تیمور علی خان بدستور خاموش رہے۔

"اب مجھے آپ کی [illegible] کی بھی پروا نہیں۔ اب [illegible] کی بھی ضرورت نہیں۔ اب میں [illegible] ہوں۔ میں [illegible] میں چلی جاؤں گی۔ مجھے [illegible]"

"تو آپ کا دل چاہتا ہے [illegible] کرتی ہیں۔ [illegible]" تیمور علی خان نے [illegible] میں [illegible]

تمہیں [illegible] کے [illegible] ان کے [illegible]

"[illegible]"

[illegible] ہے۔ یہ [illegible] کرنے کے بعد [illegible]

ہم اپنی اولاد کے ساتھ [illegible] برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ اپنی الجھنیں [illegible] کے لیے [illegible]

[illegible] بہت [illegible]" تیمور علی خان کے [illegible]

[illegible]

"میری [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible]" نازمین نے [illegible]

"[illegible] ہے۔ آپ [illegible] حقوق [illegible]

[illegible] کرنے کی عادی ہیں۔"

[illegible] ہو گئے۔ [illegible] ان کے [illegible] کی عادت [illegible]

[illegible]

[illegible] بہتر [illegible]

[illegible] اس کے [illegible]

اس نے [illegible] آواز میں تیمور علی خان کو [illegible]

[illegible]

تیمور علی خان [illegible] سے باہر [illegible]

[illegible]

[illegible] سے باہر آ گئی تھی [illegible]

"[illegible]" اس نے [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]" اس نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"عارف کے پاس۔ کیوں کیا آ گئی ہے تمہارے انکار میں چھپا ہوا ہے؟" ماہین نے نظریں [illegible] سوال کیا۔

"ساری بات سمجھ میں آ گئی ہے بی بی اور تو اب اس کے کسی کام کی نہیں۔ کوشش کروں گی کہ اس سوال کی [illegible] جائے۔"

"سوال وہ کم عمر زیادہ ہے وہ لال خان تم سے عمر میں بہت بڑا ہے تو عارف کو تمہارے برابر [illegible] کی بات ہے۔" [illegible] سر پر اس کے باپ کا سایہ ہے اسی میں عافیت ہے۔" ماہین نے [illegible] کی کوشش کی۔

"اس کی عمر کا عیب تو اب کھلا ہے مجھ پر۔ مگر بی بی آپ بھی اسے دیکھو تو حیران ہو جاؤ۔ [illegible] بالکل [illegible] ہے بالوں میں بھی سفیدی نہیں۔ جی۔" بانو کے پاس جواب تیار تھا۔

"میں کیا کہتا ہے بھی وہ تو آج سے دس سال پہلے بھی جوان تھا۔ بانو کو کون [illegible] کرتا ہوگا۔ [illegible] خان سے [illegible] ہوگا۔ ان کے بھی سر میں ہلکی ہلکی سفیدی جھلکنے لگی ہے۔" وہ بڑے تعجب سے تجزیہ کرنے میں الجھ گئی تھی۔

"کیا کرتے ہو جو؟" بانو کی سمجھ میں نہیں آیا تو پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔

"میرا مطلب ہے بالوں کو رنگ لگاتا ہوگا۔" ماہین نے وضاحت کی۔

"ایسا تو میں نے نہیں دیکھا پر کیا خبر۔ [illegible] دھوکے کی ہے۔" بانو نے اس سے اتفاق کر لیا۔

"ایک بات کہوں بی بی! آپ ناراض تو نہیں ہو گی؟" بانو نے جھجکتے ہوئے سوال کیا۔

"ہوں۔ پوچھو۔" ماہین نے برش سے بال سلجھانے شروع کر دیے ساتھ ہی انداز بھی [illegible] شروع کر دیا کہ وہ کیا سوال کرنا چاہ رہی ہے۔

"یا در خان بھی تو آپ سے عمر میں بہت بڑے ہیں مگر آپ تو بہت خوش ہیں۔"

ماہین کے کرش کرتے ہاتھ یکدم رک گئے۔ پھر [illegible] سا ہو گیا۔

"یہ تو بہت اچھی خبر ہے میرے لیے کہ میں بہت خوش نظر آتی ہوں۔" وہ خیال سے باہر آ کر بولی [illegible] مسکرائی۔

"پاگل!" یکلخت وہ سنجیدہ ہو گئی۔

"جی بی بی!" بانو ہمہ تن گوش تھی۔

"بانو شادی بس ایک اتفاق ہے۔ یا ایک سودے بازی ہے۔ جو کبھی مرضی سے ہوتی ہے کبھی مجبوری سے۔ [illegible] ایک لاکھ روپے کے مالک [illegible] ایک لاکھ کے بیر [illegible] تو بہت خوش ہوتے ہیں کہ کس قدر [illegible] خوشی سے [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] سے ہم پر [illegible] کا علاج کرواتے ہیں اور [illegible] استعمال میں [illegible] ہمیں تمام عمر [illegible] رہتا ہے کہ [illegible] استعمال میں [illegible] مجبوری ہے۔

بے وقوف "عورت" ہے [illegible] ہوتی ہے۔

عورت بانو! [illegible] ایک ایک بات کی اہمیت ہے گر [illegible]

[illegible] عورت کو [illegible] سے [illegible]

"بی بی اس کی [illegible] ہوتی ہے۔" بانو کی آواز ابھری۔

"سمجھو اس دل کو [illegible] تجھے [illegible] عورت کی [illegible]

[illegible] صرف [illegible] اب [illegible] نکلے گی۔ [illegible]

"ماہین کے [illegible] آ گئی تھی۔

"بی بی! آپ بہت خوش [illegible] آپ کا دل آباد [illegible] ہے۔ آپ کا دل آباد ہے [illegible]

[illegible] آپ کیں؟" بانو نے [illegible] ہے کہا۔

"میں تجھے کیسے سمجھاؤں بانو تیرے [illegible] ہے مگر [illegible] ابھی تک نہیں جاگی اس تجھے [illegible] سے زیادہ کسی کو [illegible] نہیں ہونا چاہیے۔ [illegible] خوشی [illegible]

[illegible] اس عمر کی بات؟"

"عورت آ [illegible] صرف اس نے جو عورت اس نہیں ہوتی۔ [illegible] محسوس نہیں کرتی۔ [illegible] قسمت [illegible]

[illegible] نہیں ہوں [illegible] کیا سمجھتی ہے میں ماں نہیں ہوں [illegible] اپنی [illegible] کے بچوں کی ماں ہوں [illegible]

[illegible] خوش ہوں۔ ان کو [illegible] خوشیوں کے خیال سے خوش ہوں [illegible]

[illegible] خوش نہیں ہوں۔" ماہین نے [illegible] بالوں میں برش چلانا شروع کر دیا۔

"آپ کی شادی [illegible] ہوتی [illegible] آپ کو [illegible] نہیں؟" بانو نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"شادی تو [illegible] ہوتی ہے۔ کہیں دل [illegible] گھر کے لوگ۔" ماہین عجیب سی [illegible]

بانو اس کو [illegible] کی صورت دیکھ رہی تھی۔

"ایک بات اور پوچھوں بی بی! آپ [illegible] تو نہیں ہوں گی۔" اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"ہاں سوال پوچھو۔ [illegible] سوال پیدا ہونے لگے ہیں تمہارے ذہن میں بھی [illegible]" وہ [illegible] انداز میں مسکرائی۔

مجھے اور [illegible] کو [illegible] آپ [illegible] نہیں [illegible] ہوتی تھی۔ [illegible] بہت [illegible] اس کے [illegible] جا رہی ہیں؟"

"[illegible] ہو جاتا ہے [illegible] تیری [illegible] پہ سوچتی ہو [illegible] ماہین نے [illegible] "یہ تیرے سوچنے کی [illegible] کو [illegible] سکے [illegible] کی۔ [illegible] نہیں ہوتی۔"

"بی بی اماں کب حویلی کی نوکر ہو جاتی ہوں۔ بس آپ تو مجھے اس جانے کی اجازت دے دیں۔" تاجو نے منت سے کہا۔

"میرا حکم پر کیا زور... مگر اس حالت میں تمہیں حویلی سے نکالنے کو میرا دل نہیں مانتا۔"

"آپ اپنے دل کی تسلی کر لیجئے... میری جان نہیں مجھے جانے دیں۔" تاجو نے منت کی۔

"ہاں مجھے پتا ہے۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ اس کے چہرے میں عجیب وحشت چھا رہی ہے۔" ماہین نے بیزار ہو کر کہا۔

تاجو خاموش رہی جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔

"کیا سوچ رہی ہے؟" ماہین نے بالوں کو جھٹک کر ان کے خشک ہونے کا اندازہ لگایا۔

"کچھ نہیں بی بی... انسان کے پاگل پن کو سوچ رہی ہوں۔ جیسے حواس اس کا نصیب ہو۔ آگے کا علم نہیں پر [illegible] کی سوچ رہتی ہے۔ بھول جاتا ہے اس پر دھیان نہیں ہوتا جو نہیں تھا اس سے دھیان نہیں ہٹتا۔ میرا بھی بڑا اچھا گھر تھا [illegible] والا۔ اس کے کئی کمرے تھے میں نے کھول کر بھی نہیں دیکھے تھے ساری مشینیں تھیں۔ یہاں حویلی میں تو بہت پانی ہے۔ میرے گھر میں پانی کا مسئلہ تھا۔ مگر لال خان موٹر لے آیا تھا۔ میرے باورچی خانے میں بھی ساری مشینیں تھیں۔ [illegible] بنانے والی، سیب کا جوس بنانے والی۔ گیلا مسالا پیسنے والی الگ۔ سوکھا پیسنے والی الگ۔ قیمہ بنانے والی آٹا گوندھنے والی۔ پانچ صوفے تھے تین ڈرائنگ روم میں ایک ٹی وی والے کمرے میں جو باورچی خانے کے ساتھ تھا ایک اس کمرے میں جہاں ہم سوتے تھے۔

کیا اچھا گھر تھا بی بی۔ پر مجھے وہاں بیٹھ کر بھی نہیں آتی تھی [illegible] آپ کو کیا بتاؤں اچھا گھر تھا۔ وہاں تو مجھے بہت نیند آتی تھی [illegible] رہتی تھی۔ [illegible] مگر میں تنگی کب تھی۔

کہاں گئی تمہاری نیند بی بی؟" وہ بے ساختہ کہنے لگی۔

ماہین کے دل میں کچھ [illegible] گئیں۔

"چپ کر جا الو... دل کی کرنے کو بعض اوقات جسم میں وہ آ جاتا ہے کیسی وحشت تھی کہ مجھے قدم قدم پر گھر سے نکلنا نہیں آئے۔" اس نے [illegible] سے تاجو کی سمت دیکھا۔

"ایسی وحشی بی بی اوقات تو اب بھی رہتی ہے [illegible] نہیں ہوتی۔"

"یا ہو اس بچے کی خاطر تو رک لے بس۔ ایک [illegible] تیرا احسان مند ہوں گی۔ [illegible]"

بس چلے تو تیرے منہ پہ ہاتھ رکھ کر [illegible] ڈال دوں۔"

ماہین کو بھی اندازہ تھا [illegible] مگر ایک امید کے سہارے [illegible]

انسان الجھا [illegible] ہے۔ اس نے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"بی بی [illegible] سے محبت کیسے کروں گی؟" تاجو کے انداز میں [illegible] رہی تھی۔

"مجھے یہ خطرہ ہے کہ کہیں [illegible] کے دھیان میں آ رہی ہے۔"

ماہین بولی میری [illegible]

"یا اللہ [illegible] ہے۔" تاجو نے گھبرا کر پوچھا۔

"ہاں۔ مگر [illegible] کے ان لوگوں کو [illegible] ہو رہی تھی۔

اس حویلی کے مردوں [illegible] صاحب کو مطمئن کر [illegible] مجھے کام [illegible]

[illegible]

"آپ مجھے ابھی [illegible]" تاجو نے پھر اصرار کیا۔

میرا [illegible] ابھی گھر نہیں ہے۔" ماہین نے [illegible]

"تو کیا آپ مجھے بھی [illegible] کے پاس بھیجیں گی [illegible] آپ کے [illegible] بی اماں [illegible] ہوں۔" تاجو نے وضاحت کی۔

اسی وقت لال خان [illegible] کھول کر [illegible] کے ساتھ [illegible] میں داخل ہوا۔ [illegible]

[illegible] موجود تھے۔

ماہین [illegible] تاجو [illegible] اس کی طرف [illegible] کی حالت [illegible]

[illegible]

[illegible] اسے پکڑ [illegible]

"[illegible]" اس کی آواز [illegible] رہی تھی۔

لال خان نے اس پر [illegible] اس کی ایک نگاہ [illegible] تھی۔

"[illegible]" انہوں نے [illegible] سے ماہین سے دریافت کیا۔

"تاجو ہے۔ [illegible] حویلی میں کام کرتی ہے۔" ماہین کی آواز بہت آہستہ تھی [illegible]

[illegible]

[illegible] طرح [illegible] گی۔

لال خان [illegible] ہی کھڑی تھی۔

"[illegible]" ان کا لہجہ بہت [illegible]

"[illegible] حویلی کو [illegible] تھی۔ اس کی [illegible] اس لیے میں نے [illegible]

تھی۔"

"[illegible] ہوگی۔ [illegible]" لال خان [illegible]

[illegible]" ماہین نے اسی طرح [illegible]

"یعنی آپ کی صورت میں حویلی کو کوئی [illegible] مل گیا ہے [illegible]
یہاں سے دور اس حال میں کس حساب سے یہاں نظر آ رہی ہے۔"

"پہچان تو ہو گئی ہے [illegible]"

"یعنی کوئی بھی خاتون اس حال میں اس حویلی میں آرام سے قیام کر سکتی ہیں [illegible]
رہی ہیں محترمہ۔ مجھے یاد آیا [illegible] لے جانے کے لیے [illegible] کہہ رہی تھیں۔ اس وقت میں [illegible]
خاتون نے اس کیس [illegible] مجھے آپ سے اس قسم کی حماقت کی امید نہیں تھی۔"

وہ مشرقی شوہر ہونے کی حیثیت سے [illegible]
اعلیٰ تعلیم یافتہ عورت کا شوہر [illegible]
وہ چال ہے اس لیے کر رہا ہے۔

احساس توہین سے چند گھڑیاں لب بستہ رہ کر گزر گئیں۔

"کیا نام بتایا ہے اس نے اپنے بچے کے باپ کا؟" یاور علی خان کی آنکھوں سے فکرمندی جھلک رہی تھی۔

"اکمل خان۔ معمولی پڑھا لکھا کاروباری آدمی ہے۔ ٹھیک ٹھاک پیسے والا ہے۔" ماہین عام سے انداز میں بولی۔

"وہ پیسے والا ہے اور یہ یہاں اس حال میں [illegible] کوئی سر پیر ہے اس اسٹوری کا؟" یاور علی [illegible] لگے۔

"بتایا تو ہے سپریشن ہو گئی ہے۔" ماہین نے سابقہ انداز میں جواب دیا۔

"اور ہاں۔۔۔۔ ایک بات [illegible] حویلی کا پتا [illegible] کیوں آ گئی ہے۔ کیا حویلی میں اس کا کوئی [illegible]
ہے۔" یاور علی خان ایک دھیان سے چونکے۔

"غلطی ہو گئی مجھ سے۔ ذرا سا بھی اعتماد نہیں ہے مجھ پر۔ کمرے میں آ کر [illegible]
دھکے دے کر حویلی سے باہر نکال دیں [illegible] کہ آپ کے ہاں کا دستور ہے۔" اب ماہین کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

"اس قسم کی [illegible] گلے پڑ جاتی ہیں۔ کیوں نہیں سمجھ میں آتی یہ بات آپ کو؟" یاور علی خان [illegible]
کر رہے تھے۔

"[illegible] سسٹم میں [illegible] آپ [illegible]
[illegible]" ماہین نے [illegible] انداز میں جواب دیا۔

"[illegible]" یاور علی خان نے مزید [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

ماہین [illegible]

[illegible]

انھوں نے سگریٹ کی راکھ جھاڑتے ہوئے [illegible]۔

"میں آپ کو یقین دلانے کی مزید کوشش نہیں کروں گی [illegible] آپ [illegible]
تھی۔ [illegible] اتنا علم ضرور رکھتی [illegible] وہ عمر سے شادی پر رضامند نہیں ہے۔"

"مجھ کو بھی پتا ہے میں اس پر زیادہ غور نہیں کرتا۔ جو کرنے کا ارادہ ہو [illegible] ساری کوشش اس پر ہوتی ہے۔"
علی خان نے دو ٹوک انداز میں کہا۔ "[illegible]" ماہین بڑبڑائی۔

"مگر یہ آپ کی بیٹی کا معاملہ ہے۔ انسان [illegible] اپنی اولاد کو بھی ٹھیک ٹھیک انداز [illegible]
نہیں کیا جا سکتا مگر اپنی اولاد کو آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے۔ اس کو جانے بغیر آپ کورٹ میں جائیں گے تو یہ بہت
ہلاکت ہوگی۔" ماہین نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

"اتنا نادان میں بھی نہیں ہوں۔ اسے [illegible] کروں گا پھر کورٹ میں جاؤں گا۔ اس لیے کہ یہ ایک مضبوط پوائنٹ ہے۔
ہماری کیس بھی بہت مضبوط ہے۔ میں سب سمجھتا ہوں۔" یاور علی خان نے جتانے کے انداز میں کہا۔

"مثلاً کیا سمجھ رہے ہیں؟" ماہین نے گرم لوہے پر چوٹ لگانے کی کوشش کی۔

"میں اس موضوع پر آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ [illegible]
سے باہر ہو گئے۔ آپ نے انہیں [illegible] تو کیا خیال ہے [illegible] بیڈ روم میں [illegible]
بیڈ روم چھوڑ کر [illegible] رات گزاریں۔"

"میں آپ کی ناراضگی سے خائف نہیں ہوں۔ مگر [illegible] سے پہلے آپ سے [illegible] چاہتی ہوں
کہ اس موضوع پر ہماری بات [illegible] یہ ہم دونوں کے لیے ہی اچھا نہیں ہے۔"

یاور علی خان اسی لہجے میں بات کر رہے تھے۔

"بات تو میرا خیال ہے مجھ سے ہی ہوگی آپ نہیں کریں گے تو پاپا صاحب کریں گے۔ [illegible]
متعلق کسی بات کی پروا نہیں کر [illegible] مجھ سے اس موضوع پر بات کرتے ہوئے [illegible]۔"

ماہین نے بھی قطعی انداز میں بات کی۔

"میرا آپ سے خود بات کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ میں اس معاملے میں [illegible] سے آپ کو لاعلم نہیں رکھنا
چاہتا۔"

"[illegible] آپ [illegible] اس پلاننگ میں شامل ہو جاؤں۔" ماہین نے [illegible] کہا۔

"بات آگے بڑھے گی تو [illegible] کہ آپ شامل ہی ہیں [illegible] اس سے پہلے ہی آپ سے کوئی بات نہیں کرنا
چاہتا۔ [illegible]"

یاور علی خان اٹھ کر [illegible] کی طرف [illegible] ہوئے تھے۔

"لیکن اگر [illegible] اس معاملے میں شامل نہیں ہونا [illegible]" ماہین نے [illegible]

[illegible]

"[illegible]" یاور علی خان نے [illegible]

"[illegible]

[illegible]

"[illegible]

"[illegible]

"تم لوگ اس بے چاری سے [illegible]

[illegible] ہے۔"

[illegible]

"[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]

[illegible]

"السلام علیکم" [illegible] کی آواز سے [illegible] اور ہاری اندر داخل ہوا۔

بابا صاحب نے اشارے سے جواب دیا۔ [illegible] خاموشی چھائی رہی۔

"ہاری۔" بابا صاحب کی آواز میں عجیب سی لرزش تھی۔

"جی خان۔" وہ وہیں کھڑا ہوا تھا۔

"بیٹھ جاؤ۔" انہوں نے مقابل پڑی کرسی کی سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ [illegible] خاموشی سے بیٹھ گیا۔

[illegible]

[illegible]

"بات کیسے ختم ہو سکتی ہے۔ اس کیس کا اہم ترین [illegible] ابھی تک [illegible] نہیں ہے۔" ہارون کے انداز میں کوئی [illegible]
وہ پرسکون تھا۔

"ہارون! مجھے کچھ دن دو، میں تمہارے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں۔" بابا صاحب کے انداز میں شکستگی تھی۔

"دکھ کی بات تو میرے لیے ہے۔ آپ کی عزت اور [illegible] صرف ایک غلام کے لیے تھی۔ یہ احساس کس قدر تکلیف دہ ہے۔ میرے دکھ کی کوئی حد نہیں۔"

"بابا صاحب! مجھے الجھا رہے ہیں۔ یہ فیصلہ [illegible]" یاور علی خان نے تلخی بھرے انداز میں اس کی بات کاٹ دی۔

"دراصل میرے ذہن میں اس طرح سے کبھی نہیں آیا تھا کہ مجھے ابھی اس موضوع پر آپ سے اور خان سے بات کرنی چاہیے تھی۔ میں چاہتا بھی نہیں تھا کہ [illegible] آپ سے براہ راست بات کروں کیونکہ [illegible] کہ میں ان کی اجازت کے بغیر کسی سے کوئی بات نہ کروں اس لیے آپ لوگ اس وقت مجھ پر بگڑیں نہ [illegible] واپس، تب بھی میں کوئی فیصلہ آپ کو نہیں سنا سکتا۔ [illegible] آپ کو اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ میری جانب سے کوئی گستاخانہ جملہ نہیں آئے گا۔"

وہ بڑے سکون سے اپنی بات کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"سن لیا بابا صاحب! اب بھی آپ کو کوئی شک ہے کہ یہ پاگل نہیں ہے۔ کتنی واضح بات ہو رہی ہے۔" یاور علی خان نے اپنا خیال درست ثابت ہونے پر باپ کی سمت فخریہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہارون! ہمیں تم سے یہ امید نہیں تھی۔ تمہیں انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا۔ [illegible] تمہیں اپنے دل میں [illegible] دیا جس کا تصور بھی ایک بے نام و نشان انسان نہیں کر سکتا۔" یاور علی خان کی آواز میں عجیب سی شکستگی تھی۔

"میں بے نام و نشان نہیں ہوں خان! [illegible] کسی [illegible] کہ آپ نہ چاہتے ہوئے بھی حویلی میں مجھے جگہ دینے پر مجبور ہوئے۔ میں نے کئی مرتبہ آپ سے اپنے [illegible] والوں سے ملنے کی اجازت مانگی۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ وہاں میری جان کو خطرہ ہے اور آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ مجھے کھونا نہیں چاہتے۔" وہ آہستہ آواز میں بولتے بولتے رکا اور قمیص کی جیب میں کچھ ٹٹولنے لگا۔ پھر ایک کارڈ نکال کر بابا صاحب کے سامنے کیا۔ "یہ میرے والد عبدالعلی [illegible] کے [illegible] کارڈ ہے۔ ایک مرتبہ [illegible] تھا ان کی لائبریری میں۔ اس وقت میں [illegible] کلاس میں تھا۔

آج ایسا ہوا ہے کہ مجھے خود اپنے بے نشان ہونے کا گمان ہونے لگا۔ اس [illegible] میں یہ کارڈ نکال کر دیکھ لیا کرتا ہوں اور میرا اعتماد بحال ہو جاتا ہے۔"

وہ بڑے اعتماد سے کہہ رہا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو، [illegible] تمہارے باپ نے بھی کسی کی لڑکی کو بھگایا تھا۔ خون کی وہی تاثیر تو [illegible]" یاور علی خان نے تلخی سے کہا۔

[illegible]

یاور علی خان کے [illegible]

ہارون کا چہرہ [illegible]

[illegible]

"آپ ہوتے [illegible]" ہارون کی آواز [illegible] سے بھرپور تھا۔

"تمہارے معاملات اسی حویلی سے [illegible] یاور علی خان کے [illegible]
دونوں بچوں کا ہے۔" یاور علی خان نے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے [illegible] کہ مجھے یہ سب بھی سننا ہوگا۔ [illegible] آپ مجھے اجازت [illegible] چاہتا ہوں۔ [illegible]
درست ہے۔"

"تمہاری روشنی سے شادی کے متعلق بات [illegible] پہلے [illegible]
جب اس نے [illegible] کی کوشش کی تھی۔ [illegible] پہلے۔"

یاور علی خان کی خاموشی بھی [illegible] تھے۔

"تمہاری [illegible] کے موضوع پر [illegible]
میں آپ کے [illegible] کی خاطر [illegible]" ہارون کا [illegible] تھا۔

یاور علی خان اور [illegible] دونوں ہی [illegible] جانے ان کی [illegible]

[illegible]

"[illegible]" بابا صاحب نے [illegible] دیکھا۔

"[illegible] اس لیے [illegible] شک کر کے آپ [illegible] ہے۔" ہارون نے سنجیدگی سے کہا۔

"[illegible] کس کی طرف سے؟" یاور علی خان نے [illegible] پوچھا۔

ہارون [illegible] سوچ رہا ہے۔

"خان! [illegible] یہاں مجھے [illegible] ہے۔ [illegible]
کرتا ہوں۔ [illegible]
[illegible]"

"سب سے علی نے مجھے بتایا کہ تم بہت سارا سامان [illegible] ہے۔" [illegible]

اور کیا راستے میں کھایا تھا۔ جس وقت وہاں سے چلے تھے تو شام ہو گئی [illegible]

نازنین وہ [illegible] میں کر رہی تھی۔

"تمہارا تو نہیں ہے مگر بھوک نہیں ہے۔" [illegible] سونے کا وقت [illegible]

"مجھے کیا پتا۔ [illegible] دن سے نہیں دیکھا انہیں۔" [illegible] بدل گیا۔

"کدھر گئے ہوئے ہیں؟" وہ ان کے انداز سے الجھن میں پڑ گیا۔

"خدا معلوم۔" وہ ناگواری سے گویا ہوئی۔

ہادی خاموش سا ہو گیا۔ اسے ماحول میں کشمکش سی محسوس ہوا تھا۔

"اور کیا خیر خبر ہے۔ تمہارا سامان دیکھ کر عجیب عجیب سے وہم آ رہے ہیں۔ [illegible]

ہیں؟" وہ فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔

"وہیں ہیں۔ شاید کل پرسوں چلی جائیں۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔

وہ اسے [illegible] محسوس ہوئی۔ بال کھلے ہوئے تھے۔ چہرے پر اضمحلال واضح تھا۔

"ماما صاحب نے تمہیں طویل قیام کی اجازت کیسے دے دی؟ [illegible] ہو جاتے ہیں۔" لہجے میں ایک خفگی سی تھی۔

"کبھی کبھی [illegible]" وہ ہنس دیا۔

"کیا بات ہے [illegible] کچھ ہوا تو نہیں؟" وہ جو ایک جگہ ٹھہری ہوئی تھی۔

"نہیں بھائی! کچھ نہیں ہوا۔ [illegible] آپ کی طبیعت [illegible]"

[illegible]

وہ جانے کتنے عرصے بعد مسکرا رہی تھی۔

"کیا کریں۔ اب تو عادت ہو چلی ہے۔" ہادی نے مجبوری ظاہر کی۔

[illegible]

"کی سارا سامان [illegible]" ہادی نے جلدی سے کہا۔

[illegible]

"آپ [illegible]"

[illegible] مجھے ساری رات نیند نہیں آئی۔"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"آپ کی [illegible]"

[illegible]

ان کے پیچھے سے برآمد ہو گئی۔

"وہ کیس ... ملی ... جائیں گے۔ اور یہ ... ان سے برداشت نہیں ہوگی اور ... "

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔" ... ہم اسے پیچھے ہٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

نازنین ... ہو گئی تھی۔ ... اس ... دعوے سے ... انتظار کرے گی۔

"آپ ان کے ... ہمیں ... کیجیے ... "

"بابا صاحب ... کی ... کوئی ضرورت نہیں ... "

... ضرورت ہے ... اور ... کو ... اصول ... سے ... ہیں ...

... کا خاتمہ ہو جائے ... آپ خود ... ہونے سے بچا لیجیے ... ہر گز نہیں ... آپ ...

سوچ کی ... اگر ... کا ... ہم ... حاضر ہوں گے۔ خدا حافظ۔

تیمور علی خان ... ہاتھ میں ... کر ... سوچتے رہے۔

"دوستی کو ... حویلی ... کھڑا کر دوں ... پیچھے ادھر ... کی ... ہو ...

اس کی قسمت بھی ... مختلف ہو ... نازنین کا ... میں کوئی ... حویلی ... ایک ... "

"کچھ بھی نہیں ہوگا ... ہم حویلی میں ... کر ... بابا صاحب ... کی ... میں ...

سے ... کو ... چاہتے ہیں۔ ان کو ... کرنے کے ... اس وقت ... تھا۔"

"آپ کی ہمت ... اس کیس ... نہیں ہوگی؟" ان ... کے اختتام پر نازنین ...

"لاحول ولاقوۃ ... بات پر ... جب وہاں ... نہیں ہوئی تو ... آپ سے ...

کریں۔ ... نفرت ... کر رہی ہے۔"

وہ ... کر ... کرنے لگے۔

"بابا ... کب ... ہے؟" وہ ... رہے تھے۔

"... پہلے ... کی تھی ... سامان ... بابا صاحب

کے ... ہو رہا ہے ... ہو رہا ہے؟" وہ ان کی ... رہی تھی۔

"وہی جو ایک ... کے والد صاحب ... کیا ہے ... کی ... وہ ہم ...

کر ... ان ... میں ہیں۔ ... ان کی ... میں ہیں ... ان کے ...

نہیں ہے۔"

"... گئے۔" نازنین نے پریشانی ظاہر کی۔

"تو ... آپ ... گے ... اس ... کتاب ... کوئی اور ... "

... کے ... سے ... مالی کو ... جانے کے ... ان کو ...

... ہے ... کو ... نقصان ... تھی ... کی ...

... کی ... سے ... بابا صاحب کی ... سے ... رہی ...

... کی ... ہمیں ... نہیں ... کی ... ہے ...

... ہی ... کی ... حویلی کی ... کے لیے ... ہم ...

... ایک ... گھر میں ... نقصان ... ہم ...

"... بابا ... کر ... ہم ... کی ... "

"... کی کتاب میں ... بابا صاحب کے ساتھ ... ہے ... "

تیمور علی خان ... لگے تھے۔

"مگر میں نے ... سوچا ... صرف ... بیٹی ... ہے ... آپ ...

... کی ... کرنے کی کوشش کی ... ہمیں ...

... کر ... رہی ... اس سے ... بیٹی ...

تیمور ... اب ... کے ساتھ ... ہو چکا ہے ... حویلی ...

میں ... ہم ... خان کے ... میں ... "

... کے اس ... لگا۔

"... آپ ... " تیمور علی خان نے ... اور

ان کے قریب آ کھڑے ہوئے۔

"... آپ۔"

"بیٹے اپنی ماں سے زیادہ ... آپ ... ہو گئے تھے ... نہیں کر

آپ کو ... تھی ... ہیں ... " نازنین کی آواز آئی۔

"... ہم ... برداشت نہیں کر سکتے ... آپ ... کی ...

نہیں کریں گی ایک ... ہو ... کیس میں آپ ... ہوں ... کو ...

... ہو ... کی طرح صرف ... آپ نے ...

... کے لیے ... اپنی طرف ... کر کے ...

... ہم اس ... سے نجات ... کی ... سے ...

کی ... کو ... ہم ... کی ... اور ...

... کے ... سے ... نہیں ... سے ...

اس کا اصرار ... مگر ... وہ اس وقت کہاں تھا جب ... صاحب ... [illegible]
ہاتھ تھام لوں۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ بھی مجھے تسلی دینے آ رہی ہو؟" ایک ... [illegible]

"ہاں ... [illegible]
... سنائی۔"

... نے اسے ... کرنے کی کوشش کی۔

"... [illegible]" اس کی آنکھیں بھر آ گئیں۔

"او نو۔" مومو کے حلق سے چیخ نکلی تھی۔ "تم نے خود سنا؟" روشی سونی سے دریافت کر رہی تھی۔

"... [illegible] ... باتیں کر رہی تھیں ... [illegible]"

"ہائی گاڈ ... [illegible] ... حویلی میں ... [illegible]
... [illegible]" مومو نے ... کی کوشش کی۔

"اوہو۔ پوری بات تو سنیں مومو بی بی!" سونی جھنجلا گئی۔

"کاکا جان کے ... [illegible]" اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"ہوں ... " ایک وقت کئی آوازوں نے تائید کی۔

"ان دونوں کی بات ہے۔" سونی نے بات مکمل کی۔

"لیکن ایسا کیوں ہوا ... کاکا جان نے ... [illegible] ... روشی نے ایک اور نکتہ
اٹھایا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں نے نکاح کر کے کاکا جان کے ہاں پناہ حاصل کی ہو۔" ... کی سوچ ایک اور انداز میں ظاہر
ہوئی۔

"... [illegible]"

"ہائے ... [illegible]"

... [illegible]

"... [illegible]"

"... [illegible]"

"... [illegible]"

... [illegible]

... [illegible] "... [illegible]" ... پوچھا۔

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

"... [illegible]" ... کی کوشش کی۔

"... [illegible]"

"... [illegible]"

... [illegible]

"آپ کہاں جا رہی ہیں ... [illegible]"

... [illegible]

"... [illegible]"

"... [illegible]" ... پوچھا۔

... [illegible]" ... نے جواب دیا۔

"... [illegible]"

... [illegible]

"... [illegible]"

... [illegible]

"... [illegible]"

... [illegible] ... جواب دیا۔

"... [illegible]"

"اچھا، غضب سے بچ گئے آپ کو؟" [illegible] سے ٹکرانے لگی تھیں۔

"آج علی آ چکا ہے۔" اس کے چہرے پر قدرے سنجیدگی ظاہر ہونے لگی۔

"آپ کو حیرت نہیں ہوئی؟" حنا نے تعجب سے پوچھا۔

"حیرت نہیں، دکھ کی انتہا پار کر گئی ہے روشی مجھ سے اور اس نے اتنی اہم زندگی کا اہم واقعہ مجھ سے چھپایا۔" گو
نے دکھ بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"ایسی باتیں تو کبھی چھپتی نہیں ہیں۔ ہم تو بس انجانے بنتے رہے، بس جو ہو گا۔"

شعلہ بھبھوکا کی طرح [illegible] ہوئی اندر داخل ہوئیں۔ کمرے میں بیٹھنے کی عادت میں اتنی باتیں تھیں کہ اندر داخل ہونے سے
پہلے ہی بہت کچھ سن لیا کرتی تھیں۔

"فرشتوں سے راہ و رسم ہو گی آپ کی۔ ہم نے تو کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی۔"

روبی کو ان کا یہ جملہ بہت خبر دینے کی ایک فضول سی کوشش محسوس ہوا۔

"بابا اور ماموں سخت غصے میں ہیں۔ ساری سرائے جا چکا ہے۔ کاکا جان آنے والے ہیں۔" مونا نے مخصوص اطلاع فراہم کی۔

"کاکا جان کی اتنی وحشت کے معنی سمجھ میں نہیں آ رہے۔" زری نے اگلی بات دیکھا۔

"میرے خدا! اتنی بڑی بات روشی کب سے پیٹ میں لیے پھر رہی تھی اس کا پیٹ بھی نہیں پھولا۔ اگر وہ اعلان نہ ہوتا
تو ہمیں تو ہر ایک کو بتانے کی جلدی ہوتی کہ اب ہم سے بچے نہیں رہے۔"

"گو کہ" حنا نے روبی کے گلے میں آ کر دکھائی۔ [illegible] پر تبصرہ کیا۔

"اسے [illegible] کرو، روشی کو [illegible] کر لاؤ۔ اس کی کھچائی کرتے ہیں۔ پھر تو وہ چوری چلی جائے گی۔" مریم نے
کہا۔

"تو کیا وہ آئے گی نہیں، تو؟" حنا نے سوال کیا۔

"تو پھر ہم وہیں چلتے ہیں اس کے کمرے میں۔" ہیبے نے فوراً حل دیا۔

"اس بے چاری کا کیا قصور۔ باری نے اسے پیچھے پکڑایا۔ اسے بابا صاحب کا خوف بھی محسوس نہیں ہوا۔" مونا بھی
میں اداس ہو گئی تھی۔

"اسے خدا کا خوف نہیں آیا۔ تم بابا صاحب کی بات کر رہی ہو۔ جس خاندان میں [illegible]" شعلہ کے لہجے کی
کاٹ بہت بڑھ گئی تھی۔

"یہ کون سا ہے [illegible] انسانی قانون میں لکھا ہے کہ نکاح کرنے سے خاندان میں [illegible] ہو جاتے ہیں؟" مونا نے تنگ کر
پوچھا۔

"نکاح کرنے سے نہیں، نکاح کرنے کے طریقے کو دیکھو۔" شعلہ [illegible] والی تھیں۔

"ہاں بس، روبی ٹھیک رہی تھی، کاکا جان نے خود نکاح پڑھوایا ہے۔" زری نے جواب دیا۔

"[illegible] سب چاہنے کی کر کے روشی نے اتنی عجیب حرکت کی۔ [illegible]
تھے۔"

"کاکا جان روشی سے بہت پیار کرتے ہیں [illegible] کے کام [illegible] دکھ سکتے ہیں۔ اور
[illegible] ہو تو روشی کی ہی حسرت تھی۔
[illegible]
تھی۔"

اب یہ [illegible] کے لیے کوئی سکتہ طاری ہو گیا ہے سب کو سوچتی ہوں۔

"کاکا جان اتنا بڑا کام کیسے کر سکتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] شعلوں کی طرح [illegible]"

"یہ بھی ایک انداز ہو گیا ہے۔" شعلہ نے کہا۔ "آج تو [illegible] نکل رہی تھیں۔"

"کیا بھی ہے [illegible] روشی نے ہم سے اتنی اہم بات چھپائی۔"

"الٹے بھی تو بہت ہیں۔ اس لیے چھپائی ہوگی۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بابا اور ماموں اس نکاح کو تسلیم کر کے [illegible]
تک پہنچنے دیں۔" شعلہ نے مضبوط [illegible] کی۔

"اللہ کرے [illegible] رحم ہو جاتا ہے۔" ہیبے نے معصومیت سے کہا۔

اسی وقت ماہین اندر داخل ہوئی۔ "اچھا بھئی ہم تو چلے۔ روشی کا خیال رکھنا، ویسے تو وہ بھی رات کو چوری چلی جائے
گی۔"

زرد پیلے کے پھولوں والے پرنٹ میں ملبوس ماہین [illegible] بہت [illegible] محسوس ہوئی۔

"واپس کب ہو گی؟" وہ سب کھڑی ہو گئیں۔

"دیکھو۔" وہ زرد سی مسکرائی تھی۔ "کوئی اہم میٹنگ ہو رہی تھی۔" وہ اسے قریب قریب [illegible]
محسوس کر رہی تھیں کہ پیچھے پیچھے کوئی بات کر رہی ہیں۔

"روشی آپ کے ساتھ نہیں جا رہی؟" ہیبے نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کے پاپا کی مرضی نہیں ہے۔ خیر، [illegible] جب یہاں آتی ہوں تم لوگوں سے باتیں ہوتی ہیں۔ [illegible]
کتنا مزہ آتا ہے۔"

اچانک [illegible] کی چادر اوڑھے ماہین کے پیچھے آ کھڑی ہوئی۔ [illegible]

"بابا اور ماموں آپ کو کراچی چھوڑنے جا رہے ہیں؟" شگفتہ نے پوچھا۔

"[illegible] جا رہے ہیں۔ [illegible]" ماہین نے [illegible] "کراچی میں اس کی [illegible] ہے۔
اسے اس کی [illegible] کے پاس چھوڑ کر آئیں گے۔ [illegible]"

ماہین سنبھل کر اولی کی سمت چلنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔
[illegible] آ گئیں۔

روشی اور ماہی بھی جانے کن سوچوں میں گم تھی۔ وہ دروازے پر ہونے والی زوردار دستک سے ہولی۔ اس کا دل دھڑکنے لگا۔
ماہین کے چلے جانے کے بعد تو وہ بہت تنہا اور غیر محفوظ سا محسوس کر رہی تھی۔ کہیں دادا صاحب یا دادو تو نہیں آ گئیں۔ وہ
لرزتی ٹانگوں کے ساتھ دروازے تک آئی اور دروازہ کھول دیا۔

"اوہ!" سب کو سامنے پا کر اس نے گہرا سانس لیا اور ایک طرف ہو گئی۔

"پھر کہیں جانے کا پروگرام ہے؟" وہ ان کو ایک ساتھ دیکھ کر بولی۔

"ہاں۔ بیا گھر جا رہا ہے۔" روپی تیزی سے بولی۔

وہ دل ہی دل میں حیران سی ایک کونے میں جا بیٹھی۔

"تم اس طرح کونے میں کیوں بیٹھی ہو؟" گلو نے ایک دھپ لگائی اور بیٹھ گئیں۔

اس نے حیرت سے باری باری سب کو دیکھا۔ کچھ کچھ سمجھ میں آ رہا تھا، مگر وہم کو یقین کرنے کا حوصلہ نہ تھا۔ خود کو سمجھایا کہ
کوئی اور بات ہو گی۔

"[illegible]" موسم نے [illegible] میں کہا۔ روشی کے سینے میں عجیب سی گھٹن
پیدا ہونے لگی۔

"دونوں نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ پہلے تم سرائے پہنچو پھر وہ [illegible] نکاح ہو جائے۔ [illegible] جادو کی
چھڑی گھما کر بھاگ کر قاضی کو پکڑ لائے۔" کرن نے بھی جھاڑ جھپاڑ میں شرکت کی۔

"تم جب یہ ہو گیا تھا تو واپس آنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہاں سیاسی پناہ کی درخواست کیوں نہیں دی؟" روپی نے
ایک کاش غلطی کی طرف متوجہ کیا۔

"سیاسی پناہ ہو گی۔" کاتی نے تصحیح کی۔

"چلو روشی۔ اب [illegible] تمہارے پاس کیا [illegible] ابھی نہیں۔ [illegible] کے [illegible]۔" مریم نے اعلانیہ
تم سے خبردار کیا۔

روشی سر جھکائے سب کی سن رہی تھی۔ مگر خاموش تھی۔

"تم تو [illegible] سب [illegible] کریں گے۔ [illegible] ہو جائیں گے۔ وہ بے چارا تو مفت میں مارا گیا۔ کیا ہو گیا تھا تمہیں، رستہ
بے خوف کر [illegible] تمہیں اس نے کیا خواب دکھائے تھے۔ [illegible]" کرن نے پھر کہا۔

"ہائے اللہ کتنی [illegible] تھی اس [illegible] حویلی میں۔" موسم [illegible] ہو گئیں۔

"پھر بھی ہو سکتا ہے۔ تم لوگ [illegible] مسلسل [illegible] کے جا رہی ہو۔" گلو نے روشی کے چہرے پر نظر ڈال کر کہا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" گلو نے [illegible] دیا۔

[illegible]

روشی اور زیادہ خاموش بیٹھی تھی۔

[illegible]

[illegible]

روشی بے [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

"[illegible]"

"[illegible] تم اتنا کیسے ہو گیا؟"

گلو نے اس کے بالوں پر [illegible] ہوئے پوچھا۔

"[illegible]"

"[illegible] ہو چکا ہے۔ [illegible]"

"اچھا [illegible] بابا صاحب [illegible]؟" گلو نے پوچھا۔

روشی نے [illegible] سر ہلایا۔

"[illegible]" مریم نے [illegible] سے کہا۔

"ظاہر ہے اتنا وقت لگے گا [illegible] لیے بلا لیں گے۔ فیصلہ تو ابھی کے پاس محفوظ ہے۔" اس نے کہا۔ "[illegible] جا ایک قیامت ہے۔"

"کوئی محفوظ نہیں ہے۔ فیصلہ ہو چکا۔ ایک بڑی سیدھی سی بات تھی جو ان سب نے مل کر الجھا دی۔ [illegible] ثبوت کر دیں گے۔" رومی نے آنسو پونچھتے ہوئے تسلی دینے والے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات [illegible] اچھا چھوڑو۔ یہ تو سب ہوا کیسے۔ آخر یہ کس کا تھا؟" گلو نے اپنے آنچل سے اس کی آنکھیں پونچھیں۔

مگر رومی کے چہرے سے ظاہر تھا کہ اس کا کچھ بتانے کا موڈ نہیں ہے۔

"پی آئی اے والی جہاز میں تو مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔ میں تو بس کلمہ پڑھتی رہی۔ اتنا تیز اڑتا ہے مگر پتا ہی نہیں چلتا [illegible] اللہ۔" بالو ماہین کے سر میں تیل ڈالتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ "سو پتا بھی نہیں چلا کراچی آ گیا۔ [illegible] پہنچتے ہیں ویگن میں۔"

ماہین مسکرا دی۔ "میں تو سمجھ رہی تھی [illegible]" مگر [illegible] جان سونی پڑی ہوئی تھی۔

"تو پی آئی اے جہاز بھی تو آسمان سے اڑتا ہوتا ہے۔" وہ سادگی سے بولی۔

ماہین نے بہت لطف محسوس کیا۔

"بی بی اچھے ہو گئے گھر میں صرف [illegible] چچا ہیں۔"

"ہاں زیادہ تر [illegible] کے لیے میرے بھائی آئے ہیں [illegible] علاوہ بھی [illegible] میں۔ نعمان بھائی انہیں یہاں لے آئے۔ مگر گھر کے مالک کی طرح [illegible] خیال کرتی ہیں۔ [illegible] ماہین کے ہاتھوں میں ہوئی ہے۔ [illegible] کا ہے۔ ایک عورت صبح کو آتی ہے تو رات تک رہتی ہے۔ [illegible] چمک رہا ہے گھر۔"

"نام کیا ہے ان بیوی بی بی کا؟"

"رانا۔" ماہین نے بتایا۔

"جیسے رانا ہوتا ہے۔ [illegible] کہاں کا؟" بالو [illegible] تھی۔

ماہین بھی مسکرا دی۔ "بھئی وہ [illegible] ہے۔ [illegible] اچھا تم جا کر سو جاؤ۔ مجھے ایک ضروری فون کرنا ہے۔" وہ [illegible] سے اٹھی۔

"کہاں اپنے سسرال کریں گی؟" بالو نے تیل کی بوتل کا ڈھکنا لگاتے ہوئے پوچھا۔

"سسرال ابھی کہاں ہوا [illegible]" وہ [illegible] فون کی سمت بڑھی۔ دل میں ایک عجیب سی [illegible] ہو گئی تھی۔

[illegible]

[illegible]

"السلام علیکم۔" [illegible] پہنچ گئیں [illegible] ساتھ ہے۔"

[illegible]

"جی ہاں [illegible] میں آئی ہوں۔" وہ بولی۔

"کیا مطلب؟" تیمور علی خان کے لہجے سے [illegible]

"آپ تک پہنچنے کے لیے [illegible] اختیار کیا ہے۔" وہ ہنسی۔

"شکایت کس بات سے؟" تیمور علی خان [illegible] ہوئے تھے۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ آپ کے حساب سے [illegible] منتظر ہیں۔"

"واقعی بہت خوشی ہوئی یہ سن کر۔ آپ [illegible] مکمل کر لیں۔"

"یہ بہت اچھی [illegible] کی کتاب ہے۔ [illegible] سال سے ایک [illegible] ہیں۔" تیمور علی خان بہت [illegible] رہے تھے۔

"بہت خوب [illegible] صبح تک [illegible] آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ [illegible] سکتے ہیں۔"

"[illegible] جلد پہنچ جائیں گے۔"

"[illegible] ماہین جی بات کریں گی۔" تیمور علی خان ماہین کے [illegible] کی طرف۔

ماہین کا دل [illegible] مارنے لگا۔ [illegible] طاری ہو گئی جو اس کی جذباتی کیفیت کی [illegible]

اس کی ایک ایک حس [illegible] بن گئی۔

"[illegible]" ایک نرم اور [illegible] آواز میں۔

"السلام علیکم۔" ماہین کو خود پر قابو پانا مشکل ہو گیا۔

"وعلیکم السلام۔ کیسی ہو؟" آواز بہت دھیمی تھی۔

"بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ کیسی ہیں؟" وہ بہت اشتیاق اور خوشی سے کلام کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہوں میں بھی۔ کب آ رہی ہو ادھر؟" اس کی آواز [illegible] ادب بھی تھا۔

"[illegible]"

ماہین کی آواز بھی ابھر آئی۔ دوسری طرف سے سسکیوں کی آواز سنائی دی [illegible]۔ ماہین نے بھی [illegible] انداز میں ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

بالآخر گھر سے جا چکی تھی۔ [illegible] انگلیوں کی پوروں سے آنسو پونچھتے ہوئے [illegible] سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

روشی نے بہت چھوٹا سا سوٹ کیس پیک کیا تھا [illegible] وہ بہت [illegible] تھی۔ [illegible] تیمور علی خان کا پیغام پہنچا دیا تھا کہ [illegible] ٹھیک ساڑھے [illegible] وہ [illegible] میں پہنچ جائے۔

ابھی [illegible] بج کر [illegible] منٹ ہوئے تھے۔ وہ اپنے کمرے سے نکل آئی۔ اس کے قدم [illegible] سموٰۃ کے کمرے کی طرف اٹھ رہے تھے۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

دروازہ سموٰۃ نے کھولا۔ [illegible] نماز پڑھ رہی تھیں۔

"آؤ روشی! ہم تمہارے پاس آنے ہی والے تھے۔ [illegible] بھی نماز پڑھ رہی ہیں۔" سموٰۃ اسے [illegible] لے آئی۔

"مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے سموٰۃ!" روشی نے بہت آہستہ آواز میں کہا۔ وہ نماز پڑھتی ہوئی [illegible] کا جائزہ لے رہی تھی۔

"ہوں۔ کہو۔" سموٰۃ نے بھی اس کا انداز دیکھ کر سرگوشی میں کہا۔

"اگر ہو سکے تو آپ [illegible] [illegible] کے لیے [illegible] گے۔ [illegible] کوشش کریں کہ [illegible] بیت سکیں۔"

"[illegible] کمال ہے [illegible]۔ اس کے پاس [illegible] اور ذہانت کے [illegible] [illegible] کوئی غم ہو رہا تھا۔"

[illegible] کے لیے کھڑی ہوئی تھیں۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ [illegible] کے [illegible] مت پالو۔ [illegible]"

"اوہ!" [illegible] [illegible] اس کی روح تک [illegible] گئی۔

"[illegible] [illegible] تیمور علی خان [illegible] [illegible] وہ باہر [illegible] [illegible] بیگم [illegible] موجود تھیں۔ اس نے [illegible] انداز میں [illegible] بیگم کے معمول [illegible] تھا۔

[illegible] باہر نکل آئی تھی وہ عالم [illegible] کے انداز پر غور کر رہی تھی۔

[illegible] تیمور علی خان کا [illegible] بہت [illegible] [illegible]

[illegible] میں بیٹھے ہوئے تھے۔ [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] وہ [illegible] [illegible]

آدھا گھنٹہ [illegible] مسلسل [illegible] کانوں سے سنتی [illegible]

"[illegible] آپ کو [illegible] بھی رکھا ہے۔ آپ [illegible] گے؟"

"[illegible]"

انھوں نے جیب سے [illegible] [illegible] کھول کر [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

تیمور علی خان [illegible] [illegible] بیگم کے ہمراہ بیٹھے تھے۔ [illegible] تیمور علی خان [illegible] گفتگو کر رہے تھے۔

"[illegible] اس معاملے میں [illegible] نہیں چاہیے تھا۔ [illegible] تمہارے ساتھ؟" [illegible]

"[illegible] [illegible] کا سوال تھا۔" [illegible]

انداز میں جواب دیا۔ "[illegible]"

لوگوں کو [illegible] دیا ہے۔ [illegible] قیامت تک [illegible]

اور پھر [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

"[illegible] حویلی میں [illegible] [illegible]"

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] تیمور علی خان نے بھی [illegible]

"[illegible] ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" [illegible] بیگم نے [illegible] [illegible]

فیصلہ کرنے کا حق بھی رکھتا ہے۔ اور وہ اسے ہم نے بیٹے [illegible] خاندانی حمیت [illegible] کر ہم نے اس موضوع پر کبھی بات نہیں کی۔ آج وہ دونوں مکمل طور پر اپنی زندگی کا فیصلہ کر چکے ہیں [illegible] کو کوئی دوسرا سمجھوتہ ہو۔"

بابا صاحب کے انداز سے شدید اضطراب جھلک رہا تھا۔

"یہ فیصلہ کن پوزیشن شاہ عالم نے انہیں دی ہے ان کا کوئی قصور نہیں۔ وہ ایک [illegible] ہمارے حوالے کی گئی تھیں۔ ہم چاہتے تو [illegible] کر کے [illegible] کے سارے رشتے [illegible] عمر میں [illegible] سال کی طویل رفاقت کوئی معنی رکھتی ہے۔ انہوں نے [illegible] کر کے ہم نے [illegible] کا اظہار کیا۔ ان کی ہم سے بھی کوئی [illegible] نہیں رہی۔ مگر ہم جانتے ہیں وہ ان بچوں کے [illegible] ہیں جنہیں [illegible] پچھلی بار ہم سے [illegible] وہ اپنی ذات کے لیے نہیں اپنی بیٹی کے لیے [illegible] زیادتی کے احساس ہی سے پاگل ہو جاتی ہے۔"

"مگر تم نے ہم سے تو کچھ کہا ہوتا۔" بابا صاحب نے بات کاٹ دی۔

"اگر کوئی اچھا امکان نظر آتا تو ہم پچھلی فرصت میں آپ سے بات کرتے۔ بابا صاحب [illegible] کی اولاد ہے۔ ہمارے دوست کا بیٹا۔ اور ہمارے بھائی کا تو یہ حال ہے [illegible] سے گزر کر [illegible] سانس [illegible] کریں۔" تیمور علی خان کا لہجہ تلخ ہونے لگا۔

"یہ غلط ہے [illegible] کے لیے [illegible] نرم گوشہ رکھتے تھے۔" بابا صاحب نے اختلاف کیا۔

"مگر کسی معتبر انسانی رشتے کے حوالے سے نہیں ایک غلام کی [illegible] اعلیٰ نسبی کی وجہ سے۔" تیمور علی خان نے فوراً کہا۔

"اتنے پڑھے لکھے روشن دماغ غلام بھلا کہیں ملتے ہیں۔" تیمور علی خان نے بھی بہت تلخی [illegible] کا مظاہرہ کیا۔

"یہ تم [illegible] ہم نے اس سے بہت محبت کی ہے۔ اسے اپنے ساتھ [illegible] ہے۔ [illegible] کس سے واپس آیا تو [illegible] پوچھا کہاں سے آیا ہے۔" بابا صاحب کے لہجے نے [illegible] کی۔

"جب وہ اتنا معتبر اور محترم [illegible] تھا؟" تیمور علی خان نے فوراً کہا۔

"جھگڑا یہ ہے کہ خاندانی لوگوں کے ہاں [illegible] اس طرح نہیں ہوتے۔"

بابا صاحب نے [illegible] طلب نظروں سے بڑے بیٹے کی سمت دیکھا۔ جس کی عمر [illegible] سال تھی۔

مگر خاندانی لوگوں کے ہاں [illegible] اس طرح کی [illegible] ہماری اور رشتہ [illegible] ہو جاتے ہیں۔ [illegible] کبھی بھی سامنے آ سکتی ہیں۔" تیمور علی خان کی حاضر [illegible] عروج پر تھی۔

"تیمور! تمہیں احساس ہے کہ ہم کس عظیم [illegible] دوچار ہیں؟" بابا صاحب کی آواز سے شکستگی ہی جھلکتی تھی۔

"ہم نے تو [illegible] اولاد [illegible] آپ کی [illegible]"

[illegible] غلام ہم سے [illegible] بھی [illegible] تھیں۔"

"بابا صاحب [illegible] کے ساتھ [illegible] اصول [illegible] ایک [illegible] تعلیم [illegible] اصول [illegible] حقیقت [illegible] فیصلے [illegible] اس طرح [illegible] حقیقت [illegible] نقصان [illegible] بخشش کی جائے۔"

تیمور علی خان نے [illegible] کی بات [illegible] کرتے ہوئے [illegible]

بابا صاحب نے چونک کر تیمور علی خان کی سمت دیکھا۔

"[illegible] بھائی نے [illegible] کے پاس [illegible] نہیں [illegible] ایک [illegible] کی انہوں نے اپنی ذات [illegible] مگر آپ کی وجہ سے تیمور کی وجہ سے [illegible] ہیں۔ ان کے [illegible] اپنی اولاد کے مسائل کی طرف [illegible] والی خاتون ان سے کوئی [illegible] نہیں [illegible] ان کے فیصلے [illegible] دیکھا جائے۔"

تیمور علی خان نے کسی تجربہ کار وکیل کی طرح تیمور کے حق میں دلائل دیے۔

تیمور علی خان بھی جیسے [illegible] احساس تنہائی سے [illegible] آئے۔

"وہ اپنی [illegible] کر چکا ہے۔"

[illegible] بابا صاحب [illegible] جیسے [illegible] محسوس کر رہے ہوں۔

"[illegible] اب [illegible] نہیں کر سکتے [illegible] وہ نہیں ہے جس [illegible] کی کوئی [illegible] نہیں کرے گی۔" تیمور علی خان نے اطمینان سے کہا۔

"مگر ایک [illegible] تو شروع ہو گی۔" [illegible] ہو گئے۔

"وہ نہیں [illegible] تیمور!" بابا صاحب بھی جیسے تھکے ہارے [illegible] ہو گئے۔

"اب ان کے [illegible] سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ [illegible] کورٹ میں جا سکتے ہیں تو ہم بھی [illegible] کر سکتے ہیں۔"

تیمور علی خان کا [illegible] بھی [illegible] تھا۔

"کچھ تو خوف خدا کرو۔ اپنے باپ کی عزت کا احساس کرو۔"

بابا صاحب [illegible] زندگی [illegible] تھے۔ [illegible]

"آپ ابھی بے بس ہیں ... فیصلہ کن پوزیشن میں ہیں [illegible]
دیں۔" تیمور علی خان نے بحث سمیٹی۔

"کاش یہ اتنا آسان ہوتا [illegible]" وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گئے۔

"تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے [illegible] کچھ فرق نہیں پڑے گا ان پر۔" تیمور علی
خان کے لہجے میں بلا کی بے رخی تھی۔

"ہم کیسے چھوڑ سکتے ہیں [illegible] اس نے تو خود کو تنہا کر لیا ہے۔" بابا صاحب دکھ سے کہہ رہے تھے۔

"دوسرے لوگ سوچتے ہیں [illegible] ایک تیمور اور علی [illegible] کو بھی وہ استعمال کریں گے [illegible]
کی۔ ایک کو [illegible] دوسرے کو استعمال کرتے ہیں۔ [illegible] کی صورت میں انہیں بہت خراب کیا
ہے۔ اس کا زر سے ہم ابھی [illegible] عمل کر رہے ہیں۔ آخر ہم بھی انسان ہی ہیں۔"

تیمور علی خان بہت سنجیدگی سے کہہ رہے تھے۔

"تو کیا تم اس کی بیٹی کو استعمال نہیں کیا [illegible]"

بابا صاحب نے مشکوک نظروں سے بیٹے کو دیکھا۔

"کچھ ایسا ہوا ہے اور ہم حیران ہو گئے ہیں [illegible]
آپ روشانے کے پیچھے [illegible]" تیمور علی خان شاید اکھڑ گئے۔

"تمہارا اس کی بچی [illegible]
میں [illegible] کی اپنی خواہش کا [illegible]"

بابا صاحب جیسے آج وہاں کے سامنے نہیں خود اپنے ضمیر کی عدالت میں جواب دے رہے تھے۔ جانے کہاں جا سوا
تھا ان کا [illegible]

"تیمور چل آپ انہیں [illegible] اور کورٹ میں جانے کا خیال چھوڑ دیجئے [illegible]
سکتے ہیں۔ روشانے ان کے خلاف [illegible] کر کے روشانے کو
کورٹ میں لے جائیں گے۔"

"ہمیں اعتراض ہے [illegible]"

"وہ ہم کریں گے۔" تیمور علی خان نے تیوری سے گھورا۔

"ابھی وقت گیا نہیں ہے [illegible]" بابا صاحب نے
کہا۔ [illegible] کی کوشش کی۔

"یہ فقط تم نہیں کر سکتے [illegible] لوگوں کی پوری زندگی کی خوشیاں اس [illegible]
دیکھئے [illegible]"

[illegible]

تیمور علی خان [illegible]

[illegible]

بابا صاحب نے [illegible]

تیمور علی خان [illegible]

"اچھا [illegible]"

وہ سے بچے میں [illegible]

تیمور علی خان نے [illegible]

"انہیں خوشی ہے [illegible]
معلوم ہو رہے تھے۔

"ہم انسان ہیں بابا صاحب [illegible]
خدا حافظ۔" انہوں نے [illegible]

"وہ پھر کھانا [illegible]" تیمور علی خان نے کہا۔

"بہت ضروری کام ہے [illegible]"

وہ بہت تیزی سے باہر نکل گئے تھے۔

[illegible]

"جب میں [illegible]

"اچھا" [illegible]

[illegible]

کسی حسین خواب کے تسلسل میں ہی گزر رہی تھی ... اب ایک ماں تھی جو کبھی کبھی اسے حقیقت حال میں گھسیٹ لاتی تھی۔

وہ بھی اپنی جنت میں واپس ہولی۔

والدہ نے چونک کر اس کی صورت دیکھی اور اسے پورا جملہ سمجھا دیا تھا۔

ماہین اس کی ذہنی حالت سے بے خبر اپنی حالت پر ہی غور کر رہی تھی ...

"کس قدر دشوار گزار ہیں زندگی کی راہیں ... کہاں وہ کسی کی سوچ کا محور ... کہاں یہ حسن کی ...

تھی اس کی سوچ میں بات بھی مشکل سے آتی ہے۔

اپنی ذات پر حکومت کرنے والا اور اس کے نقش سے بیزار۔

کہاں یہ سب آسائش بھی چاہیے اور خوش شکل محبت کرنے والا ساتھی بھی، اور یہ دونوں باتیں ہی مکمل مایوس کرنے والا۔

اس نے جلدی جلدی وہیں گھونٹ بھرے اور چائے کی پیالی رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلو بابو! جلدی کرو، مجھے دیر ہو رہی ہے۔" اس کا انداز بے ساختہ اور مختصر تھا ... کہ بابو اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"بہت اچھا ہوا آپ انہیں مل گئیں ... وہ تو ختم ہو گیا ہے، مگر میں اسے سمجھا سکتی ہوں۔ آپ انہیں سمجھائیے، ابھی کوئی کھانا پینا بھی نہیں ہوا ہے۔ میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی ہوں اس لیے میری آواز میں طاقت ہے۔ میں اسے کہاں سے پکڑ کر لا سکتی ہوں۔"

"کیا صورت بہت پیاری ہے ابھی اور جب ہی کسی کی محبت ملتی ہے؟" بابو نے لاپروائی ہوئی آواز میں کہتے ہوئے جواب لیا تھی۔

"یہی سوال اول خان آپ سے کرے تو آپ کیا جواب دیں گی بھلا؟"

عارف نے سوال کیا اور اس کی نظریں بھی جھکی ہوئی تھیں ... ماہین نے کچھ نظروں سے عارف کو دیکھا، کیا وہ سچ تھی۔

"ہم ہم کسی پر ایک بار مرمٹ جانے والے لوگ ہوتے ہیں، بھلا ایسا بار بار نہیں ہوتا ... بہت مجبور ہو جاتی ہے میں عشق ... اپنی ذات داری پر خود کو شاداں رہنے دیتے ہیں، اس کا اپنا نشہ ہے۔ اور لوگوں کو اس گھر میں محبت کا احساس ہوتی ہے۔ کوئی ہم سے پوچھے کیا رونق لگی رہتی ہے ادھر۔

کبھی وہ لال کپڑوں میں اس کمرے میں ہوتی ہے۔

کبھی پھر ... ہر طرف اس کے ادھر ادھر بچے جاتے ہیں۔

میں سوچتا ہوں اور وہ پھر گھر میں گھومتی ہے ... ان آنکھوں میں اس کی چوڑیوں کی چھن چھن سنائی دیتی ہے ... صبح کو مجھے گھٹنی چائے دیتی ہے، دوپہر کو پانی دیتے ہوئے ... ہنستی ہوئی صورت کتنی خوش رہتی ہے۔

کبھی کبھی وہ روتی بھی ہے ... آج بھی رات کو ایک دم مجھے ہی ... اس کے آنسو گرتے ہیں، پھر وہ ... سے کھل جاتی ہیں۔

ایک رات وہ بہت بلک بلک کر روئی تھی ... اس کے ساتھ ہی ... ہے ہم ... اس ... میں ... جو ... ہی نہیں ...

یقیناً ... دونوں ... کسی ... تھی۔

ماہین کی آنکھوں سے ساتھ آنسو رواں ہو گئے ... اس نے جلدی سے ... آنکھوں میں ... جاتے۔

"آہ اول خان!" ... کیا ... پیار ... بچی ...

اس نے عارف ... کی کیفیت میں ... کہا تھا۔

"بہت ... ہوئے لوگ ہوتے ہیں ... ان کی ... کی جاتی ہے ... ملاقات ... کی جاتی ابھی یہ ...

... اس ... جا ... بہت خاص ... بہت گھر ... پیچھے ... بہت ... کی ... ہوتے۔

"پاگل ... ہو گئی ہو ... نہیں ... ہے۔" ... عالم کیفیت ... کر رکھ کر ... کہا۔

"کسی ... کی ... ہے ... تو ... تجھے ... کی ... ہے ... پھر ... ہو۔"

"بیٹا ... بی بی ... میری ... سے ... ہو گئی ماں۔" ... آواز ... میں ... ہو گئی۔

"... کے گی ... میں ... جا رہی ہوں ... وہ ... تھی ... ان کی ... جاتی تھی ... اور ...

... اس کی ... اس وقت ... کی طرح ... ہے ... اس ... ہوتی ... کی ...

اول خان نے مجھے ... نہیں ... ابھی ... کچھ ... کرتا؟"

ماہین ... سے ... کرتی تھی۔

"اس کا اب کیا ... کریں؟" ... سے بولی۔

"ہم کو ... گئی ہے ... تیری زندگی میں ... کے پیچھے ... ہی ... نہیں ہے۔

اب ... کی ... دل میں ... جس ... عورت بس جاتی ... اس دل میں کوئی اور نہیں ... وہ ... ہاتھ

تھام ہے ... اس ... سوالی سے بولی۔

تم سے ساتھ ... ہے ... تیرے دل پر اب ایک ... ہے ... لوگ ... جائے گی۔

"اگر ... تجھے ... دیکھ ... اول ... ہے ... خاص ... ہوئے ... کی خاص ... تو ... اور ... بھی

... تھی۔

... وقت ... مل ... گے ... خود ... بچے ... کر ... گے۔ ... عارف بھی ... ہے گا۔

... کہ ... لال خان ہے ... ابھی ... عارف ... تھا؟

ماہین ... کی ... آواز ... کہی ہوئی۔

"تم" ... سے ... نہیں پائی۔

"کچھ نہیں، اب کس طرف جانا ہے [illegible] تو آ گیا۔" ماہین نے [illegible] خیالات [illegible]
پھر اس نے پوچھا۔

"مین مارکیٹ کی طرف، [illegible] ہوٹل کے پیچھے۔" بانو سمجھانے لگی مگر اس کا انداز بہت [illegible] تھا۔

ماہین کی گاڑی گلی میں داخل ہوئی تو کھیل [illegible] بچوں نے گاڑی کو گھیر لیا۔ [illegible]
بانو کو گاڑی میں دیکھ کر [illegible] دور [illegible] تھا۔

ماہین نے گاڑی [illegible] کر کے بچوں کے "احتجاج" پر ایک تشویش بھری نظر ڈالی۔

"یہ گاڑی کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچائیں گے۔" اس نے فکرمندی سے بانو کی طرف دیکھتے ہوئے [illegible]

"نہیں بی بی! [illegible] ابھی [illegible] شوق سے دیکھ رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں ابھی اپنے بھائی سے کہوں گی کہ
گاڑی کا دھیان رکھے۔"

بانو [illegible] مطمئن نظر آنے لگی تھی۔ [illegible] اور [illegible]

وہ ماہین سے آگے چلتے ہوئے اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ گئی تھی۔ [illegible] زنگ آلود لوہے کے دروازے پر اس نے [illegible]
ہوئے ہاتھ رکھا تھا اور دروازہ کھولتے ہوئے پلٹ کر ماہین کی سمت دیکھا تھا۔

دونوں آگے پیچھے اندر داخل ہوئیں۔ ماں کو اطلاع مل گئی تھی [illegible] ماہین کی سمت [illegible]
کی سی کیفیت میں۔ [illegible]

اس کا باپ نظر نہیں آیا [illegible] بہن بھائی اس کے ارد گرد [illegible]
آوازیں سن کر [illegible] کے پاس دوڑتے ہوئے پہنچے تھے۔

"السلام علیکم اماں۔" بانو کی آواز نہایت پست تھی۔

بانو کی ماں [illegible] گہری نیند سے جاگ گئی۔ اس نے شاید بانو کا سلام سنا نہیں تھا مگر خود اس نے ماہین کو حیرت سے [illegible]
کی کوشش کرتے ہوئے سلام کیا۔

"کہاں سے لائی ہو آپ اس [illegible] کو؟"

وہ [illegible] کرنے سے [illegible] ماہین کی طرف [illegible] گرنے لگا۔

"ایسے نہ کہیں۔ [illegible] بات [illegible] آئی ہے۔ [illegible]
ہے، ہو جائے [illegible] آپ اس کی ماں ہیں۔"

"نہیں ہوں میں اس کی ماں [illegible] اپنے گھر [illegible] کر گئی تھی کہ سارے محلے میں ہماری عزت [illegible] گئی تھی۔
[illegible] بد نصیب"

بانو کی ماں کی آواز بلند ہونے لگی۔

ماہین [illegible] بیٹھنے کے بجائے اس کی ماں کی طرف [illegible] اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

"پہچان [illegible] آپ نے [illegible] اگر آپ نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

"میں [illegible] ماں [illegible]
"یہ [illegible] غلطی ہو گئی [illegible] آپ [illegible]
[illegible]

ماہین نے [illegible] گھر [illegible] ماں [illegible] ہاتھ [illegible]
ہے۔"

"[illegible] ہو گی۔"

"آپ بیٹھئے [illegible] بیگم صاحب۔"

[illegible] ماہین [illegible] ہو گی [illegible]
[illegible]

"مجھے [illegible] آپ [illegible] معلوم کرنے [illegible] آؤں گی۔
اب [illegible] آپ کے ساتھ جائے گی۔ [illegible] کوشش کریں۔
[illegible]"

[illegible] بانو کی طرف [illegible]

"[illegible] اپنی ماں سے معافی [illegible] ماں [illegible]
[illegible]
[illegible]"

[illegible] بانو [illegible] ماں کی طرف [illegible]

بانو کی ماں [illegible] ماہین کے گلے سے لگ کر [illegible] طرح رو دی۔

"بیگم صاحبہ [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] گھر [illegible]
[illegible]
[illegible]"

وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔ ماہین کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

وہ اس کی [illegible] رہی تھی۔

ماہین نے چونک کر تیمور علی خان کو فون کرنا چاہا تھا [illegible] لاؤنج میں آ گئی تھی [illegible]

کیس عمر اول کی تھی اس لیے اسے کسی ڈرائیور کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی۔ وہ [illegible]

باہر نکلتے ہوئے اس نے [illegible] ماہین سامنے تیمور علی خان [illegible]

عجیب سا سکون [illegible] قریب آئی تو تیمور علی خان کا سلام [illegible] مسکرائی۔

"کیسی ہیں آپ؟" تیمور علی خان نے سوٹ کیس اس کے ہاتھ سے لیا۔

"ٹھیک ہوں۔ بہت خوش ہوں۔"

اس نے تیمور علی خان کے سراپے پر نظر دوڑاتے ہوئے جواب دیا۔ سیاہ شلوار قمیص، آف وائٹ ویسٹ کوٹ، پیر میں چھلے دار پشاوری چپل۔ آنکھوں پر سیاہ گلاسز [illegible] سردار کی تصویر نظر آ رہے تھے۔

"فلائٹ لیٹ ہو گئی [illegible]" انہوں نے [illegible] شروع ہو چکا تھا۔ اس کا احساس شاید انہیں اب ہوا تھا۔

"گھر کتنی دیر میں پہنچ جائیں گے؟" ماہین نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے پوچھا اور ان کے پیچھے پیچھے پارکنگ لاٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

شاندار لینڈ کروزر کا پچھلا دروازہ کھول کر سوٹ کیس پچھلی سیٹ پر رکھ دیا اور اگلا دروازہ کھول کر ماہین کو اشارے سے بیٹھنے کے لیے کہا۔

"بس کچھ دیر میں پہنچ گئے۔" وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا؟" ماہین نے جانے کس خیال کے تحت پوچھا۔

"ڈونٹ کیئر۔" وہ گاڑی اسٹارٹ کر کے بڑی مشاقی سے گاڑیوں کے ہجوم میں سے باہر نکال رہے تھے۔

"انہیں پتا ہے میری آمد کا؟" ماہین نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم نے جان بوجھ کر نہیں بتایا۔"

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔

"بابا صاحب سے ملاقات ہو گی؟" [illegible]

"ابھی؟" مختصر جواب آیا۔

گفتگو میں [illegible] اس وقت بہت چلا کرتا ہے جب کوئی تفصیلی بات کرنے کے موڈ میں نہ ہو [illegible]

یا پھر دوسرا فریق گفتگو کرنے سے باز رکھنا چاہتا ہے۔ کچھ دیر کے لیے وہ خاموش ہو گئی [illegible]

[illegible]

"مگر آپ کے لیے بہت مشکل وقت ہو گا [illegible] بابا صاحب [illegible]" ماہین نے [illegible]

"آپ تو کوئی مشکل نہیں رہی۔" تیمور علی خان کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

"بہت ناراض ہوں گے بابا صاحب؟" [illegible]

"بہت [illegible] ہیں بابا صاحب۔" تیمور علی خان کی آواز میں بھی شکستگی در آئی۔

"روشی چلی گئی ہے؟" بے ساختہ ماہین نے پوچھا۔

"ہاں۔ [illegible]"

ماہین نے چونک کر ان کی سمت دیکھا۔ "مجھے تو انہوں نے [illegible] کوئی بات نہیں کی۔ کس شہر میں؟"

"اسلام آباد۔"

"اچھا۔" [illegible] وہ کچھ سوچ رہی ہو گی۔

[illegible]

"نہیں۔ میں سوچ رہی تھی۔ روشی کو [illegible]" اس نے [illegible] حال۔

"آپ مجھے بتائیں۔ بابا صاحب نے کس طرح ری ایکٹ کیا؟ [illegible] ہو گی ہے۔"

ماہین نے اپنی [illegible] سے [illegible] پوچھا۔

[illegible]

تیمور علی خان نے [illegible] ایک طویل سانس [illegible]

"ہوں۔ محسوس تو [illegible] میں نے بھی کیا تھا کہ روشی [illegible]"

روشی ہو۔"

روشی انسار پر ہاتھ رکھے دم بخود کھڑی رہ گئی۔ "بس بیٹا"

"روشانے۔ میں خود کو شرمندہ کروں کہ تمہارے اور ان کے سامنے نہیں ہوں۔ مجھے علم نہیں تھا [illegible] ایک سال کر
دیا تھا۔ ہم تمہاری اولاد وہ دی کر دی جو میں تمہاری تھی۔"

"آپ کو یقین ہوگا کہ میں آپ کی اولاد ہوں مگر مجھے یقین نہیں کہ آپ میرے والد ہیں۔ آپ دونوں بیٹیوں کی
جنگ ہے تو آپ مجھے کیوں استعمال کر رہے ہیں۔ کل کو ایک [illegible] تو میں ایک ادھوری ذات
ماں کے [illegible] جاتی ہوں ماں باپ کے [illegible] ہم میں بہت سی باتیں [illegible] ہم فیصلہ کر سکتے ہیں
ایک دوسرے کو۔"

"جب آپ اٹھارہ سال تک بھولے رہے کہ آپ کی کوئی بیٹی تھی۔ ہو تو باقی زندگی بھولے رہنے میں کیا حرج
ہے۔"

اس نے وحشت بھرے انداز میں [illegible] کہا [illegible] اور منہ ہاتھوں سے
اعصاب کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"پاپا۔ میری آپ سے کوئی جنگ نہیں ہے۔ مجھے صرف ایک [illegible] خوش ہونے دیں۔ [illegible] سسٹم کا پارٹ نہیں
بننا۔ مجھے اپنے [illegible] باپ پر فخر نہیں کرنا۔ مجھے [illegible] خوشی کا احترام چاہیے۔ آپ [illegible] میں آپ سے پرامس کرتی
ہوں کہ میں ان دونوں حویلیوں میں زندگی بھر قدم نہیں رکھوں گی۔"

"کیا ہوا تھا آپ کے ساتھ کہ آپ کے سینے میں دل نہیں رہا۔ آپ مجھے [illegible] سب کو ایک مہمان جیسے کیوں محسوس
ہوتے ہیں؟ آپ اپنے کیوں نہیں لگتے؟"

بادر علی خان پشت پر ہاتھ باندھے ہوئے اپنے ہونٹ چبا رہے تھے جیسے ان کی کچھ جواب دے گی اور [illegible] روشی بے ساختہ
ان کے سینے سے لگ گئی تھی۔ اور بری طرح رو رہی تھی۔

"پاپا۔ پلیز پاپا۔ یقین کریں مجھے کسی نے استعمال نہیں کیا [illegible] اگر آپ نہیں چاہتے میں زندگی بھر کسی سے
نہیں ملوں گی۔ جب ماں باپ کے بغیر رہ سکتی ہوں تو ہر رشتے کے بغیر رہ سکتی ہوں۔ [illegible] کسی سے بھی نہیں ملوں گی [illegible]
کسی طرح سے تو مجھے یقین دلا دیں کہ میں آپ کی بیٹی ہوں۔"

اس [illegible] بادر علی خان کا گریبان بھگو رہے تھے۔

ان کا ایک جملہ ان کی [illegible] ختم نہیں کر پایا تھا۔

"کیا ہوا تھا آپ کے ساتھ کہ آپ کے سینے میں دل نہیں رہا؟"

وہ ان کی بیٹی تھی۔ [illegible] ان کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔

"روشانے [illegible] نے غلط جگہ [illegible] کی ہے۔" [illegible] ہاتھ رکھ دیا۔ ان کی

بھی کسی کی طرح کھڑی ہو جائے گی۔

"ٹھیک ہے [illegible]"

[illegible]

"ہمیں اقبال ہے مجھے کسی اپنی بات [illegible]"

وہ [illegible]

کی ہے۔ ایک [illegible] ان کے چہرے سے آ گیا تھا۔

وہ حویلی میں داخل ہوئے تو [illegible] پایا۔

وہ ان کو سامنے پا کر بہت خوش دلی سے مسکرایا۔

"السلام علیکم [illegible]"

"یہ نہیں [illegible] کی بات نہیں ہے۔ [illegible]
لگا۔"

ماہین [illegible] اس کی نظریں [illegible]
تھیں کو یا وہ کسی [illegible] اس کو نظر آ جائے گی۔

"اللہ کا شکر ہے جی۔ کرم ہے اس مالک کا۔" [illegible]

[illegible] ٹھیک [illegible] ہو۔" وہ ان کی سمت متوجہ ہوئے۔

"جی۔ بالکل خیریت رہی۔" وہ [illegible]

"آپ بتائیے کہ اس وقت [illegible] ہم [illegible] آپ
[illegible] ہوگی۔"

"بھابی؟" وہ حیران ہو کر [illegible] علی خان کی سمت دیکھنے لگی۔

"ہمیں [illegible] بھابی کہتے ہیں۔ [illegible] بات کی تھی۔"

[illegible]

"مالی کا؟" تیمور علی خان بری طرح سے پریشان ہو گئے۔

"تو اس طرح نہ کریں۔ [illegible]" ماہین کی آواز بھرا گئی۔

[illegible]

"آپ انہیں سنبھالیے۔ ہم ڈاکٹر کو فون کرتے ہیں۔" تیمور علی خان فون کی طرف بڑھے تو فون کی بیل بج اٹھی۔

تیمور علی خان نے ریسیور اٹھایا۔

"ہیلو"

"السلام علیکم۔ جی ہم علی ہیں۔"

"جی آپ ابھی آ رہے تھے؟"

"جی۔ جی اور کچھ نہیں کہا؟"

"جی ہم کچھ کہتے۔ ٹھیک ہے۔ خدا حافظ۔"

انہوں نے ریسیور رکھا اور پلٹ کر ماہین کی سمت دیکھا۔

"بابا صاحب کا فون تھا۔" [illegible]

[illegible]

تیمور علی خان نے [illegible]

نازنین نے ماہین کا چہرہ دیکھا اور مسکرا دی۔

[illegible]

روشی ناہین کے گلے میں بانہیں ڈالے اور [illegible] کے پیچھے چل رہی تھی۔

"مگر دادی کا شوق [illegible] کرنے کا شوق ہے۔ تمہارے بچوں کو تو [illegible] پانی کے ٹب میں کھیلتے رہیں گے۔ [illegible] اوقات نہیں ہوگا۔"

"[illegible] میرے انتظار میں سارا کام پھیلا رکھا ہے۔" [illegible]

"لیکن خالہ اگر میں میرے علاوہ دوسرے لوگ بھی تو ہوں گے جو بچوں کا خیال رکھیں گے۔ [illegible] کریں گے۔" وہ مسکرائی۔

باری اچانک دونوں ہاتھوں میں سوٹ کیس اٹھائے ان کے قریب سے گزر کر آگے بڑھ گیا۔

"ارے۔ آپ کے ساتھ ...؟" روشی بری طرح گڑبڑا کر ناہین کی سمت دیکھ رہی تھی۔

"ہاں میرے ساتھ۔" ناہین نے مسکراہٹ چھپائی۔

"پہلے کہا تھا تو آپ نے" روشی کی حالت ہی بدل چکی تھی۔ خوش بھی تھی اور الجھن بھی۔

"مجھے یقین ہے بچا نے بلایا ہے۔ فیصلہ ہو گیا ہے خالہ؟" روشی اسے [illegible] کی طرف بڑھی۔

"کیسا فیصلہ؟" ناہین کچھ بھی نہیں۔

"بچا نے کہا ہے۔ باری ہمارے ساتھ رہے گا [illegible] اگر چاہے تو آپ دادا کے پاس جا سکتا ہے، بچا حق مانگتے۔"

تفصیل سے آپ اور یاور علی خان کے [illegible] ہونے والی گفتگو ناہین کے سامنے دہرانے لگی۔

ناہین بہت توجہ سے سن رہی تھی۔

"اور اگر دادی نے اس پابندی کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا؟" ناہین نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے فکرمندی سے روشی کو دیکھا۔

"تو خالہ آپ سمجھا دیں۔" روشی ایک دم پریشان سی نظر آئی۔

"بعض اوقات مرد بہت [illegible]" ناہین سوچتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تمہارے بچا ابھی تک نہیں آئے۔" ناہین نے [illegible] دیکھی۔

"نہیں [illegible] ایک مرتبہ [illegible] دوسری مرتبہ [illegible] تمہاری خالہ کو کسی کی الجھن کی ضرورت نہیں۔" [illegible] ناہین کی صورت دیکھ کر کھلکھلا اٹھی۔

"ہوں۔ خالہ نے [illegible] تمہارے [illegible] گھر جائے گا؟"

"وہ تو [illegible]" روشی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"[illegible]" ناہین نے روشی ہی کی [illegible] میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی [illegible]

"چلو اٹھو۔ دیکھو باری کیا کر رہا ہے۔ [illegible]"

"میں [illegible] آپ بھی [illegible]" روشی [illegible] ناہین کے [illegible]

"اچھا چلو۔ چائے تو [illegible]" ناہین اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں پہلے اپنے [illegible] جا کر نہا لیتی ہوں۔"

"اس کی آپ فکر نہ کریں، [illegible] اپنی نگرانی میں [illegible] آپ کے لیے۔" روشی نے اس کا اشتیاق بڑھا دیا۔

"چلو جلدی سے میرے ساتھ۔" ناہین نے بھی بہت حسرت اور اشتیاق کا مظاہرہ کیا۔ روشی [illegible] خواب گاہ میں آ گئی۔

طبیعت واقعی خوش ہو گئی۔ [illegible] روشی اسے کمرے میں چھوڑ کر چائے کی طرف [illegible] نکل گئی تھی۔

ناہین [illegible] کے دروازے کھول کر جائزہ لینے میں مصروف تھی کہ یاور علی خان نے اندر قدم رکھا۔ ناہین کو [illegible] اس لیے ان کا [illegible]

ناہین ان کے قریب چلی آئی۔

"السلام علیکم" [illegible] ان کے ہاتھ [illegible] سلام کیا۔

یاور علی خان نے اپنی پوری حیات کے ساتھ اس کے [illegible] کا احساس کیا۔

"[illegible]"

"اس [illegible] تھا کہ آپ اچانک [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"میں نے نہ کیا تھا، ماہین [illegible] تو انہوں نے بہت [illegible] کیا تھا۔" وہ دوبارہ [illegible] کھڑے ہوتے ہوئے واپس بیٹھ گئے۔ [illegible] حسن تھی جیسے پھولوں پر اوس آگرتی ہو۔

"وہ [illegible] ایک وقت [illegible] کی حالت میں ہوں تو دونوں سے [illegible] ہوتا ہے۔ میں آپ سے اس موضوع پر کوئی تفصیلی بات نہیں کرنا چاہتی۔ میں تو آپ کے ساتھ ہوں [illegible] کے لیے۔ [illegible] میری [illegible] توڑنے کی وجہ اب ختم کیجئے۔ بچے مجبور ہیں۔ ہر بات کا [illegible] پہلو [illegible] سکتے ہیں۔

آپ نے بابا صاحب کو کیوں [illegible] کیا۔ جن کے [illegible] ہوتے [illegible] نہیں سکتا تھا جس پر آپ کو اعتراض ہے؟"

ماہین نے ایک اور سوال پوچھا۔

"ہم مجبور ہیں [illegible] اس [illegible] بھی ہوتے ہیں اور مجبوری بھی۔ [illegible] بابا صاحب کی بات کون مانے وہ بے اختیار کبھی نہیں تھا۔" یاور علی خان کے لہجے میں زہر [illegible] لگے۔

"آپ نے بھی تو روشی کی بات مانی ہے۔ حالانکہ آپ نے تو نہ ماننے کی گویا قسم اٹھائی تھی۔" [illegible] جواب آیا۔

"مگر اب [illegible] ہے کہ بات مانے بغیر چارہ نہیں رہتا۔"

"اچھا انہیں چھوڑیں۔ میں پرامس کرتی ہوں کہ یہ موضوع کبھی ریپیٹ نہیں کروں گی۔ مگر آپ بھی میری ایک بات مان لیجئے۔ رابطے توڑنے کی عادت چھوڑ دیجئے۔ ہر [illegible] کا ایک ہی حل نہیں ہے کہ رابطہ توڑ دیا جائے۔

اس سارے کیس میں اگر ناقابل تلافی نقصان کسی کو پہنچا ہے تو وہ ہیں یاور علی خان۔"

"نہیں۔ ہمارا بھی بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ [illegible] ایک بہت [illegible] چھوٹا بھائی تھا۔ جسے ہم کھو چکے۔" یاور علی خان نے فوراً ماہین کی بات کاٹ دی۔ [illegible] کرب ان کے لہجے میں۔

ماہین چپ ہو گئی۔ اسے احساس تھا کہ یہ وہ کیس ہے جس میں دو سگے بھائیوں کی غیرت کا سوال ہے اور وہ بھی ایک دوسرے سے ہاتھ نہیں ملا سکتے۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔ اور یاور علی خان کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئی۔

"بہت سے نقصانات واقعی ناقابل تلافی ہوتے ہیں۔ مگر [illegible] ہوئے [illegible] کی راکھ پر [illegible] بھی [illegible] فطرت ہے۔ اب تو ساری توجہ کا مرکز آپ کے اپنے بچے ہونے چاہئیں۔ آپ کی بہترین صلاحیت اپنے بچوں کی خوشی اور تحفظ میں صرف ہونا چاہیے۔" وہ بہت ملائمت سے کہہ رہی تھی۔

یاور علی خان خاصی دیر سر جھکائے خاموشی سے سوچتے رہے۔ ماہین نے انہیں ڈسٹرب نہیں کیا۔ پھر [illegible] خواب کی کیفیت میں گویا ہوئے۔

"ماہین! آپ کا دل بہت وسیع ہے یا کوئی مصلحت ہے۔ اگر مصلحت بھی ہے تو آپ کے حوصلے کی عظمت ہے۔ [illegible] صورتوں میں، میں آپ کو ایڈمائر کرتا ہوں۔"

وہ مسکرا دی۔ "خدا کرے آپ کی آنکھوں کی سرخی اب ختم ہو جائے حالانکہ بہت اچھی لگتی ہے آپ پر۔" [illegible]

[illegible] گئی۔

"محبت [illegible] کب تک [illegible] ہے۔ [illegible] سوال ہے۔" وہ [illegible]

"جب انسان [illegible] کے [illegible] ختم کر [illegible] [illegible] ہوتے ہیں [illegible]

وہ آنکھیں [illegible] بہت [illegible] کہہ رہی تھی۔

ماہین اور یاور علی خان کی [illegible] کے سلسلے میں [illegible] گھر [illegible] ملازم سے [illegible] "صاحب" لان میں ہیں [illegible]

"یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔" وہ [illegible]

"مگر تو آپ ہی کے والد محترم کا ہے۔ [illegible] کیجئے [illegible] آپ [illegible] جاؤں۔ اگر [illegible] مچھلیاں پالی جاتی ہوں۔"

وہ بہت انہماک سے [illegible] میں [illegible] کی [illegible] پر [illegible] ہوا تھا۔

"تمہیں ہر وقت [illegible] کی پڑی رہتی ہے۔ [illegible] سب کچھ ٹھیک [illegible] تمہاری طرف سے ہوگی اب کیا سب کچھ [illegible] ہی کیے جاؤں؟"

"خیر سب کچھ آپ [illegible] نہیں کر سکتیں۔ [illegible] میں آپ کی [illegible] کر سکتا ہوں۔"

"نہیں ابھی آپ جناب میں لگے [illegible] کرنا [illegible] بس [illegible] ٹھیک ہے اسے۔"

"یعنی وہ نہیں کرتے آپ [illegible] دستبردار ہو جاؤں [illegible] کون ہوتے۔" وہ بہت [illegible]

روشی نے گھور کر اس کی سمت دیکھا۔

"کیا کر لو گے [illegible]"

"مجھے آپ [illegible] کہہ رہی ہیں۔"

"دیکھو [illegible] تم [illegible] سامنے [illegible] نہیں کر سکتی۔"

"کیوں؟" وہ شرارت سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"تم لوگ یہ جاننے کی کوشش [illegible] پتا ہے تمہیں کیوں بلایا ہے؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

"انکار [illegible]"

روشی [illegible] "تمہیں تو کوئی [illegible] نہیں [illegible] فرصت [illegible] تھا۔"

"اچھا [illegible]"

"نہیں مجھے [illegible] پوچھنا [illegible] ہوا؟"

[illegible]

"آپ تو بہت خوش واپس آئی تھیں۔ [illegible] پھر اچانک کیا ہوا ہے؟" اس کی تشویش بجا تھی۔

[illegible]

"ٹھیک ہے چلتے ہیں، کس وقت؟" انھوں نے [illegible]

"جب آپ کی مرضی [illegible]"

"ٹھیک ہے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

حویلی میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"اس کا کوئی خیال ہے کہ بابا صاحب کے کہنے پر [illegible]"

[illegible]

مطرب نے دونوں ہاتھ جوڑ کر یاور علی خان کی طرف دیکھا۔

"یاور خان!" [illegible] آنسو [illegible]

[illegible] آنکھیں [illegible]

گوشوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"تیمور خان سے کہیے گا [illegible]"

وہ پھر خاموش ہو گئی۔ [illegible] گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

"چھوٹی بی بی جان کو ایک غزل سنائی تھی۔"

ع

[illegible]

یاور علی خان اس کی بات [illegible] کوٹھری سے باہر نکل گئے۔ [illegible] ماہین بھی ان کے پیچھے چلی۔

[illegible]

[illegible]

یاور علی خان بالکل خاموش تھے۔ [illegible]

[illegible]

ماہین کے پاس ان کی کسی بات کا جواب نہیں تھا۔ [illegible]

[illegible]

ماہین نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

[illegible]

کچھ دیر بعد منظر واضح ہوا تو سامنے یاور علی خان کو پایا وہ کوٹ اتار رہے تھے۔

"کھانا کھا لیا؟" وہ ماہین سے پوچھ رہے تھے۔

"نہیں، آپ نے کھا لیا؟"

"ہوں۔" بہت مختصر جواب آیا۔

"تو پھر کھا لیں۔ شاید وہ بھی آپ کا انتظار کر رہی ہو۔"

"ہوں کھا لوں گی۔" اس نے وال کلاک کی سمت دیکھا۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔

"میرا خیال ہے بہت تھک گئی ہیں۔ ویسے آپ نے بہت زحمت کی۔ جب انسان ابھی کسی دوراہے پر ہوتا ہے تو حقائق روشن ہو جاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے۔ بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ نہ مداوا ہو سکتے ہیں نہ کفارے۔"

وہ کوٹ اور ٹائی صوفے پر ڈالتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"یعنی آپ کا مطلب ہے کہ آپ آل ریڈی سب کچھ جان چکے تھے۔ جب ہی تو میں حیران ہو رہی تھی کہ آپ [illegible] نہیں بول رہے۔ لیکن جب حقائق روشن ہو چکے تھے تو مجھے انتقام کی بھینٹ چڑھانے اور استعمال کرنے کی کیا وجہ تھی؟" وہ ایک دم تلخ ہو گئی۔

یاور علی خان بری طرح چونک گئے۔ "انتقام، کیا مطلب ہے آپ کا؟"

"یہی کہ آپ نے میری ممی کو [illegible] کے لیے مجھ سے شادی کی۔"

"ہو سکتا ہے۔" وہ شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے ایک دم ٹھٹک گئے۔

"تو پھر آپ کو ایک اور قربانی دینا چاہیے تھی۔ [illegible] کی طرح مجھ سے صرف نظر کر کے گزر جانا چاہیے تھا، کیوں [illegible] کیوں۔ کیا آپ کو احساس نہیں تھا کہ میری آپ سے شادی [illegible] شاکنگ [illegible] ہوگی اور وہ کتنی بڑی اذیت میں مبتلا ہو جائیں گی؟" ماہین جیسے پھٹ پڑی۔

"آپ یہ سب سوچنے میں حق بجانب ہیں۔ لیکن آپ سے شادی کی وجہ یہ نہیں ہے۔ زندگی کے جس موڑ پر مجھے لا کھڑا کیا گیا تھا۔ اس موڑ پر صرف آپ کھڑی ہوئی تھیں۔ شاید خواہش [illegible] رہی کہ آپ کی توجہ سے [illegible] کوئی آسان بات نہیں تھی میرے لیے۔"

[illegible] کتابوں میں [illegible]۔ [illegible] کی طلب [illegible] ہوتا ہے جو [illegible] چلے ہوں۔

"آپ مجھے [illegible] کر سکتی تھیں۔ میں آپ کو الزام نہیں دیتا۔ [illegible] ہے۔ ایک تو [illegible] ہر منظر انسان کو [illegible] کر سکتی ہے۔ اور [illegible] زندگی [illegible] اور زندگی کرتی ہے [illegible] انتقام [illegible] نہیں ہوا۔"

[illegible] حویلی کے [illegible] تھی۔

[illegible] شادی [illegible] پوچھ رہے تھے۔

"آپ نے [illegible] کو [illegible] تعلیم [illegible] کھانا [illegible]۔"

[illegible] آج بھی [illegible] کروں گی۔

ماہین [illegible] کرنے کے لیے [illegible]۔

یاور علی خان نے [illegible]۔

"میں [illegible] آپ [illegible] اب آپ مجھے [illegible]۔"

[illegible]

"یاور صاحب [illegible] بچپن [illegible]۔"

[illegible]

"[illegible] انتقام [illegible]۔"

[illegible] ماہین [illegible]۔

[illegible] چلے گئے۔

ماہین [illegible] تھی۔

"آپ کو [illegible] ہے۔" وہ [illegible]۔

"[illegible] زندگی کی حقیقت [illegible]۔"

"اپنی برداشت آپ کچھوا لی۔ کاش بہت پہلے ہوتی۔ مگر عظیم اکھی کو عظیم توانائی عطا کرتے ہیں۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتی
بھی کوئی بچاؤ بنانا مشکل ہوتا ہے۔"

اس نے دوپٹے سے آنکھیں صاف کیں اور سلیپر پاؤں میں ڈال کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

بادام علی خان آئینے کے سامنے کھڑے بالوں میں کنگھا چلا رہے تھے۔

"کیسا اتفاق بن گئی ہے۔ میری زندگی۔" وہ یہ کہہ کر باہر نکل آئی۔

غلام محمد کا انتظار کرتے کرتے ہوت کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ سب بچے اِدھر اُدھر پڑے سو رہے تھے۔ وہ دروازے میں بانو دوپٹا چہرے پر ڈالے جانے کب سے بیٹھی جاگ رہی تھی۔

بارہ بجے سے کچھ پہلے غلام محمد گھر میں داخل ہوا۔

بانو کی ماں بڑی سرعت سے اٹھی۔

"آگئے چوہدری۔ کہاں رہ گئے تھے۔ ایک تو حالات ایسے ہیں کہ ہول ہول کر آدھی ہو گئی۔ مل گیا تھا عارف؟ بات ہوئی اس کی لال خان سے؟"

غلام محمد نے کاندھے سے چادر اتار کر ایک طرف پلنگ پر ڈال کر ہاتھ اٹھایا جیسے کہہ رہا ہو صبر تو کر دم تو لینے دے۔

"ایک گلاس پانی پلا دے۔" وہ پلنگ پر بیٹھ گیا۔

بانو کی ماں بڑی پھرتی سے پانی لائی۔ اس کی ایک ایک حرکت سے اضطراب جھلک رہا تھا۔

غلام محمد نے پانی پی کر گلاس اسے واپس تھمایا۔ اور دونوں ہاتھ پلنگ کی پٹی پر جما کر سر جھکا کر بیٹھ گیا۔ جیسے کسی گہری سوچ میں ہو۔

"اب بھی وہ عارف ملا نہیں؟" وہ اس کے برابر میں بیٹھ گئی۔

"ملا تھا۔" غلام محمد اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"یا اللہ۔ پورا کیوں نہیں بول رہے۔ کیا جواب دیا اس نے؟" بانو کی ماں کا جیسے صبر جواب دے گیا۔

"وہ نہیں مانے گا۔ کہتا ہے عزت اور غیرت کی بات ہوتی ہے۔ اسے واپس لے کر آئی تو میری عزت کی دھجیاں اڑیں گی۔ جیسے ہر وقت چوہدری کا دھڑکا لگا رہے جیسے یہ روز ہی ہو... [illegible] ... ہمارے نصیب ہی ایسے تھے۔ ایک دو بار پر لوگوں کی گلی کوچی اس گھر میں آئی تھی بس۔"

غلام محمد ایک دم ہی خاموش ہو گیا جیسے اپنے دکھ پر نوحہ خوانی کرنے لگا ہو۔

بانو کی ماں سوچنے میں رہ گئی تھی۔ بس ایک گمان ساتھ تھا کہ کسی نہ کسی طرح عارف لال خان کو آمادہ کر ہی لے گا۔

"عارف کہہ رہا تھا لال خان نے بچے کی اب تک وارثی قبول کر لی ہے۔ بیٹے کے سینے اس کا خرچہ بھیج دیا کرے گا۔ یہ بھی کہہ رہا تھا اگر بانو کی دوسری شادی ہو گئی تو وہ اپنا بچہ لے کر جائے گا۔ اسے میں اپنے ساتھ باہر لے جاؤں گا۔"

بانو کی ماں کو جیسے کرنٹ سا لگا۔ "ہاں کی دوسری شادی؟ تو تم ... [illegible]"

ذہن بانو کے ساتھ رہ گئی ... [illegible] ... سی حرکت ہوئی۔

دوسرے کمرے میں ... [illegible] ...

[illegible]

"کیسی عزت آئی تھی اس گھر میں۔ کیسی پیاس کی بات تھی ہے۔ جیسے ... [illegible] ... بات تھی ہے۔ آہ۔"

اس نے سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ دونوں کے درمیان ایک گہری خاموشی چھا گئی۔

"تم بانو کو سمجھانے کی کوشش کرنا۔"

بانو کی ماں نے جیسے تو دوسری سمت سے بہلانے کی کوشش کی۔

غلام محمد نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ عظیم قلق کی طرف اپنی قسمت پر بہت غور کر رہا تھا۔

روشی بھی چلی گئی تھی۔ ... [illegible] ... کراچی سے آئی تھیں۔ سب اپنی اپنی جگہ پر خوشی میں ہیں... ہاں صاحب کے بارے میں ... [illegible] ... شریک ہوں گے۔

حویلی میں صرف ... [illegible] ... کسی کے پاس جواب نہیں تھا۔

بارش ... [illegible] ... ہاتھ میں ہی کھلی رہ جاتا تھا۔

رات میں جانے کب آیا تھا۔ سب سے ... [illegible] ... کے لیے بے تاب تھیں۔ صرف پہلے اس کی جھلک سی دیکھی گئی تھی۔

سب نے مل کر روشی کے ... [illegible] ... تھے۔

"ابھی ... [illegible] ... کہاں اور کب پایا جاتا ہے؟" روشی نے ... [illegible] ... انہیں کھانا ... [illegible] ...

ماہین نے بھی ... [illegible] ... اور ساتھ ہی ... [illegible] ...

"... [illegible] ..."

"... [illegible] ..."

روبی نے تائی کی شکایت کی۔ روشی کو فرصت ہی نہیں تھی۔ اس کے سامنے لڑکیوں کی سرزنش تھی۔ روشی کے سامنے تھے
ماہین [illegible] اصرار کے باوجود اس نے انہیں [illegible] انکار کر دیا
تھا۔

"بی بی جان اس میں عجیب سی اسمیل آتی ہے۔ میں ماسک لگاؤں گی۔ [illegible] اسمیل فری ہے۔"

"کیا؟ [illegible] چنبیلی کے تیل میں اسے عجیب سی اسمیل آتی ہے۔ بالوں میں سے کیا اسمیل آئے گی [illegible] دے گی۔" وہ بہت بے مزا ہوئی تھیں۔

اسے بنگلے میں ماہین کے اچھے انداز کسی نے نوٹ نہیں کیے۔ ان چار پانچ دنوں میں اس نے دو مرتبہ [illegible] فون کر کے نازنین کی خیریت دریافت کی تھی اور گھر میں ہونے والے خوشگوار ہنگامے کی جھلک بھی انہیں دکھائی تھی۔ [illegible] کے نکلے سرے سے ادھڑنے لگیں گے۔

پرسوں روشی کی رخصتی تھی اور آج رات گیارہ بجے نازنین [illegible] جا رہی تھی۔ لڑکیاں کھانے کے بعد [illegible] جانے بیٹھ گئی تھیں۔ وہ بڑی بے سکون اور بے کل سی اوپر ٹیرس میں آ کھڑی ہوئی۔ اور دور دور تک [illegible] نظریں دوڑانے لگی۔

"واؤ! آپ کی بیٹی کے پاس میں ہوں میری خوشبو ہے۔ آپ ہی تو اس کے قریب [illegible]۔" اس کی آنکھیں [illegible] گئی تھیں۔

جانے کب تک وہ بے خبری کی کیفیت میں کھڑی رہی تھی۔ یونہی تو اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے علاوہ بھی وہاں ادھر کوئی موجود ہے۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔ یاور علی خان کھڑے تک رہے تھے۔

اسے متوجہ پا کر انہوں نے مسکراہٹ سے [illegible] لیا۔

"آ بیٹے، میرے ساتھ۔" وہ پلٹ گئے۔ اور ماہین کسی معمول کی طرح ان کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

"بیٹے" آ کر پورچ کی سمت بڑھ رہے تھے۔ [illegible] دروازہ کھول کر ماہین کو اشارے سے بیٹھنے کے لیے کہا۔ خود دوسری طرف سے گھوم کر آئے اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

ماہین نے ان سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔

چوکیدار نے گیٹ وا کیا اور یاور علی خان تیزی سے گاڑی نکال لے گئے۔

صرف دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ اسلام آباد ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ ان دس منٹوں میں بھی ان کے درمیان خاموشی حائل تھی۔ مگر ایئرپورٹ پر نظر پڑتے ہی اس نے بے تحاشا چونک کر یاور علی خان کی سمت دیکھا تھا۔ جواب میں انہوں نے ایک نگاہ اس کی سمت ڈالی [illegible] تھا۔

"اگر [illegible] کی وجہ سے کوئی پرابلم [illegible] آپ جائیے میں ویٹ کر رہا ہوں۔"

"آپ کیسے [illegible]؟" وہ [illegible] گی۔

"آپ جائیے [illegible] آپ کے پاس [illegible]" [illegible]

[illegible] میں [illegible] تھے۔ اس نے [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] یاور علی خان [illegible] آپ سے مل لیں گی۔"

[illegible] سے [illegible] انکار کرے گی۔

تقریباً تین چار منٹ بعد [illegible] یاور علی خان [illegible] آئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں تھا۔

وہ چھوٹے قدم [illegible] آئی تھی۔ سامنے ماہین کو دیکھ کر خوشی [illegible] آنکھوں میں جھلملاتی [illegible]

اس کی سمت [illegible] گلے [illegible] لگا لیا۔

"ماں! [illegible] میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ [illegible]

سامنے ہو گی [illegible] آنکھوں میں [illegible]"

"خدا کرے [illegible] اللہ کرے آپ صحت کی خوشخبری بہت جلد سنیں۔" ماہین نے [illegible]

حسین لگ رہی ہیں۔ [illegible] آپ کو [illegible] خدا کرے [illegible] آمین۔"

"کیا کروں گی صحت پا کر۔" وہ [illegible] انداز میں مسکرائی۔

"[illegible] ابھی آپ کی ضرورت [illegible] شدت سے محسوس [illegible]" وہ [illegible] گی۔

"[illegible] کے ساتھ آئی ہو؟ روشی [illegible] کیسے ہیں؟"

"[illegible] اسلام آباد [illegible]" اس نے [illegible] جواب دیا۔

"اچھا [illegible] کس کام سے آ رہا ہے [illegible] لوگوں کے ساتھ [illegible]" نازنین [illegible]

[illegible] "میں نے [illegible] بہت [illegible] ماشاءاللہ [illegible] لوگوں کے پاس۔ میری

جان کو سکون مل گیا ہے۔ ان کی زندگی میں [illegible] ہیں گے۔ [illegible] ان کی ہیلپ کر [illegible]

لو۔"

[illegible]

[illegible]

تیمور علی خان پر پڑی۔ روحا پاپا اور ماہ زمین کو ملانے کی غرض سے وہاں تک آئے تھے۔ شیشے کے پیچھے کھڑے ہوئے ماہ زمین کو دیکھ رہے تھے۔ ماہ زمین کے ساتھ بہت ہم آہنگ نظر آ رہے تھے۔

"آپ تو اکیلی ہی ہیں جو ان کے ساتھ اچھی ہیں۔ کئی سال گزارے ہیں۔"

تیمور علی خان نے انوکھے انداز میں لئے ہاتھوں کی انگلیوں کو حرکت دی اور ماہ زمین کے ساتھ لمحہ غائب ہو گئے۔

ماہین جانے کس خیال میں گم ہو کر ایک لمحے کو ٹھٹک کر رک گئی۔ کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر وہ ہوش میں آئی تھی اور بہت عجلت بھرے انداز میں پارکنگ لاٹ کی طرف آئی تھی۔

بابر علی خان اپنی طرف کا دروازہ کھولے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ ماہین نے کوئی بات کیے بغیر کار ان کی سمت بڑھا دیا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

انہوں نے فوراً ہی گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

ماہین نے مدھم روشنی میں ایک نگاہ ان کے چہرے پر کی۔ آنکھیں نیم وا، ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے۔ جانے کیوں کوئی عامیانہ بات کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔ اس نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔

ڈنر کا انتظام بہت عمدہ ہونے پر تھا۔ بچے (ادھر حویلی کے تھے) سب باہر کے تھے۔ ہادی تو صبح ہی سے گرفتار ہو چکا تھا۔ شادی گھر کے کان کھینچے گئے تھے۔

مختلف زاویوں سے ابھر لیا گیا تھا۔ ہال کی کمال ... تھی۔ وہ تو عالم ہی کچھ اور تھا۔ مداخلت نے اس کی جان چھڑائی تھی۔

اچھو کلک پر "مسٹر فراز ہے" باقاعدہ سامنے ... گیا۔

واہ بھی اوہو کیا بات ہے۔ مسٹر فراز ہے۔

یہ گردان جاری تھی کہ عالم حسب آ گئی تھیں۔ اور یوں اس کی جان چھوٹی تھی۔

"کاکا جان کے بعد یہ دوسری شخصیت زندہ ہے۔" روبی نے اہم تختے کی طرف ان سب کو متوجہ کیا تھا۔

روشنی دلہن بنی ہادی کے پہلو میں بیٹھی تھی۔ وہ سب انہیں گھیرے کھڑی تھیں۔ تصاویر کا سلسلہ جاری تھا۔

"اللہ روشی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔" ... روشنی کی تعریف میں کہا تھا۔

"ہادی ادھر دیکھو تم تو ماش کے آٹے کی طرح اکڑے بیٹھے ہو۔ آج ولیمہ پارٹی کو گزاری کی ... ہم بھی ہوں۔" ... نے ہادی کو تنگ کیا۔

مرتا ہوں سادگی پہ کہ فطرت کا حسن ہے
پھرتے ہیں وہ خود کو سنوارا کرے کوئی

ہادی نے جوابی شعر ... ایک ادا کی سے صداقت جواب دیا تھا۔

"... اور ... ایک ..."

[illegible]

ماہین ... [illegible]

[illegible]

"... ہمیں ... [illegible]"

ماہین کو ... [illegible]

"وعلیکم السلام ... تیمور علی خان ... "

"وعلیکم السلام کیسے ہیں۔ ... کیسی ہے؟" اس کی آواز میں ... آ گئی تھی۔

"ٹھیک ہیں۔ ... آپ ... ابھی گھر پہنچے ہوا ہے۔ ... آپ ... پاکستان میں ... ہم یہاں ... کے لیے ... لندن چلے جائیں گے اور وہیں سیٹل ہوں گے۔"

ہمارا خیال ہے ... ہم سب کے لیے بہت بہتر ہے۔ ... اب بہت ضروری ہو گیا ہے۔ ... پاکستان آئیں گے ... آپ کے لیے بھی بہت بڑی خوشخبری ہے۔"

"جی بہت زیادہ۔ ... آپ کی ... آپ خوش ہیں؟"

"ارے ... واقعی ... بہت اچھی خبر ہے۔ آپ ہماری طرف سے ..." تیمور علی خان بہت سکون سے

بات کر رہے تھے

آپ کے لیے ایک شعر ہے۔

پست حوصلے والے تیرا ساتھ کیا دیں گے
زندگی ادھر آ جا ہم تجھے گزاریں گے

"اس میں آپ کا 'ہم' بھی موجود ہے۔" ماہین ہنس پڑی تھی۔

"مہربانی ... اور آپ کیسی ہیں ... کیا کر رہی ہیں؟"

"... ابھی ... آنکھیں ..."

''آپ بجو کا خیال رکھیے گا۔ وہ وہاں جا کر آپ سے خفا تو نہیں ہوں گی نا، تو نہیں؟''

ع اُسے میری چپ نے رُلا دیا جسے گفتگو میں کمال تھا

ماہین کو خوشگوار حیرت ہوئی۔ اسے گمان بھی نہیں تھا کہ تیمور علی خان شاعری بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ تیمور علی خان نے خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔ اور وہ ریسیور ہاتھ میں تھامے ہنوز ایک ہی زاویے سے کھڑی تھی۔

''بات تو پھر یہ ہوئی بجو کہ ازل سے … میاں بیوی کا فاصلے طے ہیں۔''

وہ ریسیور رکھ کر دوبارہ لان میں آئی تو منظر ہنوز وہی تھا۔ روشی کے چہرے پر پاپا کے وہ رنگ تھے کہ دل سے ساری تھکن کی دھول اترنے لگی۔

یاور علی خان مین گیٹ پر تہامی کی جوڑے کا استقبال کر رہے تھے۔ وہ تیزی سے چلتی ہوئی ان کے پہلو میں جا کھڑی ہوئی۔